والله جعل لكم من انفسكم ازواجا وجعل لكم من ازواجكم بنين وحفدة

مؤلفہ جناب معظم و محتشم مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب نبیری الہاشمی

عظیم آبادی المسمی بہ

الدر المنثور

فی

تراجم اہل صادقفور

معروف بہ

تذکرہ صادقہ

حسب فرمائش جناب مولوی محمد نور الہدیٰ رقاہ اللہ علی الدرجات العلیٰ خلف اصغر مؤلف دام فیضہ

باہتمام منشی محمد ہدایت اللہ مالک مطبع ہذا واقع ہرسن روڈ نمبر ۱۲۱ کلکتہ

در ہادی المطابع واقع کلکتہ مطبوع شد

قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۲

بار اول ۵۰۰ جلد

التقریظ

مین اس جگہ ایک فہرست اون حضرات کی لکھتا ہون کہ جنکے نام اس تذکرہ مین درج ہوئے ہین اور اونکو ہماری گورنمنٹ عالیہ عادلہ کی طرف سے خطاب عطا ہوا ہے اور وہ کل سات ہین پانچ انمین سے وہ ہین کہ جنکو شمس العلما کا خطاب مرحمت ہوا اور دو وہ ہین جنکو خان بہادر کا خطاب بخشا گیا وھو ھذہ

نمبر ۱۔ شمس العلما جناب حضرت مولنا محمد سعید قدس سرہ ساکن محلہ مغلپورہ شہر پٹنہ

نمبر ۲۔ شمس العلما جناب مولنا محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ ساکن محلہ صادقپور شہر پٹنہ

نمبر ۳۔ شمس العلما برادرم عزیز مولوی عبد الرؤف مرحوم و مغفور ساکن محلہ صادقپور شہر پٹنہ

نمبر ۴۔ شمس العلما مولوی محمد علی صاحب سلمہ ام۔ اے پروفیسر میور سنٹرل کالج الہ آباد ساکن صادقپور پٹنہ

نمبر ۵۔ شمس العلما جناب حضرت مولنا نذیر حسین مدظلہ محدث دہلوی ساکن سورجگڈہ ضلع مونگیر

نمبر ۶۔ خان بہادر جناب قاضی سید محمد اجمل مرحوم ساکن قصبہ باڑہ ضلع پٹنہ

نمبر ۷۔ خان بہادر جناب قاضی مولوی فرزند احمد صاحب سلمہ ساکن گیا

چونکہ یہ خطابات بلا عوض کسی خدمت کے محض براہ شفقت و مہربانی خسروانہ و عنایت شاہانہ ہم مسلمان لوگون کی عزت افزائی و قدر شناسی کے لئے گورنمنٹ عالیہ نے مرحمت فرمائے ہین پس ہم سب مسلمانون کو عموماً اور فرقہ اہل حدیث کو خصوصاً و علی الخصوص خاندان صادقپور کو اسکا شکریہ قولاً و فعلاً ادا کرنا چاہیے کیونکہ الشکر یزید النعمۃ ہم مسلمانون کا فطرتی اور مذہبی شیوہ ہے کہ محسن کے احسان کا قولاً و فعلاً اعتراف کرین۔ جیسا کہ جناب سرور کائنات مفخر موجودات رحمۃ للعالمین کا ارشاد ہے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس پھر کون مسلمان ہوگا جو اسپر عمل نہین کرے گا۔ خاصکر فرقہ اہل حدیث کے لئے تو کسی اسلامی سلطنت مین بھی یہ آزادی مذہبی (کہ وہ بلا مزاحمت اپنے تمام ارکان دینی ادا کرین) نصیب نہین جو برٹش حکومت مین انھین حاصل ہے۔ پس ان کا فرض مذہبی و منصبی دونون ہے کہ وہ ایسی عادل اور مہربان گورنمنٹ کی مطیع و فرمانبردار رعایا ہون اور ہمیشہ دعا گوئے سلطنت رہین فتدبر و تفکر و لا تکن من الغافلین ۵

والله جعل لكم من أنفسكم أزواجا وجعل لكم من أزواجكم بنين وحفدة

نتیجۂ مؤلفہ جناب معظم و محتشم مولانا مولوی عبد الرحیم صاحب زبیری العباسی
عظیم آبادی المسمیٰ بہ

۱۳۱۹ھ — ۱۹۰۱ء

الدر المنثور

فی

Checked 1969.

تراجم اہل الصادق فور

معروف بہ

تذکرہ صادقہ

۱۳۰۹ فصلی — ۱۹۵۸ بکرمی

حسب فرمائش جناب مولوی
محمد نور الہدیٰ ارقاہ اللہ علی الدرجات العلی خلف اصغر مؤلف ذی شرف

عظیم آباد ... سید محمد [illegible] مطبع ... طبع گردید

بار اول ۵۰۰ جلد — قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک عہ



الحمد لله الذی خلق الانسان من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا
کثیرا ونساء ثم جعل له نسبا وصهرا ۃ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له
شهادة ارجوه ان یهون بها علیّ کرب السیاق ۃ وان یختم بها حیاتی یوم الرحیل من
الدنیا والفراق ۃ وان یومننی بها یوم الشدائد والاطراق ۃ واشهد ان سیدنا محمدا
عبده ورسوله نبی اکرمه الله تعالیٰ بجمیل الاخلاق ۃ اللهم صل وسلم وبارك
علیٰ عبدك ورسولك محمد وعلیٰ اٰله واصحابه البررة السبّاق ۃ الی الایمان والهجرة
والجهاد والانفاق ۃ صلوٰتا وسلامًا دائمین متعاقبین الیٰ یوم الطلاق ۃ

امابعد کہتا ہے بندہ حقیر فقیر امیدوار رحمت ومغفرت رب کریم ابوالفتح محمد عبدالرحیم
زبیری الہاشمی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ کہ یہ کتاب ایک مقدمہ اور پانچ فصلون اور ایک خاتمہ پر
مشتمل ہے۔

مقدمہ در بیان وجہ تالیف کتاب و ثبوت ہاشمیت حضرت مولنا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران

جب مین سنہ ۱۳ سو ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین گورنمنٹ کی مہربانی سے جزیرۂ اینڈمان سے رہائی پاکر اپنے مسکن قدیم شہر پٹنہ عظیم آباد محلہ صادقپور مین پہونچا تو اسکا چرچا سنا کہ بعض لوگ ہمارے خاندان کو ابودردا انصاری کی اولاد مین کہتے ہین چونکہ مین نے اکثر اپنے والد ماجد حضرت مولانا فرحت حسین غفر اللہ سے سنا تھا کہ ہملوگ حضرت مخدوم یحیے منیری قدس سرہ کی اولاد سے ہین جو قریشی و ہاشمی تھے لہذا اوسکی تردید کی اور کہا کہ ہملوگ قریشی و ہاشمی ہین چنانچہ جناب حضرت والد مرحوم جب کبھی اپنے موضع گوڑھانہ پر جاتے جو قریب قصبہ منیر کے ہے اکثر مزار پر حضرت مخدوم ممدوح کے تشریف لیجاتے اور دعای مغفرت کرتے اور فرماتے کہ مین اونکی اولاد سے ہون اور یہ فقیر مسودہ اوراق ہذا بھی ہمراہ اون کے رہتا۔ ایکبار کا ماجرا ہے کہ عرصہ دو تین سال کا گذر گیا کہ اس عرصہ مین جناب حضرت والد مرحوم اپنے موضع گوڑھانہ پر گئے اور وہاں سے موضع بھپورہ و تملی و یحیےپور و مہدانوان کا دورہ کیا۔ مگر منیر جانے کا اتفاق نہوا۔ ناگاہ حضرت والد مرحوم موضع یحیےپور مین مقیم تھے کہ ایک شب بین الیقظۃ والنوم حضرت مخدوم یحیے منیری قدس سرہٗ کو دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ تم یہان تک آئے اور مجھ سے ملاقات نکی۔ فقط جب فجر ہوئی بعد نماز صبح حاضرین کے سامنے جو اسوقت جمع تھے آپنے یہ معاملہ بیان فرمایا اور بعد

اوسکے مع کل حاضرین جو قریب سونفر کے ہونگے منیر تشریف لیگئے۔ اور وہان سے جناب قاضی تیات حسین مرحوم مغفور کو جو ہملوگونکے قرابت مند تھے ہمراہ لیکر مزار پر جو ایک کھلے میدان مین بغیر چار دیواری کے پختہ بنا ہوا ہی پہنچے اور دیر تک دعاے مغفرت کرتے رہے اوسکے بعد وہین مراقب ہوئے اور حضرت مخدوم ملا قاموی آپکو نہایت محظوظ پایا اور آپ سے بہت کچہہ باتین ہوئین جنکی تفصیل اسوقت یاد نہین۔ بہرکیف جو کچہہ مین نے اپنے والد بزرگ سے سنا تہا اوسکی بنا پر نادانونکی ہفوات کی تردید کی اور تشفی اوسکے یہ بات خیال مین گذری کہ اسکو مدلل کرکے دکہانا چاہیے اور نیز یہ خیال گذرا کہ عالی خاندانی بہی خدا کی بڑی نعمت ہی جتنے نبی مبعوث ہوے سب عالی خاندان ہوے ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے تمام خاندانونمین سب سے بڑے عالیخاندان تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سلسلہ امارت و امامت کو قیامت تک کیلئے سب سے بڑے عالیخاندان یعنے قریشیون کیلئے خاص فرماگئے ہین جیسا کہ فرمایا ہے الائمۃ من قریش اور نیز آپنے عام امتونکو حکم دیا ہی کہ اپنے لوگونکو نسب بتادیا کرو اوسکے فوائد بتاکر انساب کی تعلیم پر رغبت دلائی ہی کما ورد فی الحدیث عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاھل مثراۃ فی المال منساۃ فی الاثر۔ اخرجہ الترمذی۔ لہذا مجہپر بہی اپنے خاندان کا فرض ہی کہ بموجب حدیث شریف مذکور و آیہ کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران کے نسب کو (جنکے سلسلہ نسب مین داخل ہونیکا شرف عاجز مولف کو بہی حاصل ہی) قوی سندون کیساتھ واضح طور پر مختلف طرق سے ظاہر کرون اور نہایت اطمینان قلب اور اعتماد و یقین کیساتھ یہ بات بتادون کہ جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران اور ہملوگ ہاشمی ہین فضلاً عن القرشیۃ مگر چونکہ ہمارے خاندان کا نسب نامہ جو ہمارے گہر مین موجود تہا اور اوس پر بہت سے لوگونکے مہر و دستخط بہی تھے وقت ضبطی ہماری جائداد کے ہمراہ کتب و دیگر کاغذات کے سرکار مین چلا گیا اب میرے ہاتھ مین کوئی دلیل باقی نرہی کہ مین نادانونکا منہ بند کرون۔ لابد مین نے اپنے دوسرے قرابت مند و ہمجد لوگون کیطرف رجوع کیا کہ اونکے پاس سے بہم پہونچاکر اپنا نسب نامہ درست کرون پس سب سے اول جو مجہکو اپنے ہاشمی ہونے کی سند ملی وہ یہ ہے کہ ایک شخص محمد علی نام جو ربیب شیخ مہر علی صاحب مختار و ملازم جناب حضرت مولانا احمد اللہ و مولانا الہی بخش علیہما الرحمۃ والغفران کا تہا اوسکے پاس ایک کتاب قلمی تہی کہ جسپر مہر و دستخط ان دونون حضرات کے موجود تہے اوس کتاب کو محمد علی مذکور نے وقت ضبطی جائداد و کاغذات وغیرہ کے

کسی طور پر حاصل کر لیا تہا بذریعہ برادرم مولوی محمد حسن مرحوم مغفور کے وہ کتاب مجہکو ملی چنانچہ اشعار اوسکے بقدر حاجت آئندہ موقع پر لکہونگا اوس سے ثابت ہوا کہ ہملوگ ہاشمی ہین بعد اوسکے جناب خواجہ عبد الکریم مرحوم و مغفور ساکن شہر گہاٹی سے ملاقات ہوئی چونکہ وہ اس فقیر کے ہمجد ہین اون سے مین نے اس کتاب کا تذکرہ کیا اونہون نے فرمایا کہ وہ کتاب میرے پاس بہی موجود ہے مگر ناتمام ہے اوسکا نام نگارستان چین ہے اوسکے مولف وہ ہین جنہون نے قصہ چہار درویش کو نظم کیا ہے اور وہ کتاب دست خاص سے مولوی دلاور علی مرحوم کے لکہی ہوئی ہے اور وہ اولاد سے ملا محمد سعید قدس سرہ کے تہے پس مین نے اپنا اشتیاق ظاہر کیا چنانچہ خواجہ صاحب مرحوم و مغفور نے شہر گہاٹی پہونچکر اوس کتاب کو مع نسبنامہ کے جسکا سلسلہ مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ سے لیکر زبیر ابن عبد المطلب تک پہنچا ہے بذریعہ ڈاک میرے پاس بہجدیا مین نے اوس کتاب مین سے چند اشعار بقدر حاجت نقل کرکے اوس کتاب کو اونکے پاس واپس کیا اور وہ نسبنامہ اونکا بہیجا ہوا اسوقت تک میری پاس بطور سند موجود ہے جسکا جی چاہے آکر ملاحظہ کرے اور علاوہ اوسکے اور بہت سی جگہون سے جو ہمارے ہمجد لوگ ہین نسبنامہ اونکا منگوایا اور دیکہا از انجملہ تذکرۃ الکرام مولفہ مولوی احمد کبیر صاحب ساکن داناپور محلہ شاہ ٹولی مطبوعہ نولکشور و منہاج گل فردوس مصنفہ حضرت شاہ امین احمد صاحب بہاری سجادہ نشین حضرت مخدوم شرف الدین بہاری قدس سرہ مطبوعہ نولکشور اور ایک کتاب قلمی کہ جسپر قریب پچاس دستخطونکے تہے کہ حضرت مخدوم یحییٰ منیری زبیری الہاشمی ہین جناب شاہ محمد نور صاحب ساکن بہار محلہ انبیر سجادہ نشین روضۂ حضرت مخدوم احمد چرم پوش بن سید موسیٰ ہمدانی سے مجہکو ملی مین نے اوسمین سے نسبنامہ مخدوم یحییٰ منیری اور مخدوم احمد چرم پوش اور کچہہ اور مضمون بہی بقدر حاجت نقل کرکے اوس کتاب کو اونکے پاس واپس بہیجدیا من شاء فلینظر ھناک اخیر مین جب سنہ ۱۳۱۴ ہجری مین یہ فقیر بمعیت برادرم مولوی اشرف علی صاحب سلمہ کے شہر گہاٹی گیا اور بہت سے نسبنامے قدیم لکہے ہوئے سو سو برس کے مختلف لوگون کے مجہکو ملے بعض کو اونمین سے مین اپنے ہمراہ بہی لے آیا ہون جو اسوقت میرے پاس موجود ہین جسکا جی چاہے آکر صدق و کذب کو دریافت کرلے اور بعض کو وہان چہوڑ آیا وہ سب بالاتفاق بتا رہے ہین کہ جناب حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کا خاندان زبیری الہاشمی ہے اور نیز اوس کتاب نگارستان چین مصنفہ مولوی دلاور علی مرحوم کو بہی جو حافظ سید عبد الرحمن خلف اکبر سید عبد الکریم مرحوم کے پاس تہی منگاکر مولوی اشرف علی صاحب سلمہ کو ملاحظہ کرادیا اونہون نے بہی بچشم خود اون اشعار کو جو آگے نقل ہونگے

ملاحظہ فرمایا۔ مگر ہان ایک بات ان کاغذات مین مجکو ملی جو باعث مغلطہ عوام کالانعام ہوئی ہے اور
نادانونکو کج و بیج بولنے کا موقع ملا ہے وہ یہ ہے کہ بعض نسخونمین جگہ پر زبیر ابن عبدالمطلب بن ہاشم کے ابو ذراہ
بن عبدالمطلب بن ہاشم لکھا ہے اور بعض مین ابو در دار معروف بہ ابو صعب بن عبدالمطلب بن ہاشم
بن عبد مناف لکھا ہے لیکن اکثر نسخونمین زبیر ابن عبدالمطلب بن ہاشم لکھا ہے اور یہی صحیح ہے پس عقل کے دشمن
نادانون نے ابو در دار کے نام سے ابو در دار انصاری سمجھکر لفظ انصاری کا ساتھ ابو در دار کے اپنی طرفسے
اضافہ کر دیا اور یہ نہ سمجھا کہ ایک نام کے ایک زمانہ مین ایک مقام مین بلکہ ایک ہی خاندان مین چند اشخاص ہوتے ہین
تاوقتیکہ اونکی ولدیت وسکونت وقومیت وغیرہ مطابق نکیجاے اوسپر شخص واحد کا اطلاق نہین کیا جاسکتا ہے
پس جب مین نے قلمی نسخون مین اختلاف پایا یعنی بعض مین زبیر اور بعض مین اونکی جگہ ابو در دار تب مین نے بڑی
بڑی معتبر کتابون کی طرف مثل **کتاب المعارف** مصنفہ امام ابن قتیبہ اوستاد امام ترمذی صاحب جامع
وکتاب الانساب سمعانی وجمہرۃ الانساب امام ابن حزم ظاہری وکتاب الانساب امام ذہبی وانساب سیوطی
واسد الغابہ وغیرہ کی طرف رجوع کیا کیونکہ حضرت عبدالمطلب بن ہاشم ایسے شخص ہین جنکی اولاد واحفاد کی تحقیق
بڑے بڑے اصحاب تواریخ وانساب نے کی ہے پس سب متفق ہین کہ عبدالمطلب کی اولاد مین زبیر ایک شخص
تھے۔ اور ابو در دار نام کا کوئی نہین تھا جسکی تحقیق کامل آیندہ سوانح زبیر عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین
آویگی وہان ملاحظہ فرمایئے۔ اب مین اصل مضمون کتاب شروع کرتا ہون اور اللہ سے مدد چاہتا ہون کہ وہ میری
نیت کو اس کتاب کی تحریر مین فخر بالانساب وغیرہ امور بد سے بچاکر محض بطور احقاق حق وبیان واقعی کے رکھے
تنبیہ عالی نسبی بلا عمل کسی کام کی چیز نہین ہے نہ دین مین نہ دنیا مین کما قال اللہ تعالیٰ وجعلناکم شعوبا
وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ مگر ہان عمل کیساتھ دونون جگہ بکار آمد ہے جیسا کہ منقول
کلام لازم الوثوق ہے والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التنٰھم
من عملھم من شیٔ پس مین بھی امیدوار ہون کہ اللہ رب العزت محض اپنے کرم سے میری نیت واعمال کو
درست کر دے اور میرے آباے صالحین کے کیساتھ مجکو ملا دے وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

فصل اول دربیان نسب نامہ ابو الاب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران حضرت
مولانا محمد سعید قدس سرہ نے جو جد الجد حضرت مولانا ولایت علی علیہما الرحمۃ والغفران
کے بیٹے قصہ چہار درویش کو فارسی مین نظم کیا اور اوس کا نام

نگارستان چین رکھا نصف وہ نظم کرنے پائے تھے کہ اون کا انتقال ہوگیا بقیہ نصف کو اون کے صاحبزادہ جناب مولوی دلاور علی مرحوم و مغفور نے نظم کیا اوسمین سے بقدر حاجت اسجگہ نقل کرتا ہون بسند اس بات کے کہ جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران قریشی اور ہاشمی تھے اور نیز اولاد سے حضرت مخدوم یحیی منیری قدس سرہ کے - اشعار -

حضورِ نکتہ سنجانِ معانی — سریر آراے ملکِ تر زبانی
بہندستان یکی صوبہ بہار است — دران یک شہر پٹنہ نامدار است
دلاور نام این مغموم باشد — علی ہر ہمین مضموم باشد
واحوالِ مفصل این چنین است — بیانش میکنم بشنو ہمین است
قریشی ہاشمی چون بود نسبش — علی ہذا کہ فاروقیش حسبش
کنم احوالِ خود را آشکارا — عزیزان بشنوند این ماجرا را
عظیم آباد گویندش زمین را — بدانی مولدم میدان کہ ان شہر
برائے اختصاری مرد مقبل — بہر یک جا تخلص میکنم دل
کہ مولانا سعید آن قبلہ گاہم — پدر بود است مارا ہم پناہم
زنسلِ حضرت یحیے منیری — یکی ان بود با جود و دلیری
ہمانا عالمِ دنیا و دین بود — و کشافِ اسرار الیقین بود

نسب نامہ حضرت مخدوم یحیے منیری قدس سرہٗ منتخب از گل فردوس مصنفہ جناب امین احمد صاحب فردوسی بہاری متخلص بہ ثبات سجادہ نشین روضہ حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الحق والدین احمد یحیے منیری قدس سرہٗ مطبوعہ نولکشور در ۱۸۸۴ء عیسوی مطابق ۱۳۰۱ھ ہجری۔

شاہ آمون بہ بیاض از سرِ تحقیق اتم — در نسب نامۂ مخدوم جہان کردہ رقم
پسرِ حضرت یحیا[١] ے منیری شرف است — کاین چنین صیت کمالش بجہان ہر طرف است
ہست یحیا ے منیری پسرِ اسرائیل[٢] — کہ بود ہادیِ اسرارِ طریقت بے قیل
او بود ابن محمد[٣] کہ بود تاجِ فقیہ — کز پئے او بجہان آمدہ شانِ تغنیہ
او بود در نسبش ابنِ امامِ ابو بکر[٤] — کہ رسیدہ است ز عرفان بمقامِ بو بکر
بو محمد[٥] پدرِ اوست در اربابِ نسب — کہ بزرگی و شرف یافت وی از بخششِ رب
پدرش را بجہان بود ابو القاسم[٦] نام — کہ بسے با عظمت بود بنزدیک انام
بو صیام[٧] است بگیتی پدرش را کنیت — کو نرفتہ است گہے راہ خلافِ سنت
بو سعید[٨] است مر او را پدرِ نیک صفات — کاشکار و نہان بود ہمہ از آتش برکات
او بود در نسبش ابنِ امامِ ابو الفتح[٩] — مشتہر در علمِ خویش بنامِ ابو الفتح

پسر اوست ابواللیث کہ بود است امام — کز ریاضات سلوک رہ حق کرد تمام

پدر اوست ابواللیل نکوکرد ارے — کہ نمیداشت بجز عشق و محبت کارے

پدر اوست ابوذہرہ سراپا عرفان — چون مہے بر فلک رفعت وہمت تابان

پدر اوست ابوسہمہ امام عالم — آنکہ او شہد ہدے ریخت بکام عالم

پدر اوست ابوالدین سراپا اوصاف — آنکہ غالب شدہ بر نفس بہر گونہ مصاف

پدرش شیخ ابوالدین ابومسعود است — کہ ز طفلی ہمہ افعال خوشش محمود است

پدر اوست ابوذر بوغا مرد دلیر — کہ گرائید سوے دین نبی ہمچون شیر

پدر اوست زبیر آنکہ بود عم رسول — شرح فخر نسبش جملہ فضول است فضول

پدرش مطلب آنکو پدر عبداللہ — آنکہ در مکہ فزون داشت ہم او عزت وجاہ

پدر اوست ابوالہاشم بن عبد مناف — چہ توان گفت بعز نسب او اوصاف

نسب نامہ صحیح جناب حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران

(۱) مولانا ولایت علی و مولانا عنایت علی و مولوی فرحت حسین غفر اللہ لہم فرزندان

(۲) مولوی فتح علی مرحوم و مغفور

(۳) مولوی وارث علی مرحوم

(۴) ملا محمد سعید عرف ملا بختو مرحوم

(۵) قاضی احمد اللہ مرحوم قاضی پرگنہ ارول ضلع گیا

(۶) ملا حفیظ اللہ مرحوم اور بعض نسخہ میں شکر اللہ پایا گیا

(۷) حضرت مولانا محمد عارف قدس سرہ ملقب بہ ابوالفتح۔

(۸) ملا شیخ محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

(۹) ملا شیخ محمد منصور رح

(۱۰) شیخ ابوالحسن رح

(۱۱) حاجی عبداللہ عرف حاجی الحرمین رح

(۱۲) صدر الاتقیا حضرت خواجہ علی رح

(۱۳) سالک طریقت ماہ برج حقیقت حضرت شیخ حمید الدین قدس سرہ

ف القاظ شاہ امون تلامذہ سے خاب حضرت مخدوم یحیٰ منیری کو تہے انہون نے ایک کتاب احوال مین حضرت مخدوم قدس سرہ کے لکہی ہے اور نسب نامہ بہی آپکا اوسی مین درج کیا ہے وہ کتاب بہار کے خانقاہ مین گدی نشین کے پاس وراثتاً چلی آتی ہے اوسی سے حضرت شاہ امین احمد صاحب نے یہ نسب نامہ لکہا ہے پس اسکی سند صحیح مرفوع متصل ہوئی۔

(۱۴) مظہر عرفان غازی و شہید حضرت مخدوم عزیز الدین کھپی قدس سرہٗ
(۱۵) حضرت مخدوم خلیل الدین قدس سرہٗ
(۱۶) حضرت زبدۃ الواصلین مخدوم یحییٰ منیری قدس سرہٗ۔
(۱۷) حضرت سلطان محمد اسرائیل قدس سرہٗ
(۱۸) حضرت محمد معروف امام تاج فقیہ قدس سرہٗ مدنی الاصل ثم المنیری[۱]
(۱۹) حضرت امام ابوبکر قدس سرہٗ
(۲۰) ابو محمد عرف امام ابو الفتح قدس سرہٗ
(۲۱) امام ابو القاسم قدس سرہٗ
(۲۲) حضرت امام ابو الصائم قدس سرہٗ
(۲۳) حضرت ابو سعید عرف مولانا ابو الدہر قدس سرہٗ
(۲۴) حضرت امام ابو الفتح قدس سرہٗ
(۲۵) امام ابو اللیث قدس سرہٗ
(۲۶) حضرت امام ابو اللیل قدس سرہٗ
(۲۷) حضرت ابو الدہر قدس سرہٗ
(۲۸) حضرت امام ابو سہمہ قدس سرہٗ
(۲۹) حضرت امام ابو الدین امام عالم قدس سرہٗ
(۳۰) حضرت ابو مسعود تابعی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۱) حضرت عبد اللہ کنیت ابو ذر رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۳۲) حضرت زبیر کنیت ابو درداء و ابو صعب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(۳۳) عبد المطلب جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۳۴) ہاشم
(۳۵) عبد مناف

یہ نسب نامہ جو لکھا گیا ہے وہ ہے جسکو مین نے ہدایت التوحید کی پشت پر لکھوا کر چھپوا یا ہے اب اس کے ثبوت مین چند نسب نامے جو دوسرے لوگون سے مجکو ملے ہین لکھتا ہون اور سب کے پہلے اوس نسب نامہ کو لکھتا ہون جسمین بجاے زبیر کے ابو درداء و ابو صعب لکھا ہے تاکہ اوس بیان کی جو اوپر لکھہ آیا ہون تصدیق ہو جاوے کہ یہ ابو درداء مطلبی و ہاشمی ہین نہ انصاری[۲]

نسب نامہ قریشی ہاشمی ابو صعبی کہ بابی دردائی نیز معروف اند این است

خادم الفقراء عبد النعیم معروف بہ غلام مصطفےٰ ابن غلام قلندر مرحوم ابن محمد احسان مغفور ابن حضرت شاہ رحمت اللہ مرحوم

[۱] آپکا خاندان مدنی الاصل تھا پھر خلیل الرحمن جو ایک قصبہ کا نام ہے ملک شام مین جہان حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قبر ہے جاکر خاندان بسا پھر ہانسی منیر مین تشریف لائے

[۲] ابو درداء انصاری کی نسبت اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۵ مین لکھا ہے ابو درداء اسمہ عویمر ابن مالک بن زید بن قیس بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج وقیل اسمہ عامر ابن مالک و عویمر لقب

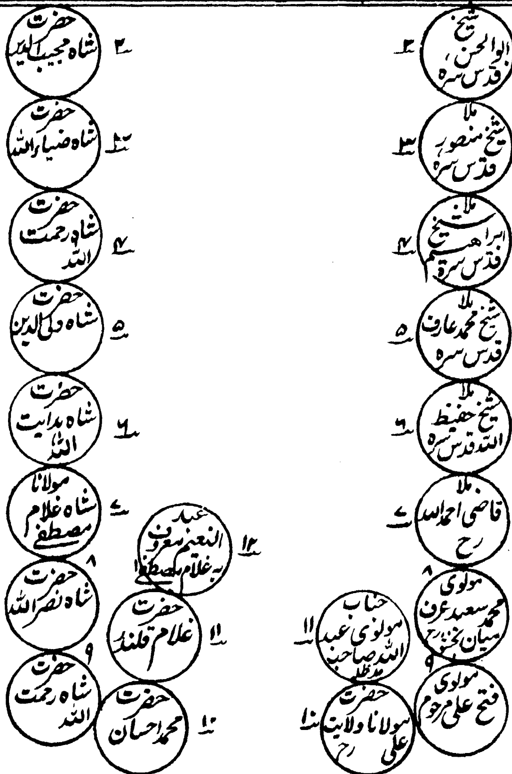
ابن حضرت شاہ نصر اللہ مرحوم بن ہادی صوری و معنوی حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ قدس سرہٗ ابن حضرت شاہ ہدایت اللہ ابن حضرت شاہ ولی الدین ابن حضرت شاہ رحمت اللہ ابن حضرت شاہ ضیاء اللہ ابن حضرت شاہ مجیب الدین ابن حضرت حاجی الحرمین الشریفین مخدوم شیخ حاجی قدس سرہٗ ابن حضرت صدر الاتقیاء مخدوم شیخ خواجہ علی قدس سرہٗ ابن سالک مسالک طریقت برج ماہ حقیقت حضرت مخدوم شیخ حمید الدین نور اللہ مرقدہٗ ابن مظہر علم و عرفان حضرت مخدوم عزیز الدین مکیمی قدس سرہٗ ابن زبدۃ المحققین حضرت مخدوم شیخ خلیل الدین قدس سرہٗ ابن قدوۃ الواصلین زبدۃ العارفین تارک السلطنت حضرت مخدوم شاہ یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ ابن حضرت سلطان محمد اسرائیل قدس سرہٗ ابن حضرت امام تاج فقیہ سلطان حجاز ثم سلطان ہند و بعد ولی عہد فرمودن حضرت محمد اسرائیل سلطنت ہند بملک قدیمی خود کہ حجاز بودہ است باز تشریف بردند و از منکوحہ دیگر مخدوم عبد العزیز جد مخدوم شاہ شعیب شیخ پوری پیدا شدند ابن شیخ ابوبکر قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ ابو الفتح قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ ابو الصائم نور اللہ مرقدہٗ ابن حضرت مخدوم شیخ ابو اللیل قدس سرہٗ ابن شیخ ابو الدہر قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ ابو اللیث قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ ابو سہم قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ ابو الدین قدس سرہٗ ابن حضرت امام مسعود قدس سرہٗ ابن امام حضرت ابو درداء معروف بہ ابو صعب قدس سرہٗ ابن حضرت عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد المناف القرشی۔

اور اسی نسب نامہ مین جو نہایت کہنہ و ژولیدہ کاغذ پر تخمیناً سو برس سے زیادہ کا لکھا ہوا ہے چند ورقوں کے بعد یہ نسب نامہ بھی لکھا ہوا ہے کہ جسکی نقل بجنسہ مین کرتا ہون تا کہ حضرات ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ یہ نسب نامہ ساختہ و پرداختہ فقیر مؤلف کتاب کا ہے یا عن اب و عن جد کابر اعن کابر چلا آتا ہے وہو ہذا۔ مولوی فتح علی و بشارت علی بن شیخ وارث علی بن مولوی محمد سعید عرف میان بخشو بن سرور فضیلت پناہ ملا قاضی احمد اللہ بن فضیلت دستگاہ ملا شیخ حفیظ اللہ بن مجمع الکمالات صوری و معنوی حضرت ملا شیخ محمد عارف قدس سرہٗ ابن حضرت ملا شیخ ابراہیم قدس سرہٗ ابن حضرت ملا شیخ منصور قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ ابو الحسن قدس سرہٗ ابن حضرت ملا حاجی الحرمین الشریفین مخدوم شیخ حاجی قدس سرہٗ کہ جد اعلےٰ حضرت غلام مصطفےٰ ابی الدرداء الہاشمی اند۔ اب مین زیادہ توضیح کے واسطے ایک نقشہ لکھتا ہون کہ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ عبد النعیم عرف غلام مصطفےٰ کاتب نسب نامہ ہذا اور مولانا حضرت ولایت علی علیہ الرحمتہ

ف۱ یہ ابو درداء ابن عبد المطلب ہیں نہ بن مالک بن زید بن قیس خزرجی۔

کہان پر جاکے ایک جد ہوئے ہین۔ نقشہ۔





فا یہ نسب نامہ کسبہ کاغذ پر لکھا ہوا میرے پاس اسوقت موجود ہے آؤ دیکھو۔

سوانح حضرت زبیر عم رسول اللہ صلعم

باتفاق اہل سیر نبوی و اصحاب تواریخ و انساب شجرۂ عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف شیبۃ الحمد کے دس ۱۰ بیٹے اور چھہ ۶ بیٹیان تھین - اور بعضون نے گیارہ ۱۱ اور بعضون نے بارہ ۱۲ اور بعضون نے تیرہ ۱۳ بیٹے بھی لکھے ہین - جیسا امام ابن قتیبہ صاحب کتاب المعارف استاد امام ترمذی و امام طبری وغیرہ اہل تواریخ متفق ہین اونکے اسامی سامی یہ ہین عبد اللہ والد حضرت نبی کریم صلعم - زبیر - ابو طالب اونکا نام عبد مناف بھی تھا - یہ تینون ایک مان سے) ابو الفضل عباس - ضرار - حمزہ - مقوم - ابو لہب عبید (انکا نام حجل او ربعضون نے نوفل لکھا ہے) حارث انین سے چھہ قبل رسالت آنحضرت صلعم کے انتقال کر گئے - بہ اتفاق اہل سیر و تواریخ چار نے زمانہ رسالت کا پایا - اونمین دو مشرف باسلام ہوئے - حضرت حمزہ رض اور حضرت عباس رض اور دو محروم رہے - ابو طالب اور ابو لہب اور جنمین اختلاف ہے وہ ابو طالب عم - عبد القادر ہین - واللہ اعلم -

زبیر ابن عبد المطلب بڑے شاعر زمانہ جاہلیت مین تھے - اشعار برجستہ کہا کرتے تھے - اصابہ فی تمییز الصحابہ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رح مین ہے کہ زبیر بن عبد المطلب رسول اللہ صلعم کو طفولیت کی حالت مین کھلایا کرتے تھے - اور یہ جملہ پڑھا کرتے - محمد بن عبدم + عشت بعیش انعم + فی اقسرع اشیم + مبرد نے کامل مین نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم کو بہت پیار کرتے تھے - یہ اور حضرت عبد اللہ اور ابو طالب ایک مان باپ سے عینی بھائی تھے اور نیز لکھا ہے کہ زبیر کی اولاد سے ایک بیٹا جسکا نام عبد اللہ کنیت ابو ذر و ابو غامر ہے اور ایک بیٹی ضباعہ تھین ۱ - اور قرۃ العیون صفحہ ۵ مین لکھا ہے - جب رسول اللہ صلعم کے دادا عبد المطلب کا انتقال ہوا - زبیر اور ابو طالب مین جھگڑا ہوا کہ محمد صلعم کی کفالت کون کرے - زبیر چاہتے تھے کہ ہم کرین آخر کو قرعہ ڈالا گیا جب قرعہ بنام ابو طالب نکلا زبیر خاموش ہوئے لیکن آپکے ساتھ محبت و الفت بہت رکھتے تھے تواریخ مین لکھا ہے کہ فجار کی لڑائی جو عرب مین مشہور ہے منجملہ اونکے جو عکاظ مین ہوئی تھی اوسمین حضرت زبیر نے بڑی بہادری دکھائی تھی - رسول خدا صلعم بھی وہان تشریف رکھتے تھے آپکی عمر اوسوقت تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ برس کی ہوگی

۱؎ اور سوانح عمری محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصنفۂ مولوی محمد شاہ خان ساکن رام پور مین لکھا ہے کہ زبیر کے دو بیٹے عبد اللہ وطاہر اور دو بیٹی ضباعہ وام الحکم تھین اور ایسا ہی شمس التواریخ مین بھی لکھا ہے -

آپ اپنے چچا زبیر کو تیر دیتے چلے جاتے تھے اور وہ اوس سے مارتے جاتے تھے اور جو دشمن قریب آجاتا تو اوسکی نیزہ اور تلوار سے بھی خبر لیتے الغرض اوسدن آپنے کشتون کا پشتہ باندھ دیا اور آخر مین جب قریش بھاگ کر حرم شریف مین آکر چھپے حضرت زبیر اوس میدان سے نہ ہٹے اور وہین کھڑے رہے اوسی روز سے آپکا لقب ابو صعب مقرر ہوا اور ممکن ہے کہ آپکی کنیت ابو در دار اور ابو صعب دونون ہون کیونکہ عرب کا دستور تھا کہ شخص واحد کی متعدد کنیتین بھی ہوتی تھین۔ جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کنیت ابو الحسن اور ابو تراب دونون ہی ہین۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوانح عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ

(کنیت ابو ذر و ابو عامر)

عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اصابہ فی تمیز الصحابہ مین انکا نمبر شمار ۹۰۳۹ ہے اون کا حال اسد الغابہ فی احوال الصحابہ مین جو تصنیف ابن اثیر جوزی کی ہے اور امام عبد البر نے استیعاب مین تفصیل سے لکھا ہے اور ابن سعد نے صحابہ کے طبقہ خامسہ مین انکو لکھا ہے انکی والدہ کا نام عاتکہ بنت ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمرو بن مخزوم ہے بہت بڑے جری اور بہادر تھے جنگ حنین مین غزوات النبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین نہایت ثابت قدمی دکھائی۔ اسد الغابہ مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو فرماتے تھے ابن عمی وحبیبی وقیل انہ کان یقول ابن ابی۔ یعنی آپ کمال فرط محبت سے انکو اپنے باپ کا بیٹا اور اپنا دوست فرماتے۔ اور کبھی فرماتے کہ میرے چچا کے بیٹے ہین۔ اصابہ مین ہے کہ عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین فتح مکہ کے دن حاضر ہوئے تو آپ نے اِنکو حُلّہ پہنایا یعنی ایک جوڑا کپڑا۔ اور اپنی بغل مین بٹھلایا اور فرمایا کہ یہ میری مان کے بیٹے ہین اور انکے باپ ہمارے ساتھ بہت نکو کار تھے اس سے معلوم ہوا کہ انکی والدہ بھی آپ پر بہت تلطف و مہربانی فرماتی تھین۔ جسبروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف ہوئی انکی عمر قریب تیس برس کے تھی۔ امام واقدی نے لکھا ہے کہ ہمکو علم نہین کہ انسے کوئی حدیث بھی مروی ہے ۱۳ سنہ ہجری مین حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت مین جنگ اجنادین مین شہید ہوئے اُسد الغابہ مین لکھا ہے کہ رومیون کی جنگ مین حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت مین یہ شریک ہوئے اور اجنادین کے روز بڑی بہادری دکھلا کر شہید ہوئے پہلے پہل جو شخص رومیون مین سے مقابلہ کو نکلا۔ وہ لبطریق معلم تھا اور اسطرف سے عبد اللہ ابن زبیر بن عبد المطلب نکلے اوسکو قتل کیا اور اوسکے اسباب کی طرف رخ نہین کیا پھر اودھر سے ایک دوسرا لبطریق نکلا اور ادھر سے بھی عبد اللہ ابن زبیر نکلے لبطریق نے نیزہ نکالا۔

انھون نے بھی نیزہ نکالا - دونون مین دیر تک نیزہ بازی ہوتی رہی پھر بطریق نے سیف نکالی - انھون نے بھی اپنی تلوار نکالی - دونون مین دیر تک شمشیر زنی ہوتی رہی پھر عبداللہ نے حملہ کرکے اوسکے مونڈھے پر یہ کہکر کہ لے یہ تلوار ابن عبدالمطلب کی ہے مارا بازو اوسکا کٹ گیا - اس پر رومی بھاگ چلے تو عمرو ابن عاص رض نے ارادہ کیا کہ انکا پیچھا کیا جاوے - عبداللہ نے فرمایا قسم ہے ہمکو خاموش رہنے کا صبر نہین - پھر تلوار مارتے ہوئے اندر گھس گئے - اور تلوارین دونون فوجون کی ملگئین - بعد اوسکے رلبضہ مین انکی نعش شہید پائی گئی اور دس رومی انکے اِرد گرد مُردہ پڑے ہوئے تھے - جنکو انھون نے مارا تھا - اور تاریخ الکامل علامہ ابن الاثیر جزری مین ذکر واقعہ اجنادین مین لکھا ہے - وفیھا قتل عبد اللہ ابن الزبیر بن عبد المطلب بعد ان قتل جمعًا من الروم فی المعرکۃ وکان عمرہ یوم مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ثلاثین سنۃ اس سے معلوم ہوا - کہ انکی عمر دن شہادت کے تخمیناً تیئیس برس کی ہوگی - مبرد نے کامل مین لکھا ہے کہ انکا نام عبداللہ کنیت ابوذر تھی - انکے بیٹے ابومسعود تھے[۱] واللہ اعلم بالصواب -

سوانح حضرت محمد معروف بہ امام تاج فقیہ

آپکا اصل مولد و مسکن مدینۂ منورہ ہے اور بعضون نے ملک شام مقام خلیل بھی لکھا ہے حضرت کا نسب چودہ پشت کی درمیانگی سے زبیر ابن عبدالمطلب جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے - امام تاج فقیہ کے اوپر عبداللہ ابن زبیر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بزرگان گذرے وہ سب امام وقت و فقہا سے کہلائے - حضرت امام تاج فقیہ سلطان شہاب الدین محمد غوری بادشاہ دہلی کے ہمعصر تھے جسنے ۵۸۸ھ ہجری مین راجہ پتھورا سے لڑکر ہندوستان کو لیا - اور قطب الدین ایبک کو اپنا نائب ہندوستان مین مقرر کرکے خود غزنین کو واپس گیا اور ۶۰۲ھ ہجری مین مارا گیا - اوس وقت منیر کا راجہ جو صوبۂ بہار کا مالک تھا - مسلمانون سے لڑنے کو آمادہ ہوا - اوس سے آپ لڑے اور اوسکے تمام لشکر شکست دیکر خود راجہ کو مار ڈالا - اوس کے محل سرا مین اقامت فرمائی -

[۱] سوانح عمری محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصنفۂ مولوی محمد شاہ خان صاحب مین لکھا ہے کہ ابوذر کے بیٹے ابومسعود تھے اور اون کے بیٹے امام ابوالدین تھے -

نقل از بیاض شاہ نور صاحب سجادہ نشین بہار محلۂ انبیر

حضرت مولانا محمد تاج فقیہ قدس سرہٗ کہ بوجہ تبحر در علم فقہ بمرتبۂ کمال امام محمد تاج الفقہا ملقب بودند آنحضرت و امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہما بحکم مرشد خود برای اجراے اسلام از مدینۂ منورہ وہم از محلۂ قدس خلیل منمحلات بیت المقدس تشریف میداشتند از انجا امام محمد غزالی رح بطرف ملک مغرب و از انجا بطرف طوس تشریف بردند و حضرت مولانا محمد تاج فقیہ بطرف ہندوستان صوبۂ بہار تشریف ارزانی فرمودند قصبۂ منیر را بشرف اقامت خود شرف بخشیدند و اسلام جاری کردند و بعد مدت چند شیخ اسرائیل و شیخ اسمٰعیل پسران خود را بقصبۂ منیر داشتہ باز بہ مدینۂ منورہ تشریف بردند و درین عرصہ زوجۂ حضرت امام محمد تاج فقیہ رح رحلت کردند باز امام موصوف بہ ہمشیرۂ زوجۂ خود عقد نکاح کردند از ان یک پسر موسوم عزیز الدین معروف بہ مولانا عبد العزیز متولد شدند آخر بعالم بلوغ بطرف ہند قصبۂ منیر تشریف آوردند پس امام محمد تاج فقیہ رح را پسران بودند اول حضرت مولانا اسرائیل دویم حضرت مولانا اسمٰعیل بردو از محل اولی سیوم مولانا عبد العزیز۔ شجرۂ طیبہ آبائی مخدوم عظمت اللہ شرف الدین احمد یحیٰی منیری الملقب بہ کمال الدین ابن مولانا شیخ اسرائیل ابن مولانا امام محمد تاج الفقہا ابن مولانا امام ابو بکر ابن مولانا عبد احمد ابن مولانا محمد علی ابن مولانا ابو الفتح ابن مولانا ابو القاسم ابن مولانا ابو الحاتم ابن مولانا ابو الدہر ابن مولانا ابو اللیث ابن مولانا ابو سہمہ۔ ابن مولانا ابو الدین ابن امام ابو مسعود ابن امام ابو ذر ابن زبیر عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کنیت ابو صعب و این منقول ہست از کتاب شاہ احمد آمون جون پوری رحمہم اللہ کہ یکے از مریدان حضرت مخدوم الملک قدس سرہٗ ہستند و او شان از کتاب قدوۃ العارفین مخدوم شاہ فیض اللہ کنیت ابو محمد المعروف شاہ قاضی شطاری کہ از اجلہ خاندان حضرت مخدوم تاج الفقہا قدس سرہٗ اند فقط۔

تذکرۃ الکرام میں لکھا ہے کہ آپکے پیر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی تھے اوسکے صفحہ ۴۷۶ میں لکھا ہے کہ حضرت مخدوم یحیٰی منیری بیٹے حضرت اسرائیل کے ہیں اور وہ بیٹے امام تاج فقیہ مکی کے ہیں حضرت امام موصوف کا نسب نامہ آٹھ پشت کی درمیانگی سے زبیر ابن عبد المطلب جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے

اور اونکے اوپر حضرت ابو ذر ابن زبیر صحابی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بزرگان گذرے وہ سب امام وقت اور فقہا سے کہلائے امام محمد تاج فقیہ سلطان شہاب الدین محمد غوری کے ہمعصر تھے اوسی زمانہ مین موافق رویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معہ چند مجاہدین کے ہندوستان مین آئے اور اوسوقت منیر کا راجہ کہ صوبہ بہار کا مالک تھا مسلمانون سے لڑنے کو آمادہ تھا اوس سے آپ لڑے اوسکے تمام لشکر کو شکست دیکر خود اوسکو مار ڈالا۔ اور اوسکے محلسرا مین اقامت کی اونکی بعض اولاد ابتک اوسجگہ پر قابض ہین امام موصوف اپنی اولاد یہان چھوڑکر مکہ معظمہ کو واپس گئے اور وہین انتقال فرمایا آپکے تین بیٹے ہندوستان مین رہے محمد اسرائیل محمد اسمعیل عبد العزیز اور ان تینون بزرگان کا مزار منیر مین ہے فقط۔

اس رویا کی تفصیل ایک دوسری قلمی کتاب مین فقیر مولف کتاب ہذا کو یون ملی کہ جب حضرت امام تاج فقیہ حسب الارشاد اپنے پیر شیخ شہاب الدین سہروردی کے بطرف ہندوستان تشریف لائے ہندوستان مین دورو گشت کرتے ہوئے اتفاقاً منیر مین وارد ہوئے اوسوقت اسلامی عملداری کی حدود اودھ تک پہونچی تھی اور اوسکے پورب تمام عملداری رجواڑون کی بطور طوائف الملوکی کے تھی پس جب حضرت امام موصوف منیر مین پہونچے تو اوسوقت منیر کا راجہ صوبہ بہار کا مالک تھا اور وہ از حد متعصب تھا منیر مین صرف ایک گھر غریب مسلمان کا شہر سے باہر آپنے پایا اوسمین حضرت امام اوترے اوس غریب نے مہمان نوازی کی جب نماز کا وقت آیا آپنے چاہا کہ اذان دین اور نماز پڑھین اوس مسلمان میزبان نے اذان دینے سے روکا اور کہا کہ اذان کی آواز سنتے ہی راجہ کے آدمی آکر کے ہملوگون کو مار ڈالینگے یہان اذان دینے کا حکم نہین ہے ہم تو چپکے سے اپنے گھر مین نماز پڑھ لیتے ہین ان باتون کے سنتے ہی حضرت امام کو بہت رنج ہوا اور وہین سے واپس ہوئے۔ اور مدینہ منورہ پہونچے۔ اور دل مین خیال تھا کہ کس طور پر اس نالایق راجہ سے لڑون جو مسلمان کو مانع اذان ہے اسی درمیان مین آپ ایک روز مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین سوئے ہوئے تھے کہ حضرت مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ جا تو اوس کافر سے لڑ اللہ تجھکو فتح دے گا۔ جب حضرت امام خواب سے بیدار ہوئے متحیر ہوئے کہ مین اکیلا تن تنہا کیونکر اوس سے لڑسکتا ہون۔ اسی مین چند روز کا عرصہ گذر گیا کہ

پھر ایک روز آپ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین سوے ہوے تھے کہ خواب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپنے وہی کلمہ روز اول کا فرمایا کہ تو جا لڑ اللہ تجھکو فتح دیگا آپ خواب سے بیدار ہوے اور منتظر امداد غیبی کے رہے کہ جب آپنے ارشاد فرمایا ہی تو ضرور اوسکی امداد بھی غیب سے ظاہر ہوگی اسی مین چند روز کا عرصہ گذر گیا اوسکے بعد پھر جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب کی حالت مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ جا فلان اور فلان شخصونکو کہ جن کا نام آپنے اپنی زبان مبارک سے فرمایا میرا سلام کہہ وہ تیری مدد کرینگے جب آپ خواب سے بیدار ہوے آپنے اون نامون کو اچھی طور سے محفوظ فی الذہن کرلیا اون مین سے بعض وہ اشخاص تھے کہ جو آپ کے قرابت مند تھے اور وہین مدینہ مین موجود تھے اور بعض وہ شخص تھے جو دوسرے دوسرے ملکون مین تھے مثل بخارا و کابل وغیرہ کے بس حضرت امام نے اون لوگون سے ذکر کیا جو مدینہ منورہ مین موجود تھے۔ وہ لوگ سنتے ہی مستعد ہوگئے حضرت امام معہ اہل وعیال اور پچیس تیس آدمی کے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور درمیان راہ مین اون شخصون سے جنکا نام آپنے رویا مین سنا تھا۔ ملاقات کرتے ہوئے بلخ وبخارا و کابل وغیرہ ہوتے ہوے اور ہر جگہ سے مدد لیتے ہوئے آپ منیر پہونچے اوسوقت آپکے ہمرکاب تخمینا ساڑھے تین سو آدمی تھے آپنے اپنے لشکر کو قلعہ کے محاذی کھڑا کیا راجہ منیر کو جب خبر ملی کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اور قلعہ کے قریب پڑا ہے اوسنے قلعہ کی دیوار پر چڑھ کے دوربین سے معاینہ کیا مسلمانون کو بہت قلیل اور بے سرو سامان سفر دور و دراز سے نہایت خستہ حال پایا دل مین نہایت خوش ہوا اور فی الفور لشکر جمع کرکے قلعہ سے خود باہر آکر مسلمانون پر ٹوٹ پڑا دونون جانب سے خوب جان توڑ لڑائی ہوئی اور وہ راجہ خود حضرت امام کے ہاتھ سے مارا گیا لشکری اوسکے جب بھاگے حضرت امام نے گھوڑا اوٹھایا اوس بھگوڑے لشکر کے ساتھ ہی ساتھ قلعہ مین داخل ہوگئے اور حضرت کے ہمراہی بھی وہان پہونچے اور قلعہ کے اندر ہر جگہ تسلط تام ہوگیا آپ چند روز وہان مقیم رہے اور وہان کا پورا بندوبست آپ نے کیا اور بادشاہ وقت کو اس فتح کا مژدہ معہ ایک عرضی کے بھیجا اور اس ملک مفتوحہ کو زیر انتظام بادشاہ کے کر دیا اور اپنے دو صاحبزادے اسرائیل و اسمٰعیل کو وہان چھوڑ کر مدینہ منورہ کو واپس آئے اس درمیان مین آپکی بی بی نے منیر مین انتقال کیا اور آپ نے اپنی سالی سے نکاح کیا اونسے ایک بیٹا مخدوم عزیز الدین عرف عبد العزیز پیدا ہوے وہ اوسوقت شیر خوار تھے آپنے وقت مراجعت مدینہ منورہ

کے اپنی محل ثانیہ اور اونکے بیٹے عبد العزیز کو ساتھ لے لیا تھا مدینہ منورہ
پہونچکر تہوڑے دنون کے بعد حضرت امام نے انتقال فرمایا بعد اوسکے جب حضرت مخدوم عبد العزیز سن
شعور کو پہونچے اور اپنے والد ماجد کے جہاد کا حال اور اپنے علاتی بہائیونکا حال جو منیر مین مسکن گزین
تھے سنا اونکی ملاقات کا اشتیاق ہوا آپ وہان سے روانہ ہوکر منیر پہونچے اور یہین شادی بیاہ کیا۔
اور اسی منیر مین اونکا مزار ہے منجملہ اونکی اولاد کے داناپور کی شاہ ٹولی کے بہی حضرات اونہین کی اولاد
مین ہین ازانجملہ مولوی محمد کبیر صاحب مولف کتاب تذکرۃ الکرام ہین اور نیز جناب شاہ محمد اکبر صاحب ہین
کہ اس فقیر کی اونسے ملاقات ہے آدمی نہایت عمدہ صوفی مشرب ہین شعر و شاعری سے بہی آپکو
مذاق ہے اشعار آپ کے نہایت ملیح عمدہ ہوتے ہین آپ ناظم و ناثر دونون ہین اس فقیر کی اول ملاقات
سنہ ۱۳۰۱ تیرہ سو ایک ہجری سفر حج مین ہوئی اور تمام سفر حرمین شریفین مین چند مہینون تک ساتھ
از بسکہ خلیق پایا آپکا سلسلہ بحیثیت بیعت والارشاد امیر ابو العلائی ہے اور نسب نامہ آپکا صفحہ آیندہ پر درج ہے۔

نقشہ آپکی اولاد و احفاد کا یہ ہے

حضرت امام تاج فقیہ

مخدوم اسرائیل

مخدوم اسمٰعیل

مخدوم عبد العزیز

مخدوم یحییٰ منیری

مخدوم شیخ مظفر

حضرت جلال منیری رح

مخدوم سلیمان لنگر زمین کاکوی

بی بی کمال کاکوی رح

مخدوم جلال الدین رح

مخدوم حبیب الدین رح

عزیز الدین رح

حمید الدین رح

مخدوم زکی الدین

بی بی بارکہ رح

مخدوم شیخ شعیب ساکن شیخ پورہ

مخدوم عطاء اللہ کاکوی

حضرت تاج الدین رح

حضرت عبد الملک رح

حضرت مولانا عبد الغنی رح

حضرت عبد الوہاب رح

مخدوم احمد حسینی نو آبادی

مخدوم اخوند شیخ رح

حضرت شیخ تیم اللہ رح

حضرت دیوان تاج الدین محمد رح

حضرت غیاث اللہ رح

حضرت منور اللہ رح

حضرت طیب اللہ بہاری

شاہ تراب الحق

مولانا محمد قاسم رح

حضرت محمد سجاد رح

محمد الرحیم حاضر جناب سید شاہ

حضرت محمد واجد رح

بدر الحق

محمد یعقوب

شاہ غوث الحق

شاہ مظہر الحق رح

شاہ نصیر الدین رح

نظام الدین

شاہ معز الدین رح

محمد صغیر

محمد عزیز

محمد کبیر مرحوم مؤلف کتاب تذکرۃ الکرام

مسماۃ نجیب النساء

محمد خلیل مرحوم

عبد الجلیل سلمہ و فتح مسماۃ فاطمہ بنت حکیم ظہور الحسن مرحوم

سوانح حضرت مخدوم یحییٰ منیری صاحب

چونکہ آپ کی حالات مین بہت سی کتابین لکھی جاچکی ہین اور آپکے اوصاف اظہر من الشمس ہین لہذا مجھکو زیادہ اوسمین قلم فرسائی کی ضرورت نہین ہی کچھ تھوڑا سا تیمناً وتبرکاً لکھدیتا ہون کہ یہ کتاب اس سے خالی نرہے حضرت مخدوم کی شادی بی بی رضیہ سے ہوئی جو صاحبزادی حضرت مخدوم سید شہاب الدین پیر جگجوت عظیم آبادی کی ہین مخدوم جگجوت کی چار صاحبزادیان تھین جسکا نقشہ ذیل مین ہی اولاد ذکور کوئی نہین۔

حضرت مخدوم سید شہاب الدین قدس سرہ

بی بی رضیہ زوجہ مخدوم یحییٰ منیری
مخدوم خلیل الدین

بی بی حبیبہ زوجہ سید موسیٰ ہمدانی
مخدوم احمد چرم پوش

بی بی کاملہ کمال زوجہ مخدوم سلیمان

بی بی جمال زوجہ سید حمید الدین خلف آدم صوفی جنکا مزار چنڈول متصل مرزاپور ہے

حضرت مخدوم یحییٰ منیری خلیفہ الحاکم بامر اللہ کے معاصر ہین جو سنہ ٦٦٣ ہجری مین تھا اور اوسوقت ہندوستان مین سلطان ناصر الدین بن سلطان شمس الدین التمش کا زمانہ تھا کہ جسنے سنہ ٦٤٤ ہجری مین ہندوستان مین جلوس کیا نسل آپکی اولاد کی اس صوبہ بہار مین بکثرت جاری ہوئی آپکی اولاد سے اولیاء اللہ اور مشائخ بکثرت ہوے کوئی شریف خاندان اس صوبہ بہار مین ایسا نہوگا جسکو توسل آپکے خاندان سے نہو آپکا نسب نامہ اس صوبہ بہار مین صدہا جگہ موجود ہی جسکا جی چاہے دیکھ لے کہ وہ ہاشمی تھے یا ابو درداء انصاری صدق وکذب مؤلف ظاہر ہوجائیگا آپکے چار صاحبزادے ہوے مخدوم شیخ شرف الدین بہاری آپکا انتقال بمقام بہار ہوا اور آپکا مزار بھی وہین ہے مخدوم خلیل الدین منیری مخدوم جلال الدین رح مخدوم حبیب الدین رح آپکا نسب نامہ تذکرۃ الکرام مین یون لکھا ہے۔ حضرت مخدوم یحییٰ منیری بن حضرت مولانا اسرائیل بن امام محمد تاج فقیہ مکی بن امام ابی بکر بن امام ابی الفتح بن امام ابی القاسم بن امام ابی الصائم بن امام ابی اللیث بن امام ابی رمہ بن امام ابی الدین بن امام مسعود بن ابو ذر رضی اللہ عنہ بن زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم۔

سوانح حضرت مخدوم عزیز الدین پکھی

بن حضرت مخدوم خلیل الدین منیری آپ اپنے زمانہ کے بڑے عارف کامل تھے اوسوقت اس صوبہ
بہار مین چھوٹے چھوٹے راجے بطور طوائف الملوک کے بکثرت موجود تھے آپ کو شوق جہاد کا ہوا پکھپا
جو ایک جگہ ہے قریب ٹکاری ضلع گیا مین وہان ایک راجہ رہتا تھا اوس سے آپ جاکر لڑے اور فتح
پائی لیکن آپ اوس لڑائی مین سخت زخمی ہوے چند روز کے بعد اوسی زخم سے آپکا انتقال ہوا آپ کی
قبر اوسی پکھپا کے قلعہ مین بنادیگئی جو اسوقت ایک کھلے میدان مین بلندی پر جو بطور گڈھ کے ہے موجود
ہے اب وہان آپ کا کوئی نام نہین جانتا لہذا وہ قبر آپ کی پیران پہچان کے نام سے مشہور ہے
آپکی اولاد چیرہ دستی کرتی ہوئی اوس اطراف مین سہسرام و شہر گھاٹی و ہزاری باغ تک تمام پھیل گئی
اور اسوقت تک اوس جوار مین بکثرت موجود ہے۔

سوانح حضرت مولانا محمد عارف قدس سرہ

ملقب بہ ابو الفتح آپ بڑے عالم فاضل تھے اور سلاطین تیموریہ کے زمانہ مین اکثر جگھون مین
قاضی و مفتی کی جگہ پر آپ مامور ہوئے شاہزادون کو بھی آپ نے پڑھایا بادشاہ کی طرف سے چند
مواضعات بھی آپ کو جاگیر مین دیے گئے ازانجملہ موضع پیارے چک واقع ضلع گیا ہے آپکی اولاد اسوقت
تک وہان موجود ہے فرامین شاہی نسبت عطاے جاگیر و اسناد قاضی و مفتی وغیرہ اسوقت تک آپکی اولاد مین جناب شیخ محمد حیات مرحوم ساکن
موضع بھوئی کے پاس موجود تھی مگر صد افسوس کہ آپکے انتقال کے بعد وہ کاغذات کہان گئے باوجود تفحص و تجسس ہنوز اوسکا پتہ نملا جیساکہ اوسکا ذکر
آگے تحریر مین جناب خواجہ سید عبد الکریم صاحب مرحوم کے معلوم ہوگا۔

مولانا حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے دو بیٹے قاضی احمد اللہ ملا محب اللہ بہاری جو بہت مشہور و معروف شخص صوبہ بہار مین
گذرے ہین جنکا ۱۱۱۹ھ ہجری مین وفات ہوا ہے یہ بھی دونون حضرات مرزا محمد معظم عرف جہاندار
شاہ بن اورنگ زیب کیطرف سے قاضی کے عہدہ پر مامور کئے گئے تھے۔ قاضی احمد اللہ
پرگنہ اروِل دابگلہ وغیرہ مین

قاضی رہے مولف کتاب ہذا اونکی نسل سے ہے جیسا کہ آگے ظاہر ہوگا۔ قاضی ملا محب اللہ کے دو بیٹے ملا محمد عاشق و ملا فتح اللہ ملا محمد عاشق کے ایک بیٹی بی بی سکھو اور ایک بیٹا شیخ لعل محمد اور انکے چار بیٹے شیخ محمد حیات ساکن موضع بھولی جنہوں نے لاولد انتقال کیا اور دوسرے شیخ احمد علی و شیخ صبر علی و شیخ جواد علی اور تین بیٹیاں مسماۃ سکینہ و مسماۃ مہرن مسماۃ صبحن شیخ احمد علی صاحب مرحوم کے تین بیٹے حاجی ارشد حسین مرحوم خواجہ سید محمد عبد الباری سب سے چھوٹے خواجہ سید محمد عبد الکریم مرحوم ساکن شہر گھاٹی انکی شادی ساتھ مسماۃ امیرن بنت سید صادق علی مرحوم ساکن گھوڑی گھاٹ پرگنہ کندہ ضلع ہزاری باغ کے ہوئی آپکی اولاد کا نقشہ ذیل میں ہے ۔

نقل خط خباب سید عبد الکریم صاحب مرحوم ساکن شہر گھاٹی مورخہ ۸ محرم سنہ ۱۳۱۲ ہجری

خباب مولوی صاحب مصدر اخلاق وکرم زاد لطفہ ۔ بعد سلام مسنون التماس دارم نامہ شریف
ورود شدہ ممنونم کرد حضرت مخدوم الملک قدس سرہٗ راکہ انصاری نسبت کردہ اند سراسر غلط است
بوجہ شراکت اسمی حضرت ابو درداء صحابی رضی اللہ عنہ واین ابو درداء مطلبی بودہ است و نسبتیہ این
غلطی ارسال است وخبر مشہور ومتواتر از بزرگان خود شنیدہ می آیم کہ حکم حجت کامل وتحقیق دارد
کہ ما وخباب ہمجدہ ہستیم کہ برائے ثبوت این بسا کاغذات موجود بودند کہ بعضے ازان ضائع شدند
وبعضے ہنوز موجود اند مگر در ہمجد بودن ما وخباب ہیچ شکے نیست بدین طریق ۔

۱ مولانا حفیظ اللہ علیہ الرحمۃ

۲ مرحوم قاضی احمد اللہ
۳ مولانا محمد سعید بھیرہٹ بخشو
۴ مرحوم مولوی وارث علی
۵ مرحوم مولوی فتح علی
۵ مرحوم لاولد مولوی عبد العلی بی بی اجابی [illegible]
۵ بی بی تمدیرن
۶ مرحوم مولوی فرحت حسین
۸ مولف کتاب ہذا مولوی عبد الرحیم
۶ بی بی الفت
۶ مولوی سید کادر احمد
۷ حکیم مولوی سید احمد حسین صوفی

۲ بہاری ملا حبیب اللہ
۳ ملا محمد عاشق
۴ شیخ لعل محمد
۵ شیخ احمد علی مرحوم
۵ مرحوم لاولد شیخ محمد حیات
۶ شیخ محمد عبد الکریم
۷ حافظ محمد عبد الرحمن سلمہ

ہونے پر۔ اگرچہ درمیانی ناموں میں اونکے آپس میں کچھ کم و بیش واقع ہے بعض میں اختلاف نام بھی ہوا ہے مگر آخر میں سب کے سب بیری الہاشمی ہے فهذا هو المطلوب ۔ الحمد لله ۔ کہ اب مخالفونکے موںہہ بخوبی بند کردئے گئے اور اونکی تخیلات باطلہ کا بخوبی قلع و قمع کردیا گیا اور اسکو میں اوپر لکھ آیا ہوں اور اشعار سے جناب جد امجدم مولوی دلاور علی مرحوم کے ثابت کر آیا ہوں کہ ہملوگ نسل سے حضرت مخدوم یحیی منیری قدس سرہ کے ہیں ۔ پس اب نسب نامہ گھر کا ضبطی سرکار میں آیا یا جلا دیا گیا اسکی بحث بیکار ہے جبکہ اور بہت لوگوں سے نسب نامہ ملگیا اوسکے نقصان سے ہمارا مطلب فوت نہیں ہوا سبنہ و کرمہ تعالےٰ شانہ ۔

قاضی ملا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپکا کچھہ تھوڑا حال اوپر گذرا کچھ یہاں بیان کیا جاتا ہے ۔ آپ شاہان دہلی کیطرف سے بعہدۂ قضا پرگنہ ٔ اردل و آب گلہ وغیرہ علاقہ گیا میں رہے آپکی ایک بیٹی مسماۃ اسماء اور ایک بیٹا ملا محمد سعید قدس سرہما ہوئے ۔ ہر دو حضرات کی قبر ایک ہی جگہ رمنہ شہر گھاٹی میں پختہ بنی ہوئی اسوقت موجود ہے ۔

بی بی اسماء مرحومہ

آپ ساتھہ مفتی محمد یوسف مرحوم ساکن گھوڑی گھاٹ کے منسوب ہوئیں اون سے قاضی رحمۃ اللہ مرحوم پیدا ہوئے ۔ اور اون سے قاضی رجب علی مرحوم اور اون کے دو بیٹے ہوئے قاضی سید صادق علی مرحوم اور قاضی سید عثمان علی شہید مرحوم زوج مسماۃ امتن وہ بنت مسماۃ قدیرن وہ بنت مولوی وارث علی مرحوم صادق پوری وہ ابن ملا محمد سعید قدس سرہ ساکن شہر گھاٹی ۔

قاضی سید صادق علی مرحوم

آپکی شادی ساتھہ مسماۃ مہرن دختر مسماۃ بصیرن کے ہوئی ۔ وہ دختر میر دھومن مرحوم بنت سید اہل اللہ مرحوم بن سید عبد المجید مرحوم بن سید عبد الرشید مرحوم ساکن موضع کھربہیا ضلع پٹنہ بن جناب سید عبد الفتاح قدس سرہ بن جناب میران سید بڑے بن مولوی سید حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ بن جناب مولٰنا سید نظام الدین شہیدی رحمۃ اللہ علیہ کہ سلسلہ نسب آپکا حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے میر صادق علے

مرحوم کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں سید غلام درگاہی سید عبدالقادر سید ولی اللہ۔ سید حافظ کفایت اللہ صاحب سلمہ مسماۃ منیرن زوجۂ قاضی نورالحسین مرحوم صدر اعلیٰ (سب جج) بہادر و مسماۃ امیرن زوجۂ سید عبدالکریم مرحوم ساکن شہر گھاٹی۔ سید غلام درگاہی مرحوم کے ایک دختر مسماۃ صغریٰ اور ایک پسر سید محمد زین الاولیا ہوئے۔ اور سید عبدالقادر مرحوم کی محل اولیٰ سے سید شرف الدین اور محل ثانیہ سے سید محمد یوسف ہوئے اور سید ولی اللہ کے صرف ایک پسر سید عبداللہ ہوئے۔ اور سید حافظ کفایت اللہ صاحب کے ایک پسر سید آیت اللہ ہوئے جسکا نقشہ یہ ہے۔

مولانا محمد سعید قدس سرہ ساکن شہر گھاٹی

آپکی اول شادی مسماۃ رحیمہ بنت ملا محمد فاضل بن ملا خیر اللہ بن ملا داؤد بن ملا امان اللہ صادق پوری سے ہوئی اور دوسری شادی مسماۃ عاشورن ساکنہ شہر گھاٹی سے اونسے مولوی دلاور علی پیدا ہوئے اور انھون نے لا ولد انتقال فرمایا۔ محل اولی سے آپکے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی۔ بی بی سوپن زوجۂ مولوی ارادت اللہ صادق پوری و مولوی ہدایت علی لا ولد زوج مسماۃ دیپن بنت مولوی آیت اللہ و مولوی وارث علی زوج مسماۃ مجیدن بنت مولوی آیت اللہ صادق پوری۔ بی بی سوپن کے دو بیٹیان ہوئین اور ایک بیٹا مولوی عبد العلی زوج مسماۃ اوجالی بنت مولوی وارث علی مرحوم مسماۃ رسولن زوجۂ حضرت شاہ محمد معز عرف شاہ متو مرحوم ساکن محلہ نمو ہیہ دوسری بیٹی مسماۃ بتولن زوجۂ شیخ ہدایت علی مہدانوان یعنی والدۂ مولوی الٰہی بخش مرحوم اور مولوی وارث علی مرحوم کے دو بیٹے اور دو بیٹیان مولوی فتح علی جنکی شادی اول دختر شیخ ہدایت علی مہدانوان یعنی خواہر مولوی الٰہی بخش مرحوم سے ہوئی تھی اونھون نے لا ولد انتقال فرمایا بعد اوسکے شادی دوسری مسماۃ زمن بنت رفیع الدین حسین خان بن روح الدین حسین خان ساکن محلہ مغلپورہ پٹنہ سے ہوئی انسے چھہ فرزند نرینہ پیدا ہوئے۔ مولانا ولایت علی مولانا عنایت علی مولوی طالب علی۔ ابراہیم حسین۔ مہدی حسین۔ مولوی فرحت حسین۔ اور مولوی بشارت علی زوج مسماۃ نجیبن بنت شاہ محمد معز ساکن محلہ نمو ہیہ کی دو اولاد نرینہ اور ایک بیٹی پیدا ہوئین مولوی عسکر علی لا ولد مولوی باقر علی لا ولد مسماۃ بی بی واجدہ زوجۂ حکیم احمد علی۔ و مسماۃ قدیرن زوجۂ میر ابو القاسم ساکن باڑھ اونکی دو بیٹیان اور ایک بیٹا ہوا۔ مسماۃ امتن زوجۂ میر عثمان علی ساکن گھوڑسی گھاٹ پرگنہ گندہ ضلع ہزاری باغ لا ولد یہ بمعیت جناب سید احمد صاحب بمقام خراسان شہید ہوئے۔ دیکھو سوانح احمدی۔ دوسری مسماۃ الفت زوجۂ شاہ حبیب الحسنین ساکن آبگلہ کہ متصل گیا ہے اور بیٹا مولوی قادر احمد عرف مولوی چھیدن رح

اور نقشہ اولاد و احفاد کا آپکی یہ ہے:

مولانا محمد سعید عرف ملا بخشو قدس سرہٗ
۱

محل اولی مسماۃ رحیمن بنت ملا محمد قاضی صاحب قریشی

محل ثانیہ مسماۃ عاشورن ساکنہ شہر گہالی [illegible]

۲ بی بی سون زوجہ مولوی ارادت اللہ [illegible]

۲ مولوی ولادر علی لاولد

۲ مولوی ہدایت علی مرحوم لاولد

۲ مولوی وارث علی زوج مسماۃ محمدہ بنت مولوی ارادت اللہ صاحب [illegible] مرحوم

۳ مسماۃ رسولن زوجہ شاہ محمد معز [illegible]

۳ مسماۃ بتولن زوجہ شیخ ہدایت علی مہند الوان

۳ مولوی عبد العلی زوج مسماۃ اچھالی بنت مولوی وارث علی لاولد

۴ شاہ محمد حسین مرحوم

۴ مولوی الٰہی بخش مرحوم

۵ مسماۃ محمودہ مرحومہ

۵ مولوی احمد اللہ مرحوم

۶ عبد الرحیم مؤلف کتاب ہذا

۶ حکیم مولوی عبد الحمید مدظلہ

۳ مسماۃ اچھالی زوجہ مولوی عبد العلی لاولد

۳ مسماۃ قدیرن زوجہ میر ابو القاسم ساکن باڑھ

۳ مولوی بشارت علی زوج مسماۃ نجیبن بنت شاہ محمد معز [illegible]

۳ مولوی فتح علی زوج مسماۃ زہرن بنت رفیع الدین حسین خان مغلپورہ

۴ مولوی نادر احمد عرف مولوی چھیدن

۴ مسماۃ [illegible] زوجہ سید حبیب الحسن [illegible] ساکن [illegible]

۴ مسماۃ [illegible] زوجہ میر عثمان علی [illegible] لاولد

۴ مولوی [illegible] عرف [illegible]

۴ سید [illegible] حسین [illegible]

۴ مولوی نائب علی شہید لاولد

۴ [illegible] حسین [illegible]

۴ مولوی عسکر علی مرحوم لاولد

۴ مولوی طالب علی لاولد مرحوم

۴ مسماۃ واجدہ زوجہ حکیم احمد علی مرحوم

۴ مولوی عنایت علی عرف [illegible] حضرت [illegible]

۴ مولوی ولایت علی عرف [illegible]

۵ عبد الرحیم مؤلف کتاب ہذا

۵ مولوی عبد الرؤف مرحوم

۵ مسماۃ ساجدہ سلمہا زوجہ شیخ عبد الرحمن مرحوم مہند الوی

۵ حکیم عبد النظیر صاحب سلمہٗ

۵ حکیم وجاہت حسین مرحوم زوج مسماۃ [illegible]

مسماۃ [illegible] زوجہ مولوی عبد [illegible]

حافظ عبد المجید مرحوم

مولوی محمد حسین مرحوم زوج مسماۃ سعیدہ

مولوی عبد اللہ مدظلہ زوج مسماۃ [illegible]

واضح ہو کہ حضرت مولنا محمد سعید علیہ الرحمۃ اصل ساکن شہر گھاٹی تھے اور اون کے آبا و اجداد منیر و کھپا وغیرہ تا ضلع ہزاری باغ مختلف بستیون مین قیام پذیر رہے اور ہنوز وہان موجود ہین اونکی اولاد مین سے صرف مولوی وارث علی علیہ الرحمۃ بوجہ اسکے کہ اونکا ننہال محلہ صادقپور پٹنہ تھا اور نیز اونکی شادی صادقپور مین ہوئی۔ لہذا اونھون نے سکونت شہر گھاٹی چھوڑکر اپنے سسرال و ننہال محلہ صادقپور شہر پٹنہ مین سکونت اختیار کی اور مسماۃ سوپن خود صادقپور مین بیاہی گئین مگر اونکی بیٹی مسماۃ بتولن زوجہ شیخ ہدایت علی مہدانوان نے بھی بعد انتقال زوج اپنے مہدانوان کو چھوڑکر اسی صادقپور مین سکونت پذیر ہوئین اب اسوقت سے ہملوگ صادقپوری ہوئے۔

مولانا حفیظ اللہ و مولانا حضرت محمد عارف سے لیکر مولانا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہم تک کل حضرات متوسل شاہان خاندان تیموریہ دہلویہ رہے۔ اور ہر ایک کو عہدہ جلیلہ مثل قضا و افتا و بعض اوستاد و اتالیق شاہزادگان رہے اور ہر ایک کو مواضعات جاگیر مین طرف سے شاہان دہلی کے ملے مگر افسوس صد افسوس کہ وہ کل فرامین شاہی و اسانید قضا وغیرہ وہین شہر گھاٹی مین رہے یہان صادقپور مین اوسمین سے کچھ بھی نہ آیا چنانچہ اوسکا طلب و تقاضا جو اس فقیر نے جناب سید خواجہ عبدالکریم مرحوم سے کیا اور جو کچھ اونھون نے جواب دیا وہ اونکی تحریرات سے جو اوپر نقل کیگئی ہین حضرات ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا اب میرے ہاتھ اوسمین سے کچھ بھی نہین جو ہدیہ ناظرین کرون۔

(تاریخ انتقال حضرت مولنا محمد سعید قدس سرہ جو آئینہ مزار کے سرہانے کتبہ مین کندہ ہے از نتیجہ فکر جناب مولوی دلاور علی صاحب مرحوم متخلص بہ دل)

آن شہ صاحب کمالان زمان ملا سعید سال فوت اونہان در گوشہ دل با آہ آہ	وله	چون ز دنیا سوے ملک معنوی طے کرد رہ گفت ہاتف - نور اللہ تعالے مرقدہ ۱۱۹۴ھ
چو آن شاہ سعید با کمالات دلا شور عزا چون بر فلک شد		بجنت شد روان زین دار ششدر بتاریخش برآمد وا ز اخستہ ۱۱۹۴ھ

(تاریخ انتقال حضرت مولنا محمد سعید قدس سرہ از نتیجہ فکر خواجہ عبدالکریم مرحوم متخلص قرین)

کامل وقت عارف دوران آہ ملا سعید عالیشان خواستم سال حلتش چو قرین از سر بام ہاتف غمگین		نقل فرمود زین سرای کہن جنت عدن ساختہ مسکن سال ترحیل آن خدا آگاہ گفت رفتہ ولی بجنت آہ ۱۱۹۴ھ

مسماۃ قدیرن زوجہ میر ابوالقاسم ساکن باڑھہ

انکی دو بیٹیان اور بیٹا ہوا۔ مسماۃ امتن جنکی شادی میر عثمانعلی صاحب بن قاضی رجب علی ساکن گھوڑی گھاٹ پرگنہ گنڈہ ضلع ہزاری باغ سے ہوئی مگر اونھون نے لاولد انتقال کیا میر عثمانعلی شہید دو بھائی تھے دوسرے کا نام میر صادق علی وہ اکثر صادقپور مین آیا کرتے تھے اس نے بھی اونکو دیکھا ہے اونکی اولاد ہنوز گھوڑی گھاٹ مین موجود ہے از انجملہ حافظ سید کفایت اللہ صاحب ہین کہ اس فقیر کی اول ملاقات اون سے سفر حج ۱۳۰۱ھ ہجری مکہ معظمہ مین ہوئی اور چند مہینے اونکا ساتھ رہا۔ اوسکے بعد بھی اونسے ملاقات ہوئی جناب میر عثمان علی شہید یہان سے بہمراہی جناب حضرت امیر المومنین احمدؒ صاحب واسطے جہاد کے ملک پنجتار وسوات وغیرہ مین تشریف لیگئے اور وہان بمقابلہ سکھ بمقام سیدو جو ایک موضع ہے قریب پشاور کے جمادی الثانی ۱۲۴۲ھ ہجری مین بضرب گولہ توپ شہید ہوئے دختر دوم مسماۃ الفت جنکی شادی جناب سید حبیب الحسنین ساکن آبگلہ متصل گیا سے ہوئی لیکن وہ بعد شادی صرف ایکدفعہ آبگلہ گئین اور اوسکے بعد جناب سید حبیب الحسنین صاحب مرحوم باعث ناموافقت بنی اعمام اپنے سکونت آبگلہ کو ترک کرکے اسی صادقپور مین سکونت پذیر رہے اور اسی محلہ کے مقبرہ مین جواب ضبطی سرکار مین درآکر کچہری مینوسپلٹی قائم کی گئی ہے اونکا مزار ہے اونکی ایک بیٹی مسماۃ عائشہ اور دو بیٹے مولوی سید احمد حسین صوفی و سید تجمل حسین ہوئے اور ہرسہ لاولد اس دار فانی سے راہی ہوئے مسماۃ عائشہ کی شادی ساتھ سید شاہ امیر الدین مرحوم بن جناب مولوی سید قادر احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہوئی اور ہر دو لاولد رخصت ہوئے۔ مولوی سید احمد حسین صاحب صوفی نے یہان برادری مین شادی نکی جب بشوق تحصیل علم پچھان کو تشریف لیگئے تخمیناً بیس ۲۰ برس تحصیل علوم حالت سفر مین بسر کی اسی اثنا مین گوالیار مین اپنے اوستاد جناب حکیم سید احمد حسین صاحب کی لڑکی سے شادی کی اور یہان لے آئے۔ جناب صوفی صاحب کو علم کتابی نہایت عمدہ تھا شعر شاعری سے بھی آپکو خوب مذاق تھا نظم و نثر ہر دو مین آپکو دستگاہ کامل تھا آپ حقیقت مین نہایت صوفی صفت متقی پرہیزگار باوقار آدمی تھے ابتدا بچپن سے کبھی لغو و بید کامونکی طرف توجہ نکی ہمیشہ اون سے آپکو نفور تام رہا آپکو چھوٹے چھوٹے بچون کی تعلیم سے ایک دلچسپی خاص رہی اوس مین آپنے بدرجہ غایت دستگاہ حاصل کی تھی آپنے اس ایک خاص مہم مین شہرۂ عام حاصل کیا تھا آپنے ایک مدرسہ بھی لڑکون ور

لڑکیون کا کھولا آپکی اہلیہ بھی نہایت عمدہ قرأت قران کی خوش الحانی ومخارج وغیرہ سے نہایت درست بطور عمدہ قاری کے پڑھتی ہین انکو بھی لڑکیون کی تعلیم مین مذاق کامل حاصل ہے صد ہا لڑکیان عمائد شہر کی اور لڑکے آپسے قران تعلیم پا گئے - پانچ برس کا بچہ صرف الف با پڑھکر تمام قرآن جسجگہ سے کھولکر اوس کے سامنے رکھدو بے تامل پڑھ لیتا آپ کا اسقدر شہرۂ تعلیم اطفال کے باب مین ہوا کہ آپکی طلبی حیدرآباد دکن و مدراس ومیسور وغیرہ سے ہوئی اور وہان جاکر ہر اک جگہ آپنے مدرسہ کھولا اور دو دو تین تین مہینے وہان رہکر وہان کے معلمون کو طرز تعلیم اطفال سکھاکر تشریف لائے آپ کے اوصاف حمیدہ بہت کچھہ ہین جو اس قرطاس تنگ اساس مین گنجایش نہین کرسکتے افسوس صد افسوس کہ ایسا عمدہ شخص بہت جلد راہی ملک بقا ہوا - اناللہ وانا الیہ راجعون اللھم نور مرقدہٗ ووسع مضجعہ - آپکا مقبرہ محلہ نموہیہ بر پشت جمعہ مسجد ہے آپنے بتاریخ پندرھوین محرم ۱۳۱۳ھ انتقال فرمایا اوسوقت عمر آپکی تخمیناً ستر سے متجاوز ہوگی - آپ نے قران مجید کا ترجمہ بھی اردو زبان مین لکھنا شروع کیا تھا اور اوسکو چھپوایا بھی تھا مگر افسوس کہ پانچ پارون تک تیار ہوکر رہگیا - عمر نے وفا نہ کی - تیسرے لڑکے سید تجمل حسین اونکی شادی جناب سید ولی احمد مرحوم ساکن موضع بدلپورہ متصل سٹیشن داناپور کی لڑکی سے ہوئی تھی بعد شادی صرف ایک برس بقید حیات رہکر بعمر بیجدہ سالگی آپنے لاولد انتقال فرمایا - الغرض مسماۃ امتن ومسماۃ الفت - ان دونون کی یادگار کوئی دنیا مین قایم نرہی - جناب مولوی قادر احمد عرف مولوی چمیدن رحمۃ اللہ علیہ بھی نہایت عمدہ و پاکیزہ صفت فقیر دوست صوفی مشرب تھے اشعار فارسی وارود نہایت عمدہ فرماتے تھے اور آپ خوشنویس بھی تھے فقیر مولف کتاب ہذا کو بھی شرف شاگردی کا آپکے حاصل ہوا ہے آپکی شادی باڑھ مین ہوئی اور آپکا دادیہال بھی باڑھ مین تھا مگر آپکو محلہ صادقپور اور اوسکے لوگون سے کچھہ ایسی محبت وانسبت ہوگئی تھی کہ آپنے ہمیشہ اسی محلہ مین بسر کی صرف چند روز کیواسطے باڑھ تشریف لیجاتے بطور مسافر وہان رہکر اپنے اہل وعیال سے ملاقات کرکے چلے آتے آپکا انتقال بھی اسی محلہ صادقپور مین ہوا بعد انتقال آپکو باڑھ لیجاکر لوگون نے دفن کیا - آپکے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہوئین - سید شاہ امیرالدین مرحوم انکی شادی مسماۃ عائشہ بنت مسماۃ الفت زوجۂ سید حبیب الحسنین صاحب سے ہوئی اور بعمر شصت سالگی لاولد اس جہان سے رخصت ہوئے

دوسرے سید منیرالدین وہ بھی بعمر ہفتاد سالہ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ تیسرے سید شاہ مہدی حسین مرحوم انکی اولاد سید احمد حسین عرف بھلو میان وغیرہ اسوقت تک باڑھ مین موجود ہین چوتھے سید شاہ لطافت حسین صاحب انکی شادی نوآبادہ مین ہوئی اور یہ بھی اپنی سسرال مین جاکر آباد ہوئے اور وہین اونکی اولاد میر شاہد حسین مدعمرہ وغیرہ موجود ہین پانچوین مسماۃ شبراتن کہ جنکی شادی جناب قاضی سید محمد اجمل خان بہادر سے ہوئی قاضی صاحب یکی از روسای عظام قصبہ باڑھ تھے ۱۸۶۲ء عیسوی مین ازطرف گورنمنٹ انگریزی بندوبست انکم ٹکس مین اسیسر یعنی ڈپٹی کلکٹر بھی مقرر ہوئے تھے اڑھائی برس آپنے اس کام کو نیکنامی سے انجام دیا جب یہ محکمہ ابالش ہوا آپ علحدہ ہوئے اخیر مین آپکو خان بہادر کا خطاب بھی سرکار سے عنایت ہوا اور بعمر ہفتاد سالگی اس جہان سے رخصت ہوئے لیکن جناب قاضی صاحب مرحوم نے حین حیات مین اپنی زوجہ اولی کے ایک دوسری شادی بشوق تولد فرزند اپنی برادری مین کی اون سے ایک فرزند قاضی سید محمد افضل نام ہوئے اور اونکی شادی جناب شاہ سید مہدی حسین مرحوم موصوف کی لڑکی سے ہوئی جو اسوقت بمنہ تعالے یادگار قاضی صاحب ہین اللہم طال عمرہ فی عبادۃ ربہ۔

نقشہ اوسکا یہ ہے

۱ مسماۃ قدیرن زوجہ میر ابوالقاسم مرحوم ساکن باڑھ

۲ مسماۃ امتن زوجہ میر عثمان علی شہید لاولد

۲ مسماۃ الفت زوجہ سید حبیب الحسین مرحوم آبگلہ

۲ مولوی سید قادر احمد مرحوم ساکن باڑھ مقامی صادقپور

۳ مسماۃ بی بی عائشہ مرحومہ زوجہ سید امیرالدین ساکن باڑھ لاولد

۳ سید احمد حسین صوفی مرحوم لاولد

۳ سید تجمل حسین مرحوم لاولد

۳ مسماۃ شبراتن منکوحہ قاضی محمد اجمل خان بہادر

۳ سید امیرالدین زوج مسماۃ عائشہ لاولد

۳ سید منیرالدین مرحوم لاولد

۳ سید مہدی حسین مرحوم

۳ سید لطافت حسین صاحب ساکن نوآبادہ

۴ سید احمد حسین عرف بھلو میان مدعمرہ

۴ میر شاہد حسین مدعمرہ وغیرہ

فصل دویم۔ نسب نامہ اُمّ الاب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران

(۱) مولوی ولایت علی و مولوی عنایت علی و مولوی
فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(۲) مولوی فتح علی مرحوم

(۳) مولوی وارث علی مرحوم زوج مسماۃ مجیدہ
بنت مولوی آیت اللہ رحمۃ اللہ علیہ از اولاد
ملا شکر اللہ قدس سرہٗ و وہ اولاد سے حضرت
مخدوم احمد چرم پوش قدس سرہٗ کی ہیں ابن

(۴) مسماۃ رحیمہ مرحومہ زوجہ ملا سعید قدس سرہٗ بنت

(۵) ملا محمد فاضل بن

(۶) ملا خیر اللہ بن

(۷) ملا داؤد بن

(۸) ملا امان اللہ رحمۃ اللہ علیہ برادر کلانی
ملا شکر اللہ مرقوم الصدر۔

(۹) شاہ عبد الستار رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت مخدوم احمد چرم پوش قدس سرہٗ کہ مزار
شان بمحلۂ انیر بہار است۔

(۱۱) حضرت سید موسےٰ ہمدانی

(۱۲) حضرت سید مبارک

(۱۳) حضرت سید ابراہیم

(۱۴) حضرت سید سلیمان

(۱۵) حضرت سید عبد الکریم

(۱۶) حضرت سلطان عبد الحکیم

(۱۷) حضرت سید شاہ عبد الشکور

(۱۸) حضرت سید شاہ نعمت اللہ مدنی

(۱۹) حضرت سید شاہ عبد المجید مدنی

(۲۰) حضرت سید شاہ عبد الرحیم مدنی

(۲۱) حضرت سید شاہ اسحٰق

(۲۲) حضرت سید شاہ احمد

(۲۳) حضرت سید شاہ محمود

(۲۴) حضرت سید شاہ اسمٰعیل

(۲۵) حضرت سید شاہ عبد الرحمٰن

(۲۶) حضرت سید شاہ ابو القاسم

(۲۷) حضرت سید شاہ نور الدین

(۲۸) حضرت سید شاہ یوسف

(۲۹) حضرت سید شاہ رکن الدین

(۳۰) حضرت سید شاہ علاؤ الدین

(۳۱) حضرت سید شاہ یحیےٰ مدنی

(۳۲) حضرت سید شاہ زکریا مدنی

(۳۳) حضرت سید شاہ حسن مدنی

(۳۴) حضرت سید شاہ عمر مدنی

(۳۵) حضرت سید شاہ امام عبد اللہ

(۳۶) حضرت سید شاہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

(۳۷) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	(۴۰) حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ
(۳۸) حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ	(۴۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ زوج حضرت
(۳۹) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

واضح ہو کہ مسماۃ مجیدہ زوجۂ مولوی وارث علی مرحوم بنت مولوی آیت اللہ عرف مولوی دلیل اللہ اولاد سے حضرت ملا شکر اللہ قدس سرہ کے تھے اور جناب ملا شکر اللہ صاحب و ملا امان اللہ رح یہ دونون عینی بھائی ابن حضرت شاہ عبد الستار رحمۃ اللہ علیہم کے ہین مگر مولوی آیت اللہ و ملا شکر اللہ رح کے درمیان چند نام چھوٹ گئے ہین کہ اونکا مولف کتاب کو باوجود تلاش کے پتہ نملا اور نیز درمیان حضرت شاہ عبد الستار و حضرت مخدوم احمد چرم پوش قدس سرہ کے بھی کچھ نام چھوٹ گئے ہین کہ باوجود تفحص و تلاش کے پتہ نملا۔ اور مخفی نرہے کہ جناب حضرت دیوان شاہ عبد الفتاح و حضرت دیوان شاہ عبد المجید قدس سرہما کہ جنکے مزار مقبرہ محلہ صادقپور مین تھے کہ جہان اب مینوسپلٹی کچہری قایم ہے یہ دونون حضرات بھی اولاد سے ملا امان اللہ و ملا شکر اللہ علیہما الرحمتہ کے ہین اور انکا ایک شجرہ جو وقت ضبط جائداد تک موجود تھا اور اوسکو سرکار نے ضبط کر کے توڑ دیا کہ وہ ترکہ مین مسماۃ واجدہ بنت مولوی ستار علی مرحوم کو ملا تھا۔ لیکن چونکہ فقیر کو اسکا کچھ نشان نملا کہ یہ دونون حضرات یعنی دیوان شاہ عبد الفتاح و دیوان شاہ عبد المجید قدس سرہما سے ہمارا خاندان کہان جاکر ملا ہے۔ لہذا اونکو فہرست نسب نامہ مین درج نہین کیا اطلاعاً عرض ہوا۔ حضرت مولانا امان اللہ قدس سرہ زمانہ بین اکبر بادشاہ کے پیدا ہوئے آپنے عمر زیادہ پائی نور الدین جہانگیر اور شاہجہان کا زمانہ آپنے بالکل طے کیا اورنگزیب عالمگیر کے زمانہ مین آپکا انتقال ہوا ان تینون بادشاہون کے زمانہ مین آپ برابر شاہزادگان دہلی کو پڑھاتے رہے اور ہر ایک بادشاہ نے متعدد مواضعات جاگیر مین آپکو عطا فرمائے جنمین سے بعض کی نام اور انکے فرامین شاہی کی نقل آگے کردی جاتی ہے اخیر مین مرزا محمد معظم فرزند عالمگیر بادشاہ کو بھی آپنے پڑھایا اوائل عمر مین آپنے نوکری شاہان دہلی کی بعد ترک کے آپ خانہ نشین ہوکر درس تدریس مین مصروف ہوئے۔ آپکا مکان محلہ بہچری متصلات شہر پٹنہ تھا مرزا محمد معظم جس زمانہ مین صوبہ دار بہار تھے اکثر آپکے مکان پر آتے اور فرامین مواضعات لکھکر اپنے ہمراہ لاتے وقت ملاقات ملا صاحب قدس سرہ کے آپکے بچھاون کے نیچے چپکے سے رکھکر چلے جاتے آپکی نظر جب اون فرامین پر پڑتی اوسکو اوٹھاکر کہین طاق وغیرہ

پر رکھدیتے آخر عمر مین آپنے عزلت وگوشہ نشینی اختیار کی اور برابر کے پہاڑ پر جو قریب سہسرام ہے جاکر رہے اور وہین انتقال فرمایا آپ بڑے عالم فاضل اور عارف کامل تھے آپکو بجز عبادت معبود حقیقی کے کوئی سروکار نتھا آپکے برادر خرد ملا شکر اللہ قدس سرہ نے بعد انتقال اپنے برادر کلانی کے اُن فرامین کو جو وقتاً فوقتاً آپ کو شاہان دہلی کے یہان سے ملتے رہے تھے اور آپنے اون کو گھر مین ڈال رکھا تھا۔ دہلی لیجاکر اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے حضور مین اون کو جاری کرایا وہان سے پروانجات دخلیابی بنام صوبہ دار بہار لائے۔ وہ بہت مواضعات تھے کہ آپکی اولاد مین نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ چلے آتے رہے کہ اون کا تھوڑا سا حصہ دختری مسماۃ دہپن ومسماۃ سعیدہ بنتان ملا آیت اللہ مرحوم کو ملا جو اسوقت تک ہملوگون کے دخل مین ہے اور کچھہ حصہ اوسکا جو اس فقیر مولف کتاب کو وراثتاً ملا تھا ضبط سرکار ہوا اور باقی جو ہمارے بھائی اور بہنون کے نام تھا وہ ہنوز باقی ہے۔ اوسکی فہرست آگے آویگی آپکا خاندان محلہ انیہ بہار سے اوٹھکر محلہ تھپری منحلات شہر پٹنہ مین آکر بسا اور وہان سے بعض محلہ صادقپور مین آکر بسے محلہ تھپری مین آپکی بہت بڑی حویلی و رعیت خانہ وغیرہ تھا حویلی تو گر گئی جسکو اس فقیر نے خود دیکھا تھا مگر رعیت خانہ کچھہ تھوڑا ہملوگون کے حصہ مین اسوقت تک باقی ہے آپکی اولاد مین سے ملا

آیت اللہ عرف ملا دلیل اللہ قدس سرہٗ بہت بڑے عالم اور بڑے سپاہی بھی تھے آپ آخر عمر مین نواب دلاور جنگ فرزند نواب مظفر جنگ صوبہ مرشدآباد کے پڑھانے کو مقرر ہوئے تھے۔ آپکی سپاہ گری کی ایک نقل یہ ہے کہ جب نواب مہابت جنگ کے زمانہ مین مرہٹون کا لشکر پونا ستارہ سے واسطے لوٹنے کے عظیم آباد میرآیا اوسوقت آپ بنظر جہاد نواب صاحب کے لشکر کے ساتھہ ہوکر کفار سے خوب لڑے مرہٹون کا لشکر گھوڑے سوارون کا تھا آپ بھی ایک عمدہ گھوڑے پر سوار تھے اور نیزہ بازی کر رہے تھے ایک سوار کو آپنے نیزہ مارا اوسکے سینہ سے پار ہوگیا اور نیزہ کا پھل اوسکی ہڈی مین اٹک گیا آپ اوسکے نکالنے مین مصروف ہوئے کہ ایک دوسرے مرہٹے نے آکر پیچھے سے آپکو نیزہ مارا وہ آپکی ران مین آکر پار ہوگیا آپنے اوس نیزہ کو پکڑ لیا اور اوس مرہٹے کا بھی کام تلوار سے تمام کیا اوسی حالت مین آپکو اور چند زخم لگے اور آپ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے مرہٹون کا راجہ ہاتھی پر سوار تھا ان سب کیفیات کو دیکھہ رہا تھا آپکی بہادری اور سپہ گری کی قدرشناسی کرکے فی الفور اپنے ہاتھی کو بٹھا کر آپ کو اوس پر لے لیا اور وقت واپسی پونا ستارہ کو لے گیا وہان آپکی مرہم پٹی کرکے جب آپ صحیح ہوگئے کچھ

سوار آپکے ہمراہ دیکر اور بہت کچھہ زر و جواہر دیکر نہایت عزت کے ساتھ آپکو پٹنہ پہونچوا دیا اور آپکی ایک علمی حکایت یہ ہے کہ شاہان دہلی مین سے کسیکو ایک کتاب کی ضرورت ہوئی جو علم ریاضی مین تھی تو اوس نے ناظم صوبہ بہار کو لکھا کہ وہان کے علما مین سے کسی کے پاس وہ کتاب ہو تو نقل کراکر بھیجدو ناظم کا آدمی واسطے دریافت کے جب آپکے پاس آیا تو آپنے فرمایا کہ کتاب تو موجود نہین ہے مگر اگر کوئی کاتب میرے پاس آوے تو مین زبانی لکھا دیسکتا ہون اوسوقت آپکی عمر بہت ہوگئی اور بصارت بھی جا چکی تھی محض گوشہ نشین تھے چنانچہ ناظم صوبہ بہار نے فی الفور ایک خوشنویس کاتب کو آپکی خدمت مین بھیجدیا آپنے ساری کتاب اوسکو زبانی لکھا دی جب وہ کتاب نقل ہوکر دہلی مین بادشاہ کو پہونچی اوسوقت اتفاقات حسنہ سے ایک نسخہ اوس کتاب کا بادشاہ کو کہین سے ہاتھ لگ گیا تھا جب دونون نسخون کا مقابلہ ہوا مطابق پایا الغرض آپ صاحب سیف و قلم دونون تھے۔

آپکی اولاد مین سے جناب سید احمد علی مرحوم اون کے صاحبزادے جناب سید محمد مصطفیٰ مرحوم مؤلف کتاب ہذا کی یاد مین محلہ پتھری مین موجود تھے مگر بعد کو کل املاک اپنی بیچ کھوچ کر الہ آباد چلے گئے اور بعد انتقال سید احمد علی مرحوم اون کے صاحبزادہ سید محمد مصطفیٰ صاحب ۱۲۷۹ھ ہجری مین عظیم آباد کو تشریف لائے اور پتھری پر مکان و رعیت خانہ آپکا جو کچھہ رہگیا تھا اوسکو بھی فروخت کرکے پھر آپ الہ آباد کو واپس گئے اوسکے بعد پھر اون کا کچھہ حال معلوم نہوا بالجملہ ملا امان اللہ و ملا شکر اللہ قدس سرہما کی اولاد ذکور مین سے کوئی بھی اسوقت باقی نہین ہے۔ صرف بیٹی کی اولاد مین سے ہم لوگ ہین۔

اور واضح ہو کہ فرامین شاہی تخمیناً تین سو عدد جو وقتاً فوقتاً شاہان دہلی کے یہان سے اس خاندان کو ملے تھے وہ سب وقت ضبطی جائداد مسودہ اوراق ہذا ضبط سرکار ہوگئے۔ مگر جسوقت کہ بند و بست مواضعات صوبہ بہار از طرف سرکار گورنمنٹ ہوا تھا اوسوقت حکم سرکاری ہوا تھا کہ جو شخص جس موضع یا جس اراضی پر قابض و دخیل ہی وہ اپنا قبضہ اور وجہ مقابضت دکھلاوے تب وہ شی اوسکے ساتھہ بند و بست کیجاویگی چنانچہ اوسوقت حضرت جد امجدم مولوی فتح علی مرحوم نے ایک عرضی دعوی لکھا اوسمین ہر ہر موضع کی نسبت کہ جسپر ہملوگ اوسوقت قابض و دخیل تھے وجہ مقابضت دکھلائی کہ فلان بادشاہ نے فلان سنہ مین فلان شخص کو یہ موضع دیا اور اوس شخص موہوب لہ سے وراثتاً اسطور پر ہم کو پہونچا پس اوس عرضی دعوی کی نقل اسوقت پاس جناب حکیم مولوی محمد نصیر صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے موجود ہے اوسی سے مین نے اس

نسب نامہ کو حضرت مخدوم احمد چرم پوش تک لکھا ہے۔ اور حضرت مخدوم سے اوپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک کتاب حضرت شاہ محمد نور صاحب مدظلہ ساکن محلہ انبیر بہار سجادہ نشین حضرت مخدوم احمد چرم پوش قدس سرہ سے لیا ہے من شاء فلینظر ھناک چنانچہ نقل اون فرامین کی بھی درج ذیل ہے

محمد شاہ بادشاہ

نام واہب	محمد شاہ بادشاہ۔
فرمان عطا	مرقومہ دویم رمضان سنہ ۳ جلوس مطابق سنہ ۱۱۳۳ ہجری۔
موہوب لہ	شیخ دلیل اللہ عرف ملا آیت اللہ ولد ملا شکر اللہ درویش۔
موضع موہوبہ	سنگرامپور رنگھا کول پرگنہ منیر ضلع پٹنہ مقدار رقبہ ایکہزار بیگہ۔
مصرف حال	بی بی زبیدہ زوجہ ومسماۃ سعیدہ ومسماۃ دیپن بنتان ملا آیت اللہ
تاریخ پروانہ	وزیر الملک نظام الملک فتح جنگ بہادر سپہ سالار مرقومہ دویم جمادی الاول سنہ ۶ جلوس مطابق سنہ ۱۱۳۶ ہجری۔
صدور پروانہ	صدر الصدور معتمد الملک معظم خان خانخان بہادر مظفر جنگ مرقومہ نہم ربیع الثانی سنہ ۶ جلوس مطابق سنہ ۱۱۳۶ ہجری۔
وجہ عطا	مدد معاش

محمد فرخ سیر بادشاہ

نام واہب	محمد فرخ سیر بادشاہ
فرمان عطا	مرقومہ پنجم صفر سنہ ۱۱۲۴ ہجری
موہوب لہ	ملا غلام رسول متعلقان ملا امان اللہ ولد شاہ عبد الستار درویش
موضع موہوبہ	محال موضع گوڑھانہ اصلی معہ داخلی پرگنہ شاہ پور منیر ضلع پٹنہ رقبہ ایکہزار بیگہ
مصرف حال	مسماۃ دیپن ومسماۃ نجیدن بنتان شیخ دلیل اللہ عرف ملا آیت اللہ برادر حقیقی ملا غلام رسول
تاریخ پروانہ	پنجم صفر سنہ ۱۱۲۴ ہجری۔

صدور پروانہ	سید عبداللہ خان و افضل خان صدر جہان صدر الصدور و وزیر الممالک نظام الملک
وجہ عطا	مدد معاش۔

اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

تاریخ فرمان عطا	مرقومہ ۲۴ رمضان سنہ ۱۰۶۸ہ ہجری
موہوب لہ	ملا امان اللہ از فرزند مخدوم احمد چرم پوش
شے موہوبہ	موضع کھوریٹھہ رقبہ چہل بیگہ
وجہ عطا	مدد معاش
مصرف حال	مسماۃ دیپن و مسماۃ سعیدہ بنتان شیخ دلیل اللہ عرف ملا آیت اللہ از فرزندان ملا شکر اللہ درویش
پروانہ	وزیر الملک جعفر خان

شاہجہان بادشاہ

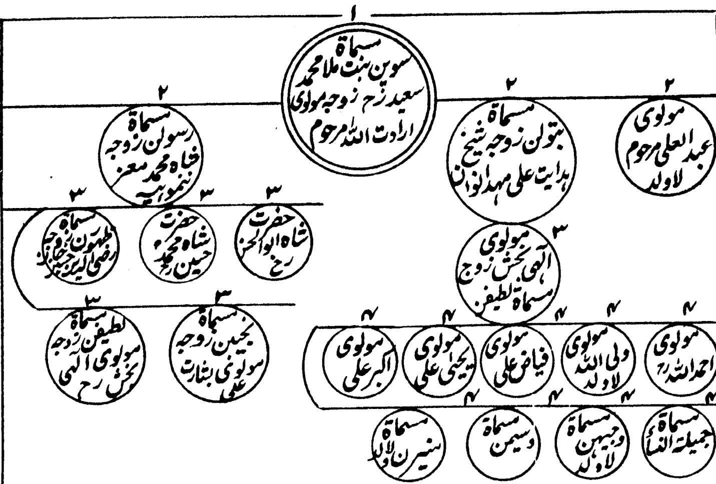
تاریخ صدور فرمان	مرقومہ ہشتم جمادی الثانی سنہ ۱۰۳۹ہ ہجری
موہوب لہ	ملا محمد عباس
وجہ عطا	مدد معاش
مصرف حال	مسماۃ بولن
مصرف حال بوجہ ارث	مولوی وارث علی و مولوی ہدایت علی خواہر زادگان مسماۃ بولن
پروانہ	سید احرام خان و محمد رضا خان صدر الصدور
موضع معہ رقبہ	موضع صادقپور سنگرام پرگنہ حویلی عظیم آباد [illegible] ایکہزار بیگہ

واضح ہو کہ محلہ صادقپور ایک ہزار بیگہ پروانہ عطا مین بزرگون کو دیا گیا مگر معلوم کس وجہ سے دخل صرف اوپر تینتیس بیگہ کے ہوا پس یہ تینتیس بیگہ اسطرح پر تقسیم پایا کہ جملہ تیرہ سہم قرار دیا گیا ازانجملہ پانچ سہم مولوی فتح علی مرحوم نے لیا اور چار سہم فرزندان مولوی الہداد علی مرحوم اور

دو سہم مسماۃ قدیرن زوجہ میر ابوالقاسم مرحوم ساکن باڈھ اور دو سہم مسماۃ آجالی زوجہ مولوی عبدالعلی مرحوم مولوی عدالت پٹنہ۔

بی بی سوہن بنت ملا سعید قدس سرہٗ زوجہ مولوی ارادت اللہ مرحوم

انکے ایک بیٹا مولوی عبدالعلی اور دو بیٹیان مسماۃ رسولن زوجہ شاہ محمد معز عرف شاہ منو ساکن محلہ ننموہیہ و مسماۃ بتولن زوجہ شیخ ہدایت علی ساکن مہدانوان۔ مولوی عبدالعلی لاولد گذرے اور مسماۃ بتولن کے صرف ایک بیٹا مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ اور اونکے پانچ بیٹے اور چار بیٹیان ہوئین اور آپکی شادی ساتھ مسماۃ لطیفن بنت شاہ محمد معز موصوف کے ہوئی تفصیل اولاد کی یہ ہے۔ مولوی احمد اللہ رح زوج مسماۃ بصیرن بنت حضرت شاہ محمد حسین رح ساکن ننموہیہ مولوی ولی اللہ رح یہ مجذوب صفت تھے آپکو ہوش و حواس اکل و شرب و ستر پوشی وغیرہ کا بھی نتھا لہٰذا آپکی شادی نہوئی آپ تخمیناً پچاس برس کی عمر مین رحلت فرما ہوئے۔ مولوی فیاض علی زوج مسماۃ حفیظہ و مولوی یحییٰ علی زوج مسماۃ حمیدن۔ و مولوی اکبر علی زوج مسماۃ شریفن و مسماۃ جمیلۃ النساء جن کے زوج اول مولوی قمر الدین شہید و زوج ثانی مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ ہوئے۔ و مسماۃ وجیہن زوجہ مولوی اولیاء علی رح۔ و مسماۃ وشیمن زوجہ شیخ ولایت حسین بن شیخ نوازش حسین ساکن موضع امتھوا۔ و مسماۃ مینرن بارہ تیرہ برس کی عمر مین قبل از شادی انتقال کیا۔



مولانا عبد العلی مرحوم

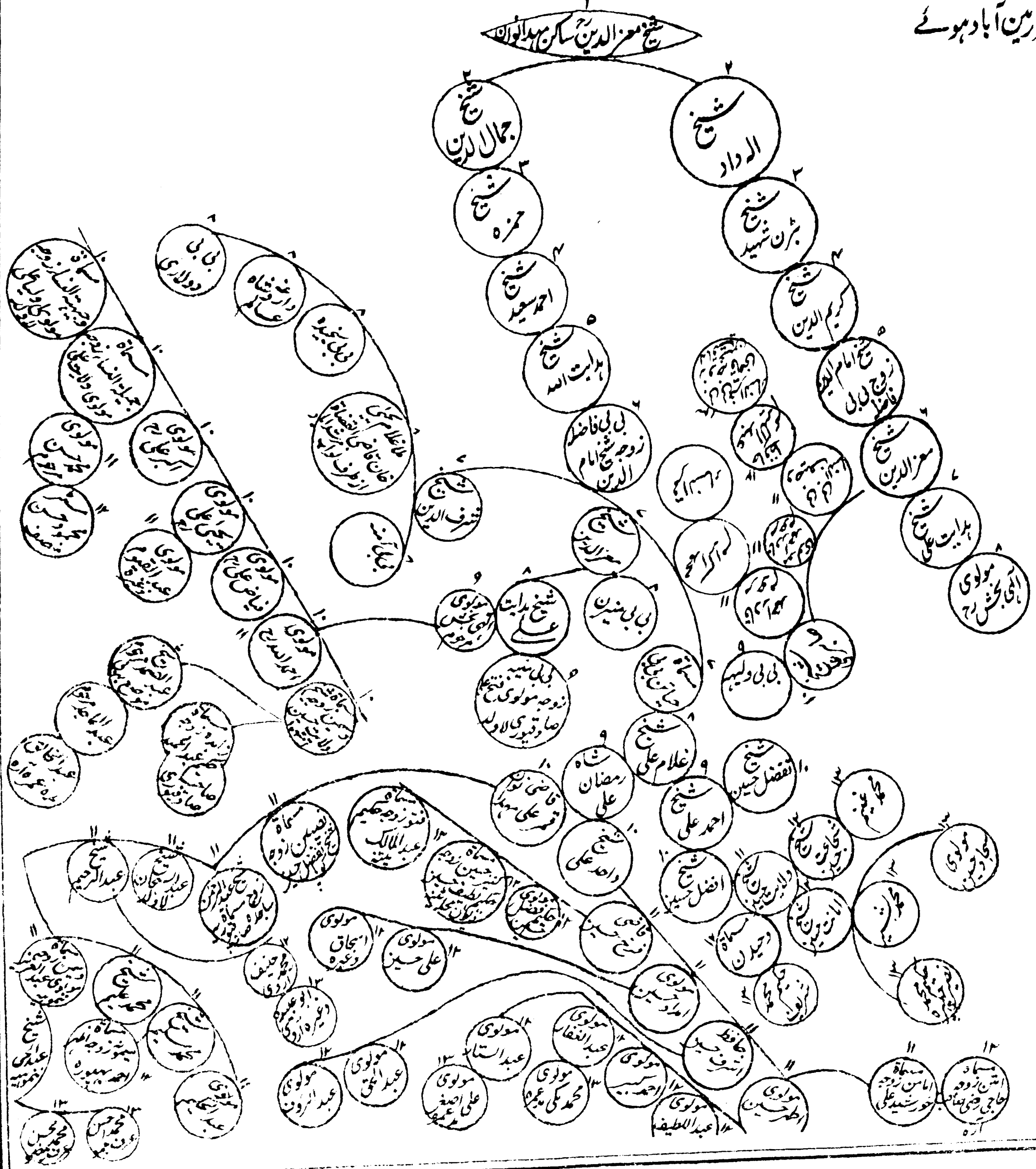
نواب مظفر جنگ ونیز نواب دلاور جنگ کے وقت مین جبکہ انگریزی کمپنی اور نواب صاحب ملکر صوبہ مرشد آباد وصوبہ بہار پر حکمران تھے آپ نواب صاحب کیطرف سے مولوی عدالت کے عہدہ پر (کہ جسکو آجکل جج کہتے ہین) صوبہ بہار مین مقرر تھے اور آپ ہی کے واسطے یہ مکان کچہری جواب گلزار باغ مین ہے تیار کی گئی تھی عدالت دیوانی وفوجداری کے کل مقدمات آپکے پاس دائر ہوتے تھے مگر جب دورہ کا مقدمہ خون وغیرہ کا ہوتا اوسوقت ایک انگریز بھی آپکے ساتھ بطور جوری کے شریک رہتا آخر مین جب کمپنی بہادر نے نواب صاحب کی نقد تنخواہ کردی اور ملک کا بندوبست کل اپنے ہاتھ مین لے لیا آپ مستعفی ہوکر خانہ نشین ہوگئے ہرچند کمپنی نے چاہا کہ آپکو اوسی عہدہ پر بحال رکھین مگر آپنے قبول نفرمایا آپ بہت بڑے عالم اور درویش صفت فقیر دوست تھے آپکو جو کچھہ نواب صاحب سے ملتا تنخواہ یا انعام وغیرہ وہ کل ذوی الحاجات واہل برادری مین صرف کر ڈالتے اپنے ہاتھ سے قران شریف لکھکر اور ہدیہ کرکے اپنا ذاتی صرف اوسی سے کرتے آپکو جو نواب صاحب کی طرف سے ماہی ومراتب وعصا وسونٹا سوار وپیادہ واسطے جلوس کے مرحمت ہوا تھا کبھی اوس کو اپنے ہمراہ نرکھتے آپ محض سادی وضع سے موٹا کپڑا اپہنکر ایک پھر کیدار کہنہ تامجان پر کچہری ودربار کو جایا کرتے آخر عمر مین آپ مختل الحواس ہوگئے تھے آپنے جناب حضرت سید احمد صاحب بریلوی کو بھی پایا اور

بیعت حاصل کی آپکی عمر قریب سو برس کے پہونچی تھی آپکا انتقال شاید ۱۲۴۵ھ ہجری مین ہوا ہے

جناب مولوی آلہی بخش رحمۃ اللہ علیہ

فرزند شیخ ہدایت علی مرحوم ساکن مہدانوان حال مقامی صادق پور شہر عظیم آباد پٹنہ آپکی شادی ساتھ مسماۃ لطیفن بنت جناب حضرت شاہ محمد معز عرف شاہ منور رحمہ اللہ ساکن محلہ نمو ہیہ کے ہوئی جناب امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب جب پٹنہ تشریف لائے تھے اوسوقت آپنے بھی سید صاحب کو اپنے مکان مین مدعو کیا اور وعظ کہلوایا مگر آپکو بیعت کا اتفاق نہین ہوا آپکے دو صاحبزادے جنکا نام احمد بخش و ولی بخش تھا جناب سید صاحب نے اونکو بدل کر احمد اللہ و ولی اللہ رکھدیا آپ اپنے زمانہ کے بڑے قابل عاقل لایق ہوشیار مدبر لوگوںمین تھے آپ شہر عظیم آباد کے روساے عظام مین سے شمار کیئے جاتے تھے آپ بحیثیت عقل ودانش وفہم وفراست یگانہ زمانہ تھے بڑے بڑے روساے عظام آپسے آکر اپنے امور خاص مین صلاح ومشورہ لیا کرتے تھے آپکی گورنمنٹ انگریزی مین بھی بڑی قدرومنزلت تھی آپ نہایت ہی خوش اخلاق ذی مروت بردبار رہے آپکے مزاج مین نہایت استقامت وثبات قدمی تھی آپ جس کام کو اچھا سمجھتے کبھی اوس سے نہ ہٹتے باوجود اسکے کہ اگر کوئی لڑکا بھی آکر حق بات بتادے تو اوس کے ماننے مین آپکو کچھہ عذر نہو تا آپ بدرجۂ غایت حق پسند تھے ع متاع نیک ہر دکان کہ باشد پر آپکا پورا عمل تھا۔ حدیث شریف الحکمۃ ضالۃ المؤمن پر آپکا پورا تمسک تھا یہی باعث تھا کہ آپنے آخری عمر مین اپنے صاحبزادۂ خرد مولوی اکبر علی مرحوم کی فہمایش سے جناب حضرت مولنا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران کے دست مبارک پر بیعت کی اور اپنی صبیہ بیوہ مسماۃ جمیلۃ النساء کو آپکے نکاح مین دیا یہ اول نکاح ہے جو عظیم آباد پٹنہ کے شریف خاندان مین ہوا جزاھم اللہ خیرا اوسوقت سے آپنے اپنے تین صاحبزادون کو اعنی مولوی فیاض علی رح و مولوی یحیے علی رح و مولوی اکبر علی رح کو مولانا علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکت مین دیدیا اور آپ مولانا کا اسقدر ادب کرتے کہ بجز بڑے حضرت کے کبھی نام نہ لیتے آپکے اوصاف حمیدہ وشمائل ستودہ بہت کچھہ ہین کہ اس قرطاس تنگ اساس مین اسکی گنجایش نہین۔ آپ کو بوجہ بعض خدمتون کے نواب مرشد آباد کی طرف سے بھوئی محال جوایک موضع ہے قریب بہار کے کہ جسکا رقبہ اراضی

متعلق صفحہ ۴۲ تذکرہ صادقہ شجرہ خاندان موضع مہدانوان متصل قصبہ منیر جو کہ مسکن آبائی جناب مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تھا اور آپ کے والد ماجد مولوی الٰہی بخش رح وہاں سے تشریف لاکر صادقپور میں آباد ہوئے



چار ہزار بیگہہ اور آمدنی سالانہ تقریبًا پندرہ ہزار روپیہ ہے - اور موضع بجے گوپال پور پرگنہ شاہ پور منیر کہ جسکا رقبہ سات سٔو بیگہہ اور آمدنی سالانہ چار ہزار روپیہ تھا عطا ہوا جو وقت ضبطی جائداد مولوی احمد اللہ وغیرہ ضبط سرکار ہوگیا اور علاوہ اوسکے مواضعات موروثی بھی تھے آپکا نسب نامہ اس عاجز نے بہت کچھ تلاش کیا آپکے ہمجد لوگ جو موضع مہدانوان وچھپرہ وغیرہ مین ہین اونکے پاس بھی تفحص وتجسس کیا مگر افسوس صد افسوس کہ باوجود سعی بلیغ کے گوہر مراد ہاتھ مین نہ آیا صرف آٹھ نو نام آپکے اسلاف کے بذریعہ عزیزی مولوی عبدالغفار مرحوم پسر مولوی اطہر حسین مغفور ہاتھ لگے جو ہدیہ ناظرین کرتا ہون ھو ھذا مولوی[۱] الٰہی بخش مرحوم - بن شیخ ہدایت علی[۲] - بن شیخ معز الدین[۳] - بن شیخ امام الدین[۴] - بن شیخ کریم الدین[۵] - بن شیخ بڑن شہید[۶] - بن شیخ الہ داد[۷] بن شیخ معز الدین[۸] الی حضرت جعفر طیار[۹] - بن ابی طالب برادر حضرت علی کرم اللہ وجہہ - کرسی نامہ نانیہالی یہ ہے جناب مولوی[۱] الٰہی بخش مرحوم - بن شیخ ہدایت علی[۲] - بن شیخ معز الدین[۳] - بن بی بی[۴] فاضلہ - بنت شیخ ہدایت اللہ[۵] - بن شیخ احمد سعید[۶] - بن شیخ حمزہ[۷] - بن شیخ جمال الدین[۸] محمد[۹] بن شیخ معز الدین اس کمترین مؤلف کتاب کا معمول تہا کہ روزانہ آپکی شرف ملازمت حاصل کرتا اور آپکو فیض صحبت اور کلمات طیبات سے بہرہ مند ہوتا نسب نامہ خاندانی وحالات خاندانی جو کچھ اس کمترین نے ان اوراق مین لکھا ہے وہ اکثر آپ ہی کے ملفوظات گوہر صفات ہین آپ ہی سے مسموع ہولے ہین آپکی ولادت ۱۲۰۱ھ بارہ سو ایک ہجری مین ہوئی اور انتقال آپکا ۱۲۷۵ھ بارہ سو پچھتر ہجری مین ہوا عمر آپکی پچھتر برس کی ہوئی مزار آپکا جمعہ مسجد محلہ نمونہیہ بالین مزار حضرت شاہ ابوالبرکات قدس سرہ کے ہے آپکا رنگ سانولا قد میانہ تھا بال کھچڑی آخر مین آپکی بصارت بھی جاتی رہی تھی آپکی اولاد کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے آپکی جملہ اولاد ایسی لائق اور عمدہ ہوئین کہ اگر ہر ایک کو گوہر شب چراغ اور در یتیم کہین تو ہرگز مبالغہ نہوگا اللھم اغفرلہ وارحمہ -

جنابؒ حضرت مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۱۲۲۳ھ ہجری مین پیدا ہوئے آپکا اول نام احمد بخش تھا جناب حضرت سید احمد صاحب نے احمد اللہ کہا آپکی شادی ساتھ مسماۃ بصیرن صبیہ کلانی حضرت جناب شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نمونہیہ کے ہوئی اور اس نکاح کو حضرت امیر المومنین سید احمد صاحب قدس سرہ نے پڑھایا آپکو ابتدائی

کتاب صرف ونحو جناب حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ سے پڑھی مولانا جب واسطے تکمیل علم کے لکھنو تشریف لیگئے تب آپنے جناب مولوی منور علی صاحب ساکن آرہ شاہ آباد سے پڑھا بعد اوس کے ایک اور عالم سے جو عظیم آباد مین تشریف رکھتے تھے مولف کتاب کو اون کا نام یاد نہین آپنے فراغ حاصل کیا بعد اوسکے درس تدریس مین مصروف ہوئے آپکے برادران مولانا فیاض علی و مولانا یحیےٰ علی و مولانا اکبر علی علیہم الرحمۃ نے آپ ہی سے پڑھا اور جناب حکیم مولوی ارادت حسین وجناب حکیم مولوی وجاہت حسین مرحوم نے بھی درسی کتابین آپ ہی سے ختم کین جناب اخی الاعظم حضرت اوستادی حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ جو آپکے خلف اکبر ہین اونھون نے بھی آپ ہی سے فراغ حاصل کیا بالجملہ اس محلہ صادق پور مین پچھلے زمانہ مین جو عالم ہوئے وہ کلہم آپ ہی کے شاگرد ہین یا آپ کے شاگرد کے شاگرد چنانچہ اس کمترین کو بھی کچھ عرصہ تک خاص آپسے شرف تلمیذ کا حاصل ہوا ہے علاوہ اسکے اور بہت سے علماء آپسے فارغ التحصیل ہوئے آپنے سند حدیث کی جناب حضرت مولانا ولایتعلی علیہ الرحمۃ سے لی آپ جامع معقول ومنقول تھے اور نہایت ذہین وذکی اور بہت عقیل ولبیب۔ ایک زمانہ آپکی فہم وفراست وکیاست کا قائل تھا آپ رؤساے عظام مین سے عظیم آباد کے تھے ساتھ ہی اسکے نہایت منکسر المزاج غریب پرور صاحب خلق عظیم ہردل عزیز ذیمروت وسخاوت تھے۔ ہمت و دلیری وحمیت وہمدردی قومی وحب وطن یہ خاص آپکا حصہ تھا اس کمترین کے قلم مین وہ طاقت کہان جو آپکے اوصاف حمیدہ مین سے ایک شمہ بھی بتا سکے۔ انسان کو بحیثیت انسانی جو کچھ اوصاف چاہئیں اونکا مجموعہ اللہ تعالےٰ نے آپکو بنایا تھا حق پسندی وبہی خواہی عامہ بنی آدم خاص آپکا شیوہ تھی بہبودی خلایق ورفاہ عام مین آپ جان ومال سے دریغ نفرماتے۔ تمام شہر ہر کہ ومہ آپ کو اپنا بہی خواہ وسرپرست سمجھتا اور آپسے تمام جزئی وکلی امور مین مشورہ لیتا آپ الولد سر لابیہ کے پورے مصداق تھے بلکہ بدرجہا زیادہ آپکی عقل ودانش کا اسقدر شہرہ تھا کہ گورنمنٹ انگریزی بھی آپسے اکثر رفاہ عامہ کے باب مین مشورہ لیا کرتی آپ ممبر کمیٹی برابر رہا کرتے تھے آپ حکام رس تھے دربار والیسراے بہادر مین درجہ اول مین شمار ہوتے تھے۔ اکثر وہ مقدمات جو رعایا و گورنمنٹ کے مابین بابت تکرار کسی اراضی کے ہوتا یعنی وہ اراضی گورنمنٹ کو رعیت سے خرید نی منظور ہوتی اوسکی قیمت کا فیصلہ آپ ہی کے سپرد ہوتا اور آپ اس خوبی سے فیصل فرماتے کہ حاکم ومحکوم دونون رضامند

ہو جاتے - جب انکم ٹکس کا نیا نیا بند وبست گورنمنٹ کی طرف سے شروع ہوا اوسوقت چار اسیسر دو ہندو اور دو مسلمان نہایت امانت دار و دیانت دار منتخب کر کے سرکار کی طرفسے اوسمین مقرر کیئے گئے آپ کا اوسمین نمبر اول تھا آپکی ہرگز خواہش نتھی کہ اس نوکری کو قبول کرین مگر حکام کے اصرار اور احبۂ اعزہ کی فہمایش سے آپنے چار و ناچار قبول کیا اور اس خوبی سے آپنے اِسکو انجام دیا کہ حکام و رعیت دونون آپکے ثنا خوان رہے آپ مقدمات دورہ مین جب کبھی بلائے جاتے اور اختلاف راے جج سے اگر آپکو ہو جاتا تو آپ ہی کی راے پر مقدمہ صدر سے فیصل ہوتا آپکی تحریر ان مقدمات کے فیصلہ مین ایسی مدلل اور زور آور ہوتی کہ گورنمنٹ اوسکو بخوشی قبول کرتی انھین وجوہات سے بعض نو دولت رئیس شہر کے آپسے حسد و عناد رکھتے کیونکہ آپکی موجودگی کی حالت مین ان نا تعلیم یافتہ اشخاص کی کوئی بات حکام و گورنمنٹ کے سامنے پیش رفت نجاتی اور مثل مار وہ پیچ و تاب کھا کر رہجاتی لیکن پھر بھی مانند کژدم شعر نیش عقرب نہ از پے کین است ❊ مقتضای طبیعتش این است - جب کسی حاکم کو سیدھا سادا پاتے نیش زنی اور جھوٹھ چغلی سے باز نہین آتے آپکو آخر عمر مین بوجہ معذوری حضرت جناب مولوی الٰہی بخش مرحوم کے امور خانہ داری و کثرت ارباب ملاقات و انجام دہی امور مفوضہ گورنمنٹ سے فرصت نہ ملنے لگی تب آپنے درس تدریس کا شغل ترک کیا اوسکو حوالہ اپنے برادران و فرزندان کے کیا آپکے اخلاق حمیدہ ایسے عام تھے کہ ہر خرد و کلان ہند و مسلمان سنی و شیعہ مثل پروانہ آپکے ساتھ محبت و الفت و جان نثاری کا دم بھرتا چنانچہ جناب نواب سید لطف علی خان صاحب مرحوم رئیس پٹنہ و جناب نواب محمد تقی خان صاحب رئیس مظفرپور و جناب مولوی سید اعظم الدین حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر و غیرہ صاحبان باوجود مذہب شیعہ ہونیکے آپکے ساتھ محبت قلبی و الفت دلی رکھتے تھے مگر ہان وہی چند نو دولت بعلم جاہل کہ جبلت مین شر و فساد تھا اور جنکی آنکھین مانند موش کور کے شعاع شمس سے چندھیاتی تھین اور نور بصیرت سے محض بے بہرہ تھین وہ ہمیشہ اپنے فکر مین درپے آزار آپکے رہے اور جب کبھی کسی حاکم کو کن تپلا پایا اپنی نیش زنی سے باز نہ آئے چنانچہ ۱۸۵۷ء مین جبکہ ہندوستان مین غدر ہوا اوسوقت پٹنہ مین ولیم ٹیلر صاحب بہادر کمشنر تھے صاحب موصوف کا مزاج ہندوستان کے غدر کے حالات اور بگڑی ہوئی پلٹنون کے سپاہیون کی تعدی و ظلم و نمکحرامی کی کیفیت سنکر نہایت مختل برافروختہ ہو رہا تھا ایسی حالتمین اُن رئیسون نے جو لبظاہر جامۂ انسانی مین تھے اور باطن مین

سخت خونخوار درندہ گزندہ تھے موقع پاکر صاحب موصوف کو بہکا اور ورغلا کر اور کذب و دروغ باتین پہونچاکر جناب ممدوح کی طرف سے بدظن کر دیا اور او دھر راجہ کنور سنگہ ساکن جگدیش پور ضلع شاہ آباد نے بھی بغاوت اختیار کی پس بوجوہات بالا صاحب موصوف نے حضرت جناب مولنا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو اور آپکے ماموں حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن نمو ہیہ کو جو ایک بہت بڑے پیشوا و سرگروہ فرقہ اہل حدیث کے سمجھے جاتے تھے اور جناب مولوی واعظ الحق ساکن محلہ گوریٹہ کو بہانہ ملاقات بلا کر نظربند کر دیا اوسوقت آپ تخمیناً تین مہینے نظربندی کی حالت مین رہے اور نہایت صبر و استقلال کو آپ کام مین لائے چونکہ اوسوقت بعض حکام جو نہایت زیرک و مردم شناس و منصف مزاج شریف پر ور موجود تھے اونھون نے صورت حالیہ کو بذریعہ اپنی رپورٹ کے گورنمنٹ مین پیش کیا وہان سے اس مقدمہ کی خوب چھان بین ہوئی بالآخر وہ چغل نیش عقرب مخذول و منکوب ہوئے اور آپ تینون صاحبون کی بیجرمی ثابت ہوکر رہائی ہوئی اور ٹیلر صاحب کمشنر پٹنہ سخت جواب طلب اور معاتب گورنمنٹ ہوئے حتی کہ صاحب موصوف ہمیشہ کے لیئے معزول ہوئے مگر صاحب موصوف نے بعد معزولی بھی اس پٹنہ کو نچھوڑا اور بذریعہ پیشہ وکالت اسی پٹنہ مین مقیم رہے اور ایک حیرہ حسد و بغض و عناد کی دل مین صاحب بہادر کی طرف سے جناب مولنا ممدوح اور کل خاندان آپکے پیدا ہوگیا کہ جسکو وہ رئیس نیش عقرب ہمیشہ بڑھانے اور افروختہ کرنے کی فکر مین شب و روز انتھک کوششون سے لگے رہتے اور مانند گربہ مسکین کے وقت کے منتظر رہتے تھے کہ ناگاہ سنہ ۱۲۸۰ھ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۴ء عیسوی مین مقدمہ اعانت باغیان جناب حضرت مولانا یحییٰ علی قدس سرہ پر جو آپکے سگے بھائی تھے اور نیز اس فقیر مولف کتاب ہذا پر دائر ہوا اور نیز انبالہ مین منشی محمد جعفر صاحب و محمد شفیع وغیرہ اور ملک بنگال مین قاضی میان جان وغیرہم بہت سے لوگ گرفتار ہوئے اور تمام ہندوستان مین ایک ہنگامہ سخت مچا صدہا آدمی گرفتار ہوئے اور انبالہ مین ان سب لوگونکو جمع کرکے مقدمہ کی تحقیقات شروع ہوئی جسکی تفصیل تواریخ عجیبہ مولفہ منشی محمد جعفر صاحب انبالوی سے معلوم ہوسکتی ہے الغرض جب ان لوگون کا مقدمہ طے ہوگیا اور ان لوگون کو عبور دریاے شور کا حکم ہوگیا اوسوقت ٹیلر صاحب اور اون کے مشیر نیش عقرب کمر بستہ کھڑے ہوگئے اور چوکڑی بھرنے لگے اور چونکہ حکام ضلع و گورنمنٹ اوسوقت خاندان صادقپور سے خصوصاً اور جملہ فرقہ اہل حدیث سے عموماً بدظن و غضبناک ہو رہی تھی اسکا موقع پاکر جھٹ ان کمینون نے حکام ضلع و گورنمنٹ کے کان مین پھونکا کہ یہ ممکن نہین کہ مولوی یحییٰ علی و عبدالرحیم و جملہ فرقہ اہل حدیث اس

بغاوت کے جرم مین ملوث ہون اور مولوی الٰہی اللہ اوس سے بری رہین ضرور۔ یہ شخص بھی اون لوگون کا ہمراز معاون و مددگار ہوگا مگر اپنی ہوشیاری و عقلمندی و قابلیت کے باعث الگ تھلگ رہا اور اس بات کو کچھہ اسطرح پر چکنا چپڑا کرکے اور روغن قاز ملکر دکھایا کہ حکام نے اسکو سچ مان لیا اور ان ہنین نااندیش دشمنونکیطرف سے تیاری شروع ہوئی کہ جسطور سے ہوسکے سچ یا جھوٹ باتی وجہ کان مولوی احمد اللہ کو بھی اس مقدمہ مین پھانس لینا چاہئے چھوڑنا ہرگز نچاہئے جب یہ قصد اس فریق کا ہوگیا دیر کیا تھی صدہا گواہ جھوٹے بعضے بطمع زر اور بعضے بطمع نیک نامی وخطاب اور بعضے بطمع رہائی وعطاے جائداد ضبط شدہ تیار ہوگئے اوسوقت وہ چغل لوگ کہ جنکے سینہ پر کینہ مین نار حسد سلگ رہی تھی خوب چھٹ کھیلے اور اپنے کینہ دیرینہ کو خوب نکالا۔ آخر حضرت جناب مولنا ۱۸۶۵ع مطابق ۱۲۸۱ھ ہجری مین گرفتار ہوئے اوسوقت پٹنہ کے جج جو تھے وہ نہایت منصف مزاج عادل نیک طینت تھے ان چغل لوگون نے سمجھا کہ جبتک یہ صاحب یہان ججی کے عہدہ پر رہینگے یہ مقدمہ ہرگز سرسبز نہین ہوسکتا ہے گورنمنٹ مین اس کیفیت کو پیش کیا گورنمنٹ چونکہ خود اوسوقت برسر مخاصمت تھی یہ شوشہ ان لوگون کا چل گیا فی الفور ایک دوسرا جج جو جناب مولانا کے مزاج وطبیعت سے ناواقف تھا خاص اس مقدمہ کے فیصلہ کے واسطے بھیجدیا گیا پھر کیا تھا ٹیلر صاحب اور اونکے مشیر بد باطن کمربستہ ہوکر کھڑے ہوگئے اور جہانتک اونسے ہوسکا اس مقدمہ کے ثبوت بہم پہونچائے اور شہادت ناجایز کے حاصل کرنے مین جان ومال سے حاضر ہوگئے اور اپنے دل کے پھپھولے خوب پھوڑے اسی ایک کارروائی سے جو نہایت جابرانہ وتحکمانہ اس مقدمہ مین کیگئی کہ جسکی نظیر برٹش عملداری مین دوسری پائی نہین جاتی حضرات ناظرین دوسری باتون کو بھی جو اس مقدمہ مین کام مین لائی گئی قیاس فرماسکتے ہین بالجملہ جناب مولانا کو حبس دوام بعبور دریاے شور کا حکم ہوا اوسوقت بجز ان چند مفسدین کے تمام شہر عشرۂ محرم ہوگیا ہندو ومسلمان شیعہ وسنی چھوٹا بڑا آہ سرد بھرتا اور سخت ماتم مین مبتلا ہوا اور ہرطرف سے بکا و واویلاہ کا شور مچا مگر جناب مولانا کا صبر واستقلال اس درجہ تھا کہ جسکے بیان سے قلم دوزبان قاصر آپ نہایت خوش اور اپنی تقدیر پر نہایت راضی وشاکر اور اپنے مالک حقیقی وفعال تحقیقی کے نہایت ممنون وخشوع وخضوع کے ساتھ تھے اور اس قید کو نہایت کشادہ پیشانی وفرخندہ دلی کے ساتھ باعث فخر وامتنان حضرت رب المنان سمجھا ہرگز آپکے دل اخلاص منزل پر کچھ بھی گرند

ورنج وقلق تھا جو شخص آپکو دیکھتا آپکے چہرۂ مبارک کو خندان وفرحان دیکھکر متحیر ہوجاتا سچ تو یہ
ہے کہ اس قسم کا صبر واستقلال وراضی برضاء اللہ وصابر بقضاء اللہ ہونا بعد صحابۂ کرام واہلبیت اطہار
کے پھر دیکھا اور سنا نہین گیا مجھ کم مایہ ونالائق آدمی کا کام نہین کہ آپکے استقامت وثبات کو
قید تحریر مین لاکر ہدیۂ ناظرین کر سکے اوس کیفیت کو کچھ دیکھنے ہی سے تعلق تھا بیان مین اوسکی گنجایش
نہین حاصل کلام آپ قید کرکے پورٹ بیر اینڈمان بھیجدیے گئے اور آپ اٹھارہ ۱۸ برس اوس تکلیف ومصائب
مین زندگی بسر کرکے راہی جنت الفردوس ہوئے آپ نے اس زمان مصائب وتکلیف کو جس بشرچشمی
واطمینان قلبی کے ساتھ طے کیا بیان اوس کا احاطۂ تحریر مین آ نہین سکتا آپ ہمیشہ شاکر وسپاسگذار
اپنے مالک کے رہتے حکام یوروپین بھی آپکی عزت کرتے تمام ساکنین جزیرہ کیا قیدی اور کیا فری
سوداگر پولس پلٹن الغرض کل کہ وہ آپکا ادب وعزت وتوقیر کرتے اول آپ جب جزیرہ مین پہونچے
جناب منشی سید اکبر زمان صاحب ساکن آگرہ جو ہیڈ منشی چیف کمشنر صاحب انڈمان کے تھے آپکو
باجازت صاحب بہادر اپنے مکان پر لیگئے اور وہین آپ تخمیناً پانچ برس رہے اور کچہری مین صاحب چیف
کمشنر کے بعہدہ محرری تائیدی ہیڈ منشی صاحب مقرر ہوئے منشی صاحب موصوف نہایت شریف
از بسکہ خوبی کے آدمی تھے ہم سب لوگون کے ساتھ جو بعد کو وہان پہونچتے چلے گئے ایک نگاہ مہربانی رکھتے
اور محبت والفت برتتے بعد اسکے جناب لارڈ میو صاحب گورنر جنرل بہادر کو ایک نالائق
شیر خان حجام ولایتی نے ناحق قتل کیا اوسکی اس وحشیانہ حرکت سے حکام جزیرہ کا مزاج بگڑ گیا
اور خصوصاً مسلمانون کی طرف سے زیادہ تر متوحش ہوگیا کیونکہ وہ قاتل وحشی بھی تو مسلمان ہی
تھا جناب کمشنر صاحب بہادر نے اکثر مسلمانون کو جو صدر ٹاپو راس آئیلینڈ مین (کہ جہان بڑے
بڑے حکام رہا کرتے تھے) عہدہ محرری وجمعداری وغیرہ پر مقرر تھے دوسرے ٹاپوؤن کو جو دور
دراز پر صدر ٹاپو سے جنگل مین واقع تھے بدل دیا اوسوقت جناب مولانا کو بھی وائپر آئیلینڈ ان ویلڈ
گنگ مین تبدیل کر دیا جو خاص واسطے بوڑھے اور کمزور لوگون کے مقرر تھا مگر وہان بھی بعہدۂ محرری
مڈیکل ڈپارٹمنٹ مین مقرر کیا دس ۱۰ روپیہ ماہوار اور راشن آپکے واسطے مقرر ہوا اور ایک مکان
خاص نہایت قریب ہسپتال سے آپکے رہنے کو ملا اور ایک نوکر کھانا پکانے اور دیگر خدمتگاری
کے لیے بھی دیا گیا اور ایک محرر آپکی تائید مین مقرر کیا گیا حکم ہوا کہ جسقدر کام ہسپتال کا آپ اپنی خوشی

سے کرسکین کرین اور باقی کام وہ تائید کرے گا الغرض بقیہ ایام زندگی آپنے وہین طے کئے جو کچھ کام ہسپتال کا ہوسکتا کرتے اور بعد اوسکے ذکر اللہ وتلاوت قران مجید ونماز ودعا وغیرہ مین مصروف رہتے نماز تہجد آپکی ناغہ نجاتی اور جو قیدی یا فری آپکے پاس آجاتا آپ اوسکی ہدایت کرنیسے بھی دریغ نفرماتے صدہا قیدی جنھون نے کبھی اپنے رب کے سامنے سر جھکایا تھا اپنے افعال ناشایستہ سے تائب ہوکر مومن موحد پابند صوم وصلوٰۃ قائم اللیل بن گئے - پولس اور رلپٹن کے لوگ بھی آپسے فائدہ لینے مین محروم نرہے آپکے پاس ایک جماعت مستفیدین کی ہمیشہ حاضر رہتی ہندو بھی آپکے ملفوظات طیبات سے فائدہ اوٹھاتے الغرض آپ نہایت صبر وشکر واستقلال کے ساتھ سرگرم ہدایت ونفع رسانی خلق اللہ رہتے - ہرکہ ومہ کو آپکے ساتھ کچھ ایسی محبت وگرویدگی تھی کہ ہرشخص آپکو اپنا پدر مہربان سمجھتا یہ فقیر مؤلف کتاب بھی بعد واقعہ لارڈ میو صاحب اوس صدر ٹاپو سے تبدیل ہوکر ایک دوسرے جنگل کے ٹاپو مین بعہدہ محرری ہسپتال مقرر کیا گیا اور آپکی صحبت کیمیا خاصیت سے محروم رہگیا مگر پھر بھی مہینہ مین ایک بار بحصول اجازت اپنے افسر مافوق کے واسطے چند گھنٹون کے حاضر ہوجاتا اور بذریعہ تحریر یا بذریعہ آیندہ وروندہ اکثر آپکی خیریت مجھکو اور میری خیریت آپکو معلوم ہوجایا کرتی مگر ہان جبکہ مین نے بعد گذرجانے بارہ برس کے حالت قید مین حسب منشاے قانون وہان کے کار محرری چھوڑکر موضع ابراڈین مین دکان کرلی تھی اوسوقت البتہ مہینہ مین دو ایک بار آپکی خدمت مبارک مین حاضر ہوتا اور از صبح تا شام وہان رہتا مگر شب باشی کی اجازت اوس حالت مین بھی حکام کی طرف سے نہین تھی لہذا بناچاری واپس آتا اور جبکہ بوجہ دکانداری اس فقیر کا ہاتھ کشادہ ہوگیا اخراجات ضروریہ مین آپکی بھی مدد کرتا چونکہ وہان ہرچیز گران رہتی مثلاً بیضہ ماکیان فی عدد ایک آنہ اور مرغ تین روپیہ چار روپیہ کو ملتا اور گوشت بز نایاب اگر گاہے اتفاقاً ملا بھی تو روپیہ اور بارہ آنہ سیر سے کم نہین اور آپکو کچھ تو باقتضاے آب وہوا وہان کے اور کچھ بوجہ غذاے ناموافق طبع کے ضعف بہت ہوگیا کہ چلنے پھرنے مین حوائج ضروری کے لیے حرج ہونے لگا لہذا پندرہ بیس روپیہ ماہوار آپکو اوس دکان سے مدد ملتی مگر پھر بھی بوجہ کشادگی دست آپکے کہ اکثر معسرین کی آپ خبر لیا کرتے آپکی وہی حالت رہی جو اکثر ایک نہایت غریب قیدی کی وہان رہا کرتی ہے آپکا سلوک خفیہ معسرین کے ساتھ اوس حالت مین بھی کچھ ایسا تھا کہ بلا مبالغہ اگر حاتم کہیے تو بجا ہے آپکی حالت قید کو اپنے واسطے نہایت اعظم احسان

خداوندی تصور فرماتے شعر منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم ؎ منت ازو شناس کہ بخدمت بداشتت
آثار عبودیت حضرت رب العالمین آپکے چہرہ و بشرہ سے ایسی نمایان کہ جسکو دیکھنے سے تعلق ہے قصہ کوتاہ
جب آپکو مرض الموت آپہونچا قریب دو ہفتہ کے بخار مین آپ مبتلا رہے اور بیہوشی آپ پر غالب رہی اُس
حالت مین بھی یادِ خدا سے آپکی زبان قاصر نرہی آپکی زبان پر غشی کیحالتین بھی ذکر اللہ جاری تھا نماز کا خیال
اسقدر تھا کہ گویا روز و شب نماز ہی مین گذرتی تھی ہمہ وقت تحریمہ بندھا رہتا اور نماز پڑھا کرتے ۔ چنانچہ بتاریخ
بست و ہشتم ذی الحجہ ۱۲۹۸ھ ہجری کو آپنے اس سجن دنیا سے رہائی پائی اور جنت الفردوس کو راہی ہوئے
تفصیلی حالات اسکے تواریخ عجیب مؤلفہ منشی محمد جعفر انبالوی مین درج ہین شائقین وہان سے ملاحظہ فرماسکتے
ہین ۔

تاریخ ارتحال جناب مولانا احمد اللہ صاحب قدس سرہ العزیز از نتائج فکر جناب مولوی محمد ایوب خان صاحب رامپوری مقیم جزیرہ

چون ازین دارِ فنا جانب باغِ رضوان
احمد اللہ روان گشت بصد دل شادان

شش و ہفتاد سنِ عمر شریفش بودند
بغتۃً گشت نصیبش سفرِ جاویدان

عاقبت مصر لقا گشت عزیز از قدمش
یوسفے بود گرفتار بلائے زندان

بست ہفتم شبے بود از مہ ذی الحجہ کہ او
راہی ملک بقا گشت ز دارِ گذران

روز از طول و ترقی بہ شبِ نامہ سیاہ
وزن خورشید ہمیکرد بہ برج میزان

اقرب مہر شد عقرب بحسابِ تحویل
ہمچو عقرب کہ ترازو ست ہمہ اقرب آن ۔

اعتقادش باحادیث نبی از ہمہ بیش
اعتمادش ہمہ ہر دم بنصوص قرآن

عالم باعمل و فاضل افضل ز ہمہ
ید بیضا است بہ کشاف رموز قرآن

دُرِ دریاے تجرد کہ بسلکِ توحید
منسلک بود ز تصدیق دل پُر ایقان

چہ فروع و چہ اصول از مددش مستحکم
منطقش نحو نبی صرف حدیثش دل و جان

ہر کہ زو منحرفے منحرف از دین نبے
ہر کہ او مشتغلش مشتغل از کار جہان

غوطہ زن در ہمہ اوقات بدریاے علوم
غرق در بحر معارف ہمہ وقت ہمہ آن

ہمہ زہد وہمہ تقویٰ وہمہ صوم وصلوٰۃ	ہمہ مصروف عبادت ہمہ صرف عرفان
اصل بدعت شدہ از قوت او مستاصل	نخل توحید نشاندہ ہمہ در باغ جہان
خلعت شرع قبائے کہ بقدش موزون	جامۂ ورع عبائے کہ بجسمش چسپان
علم معقول بتوضیح حدیثش منقول	علم منقول بتفسیر کلامش آسان
گو مطول بود اما ببیان صافش	نسخۂ مختصرے دان چہ معانی چہ بیان
سال تاریخ وفاتش ز تفکر جستم	دخل الخلد ۱۲۹۹ - بفرمود ہمان دم رضوان
مہ قربان بہ تمامی و محرم اقرب	سن تسعہ ز احادش بگرفتم پئے آن

وله

چو رفت مولوی صاحب بسوے دار بقا	کہ احمد اللہ علم نامیش بود ہمہ جا
بفکر سال وصالش چو سر بجیب شدم	مقیم باغ جنان ۱۲۹۸ - آمد از سر القا

تاریخ وفات از نتائج فکر جناب مولانا محمد سعید قدس سرہٗ

چو مرد حندا مولوے احمد اللہ	مقیم جنہ بحکم نصاری
شب ماہ ذی الحجہ و بست وہشتم	ز دنیائے دون شد بفردوس اعلیٰ
بتاریخ فوتش ندا کرد ہاتف	رہا گشتن مومن از سجن دنیا ۱۲۹۸ھ

یہ فقیر بوجہ علالت و معذوری حضرت والد ماجدم رحمۃ اللہ علیہ جناب حضرت اخی و استادی حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ العالی سے پڑھتا تھا مگر جبکہ جناب ممدوح واسطے تحصیل علوم کے روانہ لکھنؤ ہوئے اوسوقت کچھہ عرصہ تک فقیر کا پڑھنا ملتوی رہا تب مین نے خدمت مین جناب والد ماجد کے صورت حال کو عرض کیا گو اوسوقت صادقپور مین کوئی عالم ایسا نہ تھا جو درس و تدریس کے شغل کو جاری رکھتا جو تھے وہ ہمراہ جناب حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کے روانہ ہوگئے تھے - اور جو باقی رہگئے تھے اون کو اپنے مشاغل ضروریہ سے فرصت نہین کہ درس تدریس کی طرف متوجہ ہون مگر بوجہ اصرار کمترین حضرت والد ماجدم مرحوم نے جناب حضرت مولوی احمد اللہ

و جناب اخی و استادی حکیم مولوی ارادت حسین رحمۃ اللہ علیہما کو بلاکر فرمایا کہ اسکو ایک ایک سبق دیدیا کرو ہرچند یہ دونون حضرات نہایت عدیم الفرصت تھے مگر جناب والد کا فرمانا ایسا نہ تھا کہ یہ دونون حضرات اوسکی تعمیل نکرسکین جناب حضرت والد کا مرتبہ ورتبہ درجہ دویم پر حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ سے سمجھا جاتا تھا تمام اہل صادقپور اور کل اہل برادری وجملہ مریدان خرد وکلان آپ کا ادب ولحاظ بطور پیر مرشد کے کرتے چنانچہ صرف ونحو کا سبق کمترین کا حضرت مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ذمہ پر لیا اور حدیث کا سبق جناب حکیم صاحب ممدوح نے اوسوقت سے یہ کمترین حاضر باش خدمت مبارک جناب حضرت مولانا واستادنا رحمۃ اللہ علیہ کے رہا کرتا خصوصًا بعد انتقال جناب حضرت والد ماجد مرحوم یہ فقیر شب وروز کربستہ صحبت کیمیا خاصیت مین رہتا اور ہرجزئی وکلی امر مین اپنے خواہ وہ متعلق تدبیر معاش کے ہو یا خانہ داری کے یا مقدمہ یا شادی وغمی کے ہو الغرض کالمیت فی ید الغسال مینے اپنے کو آپکے ہاتھہ مین دیدیا تھا اور آپکے الطاف بزرگانہ واشفاق مربیانہ بھی اس نالایق پر ایسا ہی مبذول رہتے تھے کہ اپنی اولاد سے زیادہ یہی وجہ تھی کہ جناب حضرت باری عز اسمہ نے اس کمترین کو کان پکڑ کر بزور اس ابتلا مین آپکے ساتھہ کردیا۔ فللہ الحمد علی ذالک۔ قصہ مختصر کہ پورٹ بلیر مین پہونچکر بھی یہ کمترین ڈھائی تین برس تک آپکے ساتھہ رہا مگر بعد سانحہ لارڈ میو صاحب ہملوگ جدا ہوگئے۔ جسکا کچھہ بیان اوپر گذر چکا مگر جب بارہ برس مجھکو حالت قید مین گذر گئے اور حسب بادشاہی قانون پورٹ بلیر مین اور جناب ممدوح دونون مجاز پیشہ وری ودکانداری کے ہوگئے اوسوقت خیال ناقص مین یہ بات گذری کہ اگر مین ملازمت سرکاری کو ترک کرکے دُکان کرلون تو خوب ہو کہ ہم دونون ایکجا رہکر بقیہ زندگی طے کرین چنانچہ مینے درخواست دی اور وہ درخواست بدقت تمام منظور ہوئی اور مین ابرڈین مین جو ایک بہت بڑا قصبہ بطور صدر کے ہے اور وہان ڈپٹی چیف کمشنر اور پلٹن و پولس وغیرہ اور بہت حکام رہا کرتے ہین دکان کرلی اور دکان بھی بمنہ وکرمہ تعالے چل نکلی اور سو پچاس روپیہ ماہواری بطور نفع کے بچت ہونے لگی اوسوقت مین نے چاہا کہ جناب حضرت مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس لاکر رکھون اور خود خدمتگزاری کرون کیونکہ آپکو بعد انتقال حضرت مولانا یحیی علی علیہ الرحمۃ کے ضعف وناتوانی سرعت کے ساتھہ ترقی پذیر تھی آپ نہایت کمزور ونحیف ہوگئے تھے اوسپر طرہ یہ کہ غذا بھی نہایت روکھی پھیکی جسکی وجہ

اوپر بیان ہوچکین۔ چنانچہ اس امر کا مشورہ اول مین نے حضرت ممدوح ہی سے لیا آپ تو رضامند ہوگئے
مگر اوس ٹاپو کے لوگ کہ جو آپکی صحبت بابرکت سے انس پکڑے ہوئے تھے اور مشرف ہو رہے تھے اُنھون
نے واویلا مچائی اور اپنی محرومی شرف ملازمت پر رونا دھونا شروع کیا لیکن مین نے چند مہینے
کے عرصہ مین اون سبھون کو راضی کرلیا تب ایک درخواست بحضور سدرن ڈسٹرکٹ افسر کے جو ہمارے
افسر مافوق تھے دی چونکہ مولوی احمد اللہ بہت بوڑھے اور کمزور ہوگئے ہین اور لایق کار سرکاری نہین ہین
اور مین اونکا بھانجا ہون چاہتا ہون کہ اونکو بھی ٹکٹ پیشہ وری کا عنایت ہوکر میرے ساتھ اسی
ابراڈین مین تبدیل کردیے جائین مگر قسمت کی خوبی سے وہ درخواست ڈسٹرکٹ افسر نے نامنظور کی
بعد چند روز کے جب اوس افسر کی تبدیلی ہوئی اور دوسرا افسر آیا تو پھر مین نے وہی درخواست دی اور
بہت سی سعی وسفارش بہم پہونچائی کہ جسمین یہ درخواست منظور ہو چنانچہ اوس افسر نے منظور کرکے
ناروون ضلع کے افسر کے پاس بھیجدی کہ جسکے علاقہ مین آپ رہتے تھے غرض یہ تھی کہ آیا مولوی
احمد اللہ کو ٹکٹ دینے مین اون کو کچھ عذر تو نہین ہے لیکن قسمت کی خوبی سے یہ درخواست بھی وہان جاکر نامنظور ہوئی
بعد چند مدت کے پھر سہ بارہ مین نے درخواست دی چنانچہ ابکی بار دونون افسرون نے منظور کرکے
متفق الراے ہوکر بحضور چیف کمشنر بہادر واسطے عطاے ٹکٹ پیشہ مولوی احمد اللہ کے سفارش کی
مگر قسمت کی خوبی دیکھیے کہ صاحب ممدوح نے نامنظور کیا اور صاف لکھدیا کہ یہ دونون ہرگز ایکجگہ
جمع نہین ہوسکتے۔ الغرض اسی رگڑے جھگڑے مین ڈھائی تین برس گذر گئے آخر مجبور ہوکر خاموش
ہو رہا مگر جب مرض الموت آپکو آپہونچا اوسمین دو ہفتہ مبتلا رہے مین نے اوسوقت پھر درخواست دی
اپنے ڈسٹرکٹ افسر کے پاس کہ میرے ماموں مولوی احمد اللہ جو اسوقت دیپر آئیلینڈ مین ہین وہ سخت
بیمار ہین کہ جانبری اونکی بظاہر اس عارضہ سے مشکل ہے وہ نہایت بیہوشی کی حالت مین ہین اور
تن تنہا کوئی اونکا وہان خبرگیران نہین ہے اوسین دیکھا عزیز اور بھانجا ہون مین نہایت مودبانہ اور عاجزانہ عرض
کرتا ہون کہ مجکو وہان شب باشی کا پاس ملے (یعنی اجازت نامہ) وہ چراغ سحری ہین ہفتہ سے زیادہ
اونکی زیست کی امید نہین ہے یہ درخواست بعد بہت رگڑے جھگڑے اور رد وکد کے چودھوین روز
منظور ہوکر بعد مغرب ایک چپراسی سرکاری مجھکو دیگیا اس درمیان مین روزانہ علے الصباح اپنی دکان
ابراڈین پر اپنے لڑکے عبدالفتاح کو جو اوسوقت وہان میرے پاس موجود تھا چھوڑکر روانہ ہوجاتا اور

ایک کوس کا فاصلہ پختہ طے کرکے نیوبیے مین گھاٹ پر پہونچتا اور وہان سے کشتی پر سوار ہوکر سمندر کی ایک کھاڑی مین کہ جسکا عرض ایک کوس سے کم نہو گا طے کرکے ویپر آئیلینڈ کے گھاٹ پر جاتا اور پھر وہان سے آپکی جاے قیام پر پہونچتا اور عصر تک وہان رہتا اور جو کچھ خدمتگزاری ہوسکتی بجالاتا عصر کے وقت با چشم گریان و بادل بریان وہان سے رخصت ہوتا اور ساڑھے آٹھ بجے شب کو اپنے مکان ابراڈین مین پہونچتا الغرض اسی تگاپو و دادوشش مین چودہ روز گذرے اور عرضی رگڑت جھگڑے مین پڑی رہی بالآخر چودھوین روز عصر کے وقت جب مین آپسے رخصت ہوا اوس وقت آپکو سب روزون سے اچھا پایا اور فی الجملہ ہوش و حواس بھی پایا اور آپ متکلم بھی ہوئے اور وصیت تقویٰ و ابتغاء مرضات اللہ و صبر و استقلال فی المصائب کی نہایت تاکید کی اور ساکنین عظیم آباد محلہ صادقپور مین سے مولوی محمد حسن مرحوم سے اپنی رضامندی بیان فرمائی مین اوس روز نہایت خوشی کی حالت مین وہان سے روانہ ہوا اور مجھکو امید قوی ہوئی کہ آپکو انشاءاللہ صحت ہوگی جب مین اپنی دکان ابراڈین مین پہونچا اوسوقت منشی محمد جعفر صاحب و میان عبدالغفار صاحب جو اوسی موضع مین قریب رہتے تھے اور بہت سے احباب جو واسطے دریافت خیریت کے ہمارے آنیکے منتظر تھے خبر تخفیف کو سنکر نہایت خوش ہوئے اوسی جلسہ مین چپراسی بھی اجازت نامہ شب باشی لیکر پہونچا ہر ایک کو نہایت خوشی ہوئی خیر شب تو مین نے جیون تیون کاٹی اور علی الصباح عبدالفتاح کو دکان سپرد کرکر روانہ ہوا جب نیوبیے کے گھاٹ پر پہونچا کشتی ندارد تھوڑی دیر بیٹھا تو دیکھا کہ ایک بوٹ سرکاری ویپر آئیلینڈ کی طرفسے چلا آرہا ہے جب وہ بوٹ گھاٹ پر پہونچا ملاحون نے ایک رقعہ لکھا ہوا طرفسے عبدالواحد خادم حضرت مولانا مرحوم کے دیا جسکا مضمون یہ تھا کہ حضرت آٹھ بجے شبکو اس سجن دنیا کو چھوڑ کر داخل خلد بریں ہوئے مین نے بمنت و سماجت اون ملاحون کو متوقف کیا اور نیز مترقب انعام کہ تا آنے ہمارے وہ بوٹ واپس نہ لیجائین اور مین دوڑتا ہوا وہان سے اپنی دکان پر پہونچا اور تمام احباب کو خبر کی اور ایک تھان نین سکھ اور کچھ روپئے واسطے تجہیز و تکفین کے لیلیا اور دکان کو مقفل کر عبدالفتاح کو ہمراہ لے اُفتان و خیزان گھاٹ پر پہونچا ملاح تو منتظر ہی تھے اور دوسرے مسافر لوگ بھی پار اوترنے کو موجود تھے فی الفور وہان سے روانہ ہوا اور ویپر آئیلینڈ کے گھاٹ پر پہونچا اور وہان سے آپکے مکان پر۔ دیکھا کہ آپکی لاش مبارک چادر سے ڈھکی ہوئی اور وہی آپکا خادم عبدالواحد بیٹھا ہوا با چشم تر آہ سرد بھر رہا ہے

مین نے آپکے چہرۂ مبارک سے چادر اوٹھاکر آپکی پیشانی کا بوسہ لیا اور آپکے چہرۂ مبارک کو ایسا خندان و منور پایا کہ چودھوین رات کا چاند بھی اوسکے سامنے بے حقیقت۔ پھر اوسوقت کے غم واندوہ کو جو مانند پہاڑ کے مجھپر ٹوٹ پڑا مین کیا بیان کرون۔ الغرض مین غسل وکفن کی فکر مین ہوا مگر آدمی کوئی نہین سخت متردد ہوا کیونکہ اوس جزیرہ کے لوگ سب مشقتی قیدی تھے یا بوڑھے محض اندھے لنگڑے ازکار رفتہ محض جو سرکاری کامون پر بھیجدئے گئے تھے پیشہ ور کوئی نہین جو مجھکو مدد دے اسی تردد وتفکر کی حالت مین مین تھا کہ سب سے اول منشی محمد جعفر صاحب ومیان عبدالغفار صاحب پہونچے اسکے بعد جناب منشی محمد اکبر زمان صاحب ہیڈ منشی محکمہ چیف کمشنر بہادر معہ محمد جان وغیرہ دو چار آدمیون کے پہونچے بعد اسکے اور لوگ بھی پہونچتے گئے کل پندرہ سولہ آدمی جمع ہوگئے غسل وکفن ہونے لگا صلاح یہ ٹھہری کہ آپکو یہان سے لیجاکر ابراڈین کے پاس سوتھ پائنٹ کے قبرستان مین جہان آپکے چھوٹے بھائی جناب مولانا یحییٰ علی قدس سرہ مدفون ہین اوسی کے بغل مین آپکو بھی دفن کرین چنانچہ اسکی اجازت لینے کو جناب منشی سید اکبر زمان صاحب ومنشی محمد جعفر صاحب پاس افسر انچارج اوس جزیرہ کے گئے اوس نے متوقف کرکے فی الفور بذریعہ جھنڈی کے افسر نارون ڈسٹرکٹ سے جو اوسوقت مونٹ ہریٹ پہاڑ پر واسطے ہوا خوری کے گیا ہوا تھا دریافت کیا اوس نے نامنظور کیا حکم دیا کہ ڈنڈا اسپینٹ مین دفن کرو لاچار ہملوگ غسل وکفن دیکر اور نماز پڑھکر ایک چھوٹی سی کشتی مین ڈنڈا سپینٹ گئے اور وہان سمندر کے کنارہ ایک ٹیلے پر کہ جہان اور بھی چند قیدیون کی قبرین تھین آپکو دفن کیا وہ ٹاپو عجب وحشت ناک نظر آیا ایک طرف تو جنگلی درخت جو آسمان سے بات کرتے ہین اور دوسرے طرف سمندر کی موجین مانند پہاڑ کے آکر اوس جزیرہ کو تھپیڑ لگارہی ہین ایکطرف تو جنگل کی ہوا خوب زور سے شائین شائین کررہی ہے اور دوسر لیطرف امواج سمندر شور وغل مچارہے ہین گویا شور محشر بپا ہے ایسی حالت مین ہملوگ ایسے در یتیم کو ایسے لعل شبچراغ کو ایسے یاقوت احمر کو اپنے ہاتھون مٹی مین دباکر آہ سرد بھرتے ہوئے با چشم گریان ودل بریان وہان سے اپنی اپنی جگہون پر واپس آئے **تنبیہ** اے حضرات ناظرین اپنے کانون سے پنبۂ غفلت کو دور کرکے اور اپنی آنکھون پر سے غشاوۂ بیہوشی کو اوٹھاکر ذرا ہوش سنبھالکر اس سانحہ کو دیکھو کہ آپ کہان پیدا ہوئے اور کس ناز ونعم مین پلے اور پرورش پائی اور پھر کس ثروت ونام ونشان کے ساتھ ایک بہت بڑا حصہ اپنی عمر کا آپ نے طے کیا اور پھر آخر مین بشوق دار الآخرت آپ سبکو خیر باد کہکر کس

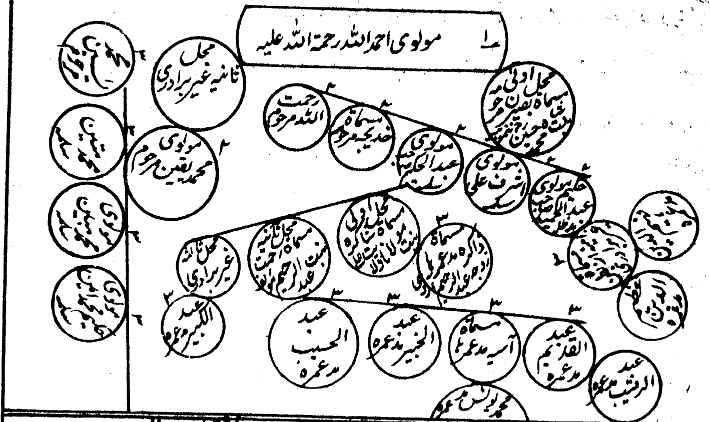
تنہائی وغربت وکربت کی حالت مین واصل بحق ہوئے شعر ٭ سو جب بھولن پر آئیے ٭ پات پات کر سب لٹائیے
کالا منہ کر جگ کو دکھائیے ٭ تب لالن کی لالی پائیے ۔ اللہ تعالے نے قران شریف مین فرمایا ہے سورہ عنکبوت
احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ
الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین اور نیز اوسی سورہ مین فرماتا ہے وما ھذہ الحیوۃ الدنیا
الا لھو ولعب وان الدار الاخرۃ لھی الحیوان لو کانوا یعلمون ان آیتون مین اللہ تعالے
نے دو باتین فرمائی ہین ایک تو یہ کہ مومن صادق ضرور آزمایا جائیگا بغیر آزمایش حقیقیہ کے چھٹکارا نہین دوسرے
یہ کہ جو عقلمند ہین وہ بھلا ہی گھر پسند کرتے ہین جو لازوال ہے مخفی نرہے کہ از روے قانون مجریہ پورٹ
بلیر ہر کہ ومہ ہر قسم کا مقدمہ والا چور ڈاکو باغی مجاز تھا کہ بعد گذر جانے بارہ سال بحالت قید ساتھ نیک چلنی
کے ٹکٹ پیشہ وری لیکر دکان وغیرہ جونسا پیشہ چاہے کرے گھر بناوے وہان قیدی عورت سی شادی
کرے یا گھر سے عورت اور بچون کو بلاوے باپ بیٹا بھائی بھائی دوست دوست کے ساتھ یکجا رہے
کوئی ممانعت نتھی چنانچہ یہ فقیر ومنشی محمد جعفر صاحب ومیان عبد الغفار صاحب ومسعود خان صاحب بھی اس
قانون سے مستفید ہو رہے تھے اور ہم چارون ایک ہی بستی ابرڈین مین نزدیک نزدیک مکان بناکر آرام
تمام اپنا پیشہ کر رہے تھے اور ہر ایک خوب کما رہا تھا مگر ہمارے حضرت جناب مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو
اس قانون سے فائدہ لینے کی اجازت نملی اس مین کیا بھید ہے ظاہر بین لوگ خیال کرینگے کہ حکام کا محض تعصب
تھا ۔ مگر باطن بین ہر کام کو فعال مطلق کی منسوب کرتے ہین اور حکام کو مانند چوبدستی کے یا مانند کمان
تصور کرتے ہین کیونکہ جو تیر کمان سے نکلکر نشانہ پر لگتا ہے اوسکو کوئی ذی عقل کمان کا فعل نہین خیال کرتا
بلکہ کمان دار کا پس جو کچھ تکلیف وتنہائی ہمارے حضرت کو ہوئی وہ سب حسب الحکم حکیم مطلق رب رحمن رحیم کے
ہوئی اوس رب کریم نے چاہا کہ آپکو خوب بلیات ومصائب مین ڈالکر جملہ گناہون کا کفارہ اسی دنیا ے
دون مین لیکر آپکو اس جہان سے کیوم ولدتہ امہ صاف وپاک اوٹھاوے اور روز محشر مرافق
اولیاے کبار وصدیقین وشہدا وصالحین کرے اور آپکے دشمنون کو بفحواے آیۃ کریمہ کلوا
وتمتعوا قلیلا انکم مجرمون وآیہ کریمہ فمھل الکفرین امھلھم رویدا یتخلمیۃ
وجیفہ دنیا دیکر بہلاوے چنانچہ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہمارے حضرت اس امتحان اور جانچ مین نہایت ثابت قدم
وصابر وشاکر رہے اور آپکا مرتبہ ورتبہ انشاء اللہ تعالے اون لوگون مین ہوگا جنکی شان مین اللہ تعالے

فرماتا ہے و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد اور نیز فرماتا ہے
ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ہ حدیث شریف مین آیا ہے
لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منہا شربۃ ماء اور دوسری
حدیث مین آیا ہے الدنیا اھون علی اللہ من السخلۃ المیتۃ علی اھلہا - فاعتبروا یا اولی الابصار

شعر

اِنَّ لِلّٰہ عبادا فطنا — طلقوا الدنیا وخافوا الفتنا
فکروا فیہا فلما علموا — انہا لیست لحی وطنا
جعلوا ملجۃ واتخذوا — صالح الاعمال فیہا سفنا

اب مین اس دفتر کو دعا پر ختم کرتا ہون اللھم اغفرلہ وارحمہ ونور مرقدہ ووسع مضجعہ واحشرہ فی زمرۃ الانبیاء والصدیقین والشھداء والصالحین الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ تفصیل اولاد واحفاد کی آپکے یہ ہے محل اولی سے جنکا ذکر اوپر گذرا چھ بیٹے اور دو بیٹیان جملا آٹھ نفر - جناب[۱] حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ عبدالوحید[۲] جو دو اڑھائی برس کا ہوکر گذر گیا مولوی[۳] عبدالقدیر معروف بہ مولوی اشرفعلی صاحب سلمہ اللہ تعالے مسماۃ صفیہ[۴] جو برس دو برس کی ہوکر گذر گئی حکیم مولوی[۵] عبدالحکیم صاحب مدعمرہ فی طاعۃ اللہ تعالے مسماۃ[۶] خدیجہ مرحومہ اہلیہ مولوی عبدالرؤف سلمہ رحمت[۷] اللہ مرحوم جو بعمر چودہ پندرہ برس رخصت ہوئے فضل[۸] اللہ جو چند مہینہ کا ہوکر فوت ہوا - اور محل ثانیہ سے آپکے جو غیر برادری مین آپنے کی تھی صرف ایک مولوی محمد یقین مرحوم پیدا ہوے جس کا نقشہ یہ ہے



جناب مولانا فیاض علی علیہ الرحمۃ والغفران

آپکی شادی مسماۃ حفیظن بنت حضرت شاہ محمد حسین ساکن محلہ ننموہیہ سے ہوئی آپکی کوئی اولاد نہین ہوئی آپنے درسی کتابین تمام وکمال اپنے برادر معظم مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین اور سند حدیث جناب حضرت مولانا ولایت علی غفران مآب سے لی آپ ازبسکہ ذکی و ذہین تھے آپ اول کچھ درس و تدریس کی طرف متوجہ ہوئے مگر بعد کو کمر بستہ شب و روز حاضر باش خدمت مبارک اپنے پیر مرشد مولانا ولایتعلی قدس سرہٗ کے رہا کرتے آپ بڑے حضرت کے خلفاے عظام مین سے ہوئے - آپنے جسقدر فیض باطنی اپنے پیر مرشد سے حاصل کیا شاید اتنا کم کسی نے حاصل کیا ہو آپکا وعظ نہایت پراثر ہوتا آپ قران وحدیث کے بیان معنی و نکات مین ایک ملکہ خاص رکھتے تھے آپکے وعظ مین بڑے بڑے عالم اور اَن پڑھ دونون اپنی اپنی فہم وحوصلہ کے موافق لُطف و مزہ اوٹھاتے اور نہایت محظوظ ہوتے آپ فن مناظرہ مین بھی یدطولی رکھتے تھے آپکی تقریر ایسی قل و دل ہوتی تھی کہ بڑے بڑے عالمون کو بجز سکوت کچھ نہین بن پڑتی تھی چنانچہ جناب مولانا محمد فصیح رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جو آپکا مناظرہ ہوا ہے وہ اس شہر مین نہایت مشہور و معروف ہے کہ مولانا محمد فصیح صاحب نے مجمع عام مین جہان ہزارون آدمی جمع تھے اپنے قائل ہونیکا اقرار کیا الغرض ہندوستان کے دور و سیر مین بھی بہت عالمون سے آپکو مناظرہ کی نوبت پہونچی اور آپ ہمیشہ فائز المرام رہے حضرت جناب مولانا ولایتعلی عرف بڑے حضرت کا جب اوّل سفر طرف ملک کاگان پکھلی کے ہوا جو قریب کشمیر کے واقع

ہے آپ بھی ہمراہ تھے اور وہان گلاب سنگھ وغیرہ سکھون کے لشکر کے مقابلہ مین آپنے بہت کچھ جوانمردی وبہادری دکھائی آپ بہت مرتبہ چھوٹے چھوٹے سریہ پر افسر کرکے بھیجے گئے اور کارنمایان دکھلایا آپ بڑے حضرت کے ساتھ بطور وزیر مشیر کے رہا کرتے آپکی فہم وفراست جیسی علوم کتابی مین فائق تھی ویساہی امور تمدنی مین پھر جناب بڑے حضرت اوس ملک سے جب واپس آئے جسکی تفصیل سوانح احمدی مین منشی محمد جعفر انبالوی نے لکھی ہے آپ بھی اون کے ساتھ تشریف لائے اور جب تک بڑے حضرت اس شہر پٹنہ مین مقیم رہے آپ بھی اون کے ساتھ رہے اور پھر جب دوبارہ بڑے حضرت روانہ ملک سوات وبنیر ہوئے آپ بھی ہمراہ ہوئے اور وہان قریب چھ سات برس کے آپ رہے جب بڑے حضرت کا انتقال ہوگیا اور کچھ وہان کے کامون مین فتور آگیا جناب والد ماجدم چھوٹے حضرت علیہ الرحمۃ نے آپکو بلالیا اوسوقت سے آپ چند برسون تک یہین پٹنہ مین رہے اور جناب چھوٹے حضرت علیہ الرحمۃ والغفران کا آپ وہی ادب ولحاظ فرماتے رہے جیساکہ بڑے حضرت کا فرماتے تھے۔ الغرض جسروز سے کہ آپنے بعیت دست مبارک پر جناب بڑے حضرت علیہ الرحمۃ کے کی اون کا ساتھ نچھوڑا اور ہر سفر وحضر مین آپ اپنے مرشد کے ہمراہ رہتے اور انواع قسم کی تکالیف اور مصائب مثل فاقہ کشی وآبلہ پائی وپیادہ روی منازل بعیدہ کی آپنے اوٹھائی اور نہایت صبر واستقلال کے ساتھ آپ ہر ایک مصیبت کو برداشت کرتے آپ ہر ایک عسر ویسر مین نہایت کشادہ دلی کے ساتھ نہایت صابر وشاکر رب کریم رہتے آپنے جو کچھ تکلیف راہ خدا مین محض ابتغاءً الوجہ اللہ اوٹھائی ہے اوس کا بیان احاطہ تحریر مین نہین آسکتا جب چھوٹے حضرت کا یہان پٹنہ مین انتقال ہوگیا آپکی طبیعت جو خوگر سیر وسیاحت ہورہی تھی اور سکونت افغانستان سے مانوس۔ آپ پھر گھبرائے اور مع اہل وعیال کے یہان سے روانہ ہوگئے اور ملک سوات وبنیر کو پہونچے اور اپنے مالک حقیقی اور رب حقیقی کی عبادت مین بقیہ عمر کو وہین طے کیا دنیا کی عیش وعشرت مال ومتاع گاؤن گھر عزت وآبرو راحت وآرام جو کچھ اللہ تعالے نے آپکو دیا تھا وہ اسی سے ظاہر ہوسکتا ہے کہ آپ حضرت مولوی الٰہی بخش غفر اللہ لہ کے فرزند جگر پیوند تھے اور جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے برادر اور جو کچھ ثروت دنیاوی اللہ تعالے نے اون لوگون کو دی تھی وہ ہر ادنے واعلے کو خوب معلوم ہے وہ سب آپکو بھی علے وجہ الاتم حاصل تھی مگر آپنے سب کو دنیاے ملعونہ سمجھ جیفہ تصور فرماکر چھوڑ دیا اور بطلب دار آخرت ونعیم مقیم کے آپنے تمام اپنی عمر کو دور دراز کے سفرون مین بسر کیا اور آخر اُسی مسافرت ومہاجرت کی حالت مین

جان شیرین بجان آفرین سپردکی فتنبہ وتفکرا یھا الناظر ولا تکن من الغفلین۔

تو کہ در بند خویشتن باشی	عشق بازی دروغ زن باشی
گر نشاید بدوست رہ بردن	شرط عشق است درطلب مردن
گر دوست رسد کہ آستینش گیرم	ورنہ بروم بر آستانش میرم

اس مولف کو بھی شرف شاگردی کا آپکے حاصل ہوا ہے مین نے مختصر المعانی تمام وکمال بسماعت وقرأت مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ آپ ہی سے پڑھی مجھکو جسقدر فائدہ واستعداد علمی آپسے پڑھنے مین حاصل ہوا وہ دوسرون سے نہین آپکو ایک سلیقہ خاص تھا پڑھانیمین کہ طالبعلم بہت جلد ذی استعداد ہوجاتا تھا بشرطیکہ وہ بھی جی لگاکر اور محنت کے ساتھ پڑھے آپ بجز دو ایک سبق کے زیادہ درس تدریس مین مصروف نہین رہتے۔ آپکو تخلیہ وگوشہ نشینی زیادہ تر پسند تھی آپ وعظ بہت کم فرمایا کرتے تھے آپ یہ دونون کام زیادہ تر اپنے چھوٹے بھائی جناب مولانا یحیٰی علی علیہ الرحمۃ سے لیا کرتے آپ بڑے سالک تھے اور سکوت وذکر اللہ ودعا، واداے نوافل مین آپکی عمر بسر ہوئی صدہا لوگ آپکے حلقہ مین راہ سلوک سیکھا کرتے آپکے بیان مین وہ تاثیر تھی کہ لوگون کے دل ہلجاتے لوگون پر غشی وبیہوشی سی طاری ہوجاتی آپکو فن سپہ گری مین بھی پوری مہارت تھی پٹہ وبانا وغیرہ خوب جانتے تھے تلوار کا ہاتھ بھی چلاتے تھے آپکے اولاد کوئی نہین ہوئی لہذا اپنے برادر معظم مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولوی اشرف علی صاحب اور اپنے چھوٹے بھائی مولوی اکبر علی مرحوم کی لڑکی مسماۃ رقیہ کو جو یتیمہ ہوگئین تھین اپنے متبنیٰ کرلیا تھا اور پھر ان دونون کی شادی بھی کردی تھی اور انکو اپنے ہمراہ رکھتے اور آپکے اوصاف کے بیان اور پوری سوانح عمری قید تحریر مین لانا میرے لیے متعسر بل محال لہذا آخر مین دعا پر ختم کرتا ہون اللھم اغفر لہ وارحمہ ونور مرقدہ واحشرہ فی زمرۃ المہاجرین الاولین الذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیلک مع نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم آمین۔

جناب حضرت مولانا یحییٰ علی علیہ الرحمۃ والغفران

آپکی شادی اول مسماۃ حمیدہ بنت حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نمو ہیہ سے ہوئی بعد وفات
اون کے مسماۃ فاطمہ بنت حضرت مولانا فرحت حسین عرف چھوٹے حضرت قدس سرہ سے ہوئی آپنے کل
کتابین اپنے برادر معظم حضرت مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین اور سند حدیث کی حضرت جناب
مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران سے لی اور خلافت بھی حضرت مولانا ممدوح سے آپکو ملی آپ
اپنے پیر مرشد کے اعظم خلفاء مین ہین آپنے جس روز سے کہ بیعت حاصل کی شب و روز سفر و حضر مین برابر حاضر
باش خدمت پیر مرشد اپنے رہے کبھی اون سے جدا نہین رہتے آپکو خدمت وعظ ہمیشہ سپرد رہتی آپنے مراقبہ
و مشاہدہ وغیرہ بھی علیٰ وجہ الکمال اپنے مرشد جناب بڑے حضرت علیہ الرحمۃ کی صحبت مین حاصل کیا
فیض باطنی بھی علیٰ وجہ الاتم آپنے پایا آپ بڑے صاحب کمال عابد زاہد متقی تھے آپکے مراقبہ کی یہ
کیفیت تھی کہ جب کبھی آپ چادر اوڑھ کر بیٹھ جاتے فی الفور آپکو مراقبہ کھلجاتا انبیاء و اولیاء کی زیارت
ہوتی اون سے گفتگو ہوتی اون سے حل مطالب فرماتے کشف قبور مین بھی آپکو ملکہ تام تھا آپ جب بڑے حضرت
کے ہمراہ غازی پور کو گئے جناب مولانا محمد فصیح رحمۃ اللہ علیہ نے سبکو اپنا مہمان کیا تذکرہ مین مولانا ممدوح
کو معلوم ہوا کہ آپکو کشف قبور مین بہت عمدہ دخل ہے مولانا نے خواہش ظاہر کی کہ ہمارے والد ماجد کی
قبر پر چلکر مراقبہ کیجئے چنانچہ بڑے حضرت معہ حضرت مولانا یحییٰ علی وغیرہ و دیگر رفقاء کے وہان مقبرہ مین
گئے اور مولانا محمد فصیح صاحب کے والد ماجد کی قبر پر مراقبہ کیا آپکو اونکی زیارت ہوئی بہت خوش پایا
اونھون نے فرمایا کہ محمد فصیح سے کہدو کہ فلان کتاب جسکی تلاش مین وہ بہت روزون سے ہین وہ کتاب
مکان مین فلان جگہ رکھی ہوئی ہے چنانچہ جب آپ مراقبہ سے بیدار ہوئے کل کیفیت مراقبہ کی مع حلیہ وغیرہ
بتا دیا مولانا محمد فصیح صاحب جو ایک مدت سے متلاشی اوس کتاب کے تھے اور وہ کتاب نہین ملتی تھی
فی الفور مکان مین تشریف لیگئے اور اوس جاے نشان دادہ کو دیکھا اور کتاب کو لئے ہوئے نہایت محظوظ
باہر تشریف لائے۔ اوس وقت مجمع عام تھا ہر کہ و مہ کو آپسے عقیدت پیدا ہوئی۔ الغرض اس قسم کے مراقبے
و مشاہدے آپکے صدہا ہین جنکا احاطہ و احصار غیر ممکن ہے آپ نہایت سیدھے سادے بمصداق
حدیث شریف المؤمن غر کریم تھے امور دنیاوی مین آپ نہایت بھولے بھالے تھے مگر امر
دین مین نہایت مضبوط و استوار و چست و چالاک تھے فتویٰ فتاوی جو بڑے حضرت کے زمانہ مین یا
اوسکے بعد جب کبھی جہان کہین سے آتا اوس کا جواب لکھنا آپ ہی کا کام تھا آپ اوس کا جواب تیار کرتے

تب دوسرے لوگ اوسپر مہر کرتے مسائل جزئیہ فقہیہ ونیز حدیثین آپکو خوب مستحضر تھین مناسخہ لگانیمین بھی آپکو
مہارت تھی وعظ آپکا نہایت عمدہ وسلیس مضمون عام فہم پر تاثیر ہوتا۔ آپکو شب وروز درس تدریس کا شغل رہتا
کثرت سے طلبہ آپکے ارد گرد رہتے آپ نہایت رحیم اور صاحب خلق عظیم تھے باوجود اسکے دلیر اور بہادر
بڑے حضرت نے جب پہلا سفر پچھلی ملک افغانستان کا کیا اوس وقت آپ بھی ساتھ تھے اور وہ لڑائیان
جو گلاب سنگھ سکھ والی کشمیر سے ہوئی اوسمین آپ بھی شریک تھے اوسمین نہایت بہادرانہ و دلیرانہ
کارروائی آپ نے کی اکثر ایسا ہوا کہ جب آپ میدان جنگ سے اپنے ڈیرے پر آئے اور عمامہ اور
دگلہ اوتارا تو اوسمین متعدد گولیان پائی گیئین کہ وہ اگر اوسمین سرد ہوکر رہ گیئین اللہ تعالےٰ نے آپ کو
بچالیا پھر آپ بمعیت بڑے حضرت ہندوستان کو تشریف لائے۔ جسکے وجوہ سوانح عمری مین بڑے حضرت
کے بیان ہون گے۔ بڑے حضرت تخمیناً عرصہ دو سال اپنے مکان محلہ صادقپور مین مقیم رہے آپ بھی یہین رہے
اور حسب دستور درس تدریس وعظ ونصیحت مراقبہ ومشاہدہ مین مشغول رہے پھر جب بڑے حضرت دوبارہ
ملک افغانستان کو تشریف لیگئے آپ بھی اون کے ہمراہ ہوئے اور ان سب سفرون مین انواع قسم کی تکلیفین
اور مصیبتین آپنے جھیلین بہت دفعہ دُو دُو تین تین روز تک فاقہ کشی کی بھی نوبت پہونچی اور اوُن
پہاڑون مین اکثر آپ کو پیادہ پا بھی چلنا پڑا کہ تمام پاؤن مین آبلے پڑ گئے مگر آپنے دل نہ ہارا اور ہر تکلیف
ومصیبت جو آپکو خدا کی راہ مین پہونچی نہایت صبر واستقلال کیساتھ شادان وفرحان اوسمین رہتے بعد انتقال
بڑے حضرت بھی چندے آپ وہان رہے بعد اسکے وہان سے چلے آئے اور یہان خدمت مبارک مین حضرت
والد ماجدم چھوٹے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اوسی خلوص وعقیدت کیساتھ رہتے اور چھوٹے حضرت کے حکم
سے ہر جگہ وعظ ونصیحت کے لئے دورہ وسیر بھی کرتے بعد انتقال چھوٹے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے آپ اُنکے
قائم مقام بصلاح ومشورہ ہم سب لوگون کے کئے گئے اُسوقت سے آپ از صبح تا عشا اوسی قافلہ والے مکان مین
رہتے جہان طلبہ رہا کرتے تھے اور یہہ وقت شغل درس تدریس رہتا اور پھر وعظ ونصیحت وہدایت وتلقین
بھی آپ فرماتے اور درستگی استفتاء ومناسخہ وغیرہ بھی آپ کرتے بعد اسکے جب حضرت جناب شاہ
محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نمونہیہ کا انتقال ہوا تب وہان کی گدی پر بھی آپ ہی مقرر ہوئے معمول
یون رہا کہ بروز جمعہ علی الصباح صادق پور سے آپ نمونہیہ تشریف لیجاتے اور جمعہ مسجد مین آپ نماز پڑھاتے
بعد نماز آپکا وعظ ہوتا عصر تک بعد عصر آپ یہین نمونہیہ پر ٹھہرے رہتے اور مستفیدین ومسترشدین کا ہجوم

رہتا بعد نماز مغرب آپکا وعظ زنانہ مکان مین ہوتا اور صدہا عورتین از بانکی پور تا پورب دروازہ جمع ہوتین
عشا تک آپکا وعظ ہوتا اور جس عورت کو مرید ہونا ہوتا یا کچھہ مسئلہ پوچھنا ہوتا اوسکو بھی آپ انجام کرتے
بعد نماز عشا اپنے مکان صادق پور کو آتے اور منگل کے روز شب کو چھوٹے حضرت علیہ الرحمۃ کے مکان مین
آپکا وعظ ہوتا کمرہ مین ایک طرف عورتین جمع ہوتین اور ایک طرف مرد جمع ہوتے ہزارون مرد و عورت آپکا
وعظ نہایت شوق و ذوق سے سنتے اور مستفید ہوتے الغرض دونون جگہون کے وعظ و ارشاد و تلقین
کی خدمت آپ انجام دیتے ملک بنگال و ہندوستان وغیرہ سے صدہا طالب العلم واسطے اکتساب
علم دین کے آپکے پاس آتے اور ہر ایک موافق اپنے حوصلہ کے حاصل کرکے جاتا اکثر درس آپکا قرآن و حدیث
و فقہ و صول ہوتا مگر اگر کوئی طالب العلم نو آموز آتا اور کہتا کہ مین میزان و منشعب یا کریما یا بوستان آپ ہی
سے پڑھونگا تو آپ ایسے کریم النفس تھے کہ اوسکو بھی محروم نہین پھیرتے آپکے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ
اسقدر ہین کہ جو احاطہ تحریر مین نہین آسکتے سنہ ۱۲۸۰ھ ہجری مین جب انبالہ مین منشی محمد جعفر صاحب و محمد شفیع وغیرہ
گرفتار ہوئے اور دہلی مین حسینی ساکن پٹنہ اور معظم سردار ساکن ملک بنگال گرفتار ہوئے اور پٹنہ مین الہی بخش
دکاندار ماخوذ ہوا کہ جسکی تفصیل تواریخ عجیب مؤلفہ منشی محمد جعفر صاحب انبالوی سے معلوم ہوسکتی ہے اوسوقت
ہم لوگ بھی اس فتنے سے نہ بچ سکے۔ اوسکا کچھہ تھوڑا سا بیان یہ ہے کہ بتاریخ بارہوین شعبان سنہ ۱۲۸۰ھ
مین ہم سب لوگ اپنے اپنے مکانون مین اپنے شغلون مین مصروف تھے کہ یکایک الکزینڈر صاحب کلکٹر
و مجسٹریٹ پٹنہ معہ پارسن صاحب پولس سپرنٹنڈنٹ انبالہ معہ دو تین افسران یوروپین اور ایک جماعت
کانسٹبلان پولیس تشریف لائے اور دونون مکانون کا احاطہ کرلیا اول مکان مین جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ
کے یہ صاحب لوگ گئے مولوی صاحب ممدوح اوسوقت بتقریب جلسہ وائسرائے بہادر کلکتہ تشریف
لیگئے تھے اور جناب مولانا یحییٰ علی علیہ الرحمۃ اپنے اوس مکان مین تھے صاحب لوگون کی ملاقات
مولانا سے ہوئی صاحب لوگ مولانا کو ہمراہ لیکر زنانہ مکان کے راستہ سے اس فقیر کے
مکان مین تشریف لائے اور ہر شخص کا جو طالب علمون سے تھا معائنہ کیا بعد اوسکے جناب مولانا سے
چند باتین پوچھین میان عبد الغفار کیطرف اشارہ کرکے پوچھا کہ یہ کس کا نوکر ہے مولانا نے اس فقیر کا
نام لیا مین نے اوس کو قبول کیا کہ ہان میرا نوکر ہے بعد اوسکے مجسٹریٹ صاحب وغیرہ ایک جگہ بیٹھ گئے
اور اس مؤلف کتاب سے اس مقدمہ کی بابت سوال شروع کیا تو فجر کے آٹھ بجے سے چار بجے

عصر تک یہی پوچھ پات مجھسے رہی بعد اوسکے سب لوگ چلے گئے اوسکے ایکروز درمیان دیکے تاریخ چودھوین ۱۴
شعبان کو پھر یہ لوگ اوسی مجمع کے ساتھ تشریف لائے اوس روز خوب خطون اور کتابون کی تلاشی ہوئی
اور جسقدر کتابین قلمی لکھی ہوئی پائین اور کاغذات دیہی وغیرہ وخطوط جو کچھ پایا سب کو اوٹھاکر گاڑیون پر
لادکر روانہ کردیا اور جناب مولانا سے دس ہزار روپیہ نقد ضمانت طلب کی جناب مولوی عبدالحمید صاحب
نے اوسکی فراہمی کی فکر کی اور اس فقیر اور میان عبدالغفار کو اپنے ساتھ گاڑی مین بٹھاکر مجسٹریٹ صاحب
بانکی پور اپنے بنگلہ پر لیگئے اور وہان سے حوالات کا حکم دیا دو روز حوالات مین رکھکر جیلخانہ بھیجدیا بعد دس
بارہ روز کے اوس ضمانت کو بھی مسترد کرکے جناب مولانا یحییٰ علی علیہ الرحمۃ کو بھی جیلخانہ کا حکم دیا اور وہان
ہم لوگ چھبیسوین ۲۶ رمضان سنہ ۱۲۸۰ھ تک رہے بعد اوسکے ہم سب لوگ بسواری ریل انبالہ پہونچائے گئے
وہان منشی محمد جعفر صاحب و محمد شفیع و عبدالکریم اونکے بھانجا و حسینی پٹنہ و حسینی تھانیسری و معظم سردار ساکن
بنگالہ و عبدالغفور خان ساکن ضلع ہزاری باغ کو پایا اور بعد دو تین روز کے قاضی میان جان ساکن بنگالہ بھی
وہان آئے اور ہر ایک علحدہ علحدہ ایک ایک کوٹھری مین کہ جسکو سنگین کوٹھری کہتے ہین بند کئے گئے وہ کوٹھری
پانچ فٹ لانبی اور چار فٹ چوڑی ہوگی اور چھت اوسکی نہایت بلند اور اوپر چھت کے ایک چھوٹا سا روشندان
تھا کہ آدمی اوسمین سانس لے سکے نہایت تنگ و تاریک تھی اوس کوٹھری مین تخمیناً اڑھائی تین مہینے ہم
لوگ رہے جملہ گیارہ آدمی تھے شب و روز مین ایک بار اوس کا دروازہ کھلتا اور ایک جمعدار اور دو
تین سپاہی اور اون کے ساتھ ایک باورچی کہ جسکے ہاتھ مین روٹیان اور دال ہوتین اور ایک مشکی کہ جسکے
مشک مین پانی ہوتا اور ایک بھنگی ہاتھ مین گملا لئے ہوئے آتا اور ہر ایک کوٹھری کو کھولتا باورچی دو
روٹیان اور کچھ دال دیدیتا اور مشکی ایک کوزہ پانی دیتا اور بھنگی گملا صاف کردیتا اور پھر یہ لوگ چلے جاتے
جو جو تکلیفین اوسمین گذرین اوس کا بیان طول ہے اور فضول بعد تین مہینے کے جب مقدمہ ہملوگون کا
اجلاس مین صاحب مجسٹریٹ کے شروع ہوا اوسوقت ہم لوگ گیارہ آدمی قبرون سے نکالکر ایک مکان
حوالات مین جمع کردئے گئے جو اوسی جیلخانہ مین تھا بعد تین مہینے کے جو ہملوگون نے آسمان کی صورت
دیکھی اور ایک کو دوسرے سے ملاقات ہوئی از حد خوشی حاصل ہوئی اوسوقت جناب حضرت مولانا کا صبر
واستقلال قابل دید تھا واقعی یہ ہے کہ اگر آپکا ساتھ ہملوگون کو نہوتا تو قدم ہملوگون کے ڈگ جاتے قریب
دو مہینے مقدمہ مجسٹریٹی مین دائر رہا اور ہملوگ روزانہ حلقہ مین سپاہی پولس اور پلٹن کے نو دس بجے

کچہری روانہ کیے جاتے اور قریب مغرب پھر وہان سے مراجعت کرکے جیلخانہ پہونچتے اول روز جب ہم لوگ اجلاس پر حاضر کیے گیے اور وقت نماز ظہر کا آیا ہم لوگون نے درخواست کی کہ ہم لوگون کو نماز پڑھنے کی اجازت ملے کہ کچہری سے باہر جاکر وضو کرکے نماز پڑھ کے پھر اپنی جگہ پر آیئن صاحب مجسٹریٹ نے فرمایا کہ تم لوگون کے لیے مقدمہ ملتوی نہین کیا جائیگا ہم لوگون نے عرض کیا کہ ہم لوگون کا یہ مطلب نہین کہ آپ مقدمہ کو ملتوی کہین بلکہ آپ جسطور پر کہ اظہار گواہان وغیرہ لے رہے اور کارروائی کر رہے ہین سب اوسی طور پر کرتے رہین غیر حاضری کے وقت مین ہم لوگون کے جو گواہون کا اظہار ہوگا اور ہم لوگ اوس کو نہین سن سکین گے وہ نقصان ہمارا ہوگا اوس نقصان کو ہم لوگ بخوشی گوارا کرتے ہین مگر نماز نہین قضا کر سکتے اوس پر صاحب نے غصہ ہوکر اور جھلاکر فرمایا کہ تم لوگ باہر جانے نہین پاؤگے ہم لوگون نے کہا بہت خوب اور فی الفور زمین پر تیمم کر اور کھڑے ہوگیے اور مولانا اور ہم لوگ دس آدمی تکبیر کہہ اور تحریمہ باندھ عین اجلاس پر ہم لوگون نے نماز ادا کی دوسو جوان پلٹن اور پولس کے مسلح بند وقین بھرے ہوئے سنگین چڑھائے ہوئے واسطے حفاظت ہم لوگون کے منتظر حکم پیچھے کھڑے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ تماشاہین ونامہ نگار اخبارات وغیرہ واسطے دیکھنے اور سننے کیفیت مقدمہ کے بھی جمع تھے اوسوقت کا نظارہ کچھ عجیب وغریب تھا بجز خداے غالب کے کسی کا خوف وخطر مطلق دل پر نہ تھا شاید دو یا تین روز نماز ظہر ہم لوگون نے اسی طور پر ادا کی اور نماز عصر نہایت اخیر وقت وقت مراجعت راہ مین ادا کرتے جب صاحب نے دیکھا کہ یہ لوگ عین اجلاس ہی نماز ادا کر لیتے ہین تب بالآخر آپ نے حکم دیا کہ ایک ایک آدمی کو باہر لیجاؤ اور اوسکے ساتھ دو سپاہی اور ایک نائک رہے اور کچہری سے باہر متصل باغ مین نماز پڑھا کر لاؤ تب ہم لوگ تمام ایام دوران مقدمہ مین نماز ظہر اس طرح ادا کرتے رہے کہ ایک آدمی جاتا اور جب وہ آلیتا تب دوسرا جاتا۔ محمد شفیع کی طرف سے ایک انگریز وکیل جان سین صاحب بہ اجرت سات ہزار روپیہ مقرر ہوا اور ہم لوگون پر بھی محمد شفیع کا تقاضا رہا کہ وکیل مقرر کرو مگر چونکہ جناب مولانا کی راے نہ تھی ہم لوگون نے وکیل نہین مقرر کیا منشی محمد جعفر صاحب اور مین بعض وقت کچھ ضروری سوال گواہون سے کر لیتا جناب مولانا بالکل ساکت یاد خدا مین مصروف رہتے ہین اور جناب مولانا متصل بازو بہ بازو وہان کھڑا رہتا اور آپ کے ذمہ کا سوال کا جواب بھی مین ہی دیتا الغرض تمام دوران مقدمہ مجسٹریٹی مین یون ہی گذرا جب مقدمہ دورہ سپرد ہوا اوسوقت مجیب الدین تحصیلدار جو بجرم رشوت ستانی اوسی جیل مین قید تھا اور اکثر محمد شفیع کے پاس اوس کی آمد و رفت

رہتی ان دونون نے مل کر مجھ پر اصرار شروع کیا کہ تم بھی ایک وکیل انگریز مقرر کرو اور خود محمد شفیع نے ایک اور انگریز وکیل گڈال صاحب نامی کو مقرر کیا اب اون کی طرف دو وکیل ہو گئے اوس وقت اس ظلوم جہول نے بھی اون کی راے کے موافق ہوکر ایک وکیل مقرر کرنا چاہا چنانچہ گڈال صاحب کی معرفت کلکتہ سے پلوڈن صاحب کونسلی بلوائے گئے اور اکیس ہزار روپیہ نقد اور خرچ خوراک وسواری تا دوران مقدمہ سشن اون کا مقرر ہوا اور ادھر مولوی محمد حسن کو پٹنہ مین اس تقرری وکیل کی خبر دی گئی وکیل جب کلکتہ سے روانہ ہوا اوس نے بذریعہ تار مولوی محمد حسن کو اسٹیشن بانکی پور پر طلب کیا مولوی محمد حسن نے اوس سے اسٹیشن پر ملاقات کی وکیل نے کہا کہ تم بیس پچیس گواہ لئے ہوئے انبالہ چلے آؤ وکیل نے انبالہ پہونچکر صاحب جج کو درخواست دی کہ مین منجانب مولوی یحییٰ علی و مولوی عبدالرحیم وغیرہا وکیل ہوکر آیا ہون مجھ کو اون سے ملاقات کی اجازت ملے وہ درخواست نامنظور ہوئی تب وکیل نے بحضور جوڈیشل کمشنر لاہور اوس کی اپیل کی وہان سے بھی نامنظور ہوئی تب وکیل نے بحضور لفٹنٹ گورنر پنجاب اپیل کی تب وہان سے منظوری ہوئی اس مین عرصہ دو ہفتہ کا گذر گیا بعد منظوری وکیل ہم لوگون کے پاس جیلخانہ مین آیا اور وکالتنامہ پر ہم لوگون کے دستخط ہوئے منشی محمد جعفر صاحب نے کہا کہ مجھ کو وکیل کی حاجت نہین مین اپنا سوال وجواب خود کرونگا الغرض تخمیناً دو مہینہ مقدمہ پیشی مین صاحب جج بہادر کے رہا اور صدہا گواہان سرکاری جوجابجا سے گرفتار ہوکر آئے تھے سنائے جاتے اوس مقدمہ مین جو کچھ کارروائی جابرانہ خلاف قانون عمل مین آئی اوس کا بیان بہت طول طویل ہے صرف ایک ماجرا سے جو مین بیان کرتا ہون حضرات ناظرین باقی کو بھی اس پر قیاس فرمالین - ایک لڑکا صدرالدین نامی تیرہ چودہ برس کی عمر کا جو منشی محمد جعفر کے مکان سے گرفتار ہوا تھا اوس کو بھی پولس سکھلا پڑھا کر گواہون مین لایا جب وہ لڑکا اجلاس پر آیا اور باعث خوف پڑھایا ہوا سب بھول گیا اور وکیل کی جرح مین اوس کی غلط بیانی ثابت ہوئی تب رات کو پولس نے اوس کی ایسی مرمت کی کہ جان بحق تسلیم ہوا زیادہ کیا لکھون - صدہا انگریز تماشائین وغیرہ رہتے اور ان کل کارروائیون کو جو خلاف قانون عمل مین لائی جاتین دیکھتے اور انگشت حیرت کو دانتون تلے دباتے ہمارے حضرت مولانا کا صبر واستقلال اوس وقت کا قابل دید تھا شب کو مین اور آپ ایک ہی جگہ رہتے آپ پچھلی شب حسب معمول نماز ودعا وغیرہ مین مشغول رہتے اور اکثر اشعار عاشقانہ دیوان شاہ نیاز و حافظ وغیرہ کا پڑھتے اور ایک نہایت وجدی کیفیت آپ پر طاری ہوتی ہم لوگ سب ہوش باختہ ہوتے اور آپ نہایت مسرور وخوش آپ کے چہرہ

بشرہ سے کچھ بھی آثار رنج ومحن کے پائے نہین جاتے ذکراللہ سے رطب اللسان رہتے آپ اکثر اس شعر کو بھی جو حضرت خُبیب صحابی رضی اللہ عنہ کا ہے مترنم ہوتے

ما ابالی حین اقتل مسلما ۔ علی ای شق کان فی اللہ مصرعی
وذالک فی ذات الالہ وان یشأ ۔ یبارک علی اوصال شلو ممزع

میرے پاس ایسے الفاظ نہین ہین کہ جن سے آپکی اوس کیفیت وجدی وصبر وشکر کا ایک شمہ بھی بیان کرسکون اور اوسکی تصویر کھینچکر ہدیہ ناظرین کرنا تو یہ ایک امر محال ہے آپ سے دوسرے درجہ پر جی وسیدی میان عبدالغفار صاحب تھے اور منشی محمد جعفر صاحب ان دونون کا صبر واستقلال بھی لائق مرحبا وصد آفرین تھا۔ چونکہ یہ رسالہ واسطے بیان کیفیت مقدمہ کے موضوع نہین ہوا ہے لہذا عنان قلم کو اودھر سے پھیر کر اصل مطلب جو ان اوراق کا ہے عرض کرتا ہون جو حضرت کہ شائق دریافت مقدمہ ہون وہ تواریخ عجیب مؤلفہ منشی محمد جعفر صاحب ملاحظہ فرماوین۔ الغرض جب مقدمہ اجلاس سشن جج سے فیصل ہوا اور تین شخصون کو حکم پھانسی کا ہوا یعنی مولانا یحییٰ علی علیہ الرحمۃ والغفران و منشی محمد جعفر صاحب و محمد شفیع مرحوم اور باقی آٹھ شخصون کو دوام حبس بعبور دریاے شور معہ ضبطی جائداد اوس وقت یہ تینون شخص پھانسی والے پھر اوسی قید تنہائی سنگین کوٹھری مین بند کیے گئے۔ اور باقی لوگ دوسرے قیدیون کے ساتھ ملادیے گئے مگر چونکہ موسم نہایت گرم تھا یہ ممکن نہ تھا کہ آدمی ایک ہفتہ سے زیادہ اوس کوٹھری مین رہے اور پھر جانبر ہو۔ لہذا ڈاکٹر نے حکم دیا کہ کوٹھری کا دروازہ کھلا رہے اور ایک پہرا سپاہی کا خاص اوس دروازہ پر متقرر ہو کہ یہ لوگ کوٹھری سے قدم باہر نہ لاسکین چنانچہ ہمارے حضرت اوس قید تنہائی مین پھر تخمیناً دو ڈھائی مہینے رہے۔ اور نہایت صبر واستقلال کے ساتھ اون ایام کو آپ نے بسر کیا اور جب کوئی سپاہی پہرے والا یا اور کوئی سپاہی یا قیدی آپ کے سامنے آجاتا ہندو یا مسلمان سب کو آپ توحید باری کا وعظ سناتے اور عذاب آخرت و قبر وغیرہ سے ڈراتے۔ الغرض ایک عجب طرح کا فیض آپ کا اوس قید تنہائی مین بھی جاری رہا۔ سپاہی جو پہرے کے واسطے آتا وہ سکھ ہوتا یا گورکھا اور مسلمان ہوتا آپ اوس کو اسی آیۃ کریمہ کا وعظ سناتے۔ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ سپاہی کھڑا رہتا اور جب اوس کے پہرے کی بدلی ہوتی تو اوس صحبت کو چھوڑکر جانا پسند نہین کرتا۔ مین کچھ لکھ نہین سکتا کہ کسقدر فائدہ اوس وقت پہرے والون کو

پہونچا اور کتنے مُوَحِّد ہو گئے اور کتنے دین آبائی کو چھوڑ کر مسلمان ہو گئے۔ لا یعلمہ الا اللہ آپ کا فیض
کبھی کسی حالت مین بند نہوا آپ کا جسم مبارک قیدی تھا مگر آپکے دل وزبان آزاد
تھے اوس پر کسی کی حکومت نہ تھی بجز اوس حاکم حقیقی کے اگر دو منٹ کے واسطے بھی کوئی آدمی سامنے آجاتا آپ
امر معروف و نہی عن المنکر بجا لاتے بعد اسکے حکم پھانسی منسوخ ہوا اور حکم دوام حبس بعبور دریاے شور معہ
ضبطی جائداد اون تینون پھانسی والون کے واسطے بھی صادر ہوا اور یہ لوگ قیدیون مین ملا دئے گئے اور حسب
دستور اوس جیل کے جیسے ہم لوگون کی ڈاڑھی مونڈا دی گئی تھی ویسا ہی آپکی بھی مونڈا دی گئی اور ایک کرتہ کمر
تک کا گیروا رنگا ہوا اور ایک ٹوپی کان ڈھپی گیروا رنگی ہوئی پہنا دی گئی یہ جوگیانہ لباس اوس جیل مین قانونًا
ہر ایک کو دیا جاتا تھا اوس کی صبح کو کپتان ٹائی صاحب مجسٹریٹ ڈپٹی کمشنر انبالہ و پارسن صاحب سپرنٹنڈنٹ
پولس جیل مین آئے اور داروغہ کو حکم دیا کہ مولانا سے سخت تر مشقت لیجاوے چنانچہ خود اوس نے اپنے روبرو
کھڑے ہو کر ایک بڑے کوئین پر جو رہٹ چل رہا تھا عین تمازت آفتاب مین اوس رہٹ کو آٹھ دس قیدی چلا
رہے تھے اور وہ بمشکل چلتا تھا آپکو بھی اوسمین دیدیا آپ دو تین روز تک تمام روز اوس کو چلاتے رہے
آپ کو بباعث حرارت آفتاب خون کا پیشاب آنے لگا آپ نہایت صبر و شکر کے ساتھ اوس کو انجام دیتے
رہے دوسرے قیدی جو نہایت قوی و توانا اوس رہٹ کو کھینچتے تھک کر بیٹھ جاتے مگر آپ صبح سے شام تک
اوس مین لگے ہی رہتے۔ چونکہ اوس وقت ڈاکٹر صاحب موجود نہ تھے مجسٹریٹ صاحب نے یہ کارروائی اپنے
دل کا غصہ نکالنے کو کر لی جب ڈاکٹر صاحب دو تین روز کے بعد جیل مین تشریف لائے اور نو آمد قیدیون کا ملاحظہ
کیا جناب مولانا کو رہٹ کے کام مین دیکھکر داروغہ پر نہایت خفا ہوئے کہ اسکو یہان کیون لگایا ہے داروغہ
نے عرض کیا کہ مجسٹریٹ صاحب خود تشریف لا کر لگا گئے ہین چونکہ ڈاکٹر کو مجسٹریٹ سے چشمک بھی فی الفور آپ
کو وہان سے چھڑا کر برعکس اوس کے ایک نہایت آسان کام مین لگا دیا یعنی دری بافی کے کارخانہ مین چھت
کے نیچے دری کا سوت کھولنے کا کام آپکو دیا آپ حمد و ثناء باری مین شب و روز مصروف رہتے اور کام
مفوضہ سرکاری کو بھی بہ احسن وجوہ انجام کرتے مثل اور قیدیون کے تساہل و تکاہل کو کام مین نہ لاتے
اور دوسرے قیدیون کو بھی نصیحت فرماتے کہ جب تم سرکاری کھانا کھاتے ہو اور کپڑا پہنتے ہو اور مکانمین
رہتے ہو تب ضرور ہے کہ سرکاری کام کو انجام دو اور قیدی لوگ جو جیل کے اندر حکم عدولی اور بدمعاشی
وغیرہ کرتے اوس سے ان کو روکتے اور نصیحت کرتے صدہا قیدی اوس جیل مین ایسے نیک چلن ہو گئے

کہ جس کو دیکھکر دارد غہ وغیرہ اہلکاران جیل حیران رہجاتے انھین ایام مین اوس جیل مین بخار کی وبا پھیلی اور صد ہا قیدی لقمۂ اجل بنگئے ہم لوگ بھی کل ہم سخت بخار مین مبتلا ہوئے صرف یہ فقیر مؤلف بچ گیا حضرت جناب مولانا کو ایسا سخت بخار رہا کہ ایک مہینہ تک ہوش نہ رہا مگر ذکر اللہ زبان پر جاری قاضی میان جان نے اوسی مین انتقال کیا۔ الٰہی بخش سوداگر پٹنہ بھی بخار مین مبتلا ہو کر پاگل ہو گیا اوس کی قفا پر چند پلاسٹر لگائے گئے۔ الغرض جو تھے وہ سخت سے سخت تر بیمار تھے یہ فقیر مؤلف مجھ کو شفقت پر جاتا اور دوپہر اور شام کو جب ایک ایک گھنٹہ کی چھٹی ملتی تو ہسپتال جا کر ان لوگون کی خبر لیتا پانی لا کر پاس رکھدیتا باورچیخانہ ہسپتال سے روٹی دال لا کر ان لوگون کو کھلا دیتا کپڑا جو پیشاب پاخانہ مین ملوث ہو جاتا دھو دیتا۔ الغرض ایک گھنٹہ کے عرصہ مین جو کچھ کار و خدمت ہو سکتی بجالاتا اور پھر کام سرکاری پر چلا جاتا بعد ڈیڑھ مہینے کے سب سے اول میان عبدالغفار صاحب کو افاقہ ہوا اوسوقت یہ فقیر بخار مین مبتلا ہوا اور وہی حالت جو سب کی تھی میری ہوئی ایک مہینہ کامل مجھکو خبر نہ ملی کہ دن کدھر ہے اور رات کدھر۔ میرے ہمراہی لوگ میری زندگی سے مایوس ہو گئے تھے اوسوقت میان عبدالغفار صاحب نے باوجود ضعف و نقاہت وہی کام انجام دیا جس کو مین کرتا تھا۔ فاعتبروا یا ایہا الناظرین۔ بعد اسکے کہ جب لوگون کو صحت ہوئی عذاب الجوع آیا اسقدر بھوک کا غلبہ سب لوگون کو رہتا کہ دو روٹیان جو سرکار سے ملتین اون کے کھانے سے یہ بھی نہین معلوم ہوتا کہ کچھ کھایا بھی ہے یا نہین جیل مین جسقدر گھاس تھی مع بیخ اوکھاڑ کر قیدی لوگ اوس کو چٹ کر گئے۔ ہر طرف سے الجوع الجوع ہائے بھوک کا شور تھا ہمارے ہمراہیون مین سے اکثر دان کی نیت ڈانوان ڈول پھرتی تھی ایسی حالت مین یہ کارروائی شروع ہوئی کہ مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو جس طور پر ہو سکے اس مقدمہ مین پھانسنا چاہیئے اور گرفتار کرنا چاہئے چنانچہ مجیب الدین تحصیلدار جو اوسی جیل مین قید تھا جس کا ذکر اوپر آچکا ہے وہ اس کام کے واسطے مقرر کیا گیا کہ ہم لوگون کو ورغلان اور بہکا کر بطمع رہائی و دالپسی جائداد مولوی احمد اللہ پر گواہ بنا دے چنانچہ سب سے اول اوس کا جادو محمد شفیع اور عبدالکریم ان کے بھانجے پر چل گیا اور یہ لوگ گواہی دینے کو مستعد ہو گئے اور ان دونون پر ہر طرح کی آسانی قید مین کر دی گئی کھانا نہایت عمدہ پلاؤ و شیرمال دودھ ملائی وغیرہ جیل مین آنے لگا اور یہ دونون نہایت تر و تازہ ہو گئے اور دوسرے ساتھیون کو بھی ترغیب گواہی کی دینے لگے۔ وقاسمھما انی لکما لمن الناصحین۔ کا دم بھرنے لگے چنانچہ الٰہی بخش سوداگر

پٹنہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ان کے دام مین آگیا اور ہم لوگون سے علحدہ ہو کر اون کی صحبت مین جا بیٹھا وہ عجیب وقت تھا کہ ادھر تو ہم لوگ انواع قسم کے آلام و مصائب مین مبتلا اور پھر عذاب الجوع اور اودھر وہ راحت و آرام و تنعم گویا نمونۂ قیامت تھا کہ ایکطرف جنت اور دوسری طرف دوزخ نظرون کے سامنے رکھی تھی وہ وقت پرلے سرے کے جانچ اور امتحان کا تھا اوس وقت پر آیۃ کریمہ وزلزلوا زلزالاً شدیدا٥ کا مضمون خوب صادق آتا ہے اور پل صراط کی سی کیفیت تھی کہ ہر ذی ایمان رب سلم سلم۔ کہتا تھا ہمارے حضرت نہایت باطمینان قلب نہایت خندان و شادان و فرحان یاد آلہی مین اور لوگون کو استقامت دلانے مین شب و روز مصروف رہتے دنیاے دون کی بے ثباتی اور اوس کے راحت و آرام کی بیقراری اور ثواب آخرت اور جنت نعیم کی پائداری یاد دلاتے اور رضوان من اللہ اکبر کو خوب کھول کر فرماتے اوس وقت کی کیفیت آپکی قابل دید تھی۔ قلم کو جو ایک کاہ خشک ہے کہان وہ طاقت کہ جو اسکو بیان کر سکے فقیر مؤلف بھی اوس زلزلہ مین گرفتار تھا آپکے قدمون کی برکت سے اللہ تعالےٰ نے بچا لیا کہ اغواء شیطانی سے محفوظ رہ کر بیہودہ گوئی و ہفوات بکنے سے رکا رہا اور مغاک ہلاک مین نہ گرا فللہ الحمد علیٰ ذالک۔ اگر آپ کا ساتھ نہوتا تو ایسے مہالک سے بچنا متعسر بل محال تھا صبر و استقلال تو مجھ ایسے نالایق کو کہان میسر یہ تو بہت بڑے لوگون کا کام ہے صرف اسقدر کہ زبان ناپاک باتون سے بچی رہی ہزار ہزار شکر اوس قادر مطلق کا ہے اوس وقت ایک اور امتحان اس نالایق پر خاص کر کے آیا کہ کمشنر صاحب و ڈپٹی کمشنر صاحب کی خواہش ہوئی کہ بذریعہ کمترین مولوی عبد اللہ ساکن افغانستان سے بیغام مصالحت کیا جاے کہ جن سے بمقام انبیلہ وغیرہ سرکار سے جنگ ہوئی تھی اور وہ اس کمترین کے چچا زاد بھائی تھے اوسی حالت مین قیدیون کی چالان انبالہ سے لاہور جانے کو تیار کی گئی اوس مین جناب حضرت مولانا و منشی محمد جعفر صاحب وغیرہ کل طیار کیے گئے۔ مگر محمد شفیع و عبد الکریم و آلہی بخش جو بوجہ گواہی ہم لوگون سے علحدہ کر لیے گئے گھر رکھ لیے گئے اور یہ فقیر بھی بوجہ کارروائی صلح روک لیا گیا اور نیز مین تنفس سخت مین اوس وقت مبتلا تھا کہ لیاقت سفر مطلق نہ تھی اس وجہ سے بھی ڈاکٹر نے مجھے روک لیا اور جناب حضرت معہ چھ آدمیون کے روانہ جیل لاہور کیے گئے اب اس وقت سے عرصہ دو سال تک مین صحبت کیمیا خاصیت سے اپنی بداعمالیون کی سبب مہجور کر دیا گیا۔ اب جو کچھ مین بیان کرون گا

ان دو سالون کی کیفیت وہ سنی ہوئی ہوگی - الغرض آپ انبالہ سے روانہ ہوکر معہ دوسرے ستر چھتر قیدیون کے جیل لاہور مین پہونچے اور وہان قریب ایک برس کے آپکا قیام رہا اوس اثنا مین آپ برابر قیدیون کو پند و نصائح کیا کرتے چونکہ قیدخانہ مین مجمع بدکارون اور چور ڈاکو وغیرہ کا رہا کرتا ہے آپ کا وعظ بھی انھین افعال ذمیمہ کے بیان مین ہوتا اور توحید و تاکید صوم و صلواۃ کی ہوتی صدہا چور اور ڈاکوؤن نے توبہ کی کہ اب کبھی اس پیشہ کو نہ کرینگے آپ اون کو عذاب دائم مقیم سے ڈراتے صدہا موحد اور نمازی ہوگئے ایک بلوچ ڈاکو کا ماجرا بیان کیا جاتا ہے اوس کا نام مرزی تھا اوس کے آبا و اجداد سے چوری اوڈکیٹی کا پیشہ چلا آتا تھا وہ نہایت قوی ہیکل جوان تھا اوس نے جیل خانہ مین آکر بھی بہت کچھ شرارت کی تھی سرکاری کام ہرگز نہین کرتا صدہا بید اوس کو لگائے گئے مگر اوس نے اُف نہین کیا اپنی بدچلنی سے باز نہین آیا بیڑی اور ڈنڈا بیڑی ہتھکڑی اور طوق و قید تنہائی وغیرہ جو کچھ سزاوار ہے وہ سب اوس پر عمل مین لایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا داروغہ و جمعدار سب اوس سے ڈرتے وہ اون کو بھی موقع پاکر ہتھکڑی سے پیٹ دیتا خدا کے حکم سے آپ کا بستر اور اوس کا ایک ہی جگہ ہوگیا خدا کی قدرت کہ آپکی نصیحت و پند سے تھوڑے ہی عرصہ مین اوس کی کیفیت بدل گئی اوس نے سرکاری مشقت کرنی شروع کردی اور ایسا نیک چلن بن گیا کہ داروغہ وغیرہ سب متحیر ہوگئے - ہتھکڑی اور طوق وغیرہ سب اوس سے دور کردئے گئے اور پارچہ بافی کے کارخانہ مین وہ داخل کردیا گیا کہ جہان دائم الحبس اور بڑے بڑے میعادی قیدی کام کیا کرتے تھے اور عمدہ کام کرنے اور زیادہ کرنے پر سال مین دو ایک ماہ قید معاف بھی ملا کرتی ہے - اوس نے وہان جاکر بہت جلد پارچہ بافی کا کام سیکھ لیا اور نہایت عمدہ کپڑا اسپُنے لگا مین جب لاہور کے جیل مین گیا خود مین نے اوس مرزی بلوچ کو دیکھا کہ وہ پانچون وقت نماز قید کے ساتھ پڑھتا اور اپنے گذشتہ اعمال کو یاد کرکے خوف خدا سے اکثر روتا - اے بھائیو مین سچ کہتا ہون کہ مین نے جب اوسکو دیکھا ایک ولی پایا اس قسم کے اور بہت سے ماجرے ہین مین نے یہ ایک تمثیلاً بیان کیا - الغرض آپ کا دبھو دباجود اوس قیدخانہ مین واسطے ہدایت قیدیون کے بھیجدیا گیا تھا کہ ہزارون فیضیاب ہوگئے اہل کاران جیل اس کرامات کو آپ کے دیکھ دیکھ کر نہایت متحیر و متعجب ہوتے تمام ہندو آپ کو دیوتا اور اوتار کہتے اور مسلمان ولی سمجھتے اتوار کا روز جو فرصت کا قیدیون کے ہوتا فجر کو بعد ملاحظہ ڈاکٹر آپ کے پاس مجمع ہوجاتا آپ حسب حال اون قیدیون کے بدکاریون سے بچنے کا اور نیک چلنی اور توحید آلہی کا بیان فرماتے اور صوم و صلوۃ

کی تاکید فرماتے بعد اوس کے آپ معہ دوسرے قیدیون کے لاہور سے بسواری ریل روانہ ملتان ہوئے وہان ہفتہ عشرہ قیام کرکے بسواری مرکب دُخانی روڑہی بھاکھر سکھڑ جو ملک سندھ مین واقع ہے ہوتے ہوئے کوٹلی پہونچے اور وہان سے بذریعہ ریل کراچی بندر اور وہان ہفتہ عشرہ قیام کرکے بسواری مرکب دُخانی براہ سمندر بمبئی پہونچے اور وہان سے بسواری ریل بمقام تھانہ (جو ایک شہر کا نام ہے) اور وہان بہت بڑا قلعہ جو مرہٹون کا بنایا ہوا ہے اور اب وہ جیل کا کام دیتا ہے اوس مین بھیجدیے گئے وہ نہایت سخت جیل ہے کہ دوسرے جیلی اوس سے پناہ مانگتے ہین وہان کے اہلکار جیلر وغیرہ قسوت قلبی مین نسبت دوسرے جیلون کے بدرجہا زیادہ تمام احاطہ بمبئی وپنجاب کے شریر ترین قیدی اوس جیل مین بھیجدیے جاتے ہین آپ ہر جگہ اپنا کام کرتے رہے چند مہینون تک آپکا وہان قیام رہا آپ کا فیض بدستور وہان بھی جاری رہا بعد اوس کے آپ آٹھوین دسمبر ۱۸۶۵ء بسواری جہاز بادبانی معہ دیگر قیدیون کے روانہ پورٹ بلیر انڈمان ہوئے اور صعوبات وتکلیفات جہاز کو طے کرکے بتاریخ گیارہوین جنوری ۱۸۶۶ء آپ داخل جزیرۂ انڈمان ہوئے بعد اس کے جناب منشی محمد اکبر زمان صاحب نے جن کے اوصاف حمیدہ اور شریف پروری اوپر بیان ہو چکی ہے آپ کو اپنے مکان مین لیجاکر رکھا اور باجازت چیف کمشنر صاحب اپنی تائید مین لے لیا چونکہ جناب منشی صاحب کو کام بہت سپرد تھے اکثر فرصت کے وقت مین آپ مکان پر بھی سرکاری کام کیا کرتے تھے لہذا جناب مولانا کو حاضری کچہری سے بچاکر اوسی مد مین داخل کیا اب دونون حضرات یعنی جناب مولانا احمد اللہ ومولانا یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہما ایک ہی جگہ جمع ہوگئے اور میان عبد الغفار صاحب کو بھی منشی صاحب ممدوح نے کام نمبر سازی سکھاکر انکو بھی اپنے ہی مکان مین جگہ دی بالجملہ یہ تینون شخص ایک ہی مکان مین رہنے لگے جناب مولانا کا کام یہ تھا کہ بعد فرصت از کار سرکار لوگوان قرآن وحدیث پڑھاتے نصیحت کرتے گھر گھر پھرتے عورتون کو نماز کی تعلیم کرتے قرآن پڑھاتے صدہا مرد وعورت کہ جھون نے اپنے معبود حقیقی کے سامنے کبھی سر جھکایا تھا پکے نمازی بن گئے اسی اثنا مین یہ کمترین بھی بعد مہاجرت دو برس کے پورٹ بلیر مین پہونچ گیا اور تخمیناً تین چار مہینے آپ کی حضوری خدمت سے پھر مشرف ہوا دو برس آپ وہان اپنی عمر عزیز کو یاد خدا وتعلیم وتلقین خلق اللہ میں صرف کرکے بتاریخ بیسوین فروری ۱۸۶۸ء عیسوی کو لبیک کہتے ہوئے داخل خلد برین ہوئے تخمیناً چودہ روز بعارضہ بخار ودرد وورم رکبتین آپ علیل رہے ابتدا رعلالت ہی مین حسب قاعدہ انڈمان آپ داخل

ہسپتال ہوئے اور علاج ڈاکٹری ہونے لگا یہ کمترین اوسوقت محرر مرین ڈپارٹمنٹ ماتحت کپتان ڈاروٹ
صاحب ہاربر ماسٹر کے تہا مین نے اپنے افسر سے آپکی خدمت گذاری کے واسطے چھٹی طلب کی چونکہ اوس محکمہ مین شب و روز
کی حاضری مجکو کرنی پڑتی تھی صاحب نے حکم دیا کہ بارہ بجے دن سے تین بجے تک تم آکر کام کیا کرو تاکہ دوسرا
منشی اپنی حوائج ضروری سے فارغ ہوکر آجاوے چنانچہ مین ایسا ہی کرتا بارہ بجے سے تین بجے تک اپنے کام چلاتا
اور تمام روز و شب آپکی خدمت مین حاضر رہتا آپ تمام ایام علالت مین یاد خدا و صبر و شکر مین مصروف رہتے
اور ہر وہ شخص جو آپکی ملاقات و عیادت کو ہسپتال مین جاتا اوسکو پند و نصیحت سے مالا مال کرتے آپکی علالت
کچھ ایسی تھی کہ جس سے ہملوگون کو صورت یاس ہوتی جناب مولانا حضرت احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی دنمین دو بار جاکر
دیکھ آتے چونکہ ہسپتال ایک بلند جگہ پر واقع تھا اور آپکا مکان نشیب مین اور آپ نہایت کمزور و ضعیف تھے
بغیر استعانت دوسرے کے اوس بلندی پر آپ چڑھ نہین سکتے تھے اور حاضری کچہری بھی آپکو کرنی پڑتی تھی
لہذا آپ حاضر باشی سے وہان کی مجبور تھے چنانچہ روز اخیر جب مین تین بجے آپکی خدمت مین حاضر ہوا آپ کی طبیعت
اچھی تھی آپنے نماز عصر ادا کی قریب چار بجے کے ایکبارگی آپکی زبان مین لکنت پیدا ہوئی اور طبیعت بگڑی ڈاکٹر کو
خبر ہوئی - اوس نے فی الفور آکر دوا دی مگر وہ دوا بھی فرو نہوئی اس حالت کو دیکھکر مین نے جلد ایک آدمی
دوڑا دیا کہ جناب حضرت مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو خبر دو آپ اوسوقت کچہری سے آرہے تھے سنتے
ہی ہسپتال کیطرف روانہ ہوئے اس اثنا مین جب مین نے دیکھا کہ آپکے حلق سے پانی بھی فرو نہین ہوتا ہے
لیکن زبان ذکر اللہ مین جاری ہے تو اس سے مین نے خیال کیا کہ زبان نہین کھلتی مگر ہوش ہے آپکے سر مبارک
کو مین نے اپنے زانو پر لے لیا چند منٹ کے بعد آپکی روح پر فتوح اس قفس عنصری کو چھوڑ کر علیین کو
پرواز کر گئی - انا للہ و انا الیہ راجعون اللھم اغفر لہ وارحمہ ونور مرقدہ واحشرہ
فی زمرۃ المہاجرین الاولین الذین ھاجروا وجاھدوا مع النبی الامی صلی اللہ علیہ
وعلی الہ وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین - چونکہ وقت شام کا ہوگیا تھا اور قبرستان دو
تھا ہم لوگ لاش مبارک کو باجازت جناب ڈاکٹر صاحب اپنے مکان پر لائے علی الصباح غسل و کفن
ہونے لگا جناب منشی سید اکبر زمان صاحب ہیڈ منشی پاس کرنیل فورٹ صاحب چیف کمشنر کے
گئے اپنے اور اپنے آفس کے مسلمان عملون کے واسطے فرصت و اجازت شرکت دفن و کفن کی مانگی چیف کمشنر
صاحب بہادر نے براہ اشفاق خسروانہ و ہمدردی انسانی تمام مسلمان قیدیون کو فرصت و اجازت شرکت

دفن ویدی چنانچہ فی الفور پروانجات تحریر ہوکر مُہر ودستخط ہوکر جملہ ٹاپوؤن کو بذریعۂ ڈاک روانہ کردیئے گئے اور ہر ٹاپوین بنام افسر انچارج وہان کے حکم کیا کہ جو قیدی آپ کے جنازہ پر حاضر ہونے کی خواہش ظاہر کرے فی الفور اوس کو بذریعہ کشتی سرکاری روانہ کردو چنانچہ جوق جوق قیدی مسلمان اور کچھ ہندو بھی کشتیون پر سوار ہوکر آنے لگے اِدھر یہلوگ غسل وکفن دیکر تیار ہوگئے نماز جنازہ مین کل مسلمان جو اوسوقت جزیرہ راس آئیلینڈ مین تھے تقریبًا دو ڈھائی ہزار سب شریک ہوئے بعد اوسکے گھاٹ پر آئے وہان متعدد بوٹ بڑے بڑے ہاربر ماسٹر صاحب نے تیار کررکھے تھے اوس پر سب لوگ سوار ہوکر سوتھ پاینیٹ کے گھاٹ پر آئے وہان سے ایک میل کے فاصلہ پر قبرستان مین لیگئے وہان بہت لوگ دوسرے دوسرے ٹاپوؤن سے آکر ملتے گئے اور مکرر سہ کرر نماز جنازہ ہوتی گئی ہر شخص کا دل آپکی محبت وفراق مین پاش پاش تھا ہر شخص گریہ وبکا مین مبتلا تھا قریب چار پانچ ہزار آدمی کا مجمع تھا بعد دفن کرنے اور دعای تثبیت کے سب لوگ وہان سے واپس آئے

تاریخ وفات از نتیجہ فکر جناب مولوی احمد کبیر صاحب پھلواروی

چونکہ یحیی علی ستودہ خصال
گشت رضی خدای پاک ازو

عالم وزاہد ومحدث بود
عرشش پیش قدسیان افزود

روح پاکش گذشت محبس تن
ہاتف سال او زروی الم

راہ ملک وصال حق پیمود
رضی اللہ ربہ فرمود
١٢٨٤ھ

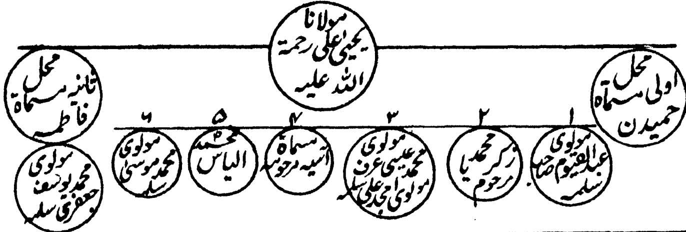
تاریخ دیگر از مولوی محمد حسن مرحوم صادقپوری

عالم وزاہد محدث شیخنا یحیی علے
سال تاریخ وفاتش چو بپرسیدم زخضر

کرد جان و مال خود را در رہِ مولےٰ نثار
یکہزار و دو صد و ہشتاد فرمود و چہار
١٢٨٤ھ

آپکی عمر تخمینًا چھیالیس سینتالیس برس کی ہوئی ازانجملہ چار برس قید مین گذرے آپکا قد میانہ تھا رنگ صاف چہرۂ مبارک پر کچھ نشان چیچک کا تھا داڑھی ہلکی مگر خوبصورت بال سیاہ وسفید ملے ہوئے دانت سامنے کے اکثر ٹوٹ گئے تھے بدن بلغمی تھا آپکی محل اولی یعنی مسماۃ حمیدن بنت حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہٗ سے پانچ بیٹے اور ایکبیٹی تولد ہوئے مولوی عبد القیوم صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ محمد زکریا جو پانچ چھہ برس کا ہوکر گذر گیا ۔ مولوی محمد عیسیٰ عرف مولوی محمد علی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ مسماۃ آسیہ جو دس بارہ برس کی ہوکر گذر گئی ۔ محمد الیاس جو دو ڈھائی برس کا ہوکر گذر گیا ۔ مولوی محمد موسیٰ سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ محل ثانیہ مسماۃ فاطمہ بنت حضرت مولوی فرحت حسین قدس سرہٗ اور ہمشیرۂ مؤلف کتاب ہذا سے صرف ایک عزیزی مولوی محمد یوسف جعفری سلمہ اللہ تعالےٰ پیدا

ہوئے۔ یہ نو دس مہینے کے تھے کہ آپ قید ہوئے۔ نقشہ آپ کی اولاد کا یہ ہے۔



مولوی اکبر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ اصغر اولاد مولوی الٰہی بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تھے آپنے درسی کتابین اپنے برادر معظم مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین آپنے اپنے خاندان مین سب سے اول بیعت ہاتھ پر جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کے کی آپکی رہنمائی سے آپکے والد ماجد مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم مغفور نے بھی کی آپ نہایت عقلمند ہوشیار ذہین وذکی تھے آپ جس تاریخ سے مرید حضرت مولانا ولایت علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہوئے اپنے پیر مرشد کا ساتھ نچھوڑا ہمیشہ سفر وحضر مین ساتھ رہتے چنانچہ جب بڑے حضرت کو سفر بالاکوٹ ملک پکھلی قریب کشمیر کا پیش آیا اُسوقت آپ بھی ہمراہ ہوئے آپنے وہان جاکر بہت عمدہ عمدہ کار نمایان کیئے حرب مین نہایت دلیری وبہادری بمقابلہ سکھون کے دکھلائی آپ بطور وزیر مشیر کے اونکے جنرل کے ہمراہ بڑے حضرت کے رہتے تدابیر تمدنی وکیود حرب وجرأت وبہادری آپ مین خدا دادتھی بعد اوسکے کہ جب بڑے حضرت وہان سے مراجعت کر کے پٹنہ کو تشریف لائے آپ بھی ہمراہ آئے یہان آکر چند مہینون کے بعد بعارضہ وبائی ہیضہ آپنے انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ آپکے انتقال سے پیشتر ایک روز بڑے حضرت کو بین الیقظۃ والنوم یہ آواز غیب سے آئی کہ ہدایت اللہ کی طلبی ہے آپ جب بیدار ہوئے سمجھا چونکہ آپکے منجھلے صاحبزادہ کا نام ہدایت اللہ تھا آپنے اونھین کی نسبت خیال کیا کہ اونکی وفات قریب ہے آپ دعا مین مصروف ہوئے مگر جب جناب مولوی اکبر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا بڑے حضرت نے سمجھا کہ ہدایت اللہ سے یہی مراد تھے کیونکہ آپکو خلق اللہ کی ہدایت کا بڑا شوق تھا شب وروز اسی مین مصروف رہتے مراقبہ ومشاہدہ مین بھی آپکو کمال تھا صدہا آدمی آپ سے تعلیم پاتے چوبیس برس کی عمر مین آپنے انتقال فرمایا آپکی شادی مسماۃ شریفن بنت حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہٗ سے ہوئی تھی صرف دو لڑکیان آپکی ہوئین مسماۃ رقیہ کہ

جنکی شادی مولوی اشرف علی صاحب خلف اوسط مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور وہ لاولد گذر گئین اور دوسری لڑکی مسماۃ امتن کہ وہ دو اڑھائی برس کی ہوکر گذر گئی آپکا مزار جامع مسجد محلہ منو ٹولہ کے صحن مین قریب دروازہ کلان واقع ہے

مسماۃ جمیلۃ النساء مرحومہ بنت جناب مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ

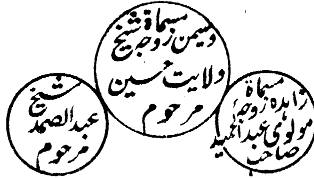
آپکی شادی اول مولوی قمر الدین شہید بن رکن الدین حسین بن رفیع الدین حسین خان ساکن محلہ مغلپورہ سے ہوئی لیکن مولوی صاحب موصوف صرف چند مہینے بعد شادی مکان پر رہے اور بہ معیت مولوی مظہر علی صاحب شہید ساکن محلہ لودیکٹرہ آپ ملک افغانستان کو چلے گئے اور وہان حضرت امیر المومنین جناب سید احمد صاحب کے لشکر مین جا ملے اور پشاور مین سلطان محمد خان نے جو مولوی مظہر علی صاحب کو دھوکے مین قتل کیا اوسمین آپ بھی شہید ہوئے اوسوقت مسماۃ کی عمر تخمیناً بارہ برس کی ہوگی بعد اوسکے کہ جب مولانا الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جناب مولانا ولایت علی قدس سرہ سے بیعت کی آپکا نکاح بھی ساتھ بڑے حضرت کے پڑھا دیا یہ اول نکاح ہے بیوہ کا جو محلہ صادقپور مین مسلمانون کے یہان کیا گیا باقی حالات و تفصیل اولاد ضمن مین جناب بڑے حضرت قدس سرہ کے آویگی تباریخ ۷ اروین شعبان ۱۳۰۶ھ ہجری مطابق ۱۸ اپریل ۱۸۸۹ء رحلت فرمائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا و نور مرقدھا

مسماۃ وجیہ النساء مرحومہ

دختر دویم جناب مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ آپکی شادی ساتھ جناب مولوی اولیاء علی مرحوم مغفور بن رضی الدین خان مرحوم بن رفیع الدین خان مرحوم ساکن محلہ مغلپورہ کے ہوئی مگر اونسے کوئی اولاد نہین ہوئی تخمیناً پچیس برس کی عمر مین انتقال فرمایا۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا۔

مسماۃ وسیمن مرحومہ دختر سیومی مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ

آپکی شادی ساتھ شیخ ولایت حسنین بن شیخ نوازش حسنین ساکن موضع امتھوا کے ہوئی یہ نہایت دیندار و ذی لیاقت عورت تھیں مگر افسوس عمر نے وفا نکی بہت جلد اونھون نے اس دنیای فانی کو چھوڑا صرف دو اولاد آپکی ہوئی ایک مسماۃ زاہدہ کہ جنکی شادی ساتھ جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ کے ہوئی اور بعد شادی سات برس بقید حیات رہکر اس دنیا سے لاولد رخصت ہوئین اور دوسرے جناب شیخ عبد الصمد صاحب مرحوم ساکن موضع بھوئی ضلع گیا ان کی اولاد کی تفصیل آگے آویگی۔



جناب حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ

آپکی والدہ مسماۃ نصیرن بنت شاہ محمد تحسین قدس سرہ ساکن محلہ نمو ہیہ تھین آپنے بتاریخ آٹھوین شوال روز چہار شنبہ ۱۲۴۵ھ
وقت ظہر لباس ہستی کا پہنا آپنے اوائل کی کتابین اپنے چچا مولانا فیاض علی علیہ الرحمۃ سے پڑھین مگر جب مولانا مرحوم نے
بمعیت اپنے مرشد کے سفر افغانستان کا کیا تب بقیہ کتابین آپنے اپنے والد ماجد جناب مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے
پڑھین اور فارغ التحصیل ہوئے لیکن پھر بھی تعطش تحصیل علم مین آپکی تسکین نہوئی چھبیس ۲۶ برس کی عمر مین آپنے سفر لکھنؤ کیا
وہان جاکر جناب مولوی واجد علی صاحب ساکن بنارس مقیم لکھنؤ سے جو ایک بہت بڑے عالم سر برآوردہ علماے
لکھنؤ سے تھے دو برس تک آپنے علوم درسیہ کی تحصیل و تکمیل کی بعد فراغت کتب درسیہ آپنے طرف علم طب کے توجہ کی پھر
دو برس تک علم طب جناب حکیم طالب علی مرحوم لکھنؤ سے پڑھا ۱۸۵۷ء عیسوی کے غدر مین آپ لکھنؤ مین تھے کل کتابین
آپکی اور اسباب خوراکی و پوشاکی و نقد و جنس آپکا وہان لٹ گیا بمشکل تمام وہان سے گھر پہونچے شادی اول آپکی مسماۃ
زاہدہ بنت شیخ ولایت حسین بن شیخ نوازش حسین ساکن امتھوا سے ہوئی تھی سات برس وہ بقید حیات رہ کر الی الہد
جنت نعیم کو رخصت ہوئین اوسکے بعد آپ لکھنؤ چلے گئے وہان سے مراجعت کے بعد آپکی دوسری شادی مسماۃ حلیمہ بنت
جناب حکیم مولوی ارادت حسین مرحوم بن مولوی اولیا علی مرحوم ساکن محلہ صادقپور سے ہوئی لیکن جب اون سے
بھی اولاد نہوئی تب آپنے ایک نکاح غیر برادری مین کیا اوس سے ایک دختر مسماۃ آمنہ ہوئی جس کا نقشہ ذیل مین درج
ہوگا آپکو علم ادب عربی مین بہرہ کامل ہے آپنے اوائل تحصیل علم مین کہ جسوقت آپ سولہ ۱۶ ستر ۱۷ ہ برس کی عمر مین ہونگے ایک
قصیدہ عربی امیر المومنین جناب حضرت سید احمد صاحب کی تعریف مین کہا اور وہ تمام لکھنؤ و دہلی وغیرہ گیا ہر جگہ کے
علماے اوسکو پسند کیا اور نہایت تعریف کی آپکو معقول و منقول دونون مین بہرہ کامل ہے مگر معقولات کی طرف توجہ
زیادہ ہے شعر شاعری مین آپکو مہارت تام ہے عربی و فارسی و اردو تینوں زبانون مین آپکے قصائد و غزل و
رباعی و قطعات و مثنوی بکثرت ہین مین نے بوجہ طوالت اونکو نقل نہین کیا آپ پریشان تخلص کرتے ہین آپکو ہمیشہ سے تدرس کا شوق بھی رہا اسوقت جتنے لوگ صادقپور مین ذی علم ہین سب آپ ہی کے خرمن علم کے خوشہ چین ہین ۔ یہ کمترین مؤلف بھی آپکا

کا کفش بردار ہے اور صدہا شاگرد آپکے فارغ التحصیل ہوگئے اور اب اسوقت تک باوجود کبر سن وقلت فرصت وہجوم مستعلجین راتون کو بیٹھکر طلبہ کو آپ سبق دیتے ہین۔ آپکا ذہن وذکا وغزارت علمی شہرۂ آفاق ہے آپ بہت بڑے نامی طبیب بھی ہین طب مین بھی آپکے بڑے بڑے شاگرد اسوقت موجود ہین تشخیص مرض واسلوب علاج یہ خاص آپکا حصہ ہے اور دست شفا بھی خداوند کریم نے خوب دے رکھا ہے صدہا مریض مایوس العلاج آپکے علاج سے صحیح ہوگئے ہین جناب حضرت عمی مولانا محمد سعید قدس سرہٗ نے جو اپنی تحریر قسطاس البلاغۃ مین چند سطرین آپکی شان مین تحریر فرمائی ہین انکو یہان مین نقل کردیتا ہون تا حضرات ناظرین آپکے علمی مذاق کا اندازہ کرلین وھو ھذا

الفاضل الادیب الحسیب النسیب + بحر العلوم والحکم + سحاب الجود والکرم + الطبیب الحاذق + الحکیم الفائق ما من علم الا وله فیه ید طولی + سیما صناعۃ الطب۔ فقد بلغ فیها الغایۃ القصوی الشاعر الفصیح الناطق بالقول الصحیح المولوی عبد الحمید ابن المرحوم المولوی احمد اللہ ابن المغفور المولوی الٰہی بخش سلمہ اللہ مالک الملک رب العرش مقرظا علی ھذا الکتاب بالعربیۃ والفارسیۃ فافاد واجاد واصاب القطعۃ العربیۃ کانها الجواهر الزواهر فی القلائد۔ اسوقت از کلکتہ تا بنارس والہ آباد آپ ہی کا دور دورہ ہے بڑے بڑے امراء ورؤسا ونواب ہر جگہ سے بمنت وخوشامد آپکو بلاتے ہین پچاس روپیہ وپچھتر روپیہ یومیہ آپکی فیس علاوہ خرچ خوراک وسواری وغیرہ یومیہ مقرر ہے علوم درسیہ وشعر وسخن وعلم طب ان تینون مین آپ اسوقت یکتای زمان ہین آپکی عمر شریف اسوقت پچھتر برس کی ہوئی نقشہ آپکی اولاد واحفاد کا یہ ہے۔

جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ

محل اولی مسماۃ زاہدہ مرحومہ لاولد

محل ثانیہ مسماۃ حلیمہ مرحومہ لاولد

محل ثالثہ غیر برادری

شہاب الدین

فہیم الدین مدعمرہ

جناب مولوی عبد القدیر عرف مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ایم اے

آپنے اول کی کتابین اپنے والد ماجد جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین اور بعد اوسکے کچھ روز اپنے برادر معظم جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ العالی سے پڑھا بعد اسکے اپنے چچا ومرشد جناب مولانا فیاض علی رحمۃ اللہ علیہ سے تمام وکمال پڑھا اور آپکے ہمراہ ملک افغانستان کا سفر کیا وہان چند روز رہکے جب آپکی وابستگی نہوئی

وہانسے چلے آئے اور ہندوستان مین دہلی لکھنؤ وجونپور وغیرہ جابجا سفر کرتے رہے اور ہر جگہ جس عالم کو سرآوردہ و ماہر فن پایا اوسکی صحبت اختیار کی اور اکتساب علم کیا بعد اوسکے آپکو شوق تحصیل علوم مغربی کا ہوا اور آپنے علم انگریزی تمام وکمال نہایت تھوڑے عرصہ مین حاصل کیا آپکو ایم۔اے کا پاس کلکتہ کی یونیورسٹی سے حاصل ہوا آپ بعد تحصیل وتکمیل علوم مشرقی وعلوم مغربی ہر دو طرف اکتساب روزگار کے متوجہ ہوئے کچھ دنون آپ اودھ اخبار لکھنؤ کے ایڈیٹر رہے۔ پھر آپ نواب بھاولپور کی ریاست مین ہیڈ ماسٹر اسکول مقرر ہوئے وہان کا کام نہایت خوبی سے آپنے انجام دیا نہایت معزز و موقر طور پر آپ وہان رہے بعد اوسکے آپ ریاست جوناگڈھ جو احاطہ بمبئی مین واقع ہے تشریف لیگئے اور وہان پرنسپل مقرر ہوئے وہان بھی آپ معزز و موقر طور پر رہے رئیس وریاست کے سب لوگ آپکی خوش اخلاقی وحسن کارگذاری کے ممنون ومشکور رہے تخمیناً پانچ چھ برس آپ وہان رہے لیکن بوجہ بعد مسافت از وطن آپ اوس نوکری کو ترک کرکے چلے آئے نواب صاحب کو آپکے استعفا دینے کا نہایت قلق ورنج ہوا بحالت مجبوری منظور فرمایا اور انعام واکرام دیکر رخصت فرمایا اب اسوقت آپ بعہدہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول باندہ مین تشریف رکھتے ہین آپکو ماسٹری کی نوکری نہایت پسند ہے کیونکہ اوسمین پڑھنے اور پڑھانے کا چرچا رہتا ہے دوسری نوکری آپکو مقبول طبع نہین اور آپکو فیلو الہ آباد یونیورسٹی کا عہدہ بھی ہے آپ مثل اپنے برادر معظم حکیم عبدالحمید صاحب کے نہایت ذہین و ذکی ہین اوب آپکا نہایت عمدہ معقولات مین دخل تام عربی وانگریزی دونون زبانون مین آپکو پوری مہارت حاصل ہے افسوس کہ باعث طوالت آپ کے ملفوظات کو مین اس جگہ لکھنے سے قاصر ہون آپکو تمدنی امور مین بھی اپنے والد ماجد کا ورثہ ملا ہے آپ نہایت عقیل ولبیب صاحب فہم وفراست ہین آپکا دلی علاقہ مع اللہ بھی نہایت عمدہ ہے منکسر المزاج صاحب خلق عظیم ہین عمیم الاشفاق کریم الاخلاق صاحب مروت وفتوت ہین آپکی شادی اول مسماۃ رقیہ بنت جناب مولوی اکبر علی رحمۃ اللہ علیہ موصوف الصدر سے ہوئی وہ تخمیناً چھ سات برس بعد شادی زندہ رہکر لاولد راہی خلد برین ہوئین بعد اوسکے آپکی شادی مسماۃ خدیجہ بنت مولوی سید باقر علی ساکن بیرسگھ ضلع گیا سے ہوئی وہ چند برس بقید حیات رہین اور ایک لڑکا احمد علی نام ہوا وہ لڑکا چند مہینے کا ہوکر گذر گیا اوسکے بعد مسماۃ موصوفہ بھی تاریخ ۲ شعبان ۱۳۱۲ھ ہجری مطابق ۲ فروری ۱۸۹۵ء عیسوی کو داخل علیین ہوئین بعد اوسکے تیسری شادی آپ کی ۱۳۱۴ھ ہجری مین بمقام شہر گھاٹی مسماۃ رؤفن بنت سید حبنت حسین مرحوم بن سید فرخ حسین بن سید خادم علی بن سید علی احمد بن ملا فتح اللہ بن ملا محب اللہ بہاری ابن مولانا حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی بوجہ امجد

مؤلف کتاب کے ہین ۔ اوسوقت تک بقید حیات ہین اللہم طال عمرہ فی طاعتہ اور آپکی عمر اسوقت اٹھاون
برس کی ہوگی سلمہ اللہ تعالے ۔ نقشہ آپکی ازواج کا یہ ہے ۔

مولوی اشرف علی صاحب سلمہ

محل اولی مسماۃ رقیہ مرحومہ بنت مولوی اکبر علی صاحب

محل ثانیہ مسماۃ خدیجہ مرحومہ بنت مولوی باقر علی

احمد علی در طفلی مرد

محل ثالثہ مسماۃ زرد فن سلمہا بنت سید جنت حسین مرحوم

حکیم مولوی عبد الحکیم صاحب وفقہ اللہ وایانا لما یحبہ ویرضاہ

آپنے درسی کتابین اور نیز علم طب اپنے برادر معظم جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ سے پڑھین اور سند حدیث شریف کی اپنے چچا و مرشد جناب مولانا یحیی علی قدس سرہ سے لی آپ اپنے چچا و مرشد کے خلیفہ بھی ہین آپکو منقولات مین نہایت عمدہ دستگاہ ہے حدیث قرآن و فقہ و اصول و فرائض وغیرہ جمیع علوم منقول مین اچھی مہارت ہے اور آپ واعظ بھی ہین آپکا دورہ بسبب حیثیت وعظ و نیز بحیثیت علاج مرضیٰ تمام صوبہ بہار مین رہتا ہے آپ دین کے کامو مین نہایت چست و چالاک ہین آپکو تلقین و ہدایت کے کامون سے ایک خاص دلچسپی ہے آپکو لوگ دربھنگہ و مظفر پور و ضلع سارن وبہار و گیا و مونگیر وغیرہ سے وعظ کے واسطے اور نیز علاج کے لیے بلاتے ہین اور ہر جگہ آپ بخوشی تمام پہونچتے ہین انجمن اسلامیہ بانکی پور مین بھی آپکا وعظ ہمیشہ ہوتا ہے وعظ آپ کا بہت اچھا ہوتا ہے علم طب مین بھی آپکو پوری دستگاہ ہے تشخیص مرض و اسلوب علاج بھی نہایت عمدہ دست شفا بھی اللہ تعالے نے دیا ہے مریض بہت جلد اچھا ہوتا ہے ۔ آپکی اول شادی مسماۃ شاکرہ بنت جناب حضرت مولانا ولایت علی قدس سرہ سے ہوئی ۔ یہ لڑکی نہایت پاکیزہ صفت حمیدہ خصال تھی بمصداق حدیث الولد سر لابیہ کی پوری مصداق تھی افسوس کہ عمر نے وفا نکی اور بہت جلد اس دنیا دون کو چھوڑا اس بطن سے آپکو ایک لڑکا عبد الحلیم ہوا جسکی تاریخ پیدائش جناب مولوی احمد کبیر صاحب پھلواروی نے یہ لکھی ہے

بین چو عبد الحکیم یافت ولد
گفت کس اختر ہمیم اورا ١٢٨٦
گفت کس جان پیر میوہ صمد ١٢٨٦
گفت حیرت کہ ہست آن باورع

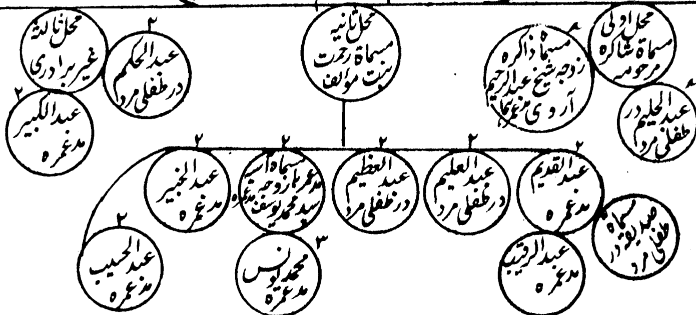
نامش عبد الحلیم داشت بکد
گفت کس طرف ذو الکرم اورا ١٢٨٦
گفت کس شاہ فہم و مہر و خرد ١٢٨٦
دُر دریای دہر حکمی بشرع ١٢٨٦

گفت کس نخل گلشن پدرش ١٢٨٦
گفت کس شمع بہر خانہ جو ١٢٨٦
گفت کس ہست مظہر علام ١٢٨٦

گفت کس خوش نژاد و سیمبرش ١٢٨٦
گفت کس بین چراغ و دودود ١٢٨٦
گفت کس ہست منظر اندام ١٢٨٦

اور وہ دو ڈھائی برس کا ہوکر گذر گیا اوسکے بعد ایک لڑکی

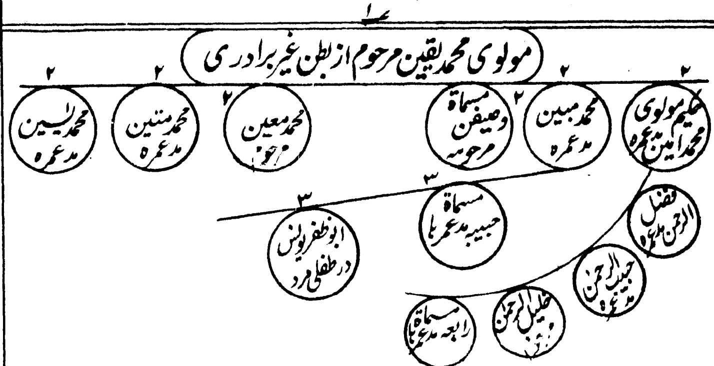
مسماۃ ذاکرہ نام ہوئی جسکی شادی ساتھ شیخ عبدالرحیم بن جناب ناظر ذکی الدین مرحوم ساکن آرہ سے ہوئی طال عمرہما فی طاعتہ ربہما بعد انتقال زوجۂ اولی آپکی شادی ساتھ مسماۃ رحمت بنت عبدالرحیم مؤلف کتاب سکے ہوئی اوس سے چھہ[۶] فرزند ہوئے پانچ[۵] بیٹے اور ایک بیٹی۔ عبدالقدیم[۱] جسکی شادی ساتھ مسماۃ عائشہ مدعمرہا بنت مولوی[۲] اکبر مولوی آیت اللہ سلمہ اللہ تعالےٰ کے ہوئی۔ عبدالعلیم[۳]۔ عبدالعظیم[۴] یہ دونوں لڑکے خرد سالہ گذر گئے بعد اوسکے مسماۃ آسیہ[۵] مدعمرہا پیدا ہوئین جنکی شادی سید محمد یوسف بن سید محمد ہارون بن سید سجاد حسین ابن سید جواد حسین ساکن سورجگڈھ ضلع مونگیر سے ہوئی ہے بعد اوس کے تاریخ تیرھوین[۱۳] شعبان سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق سولھوین[۱۶] ستمبر سنہ ۱۸۹۳ء کو نورچشم عبدالخبیر[۶] پیدا ہوا اور تاریخ چوبیسوین[۲۴] جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو عبدالحسیب[۷] عمرہ پیدا ہوا آپنے بشوق ادائے سنت ایک شادی اور غیر برادری مین کی جن سے ایک لڑکا عبدالحکم نام ہوا اور گذر گیا بعد اوسکے دوسرا لڑکا عبدالکبیر پیدا ہوا۔ اللہم طال عمرہا فی طاعتک۔ نقشہ آپکی اولاد و احفاد کا یہ ہے



مولوی محمد یقین مرحوم بن مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ از بطن محل ثانیہ غیر برادری

آپنے درسی کتابین اکثر اپنے والد ماجد سے پڑھین اور کچھ بسماعت و قرأت مولوی اشرف علی صاحب اپنے چچا جناب مولانا فیاض علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی آپ نہایت حلیم و سلیم۔ نیک مزاج نیک طینت تھے آپکی شادی مسماۃ شریفن بنت شیخ زیارت حسین مرحوم ساکن منڈیرہ سے جو جہان آباد سے ایک کوس دکھن واقع ہے ضلع گیا مین ہوئی اون سے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی جملہ چھہ اولادین ہوئین۔ مولوی[۱] حکیم محمد امین مدعمرہ

محمد مبینؒ مدعمرہٗ مسماۃ وصیفن مرحومہ یہ لڑکی بعد شادی لاولد گذر گئی محمد معینؒ یہ لڑکا بھی دس بارہ برس کا ہوکر گذر گیا۔ محمد متینؒ مدعمرہٗ محمد یٰسین مدعمرہٗ۔ نقشہ آپکی اولاد و احفاد کا یہ ہے



مولوی عبدالقیوم صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ خلف اکبر مولانا یحییٰ علی علیہ الرحمۃ

آپنے درسی کتابین اپنے برادر معظم جناب حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ سے پڑھیں اور سند حدیث اپنے والد ماجد سے لی آپ اپنے والد ماجد کے خلیفہ بھی ہین بیعت ارشاد بھی آپ لیتے ہین اور آپ واعظ بھی ہین وعظ آپکا نہایت عمدہ پرتاثیر ہوتا ہے عام فہم آپ بفحوائے الولد سر لابیہ کے پورے مصداق ہین آپ سیدھے سادے المؤمن غر کریم کے مظہر اتم ہین آپکی طبیعت کو امور تمدنی سے کچھ مناسبت نہین ہے شب روز آپکو پڑھنے پڑھانے کا چرچا رہتا ہے آپ محمڈن اینگلو عربک اسکول پٹنہ مین علم دینیات پڑھانے کے ہیڈ مولوی ہین آپ بتاریخ ۲۳ رجب ۱۳۱۱ھ ہجری مطابق ۳۱ جنوری ۱۸۹۴ء عیسوی حج کو تشریف لیگئے اور حج و زیارت سے حرمین شریفین کے مشرف ہوکر بتاریخ ۲۶ محرم ۱۳۱۲ھ ہجری مع الخیر والعافیت مکان پر پہونچے آپ اپنے خاندان مین اول حاجی ہین بلکہ آپکے علاوہ اس وقت تک کوئی اس رکن اسلامی کی ادا سے اس خاندان مین مشرف نہوا آپکی شادی ساتھ مسماۃ تسلیمن عرف منیرن بنت میر مظہر علی صاحب ساکن باڈھ کے ہوئی اونھون نے لاولد قضا کیا پھر اوسکے بعد آپنے کوئی شادی نہین کی آپکی عمر اسوقت تخمیناً چھپن ستاون برس کی ہوگی آپ نہایت خوش خلق صاحب مروت ہر دل عزیز ہین سلمہ اللہ تعالےٰ۔

شمس العلماء مولوی محمد عیسیٰ عرف مولوی امجد علی صاحب دام ظلہ سلمہ اللہ تعالیٰ خلف اوسط مولانا یحییٰ علی علیہ الرحمۃ

آپنے درسی کتابین اپنے برادر عم زاد مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالے سے پڑھین آپ بعمر تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ برس بمعیت اپنے چچا حضرت مولانا فیاض علی علیہ الرحمۃ والغفران کے ملک افغانستان کو گئے اور وہان تخمیناً چار پانچ برس آپ رہے مگر دلبستگی وہان نہوئی ہمراہ مولوی اشرف علی صاحب موصوف الصدر کے وہان سے چلے آئے اور دہلی ولکھنؤ وکانپور وغیرہ اون کے ساتھ دور وسیر کرتے رہے اور تحصیل علم مین معروف رہے بعد تکمیل وتتمیم علوم مشرقیہ بطرف اکتساب علوم مغربی آپ متوجہ ہوئے اور بہت جلد تھوڑے عرصہ مین آپ اوس سے فارغ ہوئے آپنے کلکتہ کی یونیورسٹی مین ایم۔اے کا امتحان دیا اور اول درجہ مین پاس ہوئے اور اثنائے تحصیل مین بھی آپ ہر امتحان مین اول درجہ کا پاس کرتے رہے آپکی طبیعت نہایت ذہین وذکی واقع ہوئی ہے اور از بسکہ چست وچالاک آپکی طبیعت کو معقولات کے ساتھ نہایت مناسبت ہے اور ادب عربی تو آپکے حصہ مین ہے آپ کو عرب عربا کے کلام سے نہایت انس ودلچسپی ہے ہزار ہا اشعار عرب جاہلیت کے آپکو زبانی یاد ہین بیسون دواوین قدیمہ آپکو حفظ ہین تحقیق لغت مین بھی ایک ملکہ خاص ہے نظم عربی بالبدیہہ یہ آپکی ایک بات چیت ہے افسوس کہ میرے پاس کچھ کلام آپ کا نظم یا نثر اسوقت موجود نہین ہے جسکو مین ہدیۂ ناظرین کرون مگر چند خطوط آپکے جو بنام فقیر ورود پائے ہین کہ جنکو آپنے نہایت سرسری طور پر لکھا تھا تحفۂ ناظرین کرتا ہون۔

الا یا سیدی عبد الرحیم	علیک اسم السلام من الرحیم
فشکرا ثم شکرا ثم حمدا	لکم منی لفضلکم العمیم
لما قد نلت کتبا من لدنکم	تقی القراء من ورد الجحیم
فاثنان من التجرات فیہا	کذالک العد فی الفضم الملیم
وعد ہدایۃ التوحید عشرا	وواحدہا خصام من خصیم
لخمس بعد عشر عد کل	وذالک اعد من فضل جسیم
وعبد کموا امیجدکم علی	یستغفی من الرب الکریم
وقانا اللہ من عاہات یوم	بہ تعنو الوجوہ للقدیم

ولہ

لعبد الرحیم کریم المقام	جمیل السجایا الخیر امام

الی الخیر ھاد لمن یھتدی	واما علاہ فذا لا یترام
ایا ھادی القوم ھادی الانام	علیک السلام علیک السلام
انا عو اصبا حاعدا للطعام	فعبدک اتے لہ یا ھمام
علی ذاک ان تقبلو اشکرہ	فبشراہ ھاذاک ختم الکلام
والمجد علی عبدکم شاکر	عفا عنہ رب غفور سلام

مرقومہ ۲۹ محرم ۱۳۱۸ھ

ولہ

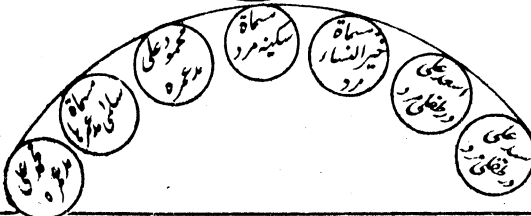
لمولی الصدق من مولی سلام	وفی الدارین ذاک لکم دوام
لمولائی اخی عبد الرحیم	اخی ثقة وحاج ذا ایرام
ید طولی لہ فی کل فن	وفی الانساب معلمہ شبام
وما فی دھرنا النساب باق	کان العلم جاء لہ اختتام
فمن یطلب من الانساب علما	یجدہ عندہ ولہ تمام
ومولاکم امجد کم علی	بن الکم لہ اختتم المرام

آپ کو علوم مغربی و مشرقی دونون مین ملکہ تام ہے۔ عربی۔ فارسی و انگریزی ان تینون زبانون مین آپ کو ایسی دستگاہ ہے کہ گویا آپ کی یہ مادری زبانین ہین اور بڑے فلسفی بھی ہین۔ آپ بعد تحصیل علم طرف وجہ معاش کے متوجہ ہوئے۔ مگر چونکہ آپ کی طبیعت مین مذاق بھرا ہوا ہے۔ لہذا نوکری بھی آپ نے درس تدریس ہی کی اختیار کی۔ اول آپ رائے بریلی مین ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول مقرر ہوئے۔ بعد چند برسون کے سید احمد خان مرحوم نے آپ کو بلاکر علیگڈھ کالج مین پروفیسر مقرر کیا وہان تخمیناً پانچ چھ برس رہ کر الہ آباد مین تشریف لائے اور پروفیسر عربی

وفارسی میور سنٹرل کالج مقرر ہوئے اور آپ کو نیلو الہ آباد یونیورسٹی کا بھی عہدہ ہے آپ کو گورنمنٹ کی طرف سے شمس العلماء کا خطاب بھی عطا ہوا ہے۔ آپ کے اوصاف بہت کچھ ہین کہ جن کا بیان اس قرطاس تنگ اساس مین متعسر ہے۔ مختصراً حوالۂ قلم کیا۔ آپ کی شادی ساتھ مسماۃ رقیہ بنت شیخ محمد علی مرحوم ساکن بہار کے ہوئی۔ آپ کے چار بیٹے اور تین بیٹیان ہوئین۔ سعید علی۔ اسعد علی و مسماۃ خیر النسار و مسماۃ سکینہ افسوس کہ یہ چارون بحالت طفلی بعارضہ وبائی مبتلا ہوکر عرصۂ دو روز مین آغوش مادر کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوئے۔ اس حادثۂ عظمےٰ کے وقت آپ کا جر و استقلال قابل دید تھا۔ جزاہ اللہ خیرا۔ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھم۔ بعد اوس کے محمود علی و محمد علی و مسماۃ سلمےٰ مد اعمارہم فی طاعۃ اللہ تعالےٰ پیدا ہوئے۔

نقشہ حسبکا یہ ہے





مولوی محمد موسیٰ سلمہ اللہ تعالےٰ

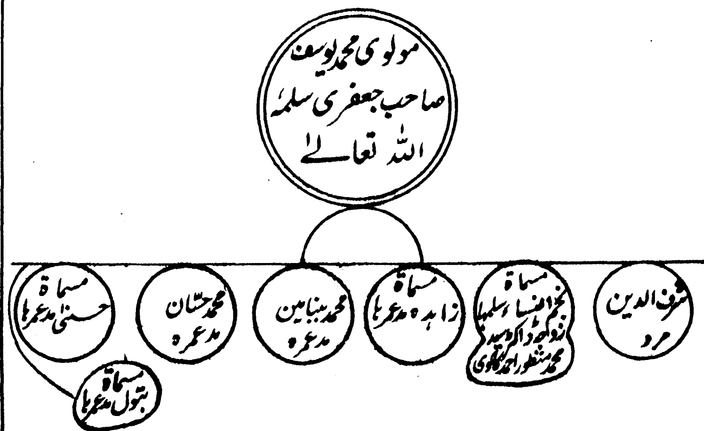
آپ نے درسی کتابون کا اوائل حصہ اپنے چچازاد بھائی جناب مولوی عبد الحکیم صاحب سے پڑھا بعد اوس کے کچھ حصہ اپنے برادر کلانی مولوی امجد علے صاحب سے پڑھا اور آپنے انگریزی مین بھی انٹرنس تک پڑھا ہے آپ جب ڈیڑھ برس کی عمر مین تھے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے اس دنیا سے دون کو چھوڑا۔ آپ کو آپکی پھوپھی مسماۃ وجیہتہ النسار زوجۂ مولوی اولیار علی مرحوم نے پالا اور پرورش کیا جب آپ تخمیناً تین برس کے ہوئے آپ کے جناب والد ماجد جناب مولانا یحییے علی رحمتہ اللہ علیہ قید ہوگئے اور جب آپ پانچ چھہ برس کے ہوئے آپ کی پھوپھی مسماۃ وجیہتہ النسار جنھون نے آپ کو پالا تھا راہی خلد برین ہوئین تب آپ پاس اپنی پھوپھی کلان مسماۃ جمیلتہ النسار والدہ مولوی محمد حسن مرحوم کے رہنے لگے اور تربیت و تعلیم آپ کی برادر عماتی مولوی محمد حسن مرحوم کرتے تھے جب کہ آپ پندرہ سولہ برس کی عمر کے ہوئے اپنے برادر عینی مولوی امجد علی سلمہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ سفر مین رہنے لگے اوس وقت سے اس وقت تک اُنھین کے ہمراہ ہین۔ آپ کی عمر چالیس کو پہونچی اس وقت تک آپ نے شادی نہین کی۔ اپنے برادرزادگان کے ساتھہ اون کی تعلیم و تربیت مین آپ مشغوف ہین

مولوی محمد یوسف صاحب جعفری سلمہ اللہ تعالےٰ

آپ کی والدہ مسماۃ فاطمہ بنت جناب مولانا فرحت حسین عرف چھوٹے حضرت قدس سرہٗ العزیز ہین چھبیسوین ذیقعدہ ۱۲۷۹ھ ہجری مین پیدا ہوئے جب آپ نو ۹ دس مہینے کی عمر کے آغوش مادر مین تھے آپ کے والد ماجد جناب حضرت مولانا یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ قید ہوکر جزیرۂ انڈمان کو بھیجے گئے آپ کی تربیت وتعلیم کل آپ کے چھوٹے خالو شمس العلماء جناب مولوی محمد حسن مرحوم ومغفور نے کی اور آپ نے علوم درسیہ کچھ تو اپنے خالو موصوف سے پڑھے اور کچھ اپنے چچازاد بھائی مولوی عبد الحکیم صاحب سے بعد اوس کے آپ بطرف تحصیل علوم مغربی مصروف ہوئے اوائل مین آپ نے پٹنہ کالج مین پڑھا بعد اوس کے آپ علیگڈھ کالج مین گئے اور وہان بمعیت برادر معظم علاقی اپنے جناب مولوی امجد علی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ رہکر اور انٹرنس پاس کرکے ۱۳۰۱ھ ہجری مین علیگڈھ سے آپ تشریف لائے اوس وقت جناب مولوی محمد حسن صاحب مرحوم مغفور نے جب کہ محمڈن اینگلو عربک اسکول پٹنہ کی بنا ڈالی اوس مین آپ ہیڈ مولوی مقرر ہوئے اور نیز آپ اڈیٹری پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کا کام کرتے رہے چھ ۶ برس تک آپ نے ان دونون کامون کو نہایت عمدگی سے انجام دیا بعد اوس کے آپ ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق ۱۸۹۰ء عیسوی مین بشہر کلکتہ بعہدۂ چیف مولوی بورڈ آف اگزامنرس مقرر ہوئے اوس وقت سے اس وقت تک اوسی عہدہ پر آپ مقرر ہین اور نہایت حسن وخوبی سے اس کو انجام دے رہے ہین آپ کی طبیعت نہایت نیک نرم دل ازبسکہ خلیق واقع ہے آپ اپنے والد ماجد سے اَشْبَہَ فی الخَلق والخُلق ہین آپ کا علمی مذاق علوم مشرقیہ ومغربیہ دونون مین نہایت عمدہ ہے آپ ناظم وناثر دونون ہیں آپ کے اشعار فارسی واردو مین نہایت ملیح وعمدہ ہوتے ہین اور تحریر

تخلص کرتے ہین آپ کے مضامین عالی اکثر اخبارون مین بھی درج ہوا کرتے ہین اڈیٹری و نامہ نگاری اخبار کا بھی آپ کو ایک خاص ملکہ ہے امور مذہبی مین بھی آپ نے الولد سر لابیہ کا حصہ لیا ہے آپ کی شادی ساتھ سماۃ عظیم النسا بنت جناب حکیم ظہور الحسن مرحوم و مغفور آروی بن جناب حکیم ناظر عبد العلی مرحوم و مغفور کے ہوئی آپ کو اس وقت تک تین[۳] اولاد ذکور اور چار[۴] اولاد اناث جملہ سات ہوئے ازانجملہ شرف[۱] الدین فرزند اکبر چودہ برس کا ہو کر بتاریخ چھٹین رجب المرجب ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق اکیس[۲۱] نومبر ۱۸۹۸ء عیسوی داخل جنت عدن ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ علاوہ اوس کے آپ جو موجود ہین وہ یہ ہین سماۃ نجم[۲] النسا سماۃ زاہدہ[۳] محمد[۴] بنیا مین محمد حسان[۵] سماۃ حسنے[۶] سماۃ بتول[۷]

نقشہ اوس کا یہ ہے



جناب شیخ عبدالصمد مرحوم مغفور ساکن موضع بھولی ضلع پٹنہ

آپ کی والدہ مسماۃ وسیمن بنت جناب حضرت مولوی الٰہی بخش صادق پوری رحمۃ اللہ علیہ ہین اور آپ کے والد جناب شیخ ولایت حسین مرحوم بن جناب شیخ نوازش حسین مرحوم ساکن موضع امنھوا ضلع گیا آپ کے والدین شیرخوارگی کی حالت مین آپ کو چھوڑکر رہ گرا ے علیین ہوے آپ کی پھپھو مسماۃ وزیرن زوجہ شیخ محمد حیات مرحوم ساکن موضع بھولی نے آپ کی اور آپ کی ہمشیرہ مسماۃ زاہدہ کی پرورش وکفالت کی یہ دونون بھالی بہن اپنی پھپھو کی آغوش مین پرورش پا ئے مسماۃ زاہدہ کی شادی ساتھ حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ صادق پوری کے کردی اور آپ کی شادی ساتھ مسماۃ وحیدن بنت جناب شیخ احمد علی بن شیخ لعل محمد بن ملا محمد عاشق بن ملا محب اللہ بہاری بن ملا حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے کردی جو جدامجد فقیر عبدالرحیم مؤلف کتاب کے ہین چند سال زندہ رہکر بہ لاولد رہ گزا ے دارالخلد ہوئین بعد اُسکے آپ نے ایک دوسری شادی اپنی برادری مین کی کہ جسکا نام وولدیت مولف کتاب کو معلوم نہوئی وہ بھی دو ایک برس بقید حیات رہکر لاولد اس دنیا ے دون سے رخصت ہوئین تب آپ نے تیسرا نکاح غیر برادری مین کیا اُس سے ایک بیٹا اور چار بیٹیان پیدا ہوئین جملہ پانچ اولاد شیخ عبدالماجد مرحوم مسماۃ رحیمن مسماۃ حفیظن زوجہ قاضی حسین شاہد وسماۃ شریفن زوجہ میر اقبال حسین مسماۃ حمیدن زوجہ محمد شمس الضحی عرف مولوی حکیم محمد عبدالصمد صاحب بن شاہ تقی الدین احمد صاحب آروی نقشہ اُنکی اولاد واحفاد کا درج ذیل ہے آپ نہایت سلیم الطبع خوش خلق تھے سخاوت و مروت ودستگیری معسرین آپ کا پیشہ تھا پابندی صوم وصلوۃ و درود وظائف وامور مذہبی کا آپ کو بہت بڑا خیال رہتا تھا اللھم اغفرلہ وارحمہ ونور مرقدہ ووسع مضجعہ آپ کا مزار شہر پٹنہ عظیم آباد محلہ نموہیہ مقبرہ جانب جنوب جمعہ مسجد مین ہے

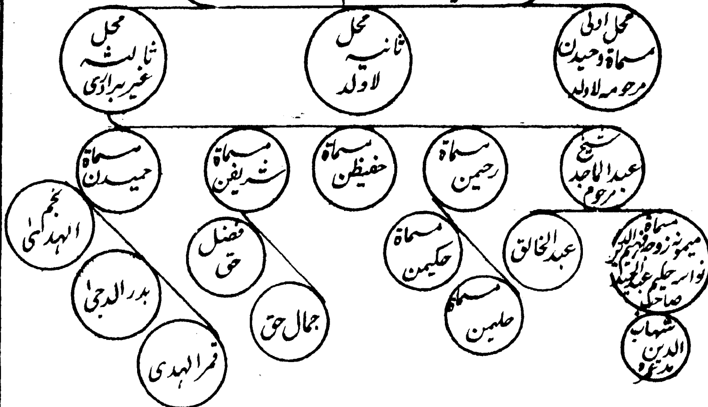
تاریخ انتقال ۲۰ شعبان روز شنبہ ۱۳۰۳ھ از نتیجۂ فکر مولانا محمد سعید قدس سرہ ساکن مغل پورہ

عبدالصمد از دار فنا کرد چو رحلت ❊ درگریہ شدند از غم وانددہ کہہ ومہ
چون خواستم از حسرت ماتم زدہ تاریخ ❊ فرمود کہ لسبت مہ شعبان دوشنبہ
۱۳۰۳ھ

وله

شیخ عبد الصمد آن سنے پاک	شد بگل گشت ریاض الجنہ
سال فوتش بود از روے الم	شیخ عبد الصمد اہل السنہ

سنہ ۱۳۰۴ھ



جناب مولوی فتح علی مرحوم مغفور بن مولوی وارث علی مرحوم بن ملا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی والدہ مسماۃ مجیدہ بنت مولوی آیت اللہ عرف مولوی دلیل اللہ تھین اولاد سے ملا شکر اللہ قدس سرہ کی اور اولاد سے جناب حضرت مخدوم احمد چرم پوش قدس کی جنکا مزار بہار محلہ انبیر مین واقع ہے آپ کا یہ نسب نامہ تین پشتون کی درمیانگی سے جناب حضرت امام حسین شہید کربلا سے جاکر ملتا ہے جو اوپر درج ہوچکا ہے آپ کی شادی اول صبیہ شیخ ہدایت علی مرحوم مہدانوی خواہر مولوی الہی بخش مرحوم رح سے ہوئی مگر اُنھون نے تھوڑے ہی عرصہ مین انتقال کیا بعد اُسکے آپ کی شادی مسماۃ زمرن بنت رفیع الدین حسین خان بن روح الدین حسین خان سے ہوئی آپ ابتداے عمر سے صوم وصلوٰۃ و امور مذہبی کے خوب پابند تھے آپ کو خاندان سے جداعلی حضرت مخدوم یحیی منیری قدس سرہ کے سلسلہ بیعت و ارشاد کا بھی چلا آتا تھا مگر جب جناب حضرت امیر المومنین سید احمد صاحب غازی پٹنہ مین تشریف لائے آپنے

سید صاحب کو اپنے گھر مین مدعو کیا اور بیعت سے مشرف ہوے اور اپنی اہلیہ وجملہ اولاد وجمیع اہلبیت کو آپ نے بیعت کرایا اور تین صاحبزادون کو جو اُسوقت جوان تھے حاضر خدمت اقدس جناب حضرت سید صاحب کے کر دیا یعنی جناب مولانا ولایت علی و مولانا عنایت علی و مولوی طالب علی رحمۃ اللہ علیہم کو اور بعد تھوڑے عرصہ کے خود بھی معہ صاحبزادۂ خرد جناب مولانا فرحت حسین قدس سرہ کے بمقام رائے بریلی جو مضافات لکھنؤ سے ہی خدمت اقدس مین حضرت سید صاحب کے حاضر ہوے اور عرصہ تخمیناً سوا برس اُس صحبت کیمیا خاصیت مین رہے جب جناب حضرت سید صاحب نے ہندوستان سے ہجرت کی اور سفر ملک افغانستان کا کیا ہرسہ صاحبزادگان موصوف الصدر کو جو جوان تھے ہمراہ لیا اور چونکہ آپ بوڑھے بہت تھے اور نیز آنکھون کی روشنی مین بھی فرق آگیا تھا اور سفر نہایت دور و دراز صعوبت خیز تھا لہذا آپ کو خلافت دیکر معہ صاحبزادۂ خرد روانہ عظیم آباد کیا اور فرمایا کہ تم دونون مکان پر رہکر اعانت جانی و مالی کرتے رہو ہرچند آپ نے عذر معذرت کیا اور مراجعت مکان پر راضی نہوتے تھے لیکن جناب حضرت سید صاحب نے بہ اصرار تمام رخصت کیا لاچار امتثالاً لامر الجناب آپ وہان سے بادل بریان و بچشم گریان اپنے مکان پر آئے اور اُسوقت سے برابر اعانت جانی و مالی و ترغیب و تحریص کرتے رہے جب سید صاحب کی جنگ اخیر بمقام بالاکوٹ ہمراہ سکھون کے بگڑی اور آپ کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی آپ سخت ملول اور محزون ہوے اُسکے تھوڑے عرصہ کے بعد جان شیرین بجان آفرین سپرد کی اور اس دنیاے دون کی سکونت سے سیر ہو کر ملاء اعلے مین جا ملے - اللھم اغفر لہ وارحمہ واحشرہ فی زمرۃ الانصار الذین تبوأ الدار لنبیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم - نقشہ آپ کی اولاد کا یہ ہے -

مولوی فتح علی مرحوم زوج مسماۃ زمرن مرحومہ

- جناب مولانا ولایت علی رحمۃ اللہ علیہ
- جناب مولانا عنایت علی رحمۃ اللہ علیہ
- مولوی طالب علی مرحوم لاولد
- مہدی حسین در طفلی مرد
- ابراہیم حسین در طفلی مرد
- مولانا فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہ

سوانح عمری جناب حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران عرف بڑے حضرت

مختصراً منقول از کتاب سوانح احمدی مولفہ منشی محمد جعفر صاحب آپ ۱۲۰۵؁ ہجری مین پیدا ہوے حسب معمول
شرفاے ہند آپ کو چار برس کی عمر مین مکتب مین بٹھا یا گیا تو آپ اپنے ہم مکتبون مین سب سے زیادہ ذہین
اور چالاک تھے سات برس کی عمر مین آپ کو یہ لیاقت ہوگئی تھی کہ اُس معمولی میانجی سے جو آپ کے پڑھانے
کے واسطے مقرر تھا آپ کی تشفی نہوتی تھی تب مولوی فتح علی صاحب آپ کے والد ماجد نے آپ کو خود
سبق دینا شروع کیا بارہ برس کی عمر مین آپ نے مختصرات سے فراغت حاصل کرلی اُسوقت آپ کے والد
نے آپ کو مولوی رمضان علی صاحب ایک شیعہ مذہب عالم کو جو بڑے ذہین وذکی اور معقول اُستاد
تھے سپرد کیا پندرہ برس کی عمر مین آپ کی شادی مسماۃ امیرن بنت مولوی سید مقصود علی صاحب
ساکن لبنہ پکھولی ضلع آرہ شاہ آباد سے ہوئی شادی کے بعد بھی آپ درس و تدریس مین مصروف رہے
یہان تک کہ بشوق تحصیل علم آپ لکھنؤ تشریف لیگئے اور وہان جناب مولانا محمد اشرف صاحب بڑے
مشہور عالم معقول و منقول محدث کی خدمت مین رہکر پڑھنا شروع کیا قریب چار برس کے اُنکی صحبت مین
رہے اُسی اثنا مین امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب راے بریلوی رونق افروز لکھنؤ ہوے اور ہزارہا
عالم اور درویش آپ کی بیعت سے مشرف ہونے لگے۔ مولوی محمد اشرف صاحب نے مولوی ولایت علی صاحب
کو واسطے دریافت کرنے کیفیت سید صاحب کے آپ کی خدمت مین بھیجا۔ کہ مین تنہائی مین ملاقات کرنا چاہتا
ہون۔ کیونکہ وہ یہ سمجھے ہوے تھے کہ مولوی عبد الحی و مولوی اسمعیل صاحبون نے سید صاحب کو پیر میان
بنا رکھا ہی جب تخلیہ مین ملاقات ہوگی۔ تو اصلی حقیقت سید صاحب کی ظاہر ہوجائیگی سید صاحب نے فوراً
تنہائی کی ملاقات کو منظور کرلیا۔ اور دوسرے روز بوقت عصر اُنکی اجازت دی چنانچہ دوسرے روز
مولوی محمد اشرف صاحب اور مولوی ولایت علی علیہما الرحمۃ خدمت با برکت مین وقت مقررہ پر حاضر
ہوے اُسوقت تخلیہ ہوگیا سواے ان دو عالمون اور سید صاحب کے اور کوئی چوتھا آدمی وہان
موجود نہ تھا۔ مولانا محمد اشرف صاحب نے بعد مزاج پرسی کے عرض کیا کہ اللہ تعالے نے جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین فرمایا ہی اسکی تفصیل کیونکر
ہی۔ جناب سید صاحب نے دو گھنٹے کامل اسکا بیان نہایت فصاحت و وضاحت کے ساتھ فرمایا
کہ ان دونون مولویون کی روتے روتے داڑھیان تر ہوگئین۔ بعد ختم بیان کے انھون نے ملاقات
تخلیہ کی بے ادبی کی معذرت کی۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی اُسی دن سے جناب مولوی

ولایت علی صاحب کا رنگ بدل گیا۔ جب سید صاحب بارادہ حج رونق افروز پٹنہ ہوے۔ تو اُسکے پہلے جناب
مولانا نے مقام لکھنؤ سے آپ کے مناقب و تعریف اپنے والد بزرگوار اور دوسرے دوستون او عزیزون
کو لکھکر بھیجدی تھی اور تاکید کی تھی کہ تم سب آپ سے بیعت حاصل کرلو۔ ورنہ ایسا بابرکت شخص پھر نہ ملے گا
چنانچہ آپ کے والد ماجد اور جناب شاہ محمد حسین صاحب جاکر سید صاحب سے ملاقی ہوے۔ لیکن
بوجہ جلد تشریف لیجانے شہید صاحب کی بیعت سے مشرف نہوسکے۔ جب مولانا لکھنؤ سے تشریف لائے
اور اپنے خاندان کی بیعت نہ کرنے کا حال آپ کو معلوم ہوا۔ تو بہت افسوس کیا اور ساری کیفیت کرامات
سید صاحب کی جو لکھنؤ مین آپ نے مشاہدہ فرمائی تھی۔ لوگون سے بیان کی تب ہر ایک کو بدرجہ غایت
اپنی کم نصیبی پر افسوس ہوا۔ جناب مولانا نے اُسی وقت سے جمعہ اور جماعت اپنے یہان قایم کرکے وعظ اور
نصیحت کرنا شروع کیا۔ کچھ عرصے کے بعد سید صاحب بھی حج کرکے مراجعت فرما ہوے۔ اور دوبارہ پٹنہ مین
رونق افروز ہوے۔ شہر مونگیر تک جناب مولانا اور شاہ محمد حسین صاحب آپ کی پیشوائی کو تشریف لیگئے۔
جب سید صاحب معہ تمام قافلہ کشتیون پر سوار مدرسہ کے گھاٹ پر پہونچے۔ اور تمام شہر کا ہجوم شروع ہوا۔
اُسوقت جناب مولانا سید صاحب کو معہ تمام قافلہ کے دعوت کرکے اپنے گھر پر لائے۔ اور اپنے سارے
خاندان کے مرد اور عورت اور بچون کو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرادی دوسرے روز اُسی طرح پر جناب
شاہ محمد حسین صاحب نے بھی سید صاحب کو مدعو کرکے اپنے مکان پر بلایا۔ اور اپنے سارے اہل وعیال
کی بیعت کرادی اُسوقت مسماۃ محمودہ بنت شاہ محمد حسین صاحب والدہ ماجدہ مؤلف کتاب کی سات برس
کی عمر کی تھین۔ اُنھون نے حاضر خدمت سید صاحب ہوکر ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ اور بیعت کی۔ بعد بیعت جناب
سید صاحب نے انکے سر پر ہاتھ شفقت کا پھیرا۔ اور دعا برکت و ایمان کی دی۔ سید صاحب نے
شاہ صاحب کو خلافت عطا کرکے بیعت لینے کی اجازت دی تیسرے روز جناب مولوی الٰہی بخش
صاحب والد مولوی احمداللہ صاحب مرحوم کے گھر مین دعوت ہوئی۔ اور وعظ بھی ہوا۔ اسی مجلس مین
مولوی احمداللہ صاحب کا نکاح صبیہ کلالی جناب حضرت شاہ محمد حسین صاحب سے سید صاحب نے
پڑھا دیا۔ جب سید صاحب پٹنہ سے اپنے وطن کو روانہ ہوے تو مولانا ولایت علی اور مولوی عنایت علی
اور مولوی طالب علی علیہم الرحمتہ والغفران یہ تینون بھائی حقیقی اور مولوی باقر علی بن مولوی لیاقت علی
یعنی چچا زاد بھائی مولوی ولایت علی کے یہ چارون ہمرکاب سید صاحب کے ہوگئے۔ اور اِس

دنیاے ناپائدار اور اُسکے عیش وعشرت پرلات مار گئے۔ تھوڑے روز کے بعد میر عثمان علی بن قاضی رجب علی ساکن گھوڑی گھاٹ پرگنہ کندہ ضلع ہزاری باغ کہ جنکی شادی مسماۃ امتن خواہر عماتی مولوی ولایت علی صاحب سے ہوئی تھی۔ اور مولوی قمرالدین صاحب بن شیخ رکن الدین حسین صاحب ساکن مغلپورہ جو ماموں زادبھائی مولوی ولایت علی صاحب کے تھے سید صاحب کی خدمت مین حاضر ہو گئے۔ مولوی ولایت علی صاحب علیہ الرحمہ جو خاندان صادق پور پٹنہ کے پیشوا ہوے۔ اوائل عمر مین بڑے بانکے تھے۔ آپ کا لباس پوشاک لکھنؤ کے بانکون کا سا تھا۔ کاکلین آہن تاب لپشت پر پڑی ہوئین اونچی چولی کا انگرکھا مغرق بزرا ور چوڑیدار پائجامہ زری کے کام کا ٹخنے ڈھکے ہوے پہنا کرتے تھے۔ آپ کے نانا رفیع الدین حسین خان جو ناظم صوبہ دارا زطرف نواب مرشدآباد تھے۔ بڑے متمول اور عمائد بہار سے تھے۔ مولوی ولایت علی صاحب اپنے نانا کے بڑے لاڈلے تھے۔ اسواسطے ہر وقت عمدہ ریشمی وزرین لباس یا ڈھاکے کی جامدانی وتن زیب کا جوڑا آپکے زیب تن رہتا تھا۔ خوشبو وعطریات کا بھی آپ کو بڑا شوق تھا۔ سونے کی انگوٹھیان اور چھلّے ہاتھون مین پڑے رہتے تھے۔ لیکن سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہی آپ کا حال بدلگیا۔ حین قیام بریلی جناب مولانا حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کی جماعت مین داخل تھے۔ اور اُنسے حدیث بھی پڑھا کرتے تھے۔ مولانا شہید نے اپنی جماعت مینٗ انکو اپنا نائب مقرر کردیا تھا۔ مگر جناب مولانا کو جو مزہ ایمانی حاصل ہوا تھا۔ تو اپنی جماعت والون کی آپ خدمت کیا کرتے تھے۔ اب وہ پٹنہ کے بانکے اور ناظم بہار کے لاڈلے خمر حب ایمانی سے مخمور ہوکر جنگل سے لکڑیان کاٹ کر اپنے سر پر لایا کرتے تھے۔ کھانا اپنے ہاتھ سے پکاتے۔ مٹی گارے کا کام اپنے ہاتھون سے کرتے تھے۔ اور جب اپنی جماعت کے کام سے فرصت پاتے تو سید صاحب کی صحبت مین جا بیٹھتے یا تنہا نماز اور دعا مین مشغول رہتے۔ انھین ایام مین جب تحصیل حب ایمانی مین بمقام بریلی مصروف تھے مولوی فتح علی صاحب آپ کے والد ماجد نے ایک خدمتگار کو جو بچپن سے آپ کی خدمت مین رہتا تھا چارسو روپیہ نقد اور دس پندرہ عمدہ کپڑے اور جوتے وغیرہ اسباب ضروری دیکر آپ کے پاس بریلی کو روانہ کیا تھا جب وہ نوکر معہ اسباب کے بریلی مین پہونچا تو اُسنے قافلہ مین جاکر پوچھا کہ مولوی ولایت علی صاحب پٹنہ والے کہان ہین۔ لوگون نے بتایا کہ دریا کے کنارے پر گارے مٹی کا کام کررہے ہین۔ وہ نوکر دریا کے کنارے پر پہونچا وہان بہت سے لوگ گارے مٹی کے کام مین لگے ہوے تھے۔ اُنہین جناب مولانا بھی ایک موٹا تہ بند سیاہ رنگا ہوا باندھے ہوے اور گارے مین

ٹھٹھرے ہوئے اپنا کام کر رہے تھے ان ایام مین آپ کی صورت ایسی متغیر ہوگئی تھی۔ کہ اُس قدیمی نوکر نے جو تیس برس آپ کا خدمتگار رہ چکا تھا۔ آپ کو نہین پہچانا خود مولانا سے اُسنے پوچھا کہ مولوی ولایت علی صاحب پٹنہ والے کہان ہین آپ نے فرمایا۔ کہ بھائی ولایت علی تو میرا ہی نام ہی۔ اُسنے بہت غصہ ہوکر کہا کہ مین تمکو نہین کھوجتا ہین اون ولایت علی کو کھوجتا ہون جو مولوی فتح علی صاحب صادق پوری عظیم آبادی کے صاحبزادے ہین۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی صادق پوری ولایت علی تو مین ہی ہون وہ نوکر اور بھی خفا ہوا اور بولا کہ تم مجھسے ہنسی کرتے ہو۔ جب آپ نے دیکھا کہ اسکو ہرگز یقین نہین ہوتا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اچھا جاؤ۔ قافلہ مین تلاش کرو جب وہ اور طرف گیا۔ اور دریافت کیا۔ تو ہر شخص نے آپ ہی کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مولوی ولایت علی عظیم آبادی تو وہی شخص ہین۔ جنسے تم دریا کنارے بات کر آئے ہو۔ تب وہ دوبارہ آپ کے پاس آیا۔ اور اپنی جسارت پر نادم ہوکر معافی چاہی۔ آپ نے اُسکو گلے سے لگا لیا۔ اور بہت اخلاق سے پیش آئے اُسنے وہ روپیہ وغیرہ مع خطوط آپ کے حوالہ کیے اور عرض کی کہ اِن کپڑون کو پہنیے۔ اور روپونکو اپنے خرچ مین لائیے۔ کیونکہ وہ نادان یہ سمجھتا تھا کہ بوجہ نہونے خرچ کے آپ کی ایسی صورت ہو رہی ہی۔ اور آپ کی پہلی کیفیت اور پوشاک وغیرہ کو یاد کرکے وہ زار زار رونےلگا آپ نے اُسکی تسلی کرکے اُسکو چپ کیا جب رات ہوئی۔ آپ وہ روپے اور کپڑے وغیرہ جیسے بندھے ہوے آئے تھے ویسے کے ویسے ہی لیکر سید صاحب کے حضور مین حاضر ہوے۔ اور اون سب کو آپ کے سامنے رکھکر خاموش اُٹھکر چلے آئے۔ اور دوسری فجر کو اُسی کہنہ تہ بند سے اپنا معمولی کام کرنے لگے۔ تین چار روز تک وہ نوکر وہان رہکر اسبات کا منتظر رہا۔ کہ مولوی صاحب وہ عمدہ کپڑا آمدپٹنہ زیب تن فرماکر میرے پژمردہ دل کو خوش کرینگے۔ لیکن اُسنے دیکھا کہ مولویصاحب کی حالت مین ذرا بھی تغیر نہوا۔ آخر بعد چند روز کے مولویصاحب نے اُسکو رخصت کردیا۔ اُسنے یہ ساری کیفیت پٹنہ مین آکر بیان کی۔ کہ جسکے سننے سے صاحبدلون کو سرور اور بیخبرون کو رنج ہوا شعر دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ÷ دیوانۂ تو ہر دو جہان راچہ کند ÷ سعدی گوید۔ ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز ÷ کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد ÷ این مدعیان در طلبش بیخبرانند ÷ کان را کہ خبر شد خبرش باز نیامد ÷۔ اس کیفیت کو سنکر آپ کے والد ماجد مولوی فتح علی صاحب مع اپنے فرزند خرد مولوی فرحت حسین صاحب کے خود بریلی پہونچے۔ اور ایکمدت دراز تک سید صاحب کی خدمت مین رہکر فیضیاب ہوے۔ پھر جبکہ سید صاحب بطرف ملک افغانستان ہجرت کرکے جانے لگے۔

مولوی فتح علی صاحب کو بوجہ کبرسنی اور مولوی فرحت حسین صاحب کو بوجہ صغر سنی پٹنہ کو واپس کردیا۔ اور اُنکو خلافت و اجازت بیعت لینے کی عطا کی۔ مولوی ولایت علی صاحب مع مولوی عنایت علی صاحب و مولوی طالب علی صاحب اپنے حقیقی بھائیون اور مولوی باقر علیصاحب و مولوی قمرالدین صاحب و میر عثمان علی صاحب اپنے قرابت دارون کے ہمرکاب سید صاحب ملک خراسان کو روانہ ہوگئے جب وہان پہونچکر رنجیت سنگھ سے جہاد شروع کیا اُسوقت سید صاحب نے ہر ایک نواب و خوانین صاحب حکومت کے پاس اپنے سفیر معہ مراسلات ہدایت آیات کے بھیجے منجملہ اُنکے مولوی ولایت علی صاحب کو زمان شاہ والی کابل اور دوست محمد خان اُنکے وزیر کے پاس معہ مراسلون کے بھیجا۔ جب آپ کابل مین پہونچے۔ تو زمان شاہ اور دوست خان و جملہ امراے کابل بہت تعظیم و توقیر سے پیش آئے۔ اور ایک عمدہ شاہی مکان مین آپ کو اُتارا۔ قریب ڈیڑھ مہینے کے آپ وہان رہے۔ روزانہ وعظ و نصیحت توحید و اتباع سنت و ترغیب جہاد کرتے رہے۔ اور سکھون نے جو جور و ظلم مسلمان رعایاے پنجاب پر کیے تھے۔ اونکو خوب واضح کرکے سنایا۔ اور حمیت و غیرت اسلامی کا جوش دلایا۔ ایک روز اثناے وعظ مین بالبدیہہ ایک قصیدہ فارسی زبان مین نہایت عمدہ دربارہ رد شرک آپنے پڑھکر سنایا۔ اُسکا ایک شعر یہ ہے ؎ فرمود رسول آشکارا ٭ من نیز برادرم شمارا ٭ یہ پورا قصیدہ ہدایۃ التوحید کے اخیر مین جو آپ کی تصنیفات سے ہے چھپ گیا ہے۔ من شاء فلینظر ھنا۔ جب جناب مولانا کابل سے واپس آئے۔ تو سید صاحب کا یہ خیال ہوا کہ ہندوستان کے ملکون مین ہادی بھیجکر دین حق کی ترویج کرانی چاہیئے۔ چنانچہ جناب مولانا مولوی سید محمد علیصاحب رامپوری اور جناب مولانا ولایت علی صاحب عظیم آبادی اس کام کے لیئے تجویز کیے گئے۔ ان دونون بزرگون کو سید صاحب نے اپنا خلیفہ کرکے ملک دکن کو روانہ کردیا۔ یہ دونون بزرگ سید صاحب کے عاشق تھے۔ انکو ہرگز مفارقت محبوب گوارا نہ تھی۔ انھون نے بہت معذرت کی۔ اور اس خدمت سے معافی چاہی۔ سید صاحب نے منظور نفرمایا۔ آخر یہ دونون بزرگ بچشم گریان و دل بریان حکم مرشد کو فرض سمجھکر وہان سے روانہ ہوے۔ ہندوستان مین پہونچکر جناب مولوی سید محمد علیصاحب روانہ مدراس ہوے۔ اور ہمارے مولانا علیہ الرحمۃ بطرف حیدرآباد دکن و بمبئی۔ مولانا اول حیدرآباد پہونچے۔ اور وعظ او نصیحت شروع کی۔ اس شہر کے ہر گلی و کوچہ مین آپ کی وعظ کا شہرہ ہوا نواب مبارزالدولہ برادر حقیقی نواب ناصرالدولہ والی حیدرآباد نے بھی سنکر چند عالمون کو دریافت حقیقت کے لیے آپ کے پاس روانہ کیا۔ جب وہ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوے۔ اور چند سوالون کا جواب باصواب پایا۔ تو فی الفور وہین آپ کی بیعت سے مشرف ہوے۔ اور نواب صاحب سے کل کیفیت جاکر بیان کی۔ نواب صاحب نے دوسرے روز دو عالم جو دربار مین نہایت معزز اور علم و فضل مین یکتاے روزگار تھے۔ یعنی مولوی زین العابدین و مولوی محمد عباس صاحبون کو آپ کی خدمت مین روانہ کیا۔ یہ حضرات بھی یہان پہونچکر بعد تھوڑی گفتگو کے مشرف

بہ بیعت ہوے۔ اور نواب صاحب سے جاکر آپ کی بزرگیون کا بیان کیا۔ تب تو نواب صاحب کو بھی بڑا شوق ہوا۔ فوراً آپ کو مدعو کیا۔ چونکہ نواب مبارز الدولہ خود عالم تھے۔ چند سوال کر کے تشفی قلبی اپنی حاصل کی۔ پھر وعظ سنا۔ اور بیعت سے مشرف ہوے۔ آپ نے پابندی شریعت اور ترک محرمات کی تاکید کی۔ آپ حیدرآباد اور اُسکے اطراف مین برابر دورو سیر کرتے رہے۔ اُس ملک مین لاکھون آدمی آپ کی بیعت سے مشرف ہوے۔ حیدرآباد مین آپنے ایک رئیس مرزا واحد بیگ مرحوم کی لڑکی مسماۃ مراد النسا بیگم سے شادی کی۔ ف چنانچہ حیدآباد ہی مین مولوی عبداللہ صاحب خلف اکبر ۱۲۴۶ھ ہجری مین پیدا ہوے۔ اوسکے بعد بڑے حضرت بمبئی اور سورت کی طرف تشریف لیگئے۔ آپ ملک دکن ہی مین تھے کہ افغانستان مین معرکہ بالاکوٹ مین حضرت سید صاحب کی خبر شہادت گوش زد ہوئی۔ ادھر عظیم آباد مین آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوگیا۔ آپ طرف عظیم آباد اپنے وطن کے مراجعت فرما ہوے۔ اثناے راہ مین جبل پور و برہان پور و نرسنگ پور و سیونی وغیرہ کا دورو سیر کرتے ہوے۔ عرصہ دو برس مین مع عیال و اطفال اپنے مکان عظیم آباد پر پہونچے۔ یہان پہونچکر رحمت اللہ پسر دومی آپ کے پیدا ہوے آپ نے عظیم آباد مین پہونچکر وعظ توحید و ترک بدعات کا شروع کیا۔ آپکے

ف۔ مرزا واحد بیگ مرحوم ایک رئیس جاگیردار حیدرآباد نظام مین تھے اونکے دو بیٹے مرزا سردار بیگ مرحوم و نواب شاہ سوار بیگ مرحوم تھے اور ایک بیٹی مسماۃ مراد النسا بیگم جنکی شادی ساتھ حضرت جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمتہ و الغفران کے ہوئی۔

مرزا سردار بیگ مرحوم بڑے عالم و فاضل صوفی مشرب تھے آپ نے اپنی پدری جاگیر مین سے کچھ حصہ نہین لیا سب چھوٹے بھائی کو دیدیا خود قرآن شریف لکھکر ہدیہ کر کے اپنی گذر اوقات کرتے صبح سے بارہ بجے تک درس و تدریس کا شغل رہتا قرآن و تفسیر و فقہ و جملہ علوم معقول و منقول کا درس دیتے بہت سے علما و فضلا اوسمین جمع ہوتے۔ اور بعد نماز ظہر مراقبہ وغیرہ کا شغل رہتا بہت سے شایقین اوسمین بھی جمع ہوتے الغرض آپ حیدرآباد کے نامی و گرامی و ممتاز با اوقات آدمیون مین تھے آپ لاولد بعمر ہفتاد سالگی اس دنیا سے رخصت ہوے اسوقت بھی مزار آپ کا وہان مرجع خاص و عام ہے ہر سال اُنکا عرس بڑے دھوم دھام سے ہوتا ہے۔ مرزا شاہ سوار بیگ بہادر مرحوم اپنی پدری گدی پر جاگیردار منصب دار والی حیدرآباد کیطرف سے بحال ہوے اونکے صاحبزادے مرزا نواب شمشیر بیگ بہادر اسوقت موجود ہین اور نواب ممدوح کی ہمشیرہ کے نواسے میر نواب علی صاحب بھی اسوقت موجود ہین ۱۳۱۰ھ ہجری مین جب عزیزی ڈاکٹر آیت اللہ حیدرآباد گئے تھے تب نواب صاحب ممدوح بڑی خاطر و مدارات سے پیش آئے اور اپنے محل سرا سے مین لیجا کر سب عورتون سے ملاقات کرائی اور ایک گھڑی طلائی ہدیہ دی اور مبلغ پچاس روپیہ خرچ آمد و رفت کا دیا۔

عزیزون کو بہ استماع خبر شہادت سید صاحب پژمردگی ہوگئی تھی۔ آپ نے کلمات طیبات سے اُنکو تر و تازہ کیا۔ پھر سب نے آپ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی۔ آپ نے اپنے منجھلے بھائی مولوی عنایت علی صاحب کو واسطے وعظ و نصیحت کے ملک بنگالہ کو روانہ کیا۔ اور جناب شاہ محمد حسین صاحب خلیفہ سید صاحب کو جو آپ کے ماموں ہوتے تھے۔ محلہ نمو ہیہ کی جمعہ مسجد مین وعظ و جماعت کی تاکید کی۔ اور دورہ و سیر چھپرہ و مظفرپور و اطراف پٹنہ کو بھی ذمہ شاہ صاحب کے مقرر کیا۔ قریب دو برس کے آپ عظیم آباد مین رہے۔ اس عرصہ مین ہزار ہا خلقت کو فائدہ پہونچا۔ بعد اسکے ملک بنگال کو روانہ ہوے۔ وہان کچھ روز تک دورہ کر کے خلقت کو ہدایت کرتے رہے۔ پھر عزیمت سفر حج کی کر کے مع عیال و اطفال مکہ معظمہ پہونچے۔ اور ہزار ہا عرب بیعت سے مشرف ہوے۔ عبد اللہ سراج جو ایک بہت بڑے محدث وہان تھے اُنسے سند حدیث بھی آپ نے حاصل کی عبد اللہ سراج فرماتے تھے کہ مولوی صاحب نے حدیث کی لفظون کی سند مجھسے لی اور معانی کی سند مین نے مولوی صاحب سے حاصل کی۔ بعد فراغت از حج و زیارت مدینہ منورہ آپ ملک یمن کو روانہ ہوے اور تمامی اطراف ملک یمن و نجد و دایبہ و مسقط و حضرموت و مخا و ہدیدہ وغیرہ مین دورہ و سیر کرتے رہے۔ اور قاضی علی شوکانی رح سے ملکر سند حدیث بھی حاصل کی۔ اونکی تصنیفات مین سے چند کتابین درۃ البہیہ وغیرہ اُنسے لین۔ اس دورہ و سیر مین آپ کے پسر دومی رحمت اللہ کا انتقال ہوا اور اوسکا نعم البدل مولوی ہدایت اللہ پسر سیومی بمقام ہدیدہ آپ کے پیدا ہوے۔ بعد چند سال آپ ملک عرب سے مراجعت کر کے بسواری جہاز کلکتہ پہونچے۔ یہان مولوی عبد الرحمن پسر چہارمی متولد ہوے کلکتہ سے چلکر بنگالہ کی دورہ و سیر کرتے ہوے اپنے بھائی مولوی عنایت علی صاحب کو جو اوسوقت تک ملک بنگال مین تھے ساتھ لیکر عظیم آباد مین پہونچے اسکے بعد اونہین واسطے مقابلہ گلاب سنگھ وغیرہ اقوام سکھ کو بالاکوٹ کو روانہ کیا۔ اور خود ملک بنگال اور صوبہ بہار کے لوگون کی ہدایت مین مصروف ہوے انھین دنون مین نواب مبارز الدولہ حیدر آبادی اور اونکے بھائی ناصر الدولہ مین کچھ ناچاقی ہوگئی۔ سرکار انگریزی تک نوبت پہونچی۔ نواب مبارز الدولہ قید ہو گئے۔ اس سبب سے مولوی زین العابدین اور مولوی محمد عباس حیدر آبادی مع اور چند علماء کے بھاگ کر عظیم آباد پہونچے۔ جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ نے اونکو بہت خاطر داری سے اپنے مکان مین رکھا۔ اور پھر ہر ایک کو خلافت دیکر بنگالہ اُڑلیسہ و الہ آباد وغیرہ کو دورہ و سیر کیلیے روانہ فرمایا۔ انھین دنون مین مولوی

احمداللہ و مولوی فیاض علی و مولوی یحییٰ علی و مولوی اکبر علی ہر چہار پسران مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہم نے بڑے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور مولوی عبدالکریم پسر پنجمی آپ کے یہان پیدا ہوے۔ مولوی عبدالکریم موصوف ابھی چند مہینے کے تھے۔ کہ آپ کی اہلیہ حیدرآبادی کا انتقال ہوا۔ اس عرصے مین جناب مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کی بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔ مولوی صاحب ممدوح نے مسماۃ جمیلۃ النسا اپنی صبیہ بیوہ کا (جنکے شوہر مولوی قمرالدین صاحب معرکہ پنجتار مین شہید ہو چکے تھے) نکاح ثانی ساتھ جناب مولانا علیہ الرحمۃ کے کردیا۔ یہ سب سے پہلا نکاح ثانی تھا۔ جو عظیم آباد کے شریف اور نامی خاندان مین ہوا۔ اس نکاح کا بڑا شور و غل عظیم آباد اور اوسکے اطراف مین ہوا۔ اس نکاح کے بعد بڑے حضرت نے اس مردہ سنت نکاح ثانی کو خوب جاری کیا۔ ہزارون بیوون کے نکاح کرادیے شمس العلما مولوی محمد حسن مرحوم آپ کے چھوٹے بیٹے اس نکاح ثانی سے بطن صبیہ مولوی الٰہی بخش مرحوم سے پیدا ہوے۔ مولوی محمد حسن مرحوم ابھی چند مہینے کے تھے۔ کہ جناب مولانا مع جناب مولوی فیاض علی و مولوی یحییٰ علی و مولوی اکبر علی علیہم الرحمۃ کے ملک افغانستان کو روانہ ہوگئے۔ اور یہان مکان پر اپنے چھوٹے بھائی مولوی فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا جانشین مقرر کرگئے۔ اور مولوی عبداللہ صاحبزادۂ کلانی کو بھی ساتھ لے لیا۔ اور سب عیال واطفال کو یہین چھوڑ گئے۔ بالاکوٹ مین پہونچکر معلوم ہوا۔ کہ مولوی عنایت علی آپ کے منجھلے بھائی تین برس سے راجہ گلاب سنگھ والی کشمیر سے کارزار مین مصروف ہین۔ بڑے حضرت کے پہونچنے پر منجھلے حضرت نے تمام کارخانہ جہاد کو آپ کے سپرد کیا۔ اور خود مع جملہ مجاہدین کے بڑے حضرت کے ہاتھ پر بیعت امارت کی کرلی۔ وہان پہونچکر ڈیڑھ دو برس تک آپ بھی گلاب سنگھ کے ساتھ جنگ مین مصروف رہے۔ اس اثنا مین ملک پنجاب گورنمنٹ برطانیہ کے تصرف مین آگیا تھا۔ جب گلاب سنگھ کا اکثر ملک مجاہدین کے قبضے مین آگیا۔ اور وہ تاب مقابلہ کی نہ لاسکا۔ مایوس ہوکر سرکار انگریزی سے اعانت کا خواہان ہوا۔ اُسوقت گورنمنٹ انگریزی نے ایک خط بنام مولوی ولایت علی و مولوی عنایت علی علیہما الرحمۃ کے لکھا۔ کہ گلاب سنگھ نے سرکار انگریزی سے معاہدہ کیا ہی۔ اور بموجب اوس معاہدہ کے اب وہ گورنمنٹ کی حمایت مین ہی۔ اب اُس سے لڑنا عین گورنمنٹ سے لڑنا ہی۔ لہذا تمکو چاہیے کہ اب اُس سے مت لڑو۔ اس تحریر کے تھوڑے دن کے بعد انگیو صاحب اور لمهزن صاحب دو افسر مع فوج کے واسطے اعانت راجہ گلاب سنگھ کے پہونچے

ان افسرون نے اُس ملک کے کنارے پر اپنے لشکر کا قیام کرکے ملکی لوگون کو مجاہدین سے برگشتہ کرکے ایک روز مقررہ پر سارے ملک مفتوحہ مین غدر کرا دیا۔ اُس روز جابجا آپ کے عُمّال اور اہالیان پولیس اچانک قتل کیے گئے۔ اور سید ضامن شاہ رئیس بالاکوٹ جو اصل معاون مجاہدین کا تھا۔ وہ بھی بیوفا ہوگیا۔ تب بڑے حضرت نے اوس ملک کو چھوڑکر سوات کے ملک مین سید اکبر بادشاہ کے پاس جانا چاہا۔ مگر بالاکوٹ سے سوات تک جانے مین رہستہ کے اندر انگریزی عملداری پڑتی تھی۔ اسواسطے ان حضرات نے افسران فوج انگریزی سے جو وہان موجود تھے۔ انگریزی عملداری سے گذر جانیکی اجازت چاہی۔ ان افسرون نے بخوشی اس درخواست کو منظور کرکے یہ اقرارنامہ لکھکر بھیجدیا۔ کہ آپ کو بہ امن وامان انگریزی عملداری سے ملک سوات مین جانیکی اجازت دیجاتی ہی۔ تب یہ دونون حضرات مع لشکر مجاہدین بالاکوٹ سے بجانب سوات روانہ ہوکر جب سرکاری عملداری مین پہونچے تو فوج انگریزی نے اونکا محاصرہ کرلیا۔ اور وہ افسران فوج جنھون نے باامن وامان عبور کرانے کا وعدہ کیا تھا۔ فوج انگریزی سے بدل گئے اور موجودہ کمانڈر فوج انگریزی نے اُس عہدنامہ کو اس دلیل سے کالعدم کردیا۔ کہ اُن افسرون کو ایسا عہد کرنیکا اختیار نہ تھا۔ اونھون نے اپنی راے سے بلامنظوری گورنمنٹ یہ عہد کیا تھا۔ لہذا اوسکی تعمیل ہمپر ضروری نہین۔ اوسوقت مجاہدین وجملہ فوج لڑنے کو تیار تھی مگر جناب مولانا نے اپنی عادل گورنمنٹ سے لڑنا مصلحت نہ سمجھکر اطاعت افسران انگریزی کی اختیار کرلی۔ اون افسرون نے مولانا کو بجاے جانے سوات کے مع لشکر طرف لاہور کے روانہ کردیا۔ یہ دونون حضرات مع فوج وتوپخانہ وغیرہ سامان جنگ زیر نگرانی افواج انگریزی لاہور مین پہونچے۔ اون ایام مین جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر پنجاب کے تھے۔ صاحب بہادر نے استقبال کرکے مولویصاحب کو لاہور مین لائے۔ اور بعد بہت گفتگو کے یہ بات قرار پائی کہ یہ دونون حضرات مع ہندوستانی مجاہدین کے اپنے وطن کو واپس جائین۔ اور کل اسلحہ مع توپخانہ گورنمنٹ کے ہاتھ فروخت کرکے اُسکی قیمت سے نوکران فوج کی بقایاے تنخواہ دیکر برخاست کردین۔ اوسوقت صرف پانچسو مجاہدین آپ کے ساتھ رہ گئے تھے۔ سرجان لارنس صاحب بہادر نے گورنمنٹ کی طرف سے مع کل مجاہدین کے آپ کی دعوت کی۔ دوسرے روز صاحب ممدوح نے خود اپنے بنچ سے دعوت دی۔ تیسرے روز مولوی رجب علی صاحب نے جو میرمنشی کمشنری پنجاب کے تھے۔ دعوت کی۔ بعد اسکے یہ لوگ بہ اعزاز واکرام تمام طی مراحل کرتے ہوے مع فوج مجاہدین

پٹنہ پہونچے۔ اول آپ صاحب کمشنر پٹنہ کی کوٹھی پر تشریف لیگئے۔ اوس روز تمام شہر کا ہجوم آپ کے دیدار کیلئے اوس کوٹھی پر موجود تھا۔ صاحب کمشنر استقبال کرکے آپ کو اندر کوٹھی کے لیگئے۔ اور فرمایا کہ گورنمنٹ کا حکم ہو کہ آپ دو نون آدمیون سے دو دو ہزار روپیہ کا مچلکا میعادی دو برس کا لیا جائے۔ چنانچہ اوسی وقت دو مچلکے تحریر ہوکر داخل ہوگئے۔ پھر آپ وہان سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر تشریف لائے۔ اور بدستور سابق وعظ و نصائح و مراقبہ و مشاہدہ مین مصروف ہوے۔ بڑے حضرت کا دستور تھا۔ کہ بعد نماز صبح خود لوگون کو توجہ دیتے۔ صدہا آدمی اوس حلقہ مین ہوتے۔ اور نو آموز لوگون کو جناب مولوی فیاض علی و مولوی یحییٰ علی و مولوی اکبر علی علیہم الرحمۃ قواعد و آداب نشست مراقبہ و مواقع لطائف اور اوسپر دھیان کرنا تعلیم کرتے۔ اور بعد نماز ظہر آپ درس دیتے۔ اور مولوی عبداللہ خلف اکبر آپ کے قاری ہوتے۔ اور دوسرے علما ایک ایک تفسیر ہاتھ مین لے بیٹھتے صدہا مریدون کا ہجوم ہوتا۔ عصر تک یہی مشغلہ رہتا۔ بعد چندے مولوی عنایت علی صاحب دوره سیر بنگالہ کو تشریف لیگئے۔ اس اثنا مین مولوی اکبر علی صاحب فرزند خرد مولوی الٰہی بخش صاحب کا بعارضہ وبائی انتقال ہوگیا۔ اونکی بیوہ کا جو صاحبزادی خرد شاہ محمد حسین صاحب کی تھین۔ بعد انقضائے ایام عدت منجھلے حضرت سے نکاح ثانی ہوگیا۔ یہ دوسرا نکاح ثانی اس خاندان مین تھا۔ جو بڑے دھوم دھام سے سرانجام پایا۔ تمام اہل برادری اور جملہ مریدان جمع ہوے۔ دعوت ولیمہ ہوئی۔ اس نکاح مین دو سنت نبوی پر عمل ہوا۔ ایک تو نکاح ثانی دوسرے یہ کہ جناب منجھلے حضرت وہان موجود نہ تھے ملک بنگال مین تھے۔ یہان اونکی طرف سے نیا بتاً بڑے حضرت نے ایجاب و قبول کیا۔ جیسے نجاشی بادشاہ حبش نے حضرت ام المومنین ام حبیبہ بنت ابوسفیان کا نکاح ساتھ جناب رسالتمآب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کرکے مدینہ منورہ کو بھیجدیا تھا۔ اسی طرح پر بڑے حضرت نے بھی اس نکاح کو انجام دیکر اس بی بی کو پاس منجھلے حضرت کے بنگالہ کو بھیجدیا۔ انھین دنون مین ایک اور سنت پر آپنے عمل کیا۔ ایک شخص عبد الغنی نام ساکن نگرنہسہ جو بہت عرصے سے قافلے مین رہا کرتے تھے۔ اور ایک عورت بیوہ وہ بھی زنانہ مکان مین عرصے سے تھی۔ ان دونون کا نکاح آپ نے کردیا۔ اور مہر تعلیم قرآن آپ نے مقرر کیا یعنی پارہ عم اُس عورت کو پڑھا دو۔ اسی عرصے مین ایک اور سنت حضرت نے ادا کی۔ وہ یہ کہ یہان کے شریفون مین دستور تھا کہ جبتک زوجۂ اولی زندہ رہتی۔ کوئی

کوئی برادری والا اوسکی دوسری شادی کے واسطے اپنی بیٹی نہ دیتا تھا۔ اس رسم کو بھی آپ نے توڑا۔ سماۃ رشیدن بنت حکیم احمد علی مرحوم از محل اولی کی شادی ساتھ مولوی فرحت حسین غفراللہ لہ کے باوجود موجودگی زوجہ اولی کے کردی۔ اسی طرح پر دوسری لڑکی حکیم صاحب ممدوح کی شاہ آبادی وجود موجودگی زوجہ اولی کے حکیم ارادت حسین صاحب سے کردی۔ اور یہ دونون شادیان بہت دھوم دھام سے انجام پائین۔ اسی اثنار مین آپ نے اپنے دو صاحبزادون کی شادیان یعنی مولوی عبداللہ و مولوی ہدایت اللہ کی اپنے چھوٹے بھائی مولوی فرحت حسین کی دو لڑکیون کے ساتھ کردی۔ ان دونون شادیون کو ایسی سادگی سے انجام دیا۔ کہ ایک جوڑا کپڑا بھی نیا واسطے دولھا یا دُلھن کے نہین بنایا۔ بلکہ پرانے کپڑون کو پیوند لگا کر پہنا دیا جیسا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری لاڈلی بیٹی بتول فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا تھا۔ مگر ہان آپ نے ولیمہ بہت بڑا کیا۔ تمام اہل برادری اور حضرت سیدۃ النساء جملہ مریدان عورت و مرد قریب پانچ چھ ہزار کے جمع ہوے۔ اور سب کے روبروُ اسی پیوند دار کپڑون مین نکاح پڑھایا گیا الغرض آپ کا خیال تھا کہ جہانتک ہوسکے۔ ہر چھوٹی بڑی سنت ادا کیجاوے۔ آپکا معمول تھا کہ روزانہ بعد نماز صبح مراقبہ کے واسطے آپ لوگون کو بٹھاتے اور بعد نماز ظہر درس قرآن مجید کا دیتے اور چونکہ بروز جمعہ جمعہ مسجد ٹمو ہیہ مین جناب شاہ محمد حسین صاحب کا وعظ ہوتا۔ لہذا آپ نے اپنا وعظ شب سہ شنبہ کو بعد نماز مغرب کے مقرر کیا۔ ہر شب سہ شنبہ کو آپ اپنے مکان مین جو ایک بہت بڑا وسیع مکان تھا وعظ فرماتے۔ کمرے مین ایک جانب تخمیناً پانچ چھ سو عورتین جمع ہوجاتین۔ اور دوسری جانب مرد ہوتے۔ تخمیناً پانچ چھ ہزار۔ اور آپ بیچ مین بیٹھتے۔ بڑے بڑے علمار و فضلار جمع ہونے یہ عجب پر تاثیر وعظ ہوتا۔ کہ لوگون کا حال دگرگون ہوجاتا۔ اگر قیامت کا بیان ہوتا۔ تو اُسکی تصویر سامعین کی آنکھون کے سامنے کھنچ جاتی۔ وقس البواقی۔ اہل علم لوگ بھی اس وعظ سے علمی فائدہ اُٹھاتے۔ اور امی بھی بہرہ ور ہوتے۔ نماز عیدین آپ اپنے گھر مین پڑھتے۔ ایک طرف عورتین ہوتین۔ اور دوسری طرف مرد۔ ہزارہا آدمیون کا مجمع ہوتا۔ نماز تراویح بیس روز تک مسجد مین ہوتی۔ اور عشرہ اخیر مین مکان مین ہزارہا عورت و مرد بدستور وعظ جمع ہوتے۔ تمام رمضان وقت افطار دعا رہوتی۔ بہ آواز بلند دیر تک۔

ف آپ کی وعظ کا ذکر جناب نواب محمد صدیق حسن خانصاحب مرحوم قنوجی ثم بھوپالی نے اپنی کتاب اتحاف النبلاء المحدثین اور ابقاء المنن مین لکھا ہے جسکا جی چاہے وہان ملاحظہ کرلے۔

کمرے مین ایک طرف مرد اور ایک طرف عورتین جمع ہوتین۔ اور مجمع کثیر ہوتا۔ رمضان کی دعا و تراویح کی شرکت کیواسطے مرد و عورت صدہا دور و دراز دیہاتون سے آتے۔ اور تمام ماہ رمضان یہین قیام کرتے۔ اونکا دو وقتہ کھانا افطار و سحری یہین سے انجام پاتا۔ اسی دو برس کے عرصے مین آپ کے گھر مین مسماۃ زینب دختر پیدا ہوئی۔ اور ڈیڑھ برس کی ہوکر گذر گئی۔ اور ایک دوسری دختر مسماۃ شاکرہ پیدا ہوئین۔ اس عرصے مین آپ نے اپنے دولتخانہ کو فرش و فروش جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے بھی خوب آراستہ و پیراستہ کیا۔ بعد اسکے آپ ہاتھ جھاڑ کر کھڑے ہوگئے۔ اور مولوی یحییٰ علی اور پانچ چھہ دوسرے شخصون کو جو ہراہ ایک گھوڑے سوار تھے۔ ہمراہ لیکر روانہ ہوگئے۔ اور مولوی عبداللہ اپنے خلف اکبر اور مولوی فیاض علی صاحب کو حکم دیگئے۔ کہ تم لوگ اسباب سفر تیار کرکے اور بیل گاڑیون پر لادکر مع کل عیال و اطفال ایک ہفتہ کے اندر روانہ ہوکر جلد مجھ سے آکر ملو۔ یہ پچھلا قافلہ اہل عیال کا تخمیناً دو اڑھائی سو کا ہوگا۔ یہ مکان جہان صدہا مرد و عورت روزانہ رہا کرتے تھے۔ ایکدم بالکل خالی ہوگیا۔ صرف پانچ مرد اور دو عورتین رہگئین۔ یہ عورتون کا قافلہ مقام زمنیہ ضلع غازی پور مین آپ سے جاکر ملا۔ آپ غازی پور بھی تشریف لیگئے۔ اور وہان جناب مولانا محمد فصیح قدس سرہ العزیز کے آپ مہمان ہوے۔ مولانا نے جب بڑے حضرت کے آنے کی خبر سُنی۔ دو کوس آگے جاکر استقبال کرکے لائے۔ اور تمام قافلہ کو مسجد مین جگہ دی۔ اور عورتون کو زنانہ مکان مین۔ اور خاص بڑے حضرت کو اپنے رہنے کے حجرے مین۔ اور دونون وقت زنانہ مکان سے کھانا لاتے۔ اور بڑے حضرت اور مولانا فیاض علی اور مولانا یحییٰ علی علیہم الرحمۃ کا ہاتھ خود دُھلاتے اور کھانا کھلاتے۔ اور پس خوردہ کو تبرکاً خود مع اہل و عیال تناول فرماتے۔ جناب مولانا ممدوح نے وقت رخصتی کے بڑے حضرت کو نہایت تاکید کے ساتھ فرمایا کہ جب کبھی آپ کا کوئی قاصد پورب کو جائے۔ ضرور ہمسے ملتا جائے۔ اور جب وہان سے پھرے ضرور ہمسے ملے۔ جناب مولانا موصوف قدس سرہ نے بڑے حضرت کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جو بڑے بزرگون کے ساتھ کرنا چاہیے۔ الغرض بڑے حضرت وہان سے رخصت ہوکر دیہہ بدیہہ قریہ بقریہ شہر بشہر وعظ و نصیحت و ہدایت کرتے ہوے عرصہ ڈیڑھ برس مین دہلی پہونچے۔ باعث طوالت مین نے اُن کیفیتون کو قلم انداز کردیا۔ دہلی مین آپ نے قریب دو مہینے کے قیام کیا۔ جامع فتحپوری کے قریب ایک بہت بڑا مکان عالیشان کسی رئیس کا تھا۔ اوسکو لوگون نے بھوتاہا سمجھکر چھوڑ دیا تھا۔ اور وہ مقفل تھا آپ اُسی مین جاکر اُترے۔ روزانہ آپ کا وعظ

متفرق جگھون پر ہوتا۔ اور جمعہ کے روز فتحپوری مسجد مین تمام اہل دہلی اور اطراف وجوانب کے دور دور سے لوگ آتے اور وعظ سنتے۔ اسی دہلی مین آپ کے بشر یششمی از بطن محل ثانی اللہ محمد حسین پیدا ہوے۔ مولوی امام علی صاحب اُستاد زینت محل اور مولوی مومن خانصاحب مشہور ومعروف شاعر بادشاہی بھی وعظ مین تشریف لاتے۔ اور بیعت حاصل کی۔ ان دونون نے بہادر شاہ بادشاہ سے جاکر کل حال بیان کیا۔ بادشاہ اور زینت محل نے اشتیاق اپنا ظاہر کیا۔ بادشاہ نے اُنھین دونون کو پیام دعوت دیکر بڑے حضرت کی خدمت مین بھیجا۔ آپ نے معذرت کے ساتھ انکار کیا۔ بادشاہ کی طرف سے بہت کچھ اصرار ہوا۔ بناچاری آپ نے قبول کیا۔ اُس دن بادشاہ نے دیوان خاص مین اجلاس فرمایا۔ اور تخت شاہی کے نیچے فرش بچھوایا۔ بڑے حضرت مع صاحبزادگان واہل قافلہ کے کہ تخمیناً چھپّن آدمی ہونگے قلعہ مین تشریف لیگئے۔ بادشاہ نے تخت سے اُترکر لب فرش تک استقبال کیا۔ بڑے حضرت سے معانقہ ومصافحہ کیا۔ اور باقی لوگون سے آپ کے ہمراہیون مین سے ہر ایک سے مصافحہ کیا۔ اور پھر تخت کے نیچے جو مسند تکیہ لگا ہوا تھا اوسپر ایک طرف خود بیٹھے۔ اور ایک طرف بڑے حضرت کو بٹھایا۔ اور کل ہمراہی اُسی فرش پر بیٹھے۔ ہر ایک کے ساتھ تواضع عطر دہان کی کیگئی۔ اُسوقت رزیڈنٹ بہادر دہلی ودیگر امرا و وزرا اپنی اپنی جگہ پر باقاعدہ کھڑے ہوگئے۔ صاحب رزیڈنٹ مورچھل لیکر بادشاہ کے سر پر ہلانے لگے بادشاہ سلامت نے بعد مزاج پرسی وجہ گذران پوچھی۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ہی کے بزرگون کا عطیہ ہی۔ کہ جس سے اسوقت تک گذراوقات ہورہی ہی۔ یہ سنکر بادشاہ آبدیدہ ہوے۔ اسکے بعد وعظ شروع ہوا۔ پہلے آپ نے یہ آیت قرآن فرمائی۔ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر الخ۔ اس آیت مین جو دنیا کی بے حقیقتی وبے ثباتی کا بیان ہی۔ نہایت زور وشور کے ساتھ واضح طور پر بیان کیا گیا۔ پھر جب آپ اُس آیت مین عذاب شدید تک پہونچے وزیر اعظم نے جھک کر حضرت کے کان مین کہا کہ بادشاہ سلامت کے سامنے عذاب کا بیان مت کیجیے۔ یہان دستور ہی کہ جو عالم وفاضل وعظ کہتے ہین جنت ہی کا بیان کرتے ہین دوزخ عذاب قبر وغیرہ کا بیان نہین کرتے۔ بڑے حضرت نے وزیر کی بات پر کچھ خیال نہ کیا۔ اور عذاب قبر وہنگامہ محشر اور دوزخ کا بڑے شد ومد سے کیا۔ کہ جسکو سنکر بادشاہ اور زینت محل شاہزادگان وجملہ حضار مجلس بہت متاثر ہوے۔ اور زار زار رونے لگے۔ بعد وعظ اشعار شاہ ظفر کو درباب ترک دنیا رزیڈنٹ بہادر نے جو ایک کاغذ پر لکھے ہوے تھے۔ پڑھنا شروع کیا۔ بڑے حضرت نے اُسکی بہت کچھ تعریف کی۔

آپ وہان سے رخصت ہوے اپنے ڈیرے مین پہونچے۔ تو پاس خوان کھانون کا پہونچا۔ اور مولوی امام علیصاحب اور نواب مومن خانصاحب بادشاہ کی طرف سے پیغام لائے۔ بادشاہ کی خواہش ہے کہ یہان سے اوٹھکر قلعہ کے اندر پادشاہ کے مکان کے قریب آپ رہین۔ تا بادشاہ نماز تراویح آپ ہی کے پیچھے ادا کرین۔ اور تمام رمضان آپ کا وعظ سنا کرین۔ مگر آپ نے مصلحتاً اس بات کو منظور نہ کیا۔ اور بہت کچھ معذرت کہلا بھیجی وہ تاریخ ۲۹ شعبان کی تھی۔ فی الفور معہ جملہ ہمراہیو نکے کوچ کرکے دہلی سے جمنا پار پہونچے۔ اوسوقت تمام شہر مین جو یکبارگی خبر آپ کی روانگی کی پہونچی۔ لوگ متعجبانہ دوڑے۔ اور صدہا آدمی کا ہجوم جمنا پار آپ کے پاس ہوگیا۔ اوسی وقت رمضان کا چاند بھی دکھائی دیا۔ لوگون کا اصرار تھا کہ آپ رمضان بھر یہان تشریف رکھین۔ مگر آپ نے ہر ایک کو مصلحت اندیشی فرماکر تسکین دی۔ اور رخصت کیا۔ علی الصباح وہان سے کوچ کرکے منزل بمنزل کھتے کی سرائے مین پہونچے۔ اور چند روز وہان مقیم رہے۔ مولانا عنایت علیصاحب آپ کے منجھلے بھائی جب دہان پہونچے۔ آپ دونون بھائی مع دوچار ہمراہیون کے گھوڑون پر سوار آگے کو روانہ ہو گئے۔ اور مولوی عبداللہ صاحب کو حکم دے گئے۔ کہ ساتھ کے آدمی جو اوسوقت قریب ڈھائی سو کے تھے۔ تھوڑا تھوڑا کرکے روانہ کردینا اور خود معہ جملہ اہل و عیال بہت جلد جلد طی منزل کرتے ہوے چلے آو۔ الغرض بڑے حضرت ملک سوات مین پاس سید محمد اکبر بادشاہ کے پہونچے۔ سید اکبر نے تمام فوج لیکر آپ کی پیشوائی کی۔ اور سب لوگ یکے بعد دیگرے وہان پہونچتے گئے۔ آپ وہان پہونچکر تعلیم و تلقین مین لوگون کی مصروف ہوے۔ اور فجر کو صدہا آدمیون کا حلقہ مراقبہ مین بیٹھتا اور ارشاد و توجہ دیا جاتا۔ اور بعد ظہر درس ہوتا۔ تفسیر و حدیث پڑھائی جاتی اور چونکہ وہ ملک سرحد ہے بغیر سپہگری کے وہان کوئی رہ نہین سکتا۔ لہذا ایک وقت فن سپہگری کی تعلیم اور قواعد و پریڈ بھی ہوا کرتی۔ اسی طرح پر آپ قریب تین برس وہان زندہ رہکر بعارضہ خناق بماہ محرم سنہ ۱۲۶۹ ہجری چونسٹھ برس کی عمر مین رہگرای خلد برین ہوے آپ کا مزار ایک بستی ستھانہ مین ہو جو وہی ملک سوات مین ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ـــ

آپکی تاریخ وفات از نتائج فکر جناب شاہ محمد واعظ رحمتہ اللہ علیہ ساکن محلہ نعموہیہ سے

ولایت علے رہبر دین حق | بماہ محرم چو شد زیر خاک
بگوازسر آہ سال وفات | شدہ جائے سیرش بفردوس پاک ١٢٦٩ھ

ولہ

ازسر آہ گفت ملہم غیب | مہر دین رفت از جہان افسوس ١٢٦٩

اور دخل خلد ١٢٦٩ھ اسے بھی آپ کی تاریخ وفات نکلتی ہے۔

تاریخ وفات حضرت ممدوح از نتیجہ فکر جناب حضرت اخی مولوی احمد کبیر صاحب مرحوم پھلواروی

نام ممدوحم مرکب از ولایت باعلی است | عظیم آبادی و در راہ حق یک دم نخفت
او دراجرائے صلوٰۃ وصوم وہم حج و زکوٰۃ | گوہرے نگذاشت کز الماس وعظ خود نہ سفت
در محرم ہفتدہ بود ست کز حکم قضا | روح پاکش شد بجنت او بزیر خاک خفت
سال نقلش خواستم در فقرہ اوصاف او | گفت ہاتف حبذا آن میدہم من با تو سفت
گفتم ایندم زود فرما ازسر انصاف او | مولوی وغازی وحامی دین پاک گفت ١٢٦٩ھ

تاریخ انتقال از نتیجہ فکر جناب مولانا محمد سعید قدس سرہ

ولایت علے العالم المتورع | توفی بالجھرۃ للدین ناصر
وھذا الذی قد طاب حیا ومیتا | فارخ فقلبی طاب غاز مھاجر ١٢٦٩ھ

نواب سید صدیق حسن خان صاحب بھوپالی آپ کا ذکر اتحاف النبلاء المحدثین وتقصار من جیود الاحرار وابقاء المنن مین کرتے ہین۔ چنانچہ ابقاء المنن ص١٢ مین ہی۔ پھر مولوی ولایت علی بمولوی عنایت علی قنوج مین تشریف لائے۔ میرے مکان پر آئے۔ اپنے اہل بیت کو واسطے ملاقات والدہ مرحومہ کے بھیجا۔ جامع مسجد قنوج مین چند جمعہ تک وعظ کہا۔ مجھسے کہ گئے کہ تم کتاب بلوغ المرام ضرور پڑھنا۔ مین اُسوقت بارہ تیرہ برس کا ہونگا۔ اُس کہنے کا نتیجہ بعد ایک مدت دراز کے یہ ظاہر ہوا کہ مین نے بلوغ المرام کی شرح لکھی۔ جو اثر سریع مین نے وعظ مولوی ولایت علی مرحوم مین پایا کسی کی وعظ مین دیکھا نہ سُنا۔

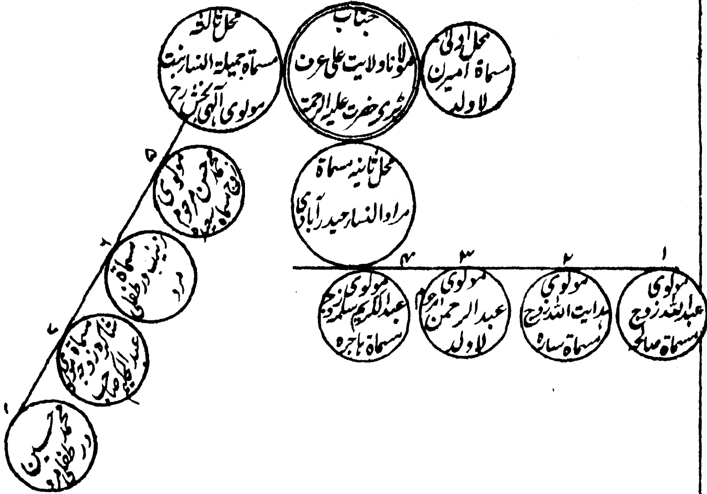
اُنکے پاس بیٹھنے سے دل دنیا سے سرد ہوجاتا تھا اور دین کا جوش نئے دل سے اُٹھتا تھا۔ رحمہ اللہ۔ یہ مصرع مین نے انھین سلئے ذکرلیا تھا۔ ع ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کرینگے۔ انتہے۔ آپ جوانی مین نہایت تیز و چالاک تھے۔ مگر بعد صحبت حضرت سید صاحب آپ کا رنگ بالکل بدل گیا۔ آپ کے چہرۂ مبارک سے غربت و مسکینی و خضوع و خشوع صاف نمایان تھی۔ آپ کے روے مبارک سے حزن و ملال و فکر ہمہ وقت متراوش ہوتا۔ آپ کا حلیہ شریف یہ ہے۔ قد میانہ مائل بطول رنگ سانولا بدن بلغمی ہاتھ پانون پر گوشت ابرو پیوستہ داڑھی گھنی اوسط درجہ کی۔ مگر آپ اوسکو چھانٹا کرتے۔ رات کو اکثر زیر سما رکھڑے ہوکر ہاتھ کو بلند کرکے دعا کرتے۔ اور کبھی دن کو دوپہر کے وقت بھی اسی کیفیت سے دعا کرتے۔ آپ کا لباس اکثر موٹا اور کہنہ مُلبّد ہوا کرتا۔ ایک دفعہ جناب مولانا الٰہی بخش علیہ الرحمۃ نے گرمی کے دنون مین جو اس قسم کا لباس زیب تن آپ کے دیکھا۔ فی الفور پانچ چھہ جوڑے نئے سلواکر خود لے آئے۔ اور حاضر خدمت کیا۔ آپ نے اون کپڑون کو رکھ لیا۔ بعد اوسکے قافلہ مین بعض وہ لوگ جو مولفۃ القلوب مین سے تھے اونکو پہنا دیا۔ اور خود اُنھین کپڑون مین رہے۔ آپ فن سپہگری بھی خوب جانتے تھے۔ گھوڑے کی سواری نہایت عمدہ معلوم تھی دریا مین پیرنا اور تلوار کا ہاتھ پٹہ اور بانا اور بندوق لگانا نہایت عمدہ جانتے تھے۔ تیراندازی مین بھی آپ کو کمال تھا۔ لڑائی مین شجاعت و بہادری بھی خوب دکھاتے۔ تمدّنی امور مین بھی آپ کو پورا ملکہ تھا۔ تدابیر حرب اور اُسکے داؤن گھات آپ کو خوب معلوم تھے۔

ولتعم ما قیل جمع الشجاعۃ والخشوع　　　لربہ ما احسن المحراب فی المحراب

ان للہ عبادا فطنا	طلقوا الدنیا وخافوا الفتنا
فکروا فیہا فلما علموا	انہا لیست لحی وطنا
جعلوہا لجۃ واتخذوا	صالح الاعمال فیہا سفنا

اللھم اغفرلہ وارحمہ ونور مرقدہ وادخلہ فی اعلے الفردوس مع الذین جاھدوا فی سبیلک باموالھم وانفسھم وحسن اولٰئک رفیقا۔

آپ کی ازواج و اولاد کی تفصیل اوپر گذرچکی نقشہ اوسکا یہ ہے۔

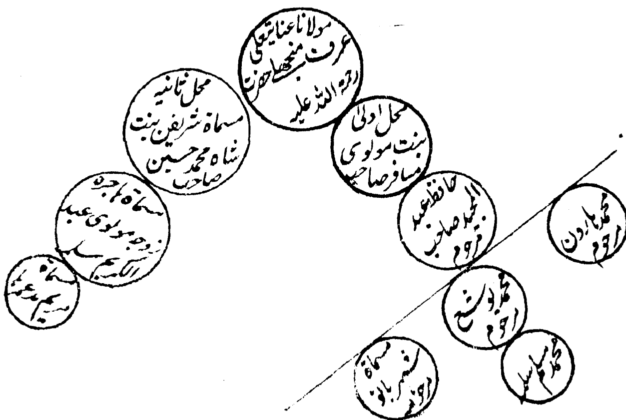


جناب مولانا عنایت علی

عرف منجھلے حضرت رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اکثر حالات بضمن بڑے حضرت گذر چکے وہان سے ملاحظہ فرمایئے آپ بعد انتقال بڑے حضرت کے اوس ملک خراسان افغانستان مین رہے ۔ اور بڑی بڑی سختیان اور مصیبتین جھیلین ۔ اکثر رفقا بعد انتقال بڑے حضرت کے اوس ملک سے چلے آئے ۔ مگر آپ مع اپنے زن و فرزند وہین قائم رہے ۔ اور جس ملک سے ہجرت کرکے گئے تھے ۔ آنا پسند نہین کیا ۔ آپ کو سات سات آٹھ آٹھ روزون کا فاقہ گذرتا ۔ مگر نہایت صبر و استقامت و خوشدلی کے ساتھ اس عمر چند روزہ کو وہین بسر کیا ۔ آپ نہایت شجاع اور بہادر تھے ۔ آپ اکثر چالیس پچاس آدمیون سے اپنے فریق مخالف کی دو ہزار ڈھائی ہزار کی جماعت مین شمشیر زنی کرتے ہوے گھس جاتے ۔ اور پھر نکل آتے ۔ بالاکوٹ کے مقام مین آپ نے بمقابلہ سکھون کے ایسی جوانمردی دکھائی کہ سکھ لوگ آپ کے نام سے کانپتے تھے آپ کا گورا رنگ میانہ قد نہایت نحیف الجثہ تھا مانند شیر ببر کے سکھون مین گھس جاتے اور وہ سکھ جو دنیا مین شجاعت و بہادری مین مشہور تھے ۔ آپ کے سامنے سے مانند لومڑی کے بھاگتے نظر آتے ۔ آپ اپنے وقت کے خالد بن ولید ثانی تھے ۔ شجاعت و شہامت و بہادری مین آپ نہایت جفاکش و صابر و شاکر

تھے۔ تمام شب عبادت مین گذارتے۔ اور دن کو مانند ایک ادنی سپاہی کے لوگون کے ساتھ ملکر محنت ومشقت کرتے۔ آپ کی شادی اول آپ کے والد مولوی فتح علی صاحب نے جناب مولوی سید مسافر صاحب کی صاحبزادی سے کردی تھی۔ مولوی مسافر صاحب بہت بڑے عالم فاضل اور متمول سید تھے۔ آپ کا مکان گورہٹہ لب سڑک تھا۔ بہت بڑی حویلی تھی۔ اس شادی سے آپ کے صرف ایک فرزند حافظ عبدالمجید صاحب مرحوم پیدا ہوے۔ اسکے بعد ہی آپ کی اہلیہ نے انتقال کیا۔ اکثر آپ سفر مین رہا کرتے۔ لہذا مدت تک آپ نے دوسرا نکاح نہین کیا۔ بعد عرصہ پندرہ سولہ برس کے ساتھ مسماۃ شریفن دختر بیوہ جناب شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نمونہیہ کے آپکے بڑے بھائی بڑے حضرت نے شادی کردی جسکا ذکر اوپر ہوچکا۔ اس بطن سے صرف ایک مسماۃ ہاجرہ پیدا ہوئین جنکی شادی ساتھ مولوی عبدالکریم پسر جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کے ہوئی۔ اور حافظ عبدالمجید صاحب کی شادی موضع درودھ بھدورین جو قریب قصبہ باڑھ واقع ہے۔ صبیہ جناب سید صفدر علی صاحب مرحوم سے ہوئی۔ اونسے دو پسر محمد ہارون و محمد یوشع اور ایک لڑکی مسماۃ شہربانو پیدا ہوئین۔ جناب منجھلے حضرت کا انتقال ملک سوات مین سنہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۶ء مین ہوا۔ بعد اوسکے آپ کی زوجہ ثانیہ و حافظ عبدالمجید صاحب کا بھی انتقال تھوڑے ہی عرصے مین وہین ہوا۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم واحشرھم فی زمرۃ المھاجرین الذین ھاجروا مع نبیك محمد صلے اللہ علیہ وسلم

نقشہ آپ کی اولاد وازواج کا یہ ہے۔



جناب مولوی طالب علی مرحوم ومغفور

آپ بعمر اٹھارہ اُنیس برس کے یہان سے ہمراہ جناب سید احمد صاحب ملک افغانستان کو روانہ ہوے اُسوقت تک آپ کی شادی نہین ہوئی تھی۔ افغانستان مین پہونچکر دو تین برس آپ زندہ رہے نہایت صبر واستقامت کے ساتھ اطاعت وفرمانبرداری مین اپنے امیر کی اپنی عمر کے بقیہ حصہ کو آپ نے طے کیا۔ بڑے حضرت اکثر آپ کے صبر واستقامت کی تعریف فرماتے آپ نے بعارضہ ورم جگر وطحال مبتلا ہو کر سید صاحب کی ہمراہی مین انتقال فرمایا۔ سید صاحب نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ اور موضع پنجلبی مین دفن کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ اللھم اغفرلھو وارحمہ وادخلہ مع الذین خرجوا من دیارھم مع نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جناب مولانا فرحت حسین صاحب

عرف چھوٹے حضرت قدس سرہ جو والد ماجد فقیر مولف کتاب کے ہین آپ ۱۲۲۶ھ ہجری مین پیدا ہوے۔ آپ کے اکثر حالات اوپر گذر چکے۔ آپ نے اکثر حصہ علوم درسیہ کا اپنے والد ماجد سے پڑھا۔ اور اُسی زمانہ مین قرآن بھی تمام وکمال حفظ کیا۔ اور کچھ تھوڑا حصہ درسی کتابون کا جناب شاہ محمد واعظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن محلہ نمو ہیہ سے بھی آپ نے پڑھا۔ پھر اخیر مین آپ نے اپنے برادر معظم بڑے حضرت سے پڑھا۔ اور سند حدیث کی بھی آپ سے حاصل کی۔ آپ اپنے برادر معظم مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران کا نہایت ادب کرتے۔ اور از بسکہ اطاعت وفرمانبرداری اونکی بجا لاتے۔ آپ اُنکو بجاے پیر مرشد کے سمجھتے تمام اہل برادری وجملہ مریدان آپ کو درجہ دوم پر بڑے حضرت سے سمجھتے۔ بڑے حضرت جب سفر کو جاتے۔ آپ کو اپنا قائم مقام مکان پر کر کے جاتے۔ آپ بدستور سابق بعد نماز صبح لوگون کو مراقبہ مین بٹھاتے صدہا آدمی مرد عورت اُس حلقے مین بیٹھتے۔ کمرے کے ایک جانب مرد ہوتے۔ اور جانب دکن عورتین ہوتین۔ اور آپ بیچ مین بیٹھتے۔ عورتون کو جناب حضرت والدہ ماجدہ ام غفر اللہ لہا تعلیم فرماتین۔ لطائف وغیرہ کے مقامات: - اور اوسپر غور اور دھیان کرنا اور اُسکی نشست بتا دیتین۔ اور مردون کو آپ خود تعلیم فرماتے۔ اور بعض تعلیم یافتہ لوگون کو نو آموز کے واسطے مقرر فرماتے۔ اور بعد نماز ظہر درس

قرآن و حدیث کا آپ دیتے - اور یہ ظلوم وجہول مولف اوراق قاری ہوتا - اور شب شنبہ کو آپ کا وعظ ہوتا - اُسمین صدہا مرد وعورت جمع ہوتے - اوائل مین آپ کا معمول تھا کہ مسجد مین بیس تاریخ تک رمضان شریف کی نماز تراویح پڑھاتے - اور ایک ختم اُسمین کرتے - اور آپ نہایت عمدہ قرأت اور مخارج حروف بھی خوب جانتے تھے - اور نہایت خوش الحان تھے - جب بڑے حضرت ملک افغانستان کو تشریف فرما ہوے - تب آپ نے جناب حکیم ارادت حسین غفراللہ لہ کو واسطے نماز تراویح اور نماز جمعہ کی مسجد صادق پور مین مقرر کیا - اور خود عشرۂ اخیرہ مین ماہ مبارک رمضان شریف کے اپنے مکان مین پچھلے وقت حسب معمول بڑے حضرت نماز تراویح پڑھاتے - مرد وعورت دور ودراز سے صدہا جمع ہو جاتے - آپ نہایت کم سخن متحمل بردبار منکسر المزاج تھے - غصہ آپ کو بہت کم آتا فہم وفراست تمدنی آپ کی نہایت تیز تھی - آپ کا لباس نہایت سادہ اور موٹا رہتا - آپ کے پاس مواضعات سے جو کچھ آمدنی آتی - وہ سب طلبہ اور فقرا اور مہمانداریون مین خرچ ہوتی - دو تین سو طلبہ وغیرہ روزمرہ رہا کرتے - کھانا بھی وہی معمولی جو طلبہ کیواسطے پکتا - کھاتے - معزز مہمانون کے واسطے حسب لیاقت اُنکی علٰحدہ کھانا پکتا - گاہ گاہ اُنکے ساتھ بھی شریک ہو جاتے - چار اولاد کی آپ نے اپنے سامنے شادی کی - یہ تقریبین نہایت سادگی سے اور کم خرچی کے ساتھ انجام دین - ایک جوڑا بھی دولھا دلھن کے واسطے اسمین نیا نہین بنا - مصرفی کپڑے جو مرید لوگ طلبہ کے واسطے دے جاتے اُنکو قیمتاً آپ نے خرید کرکے اور مرمت کراکے دولھا دلھن کو پہنا دیے - آپ بچپن سے نہایت متقی و پرہیزگار مجتنب از لغویات وبیہودگی رہتے عبادت کا شوق اور یاد الٰہی کا ذوق بچپن ہی سے آپ کو تھا - آپ عارف کامل وسالک وصوفی صاف تھے اس ظلوم جہول کو اتنی لیاقت کہان - کہ آپ کے اوصاف کو فید تحریر مین لاکر ہدیہ ناظرین کرسکے - آپ فنون حرب مین بھی خوب مہارت رکھتے تھے - سواری اسپ نہایت عمدہ جانتے تھے - اکثر آپ نہایت بدذات وشریر گھوڑون پر سوار ہوتے - اور اُنکو رام بنا چھوڑتے - بندوق کا نشانہ ایسا عمدہ جانتے تھے - کہ اُڑتی چڑیا آپ کے نشانہ سے خالی نجاتی - پٹہ اور بانک اور بانا بھی خوب جانتے تھے - آپ اپنے مکان کے باغیچہ کی روش مین کرسی بچھا کر بیٹھ جاتے - اور ہاتھ مین گدکا لے لیتے اور چار پانچ آدمی کھڑے ہوکر آپ پر چھوٹ کا ہاتھ چلاتے - اور آپ سے چھوٹ لڑتے - آپ دوسرون کے وار سے بچتے - اور اپنا وار دوسرون پر لگا دیتے دریا کی سیاحت مین بھی آپ خوب ماہر تھے - قسم قسم کی پیرائی آپ کرتے تھے - کھڑے اور بیٹھے اور چت -

آپ کو ڈنڈ و مگدر و لیزم وغیرہ کا بھی ہمیشہ استلزام کے ساتھ استعمال رہا۔ آپ اپنے باغچہ کے چاہ کے منھ پر ایک تختہ ایک فٹ عریض رکھدیتے۔ اور اوسپر جا کھڑے ہوتے۔ اور چار پانچ آدمیون کو اردگرد دور دور کھڑا کردیتے۔ اور حکم کرتے کہ ڈھیلون سے مارو۔ اور اُسی تختہ پر کھڑے اُن ڈھیلون سے بچتے۔ اور اُنکو خالی دیتے بالجملہ ہر فن مین سپہگری کے آپ خوب مشاق و یکتا تھے۔ ولنعم ما قیل۔

شعر

جمع الشجاعة والخشوع لربه ما احسن المحراب فی المحراب

جناب مولانا یحیی علی علیہ الرحمتہ کو جبکہ آپ ملک افغانستان مین تھے۔ بعد انتقال بڑے حضرت مراقبہ مین مشاہدہ باری و زیارت انبیاء و اولیاء بزرگان دین بند ہوگیا۔ جب آپ وہان سے یہان پٹنہ تشریف لائے جناب چھوٹے حضرت نے اُنکو بٹھا کر توجہ دی۔ تب مراقبہ مین مشاہدہ و زیارت وغیرہ حسب دستور جاری ہوگیا۔ یہی وجہ تھی کہ بڑے حضرت کے رفقاے خاص کی دلچسپی بجز آپ کے اور کسی کے پاس نہین ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے وہ افغانستان سے آآکر آپ کے پاس جمع ہوگئے۔ اور تاحیات آپ کی آپ ہی کے پاس رہے۔ بعد انتقال آپکے بنات النعش کے طور پر متفرق ہوگئے۔ ۱۸۵۷ء کی غدر مین فرقہ اہل حدیث جو شریک باغیان سرکار نہوا۔ آپ ہی کی بدولت۔ آپ نے نہایت شد و مد کے ساتھ تاکید بلیغ فرمائی۔ کہ کوئی مرید ہمارا باغیون کا ساتھ نہ دے۔ یہ بغاوت سراسر خلاف شریعت ہی۔ جسوقت کہ جناب مولانا احمد اللہ وغیرہم کو ٹیلر صاحب کمشنر پٹنہ نے نظر بند کیا۔ اُسوقت ہزارہا آدمی پٹنہ و اطراف پٹنہ مین برسر فساد تھے۔ مولوی پیر علی و مولوی اوصاف حسین ساکنان لکھنو کہ جنکی قریب صدر گلی پٹنہ مین کتب فروشی کی دوکانین تھین۔ اور اُسوقت وہ سرغناے بغاوت ہوگئے تھے۔ اُنھون نے بھی نہایت زور کے ساتھ پیغام بھیجا۔ کہ آپ اسوقت ہمارے شریک و مددگار رہون۔ مگر ہمارے حضرت نے صاف انکار کیا۔ اور ہرگز اونکے شریک نہوے۔ اور جملہ مریدون کو شرکت سے بزور روکا۔ الغرض اس پٹنہ مین جو فرقہ اہل حدیث کا شر و فساد سے بچا رہا وہ آپ ہی کے طفیل بفحواے حدیث شریف۔ اتقوا بفراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله۔ آپ کی نگاہ نہایت غامض و دور بین تھی۔ آخر جو نتیجہ اوس غدر کا ہوا۔ وہ سب کو معلوم ہی۔ حاجت بیان نہین۔ اللہ تعالی نے آپ کو زوجہ بھی ایسی ہی عابدہ زاہدہ صالحہ مطیع و فرمانبردار صاحب کمالات باطنی محلی از اخلاق ظاہری عنایت فرمائی تھی یعنی مسماۃ محمودہ بنت حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نمو ہیہ سے آپ کی شادی

اولیٰ ہوئی ہین اوپر لکھ آیا ہون بضمن سوانح عمری بڑے حضرت علیہ الرحمۃ کہ اس خاتون کو بھی بیعت حضرت جناب سید صاحب بعمر ہفت سالگی نصیب ہوئی۔ اور جناب سید صاحب نے آپ کے سر و بدن پرا پنے دست مبارک شفقت آمود کو پھیرا۔ اور دعا بھی دی یہ اُسی کی برکت تھی۔ کہ آپ نہایت عابدہ زاہدہ صالحہ ہوئین۔ اور نیز فہم و فراست و عقل و کیاست امور دینی و دنیوی مین اللہ تعالے نے آپ کو مثل عمدہ مردون کے دی تھی۔ جناب بڑے حضرت کی صحبت بابرکت مین صدہا مرد کامل ہوگئے۔ مگر عورتون مین آپ کے مانند کوئی نہین ہوا۔ بڑے حضرت کی تادیب و تعلیم نے آپ کو سونے سے کُندن بنا دیا۔ صدہا عورتین شب و روز آپ کے پاس لگی بیٹھی رہتین۔ اور آپ کے ملفوظات طیبات سے بہرہ ور ہوتین۔ اور آپ کے نصائح و پند سے فائدہ اُٹھاتین۔ بڑے حضرت اور چھوٹے حضرت کے زمانہ مین جسقدر عورتین واسطے اکتساب دین کے آتین۔ وہ سب آپ ہی کے زیر تعلیم دی جاتین۔ اور خود جناب شاہ صاحب آپ کے والد ماجد وغیرہ علماے اہل برادری بھی آپ کی خدمت مین بنظر استفادہ حاضر ہوتے۔ مرد اور عورت جو آپ سے عمر و رشتہ مین بڑے ہوتے۔ وہ بھی آپ کا نہایت ادب کرتے۔ طلبہ اوسوقت جو باہر کے مکان مین رہتے ہر ایک کی خبر گیری کھانے دانے اور دوا دارو اور دیگر راحت و آرام کی آپ اسطور پر فرماتین۔ جیسے مادر مشفقہ وہ لوگ اپنے گھر کی ماؤن کی شفقت کو بھول جاتے۔ آپ کو مراقبہ و مشاہدہ مین بھی کمال تھا۔ مین نے بارہا جناب والد ماجدم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ جناب حضرت والدہ ماجدہ مرحومہ مغفورہ کو مراقبہ مین بٹھاتے۔ اور جب آپ کو زیارت حضرت سرور کونین مقبول دارین صلعم یا اور کسی ولی و بزرگ کی ہوتی اُسوقت حل مشکلات بعض مطالب قرآن و حدیث کا فرماتے۔ آپ کہ اس محل اولی سے تین بیٹے اور چھہ بیٹیان ہوئین۔ جملہ نو۔ عبدالقادر و عبدالرحمن یہ دونون بیک روز عارضۂ وبائی مین مبتلا ہوکر طفلی مین راہی ملک عدم ہوے بعد اُسکے مسماۃ صالحہ مرحومہ زوجہ مولوی عبداللہ صاحب بعد اُسکے مولف اوراق عبدالرحیم عفی عنہ بعد اُسکے مسماۃ سارہ مرحومہ زوجہ مولوی ہدایت اللہ مرحوم بعد اُسکے مسماۃ ہاجرہ کہ بعمر دو سالہ رخصت ہوئی بعد اُسکے مسماۃ فاطمہ سلمہا زوجہ مولوی یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ بعد اُسکے مسماۃ میمونہ کہ وہ ڈھائی برس کی ہوکر گذر گئی۔ بعد اُسکے مسماۃ سعیدہ زوجہ مولوی محمد حسن مرحوم یہ پچھلی اولاد تخمینا دو برس کی تھی کہ آپ کے محل اولی نے انتقال فرمایا۔ اونکی تاریخ انتقال۔ دخلت فی الجنان۔ سے نکلتی ہو۔ اور آپ کی دوسری شادی بحالت موجودگی

۱۲۷۰ھ

محل اولی سماۃ رشیدن مرحومہ بنت جناب حکیم احمد علی مرحوم سے جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ نے کرادی تھی۔ وہ ایک برس زندہ رہکر داخل علیین ہوئین۔ بعد انتقال زوجہ اولی ۱۲۷۱ھ مین سماۃ نجیبن بیوہ عورت بنت قاضی اسد علی صاحب ساکن موضع دولت پور ضلع گیا سے کی۔ چنانچہ نسب نامہ انکا فصل پنجم مین بذیل نسب نامہ قاضی فرزند احمد صاحب سلمہ بن قاضی احمد بخش صاحب مرحوم آویگا۔ اوران سے ۱۲۷۲ھ مین برادرم عزیز شمس العلما مولوی عبدالرؤف صاحب مرحوم مغفور پیدا ہوے۔ اوراُسکے بعد سنجیدہ جو ڈیڑھ برس کی گذرگئی۔ اس اثنا رمین آپ بہت بیمار رہوے اور ایک برس کامل آخذ ذیفراش رہے۔ اس پچھلے نکاح سے تین برس کے بعد۔ ۴۸ برس کی عمر مین ۱۲۷۵ھ مین آپ اس قفس عنصری کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا اللھم اغفر لھما واحشرھما فی زمرۃ عبادک الذین انعمت علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔ آپ کا رنگ گورا قد چھوٹا تھا دبلے پتلے نحیف الجثہ داڑھی ہلکی ابرو پیوستہ اور درمیان دونون ابرو کے ایک لہسن نہایت سرخ تابان تھا

نقشہ آپکی ازواج واولاد کا یہ ہے

جناب مولوی فرحت حسین عرف چھوٹی حضرت قدس سرہ

۱ محل اولی سماۃ محمودہ مرحومہ بنت حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ

۲ محل ثانیہ سماۃ رشیدن بنت حکیم احمد علی مرحوم لاولد

۳ محل ثالثہ سماۃ نجیبن مرحومہ بنت قاضی اسد علی دولت پوری

۱ عبدالقادر در طفلی مرد

۲ عبدالرحمن در طفلی مرد

۳ سماۃ صالحہ مرحومہ

۴ محمد ابراہیم

امان اللہ مرحوم

۵ سماۃ سارہ مرحومہ

محمد الفتاح

۶ سماۃ ہاجرہ در طفلی مرد

ذاکر آیت اللہ

مطیع اللہ سلمہ

۷ سماۃ فاطمہ سلمہا

مولوی محمد یوسف

عبدالقدوس سلمہ

۸ سماۃ محمودہ در طفلی مرد

نجم النسا سلمہا

۹ سماۃ سعیدہ سلمہا

مسعود حسن

حامد حسن سلمہ

۱۰ مولوی عبدالرؤف

۱۱ سماۃ سنجیدہ در طفلی مرد

محمد زکریا سلمہ

سماۃ میمونہ سلمہا

سماۃ سنجیدہ سلمہا

محمد الیاس مدعمرہ

جناب مولوی عبد اللہ صاحب مدظلہ العالی

خلف اکبر جناب حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ از بطن مسماۃ مراد النساء مرحومہ حیدرآبادی آپ ۱۲۴۶ھ ہجری مین بمقام حیدرآباد پیدا ہوے۔ آپ از روز تولد ہمیشہ اپنے والد ماجد کے ہمراہ ہر سفر و حضر مین رہے۔ گویا تمام عمر آپ کی سفر ہی مین کٹی۔ آپ نے ابتدائی درسی کتابین جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ سے پڑھین اور پھر اخیر مین جناب مولانا فیاض علی علیہ الرحمۃ والغفران سے پڑھین۔ اور سند حدیث کی اپنے والد ماجد بڑے حضرت سے لی۔ آپ اپنے والد ماجد کے ساتھ ملک افغانستان پکھلی بالاکوٹ کو گئے۔ اور وہان تمام محاربات مین آپ شریک رہے۔ اگرچہ عمر آپ کی اوسوقت صرف پندرہ سولہ برس کی ہوگی۔ مگر آپ چونکہ موروثی و فطرتی طور پر نہایت مدبر و شجاع و بہادر تھے۔ لہذا بہت کچھ کار نمایان آپ نے اُسوقت بھی دکھائے پس اُسی وقت سے لوگون کو یہ خیال ہوا کہ آپ بیشک اپنے والد ماجد کی جا نشینی کے لائق ہو گئے۔ بعد اسکے کہ آپ ہمرکاب بڑے حضرت یہان پٹنہ عظیم آباد کو مراجعت کرکے تشریف لائے۔ اُسوقت آپ برابر اکتساب علوم درسیہ مین مصروف رہے۔ اور ہر وقت حاضر باش خدمت با برکت اپنے والد ماجد کے رہتے۔ درس قرآن و حدیث مین آپ قاری ہوتے۔ اور جلسہ مراقبہ و مشاہدہ مین بھی آپ شریک رہتے۔ اور نوآموز لوگون کو تعلیم فرماتے۔ اور اسی اثنا مین آپ کی شادی ساتھ مسماۃ صالحہ بنت حضرت جناب مولانا فرحت حسین قدس سرہ کے جو آپ کے چھوٹے چچا تھے ہوئی اور اُنسے ایک فرزند مسمے بہ امان اللہ پیدا ہوا اس فرزند کی عمر تین چار مہینے کی ہوگی کہ پھر آپ کو سفر افغانستان بمعیت والد ماجد خود پیش آیا۔ اور آپ مع اہل و عیال اُنکے ہمراہ ہوے۔ اور ملک سوات افغانستان کو پہونچے۔ اور قریب چار پانچ برس کے وہان اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ رہے۔ اور وہان کل فوجی بندوبست قواعد و پریڈ سوار و پیادہ آپ ہی کے سپرد رہا۔ آپ ہر امر کو باحسن وجوہ انجام دیتے آپ کو تعمیر مکانات و قلعہ و گڑھی وغیرہ مین بھی پورا دخل تھا۔ آپ کو سواری اسپ مین بھی ملکہ تمام تھا۔ نہایت سرکش و بدذات گھوڑون کو بہت جلد آپ درست کرڈالتے۔ بعد انتقال بڑے حضرت تخمیناً تین برس ہمراہ منجھلے حضرت چچا اپنے جناب مولانا عنایت علی علیہ الرحمۃ کے وہان آپ اور رہے۔ لیکن جب مزاج کی موافقت ساتھ منجھلے حضرت کے نہوئی۔ آپ حسب طلب اپنے چھوٹے چچا مولانا فرحت حسین قدس سرہ کے مع اہل و عیال یہان پٹنہ عظیم آباد چلے آئے۔

ورنہ تاحیات چھوٹے حضرت رحمۃ اللہ علیہ تخمینا پانچ چھ برس یہان مقیم رہے۔ اور اسی اثنار مین آپکے فرزند دوم مطیع اللہ پیدا ہوئے جب آپ کے چھوٹے چچا جناب مولانا فرحت حسین قدس سرہ کا ۱۲۷۴ھ مین انتقال ہوگیا تب آپ کی دلبستگی کی کوئی شکل یہان نہین رہی۔ آپ برخاستہ خاطر ہوے۔ کیونکہ آپکی طبیعت کو یوم ولادت سے سیر و سیاحت کا مذاق پڑا ہوا تھا۔ گھر کا رہنا آپ پر شاق تھا۔ آپ نے پھر قصد سفر کیا۔ اور اپنے حصہ کی تمام املاک اور گھر وغیرہ فروخت کر اور ہجرت تام کا ارادہ کر مع اہل و عیال روانہ بیت اللہ مکہ معظمہ ہوے۔ اور اپنے حقیقی چھوٹے بھائی مولوی عبد الکریم صاحب کو بھی جو اُسوقت تک نابالغ تھے۔ ہمراہ لے لیا۔ اور دو حقیقی بھائی آپ کے مولوی ہدایت اللہ مرحوم اور مولوی عبد الرحمن مرحوم جو اُسوقت جوان تھے۔ اور ان دو نون کی شادی بھی ہوگئی تھی۔ ان دونون نے آپ کے ساتھ جانا پسند نہین کیا یہین رہ گئے۔ آپ اوسوقت مع اہل وعیال خود کشتی پر سوار ہوکر روانہ کلکتہ ہوے۔ چنانچہ یہ فقیر مولف بھی آپ کی مشایعت مین قصبہ باڑھ تک گیا تھا۔ جو بفاصلہ سولہ کوس جانب مشرق عظیم آباد سے واقع ہے۔ اور بعض لوگ تو کلکتہ تک آپ کے ہمراہ گئے۔ اور جہاز پر سوار کرکے پھرے۔ بعد دو تین برس کے ایسا سنا گیا کہ آپ مکہ معظمہ سے واپس ہوکر ملک افغانستان کو تشریف لیگئے۔ اور وہان پاس سید اکبر بادشاہ ملک سوات کے کہ جہان آپ کے والد ماجد بڑے حضرت علیہ الرحمۃ ٹھہرے تھے اور اُسوقت کے کچھ بقیہ لوگ ہندوستانی مہاجرین وہان موجود تھے۔ انہین لوگون مین آپ جاملے۔ اُسوقت شاید مولوی مقصود علی صاحب وہان سردار تھے۔ اُنھین کی ماتحتی مین آپ وہان رہے۔ تخمیناً آپ کے وہان پہونچنے کے دو برس بعد مولوی مقصود علی مرحوم مغفور کا انتقال ہوگیا۔ وہان کے سب لوگون نے مشورہ کرکے آپ ہی کو سردار بنانیکا ارادہ کیا لیکن آپ نے منظور نہین فرمایا آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اور جسکو پسند کرو اوسکو سردار بناؤ مین اوسکی ماتحتی مین اطاعت و فرمانبرداری کرنے کو باخلاص دل موجود ہون۔ لیکن اس بارگران کو اپنے سر پر لینے کی لیاقت مین اپنے اندر ہرگز نہین پاتا ہون۔ لیکن وہان کے لوگون نے آپ کے سوا اور کسی کو لائق اس منصب شریفہ کا نہین پاکر بعد الحاح و زاری و باصرار تمام آپ کو اس منصب کے قبول کرنے پر مجبور کیا۔ تین روز تک یہ سخت جھمیلا رہا۔ کہ تمام لوگ آپ کو شب و روز فہمائش و التجا اس بارگران کی قبولیت کا کرتے رہے آخر بمجبوری آپ نے قبول کیا۔ اسی اثنار مین آپ کی زوجہ اولی مسماۃ صالحہ بنت مولوی فرحت حسین

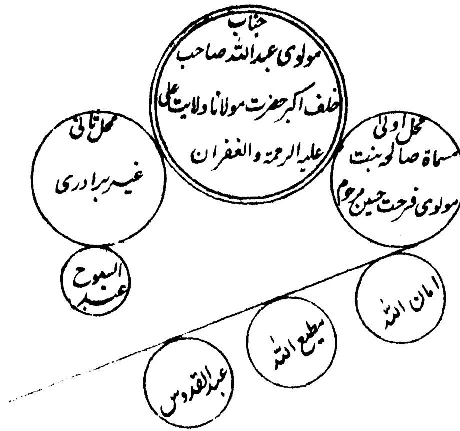
قدس سرہ نے تین اولاد۔ امان اللہ و مطیع اللہ و عبدالقدوس کو چھوڑ کر اس جہان فانی سے رحلت کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا۔ بعد اسکے اور ایک نکاح آپ نے وہان کیا اوس سے عبدالسبوح پیدا ہوے۔ آپ بعد مسند نشینی اپنے ماتحتون اور ہمراہیون کو برابر راہ سلوک واتباع سنت کی تعلیم فرماتے۔ اور ایک وقت معین پر لوگون کو حلقہ مین بٹھا کر مراقبہ و مشاہدہ بھی کراتے۔ اور چونکہ وہ ملک خود سر طوائف الملوک ہی اگر کوئی شخص ایک گانون کا مالک ہی تو اسکو بھی ایک چھوٹا سا لشکر رکھنا اور فنون سپہگری و حرب سے خوب واقف ہونا لازم و ضرور ہی۔ ورنہ وہان کا قیام آپس کے نفاق و شقاق و مخالفت و معاندت کی وجہ سے نہایت متعسر بل محال ہے پس حسب اقتضا اوس ملک کے آپ نے بھی اپنے ہمراہیون کو فنون سپہگری مثل قواعد و پریڈ اور چاند ماری اور پٹا وغیرہ کی تعلیم و تلقین شروع کردی۔ اس کیفیت کو دیکھ کر اوس ملک کے لوگون نے جو فطرتی طور پر حاسد و منافق ہین جلنا شروع کیا۔ لیکن جب اپنے اندر اتنی طاقت نہ پائی کہ اُنکا کچھ بگاڑ سکین۔ تب گورنمنٹ انگریزی کو آکر بہکایا کہ یہ لوگ سلطنت برطانیہ کے مقابلہ کا ارادہ رکھتے ہین۔ حالانکہ وہ لوگ صرف اس غرض سے گئے تھے کہ محض آزادانہ زندگی اپنی وہان بسر کرین اور کسی کے ماتحت نہ رہین۔ اور ایسا احمقانہ و جاہلانہ خیال اتنی بڑی گورنمنٹ سے مقابلہ کا رکھنا جو محض ایک پاگل کا کام ہی وہ لوگ ذُو تعلیم و صاحب عقل و فراست ہوکر کیونکر کرسکتے تھے۔ مگر صد افسوس کہ حکام گورنمنٹ نے اون حاسدون اور مغویون کی باتون پر یقین لاکے بلا تحقیق محض اونپر چڑھائی کردی۔ اور ایک جرار فوج اون غریب و فقیر درویشون کی قلع و قمع کیواسطے بھیجدی۔ اول تو ان لوگون نے ارادہ کیا کہ اس کارزار سے پہلو تہی کیجیے۔ اور کسی جانب کو ہٹ جائیے مگر چونکہ سرکاری فوج اپنی عملداری کی حدود سے تجاوز کرکے افغانون کی حدود مین جا پہونچی تھی۔ اس سبب سے اکثر سرداران فوج اُس ملک کے برافروختہ و برہم ہوگئے تھے۔ اور اُن لوگون نے خیال کرلیا تھا کہ گورنمنٹ انگریزی ہماری ریاستین چھیننا چاہتی ہے۔ تمام ملک نے عزم بالجزم مقابلہ پر گورنمنٹ انگریزی کے کرلیا۔ اور آپ کو بھی اپنی تائید و مدد پر مجبور کیا۔ کیونکہ اُس ملک مین رہکر پھر اُنکا ساتھ نہ دینا یہ غیر ممکن ہی۔ چنانچہ بحالت مجبوری و ناچاری آپ نے اُنکا ساتھ دیا۔ تخمیناً پانچ چھہ مہینے یہ بازار کشت و خون کا جاری رہا۔ اور صدہا جانبین سے مقتول و مجروح ہوے۔ یہ ظاہر ہی کہ یہ غرباے چند بے سروسامان اتنی بڑی گورنمنٹ کا کیا مقابلہ کرسکتے تھے۔ گویا پیل و پشہ کی جنگ تھی آخر اوس

ملک کے لوگون نے بعد جنگ شدید پیٹھ دی - اوسوقت یہ لوگ بھی پیچھے ہٹے - اور اپنی بستی اور قلعون کو خالی کردیا - سرکار انگریزی کا لشکر اون بستیون کو جلا پھونک کر اپنی عملداری مین واپس چلا آیا - وہ لوگ بھی بعد ہٹ آنے لشکر کے پھر اپنی جگہ مین آکر آباد ہوگئے - اس چند مہینے کی بہ ٹھائین ٹھائین اور کشت و خون اور بربادی روپیہ کا نتیجہ یہ ہوا افسوس ہے - ی عادل گورنمنٹ اگر اول ہی مین دوراندیشی کو راہ دیتی اور اون ملکی حاسدون کے اغوا اور بھڑے مین نہ آتی تو یہ سب کچھ بھی نہوتا - وہ تو صرف آزادی پسند لوگ ہین - کہ آزادانہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہین - [1] اور اُن لوگون کو وہان پہونچکر بھی بجز یاد خدا کے اور کوئی مشغلہ نہین - چنانچہ جب اُن لوگون کی امداد و اعانت کے جرم مین مولوی یحییٰ علی وغیرہ گرفتار ہوے تھے اُسوقت سرکاری پولیس نے صدہا آدمیون کو ازپٹنا ورتا بکلکتہ گرفتار کیا تھا - اُسمین بعض وہ لوگ بھی تھے - جو اپنے وطن سے روانہ ہوکر پاس مولوی عبداللہ کے ملک افغانستان کو جا رہے تھے - اور بعض وہ تھے جو وہان سے مراجعت کرکے اپنے وطن کو آرہے تھے - اُن سب کا روبرو سے عدالت بیان ہوا - (اور وہ لوگ بطور گواہ سرکاری کے مولوی یحییٰ علی پر لائے گئے) کہ اُن لوگون نے کبھی سرکار سے لڑائی کا ارادہ مولوی عبداللہ کا نہین سُنا تھا - بلکہ محض واسطے اکتساب علم دین کے وہان گئے تھے - جب سرکاری لشکر اُن لوگون پر چڑھ آیا - اُسوقت ہم لوگ وہان سے چلے آئے - چنانچہ معظم سردار ساکن بنگالہ جو دہلی مین گرفتار ہوا تھا - اُسکا بھی یہی بیان ہوا - کہ ہم وطن سے بشوق اکتساب علم دین پٹنہ مین مولوی یحییٰ علی کے پاس آئے - اور یہان چند مہینے رہکر ملک افغانستان کو روانہ ہوے اور اس درمیان مین کبھی لڑائی کا ذکر مذکور ساتھ سرکار کے نہین سنا تھا - جب دہلی مین پہونچے توسنا کہ افغانستان مین سرکار سے لڑائی ہے - اُسوقت ہمنے مراجعت کی - اور مقام کوئل مین پہونچکر گرفتار ہوا - اور اسی قسم کے بہت سے گواہون نے بیان کیا - اس بیان سے حضرات ناظرین اس مقدمہ کی

[1] اور مقام غور ہے کہ ہم لوگ آخر رہنے والے کہان کے ہین مسکن قدیم مکہ معظمہ پھر مدینہ منورہ پھر ملک شام پھر بخارا کابل وغیرہ افغانستان گھومتے گھامتے یہان ہندوستان پہونچے - پھر اگر ہم لوگ ہندوستان کو چھوڑکر دوسرے ملکون مین جاکر بودوباش اختیار کرین تو کون تعجب کی بات ہے دنیا مین یونہین ہوا کرتا ہے آج یہان تو کل وہان پھر اسکو خواہی نخواہی محمول ادبیر عداوت و بدخواہی گورنمنٹ کی کرنا سواے زبردستی کے اور کیا کہا جاسکتا ہے اور اون سے بینا م وسلام رکھنا جرم قرار دیا جاے تعجب کی بات ہے - فقط

اصلیت اور حکام گورنمنٹ کا غیظ و غضب اور جابرانہ کارروائی کا پتہ لگا سکتے ہین بالغرض بعد اس سانحہ کے پھر خبر و اخبار وہان کا بالکل مسدود ہوگیا اور کچھ پتہ نہین کہ اب وہ لوگ کس حالت مین ہین۔ اور کون اُنمین سے زندہ ہے اور کون مردہ لہذا اس دفتر کو ختم کرتا ہون۔ واللہ معہم اینما کانوا۔

اور نقشہ اونکی اولاد و ازواج کا یہ ہے۔



مولوی ہدایت اللہ مرحوم

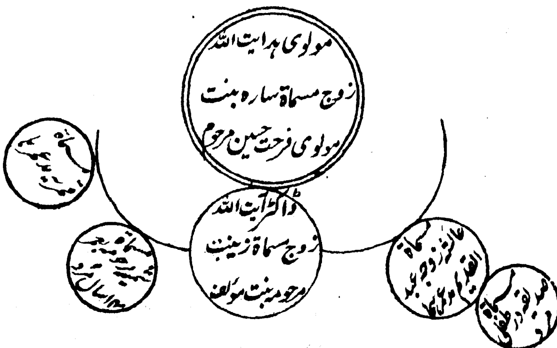
خلف اوسط حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ آپ کی پیدایش وغیرہ کا حال بضمن سوانح عمری حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ لکھا جاچکا اعادہ کی حاجت نہین۔ آپ نے درسی کتابین مختصرات تک متفرق طور پر پڑھین۔ آخر مین مولوی لطافت حسین صاحب ساکن دیوان محلہ سے پڑھا۔ آپ نہایت نرم دل رقیق القلب کریم النفس تھے۔ غربا اور مساکین پر مثل ابر باران مہربان رہتے خصوصًا اگر کسی شریف کو دیکھتے کہ حالت عسرت و فقر و فاقہ مین ہے۔ تو آپ کا دل سخت بیچین ہو جاتا۔ آپ نہایت سخی و منکسر المزاج و شجاع و بہادر تھے۔ آپ کا رنگ گورا قد مائل بطول خوبصورت جوان تھے۔ آپ کی شادی ساتھ

مسماۃ سارہ بنت مولانا فرحت حسین قدس سرہ کے بڑے حضرت نے کردی تھی اون سے ایک لڑکی مسماۃ سلمہا پیدا ہوئی ڈھائی برس کی ہوکر ے گذر گئی۔ اُسکے بعد ڈاکٹر مولوی آیت اللہ مدعمرہ ربیع الثانی ۱۲۷۳ھ مین پیدا ہوے۔ اُسکے بعد پھر کوئی اولاد نہوئی۔ آپ کی عمر تخمینا ۵۴ برس کی ہوئی ہوگی جو آپ نے ۱۲۹۶ھ ہجری مین رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

تاریخ انتقال کی آپ کے از نتیجہ فکر جناب مولانا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ یہ ہے

زد خیمہ برون ہدایت اللہ ز آفاق	شد خون دل اخوان واقارب ز فراق
مشتاق بجنت و نعیمش مے زیست	تاریخ وفات شد بجنت مشتاق ۱۲۹۶

ڈاکٹر آیت اللہ سلمہ نے بعد انتقال اپنے والد بزرگوار کے زیر تعلیم اپنے چچا مولوی محمد حسن مرحوم کے تعلیم پائی کتابین درسی عربی و فارسی اکثر مولوی عبدالحکیم صاحب سے پڑھین۔ اور انگریزی اول پٹنہ کالج اسکول مین پڑھی بعد اُسکے علیگڈھ کالج جاکر اوسکی تکمیل کی۔ بعد اُسکے ولایت گئے۔ اور وہان ایڈن برا کالج مین آٹھ برس رہکر ڈاکٹری مین پاس کیا۔ مگر افسوس کہ بوجہ زیادہ ہوجانے عمر کے سرکاری عہدے سے محروم رہے۔ لہذا اب وہ کلکتہ مین رہتے ہین۔ اور بطور خود علاج معالجہ لوگون کا کرتے ہین۔ آپ بڑے شاعر بھی ہین اردو فارسی مین بہت عمدہ شعر کہتے ہین نثر بھی آپ کی عمدہ ہے اکثر اخبارون مین نامہ نگاری بھی کرتے رہتے ہین لیکن بالفعل بوجہ شغل علاج معالجہ اسکو ترک کیا تجویز و تشخیص مرض و اسلوب علاج نہایت عمدہ ہے نقشہ آپ کی اولاد کا یہ ہے۔



شمس العلما مولوی محمد حسن مرحوم و مغفور

ولد مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ از بطن سماۃ جمیلۃ النسا بنت مولوی الٰہی بخش مرحوم آپ ۱۲۶۴ھ میں پیدا ہوئے آپ نے اوائل کی کتابین جناب مولوی اشرف علیصاحب سے پڑھین۔ بعدہٗ اسکے آپ نے جناب حکیم عبد الحمید صاحب مدظلہ سے فراغ حاصل کیا۔ اور طب بھی پڑھی۔ اور سند حدیث کی اپنے مامون جناب مولانا یحییٰ علی علیہ الرحمۃ سے لی۔ آپ نہایت ذہین و ذکی و عقیل و لبیب تھے۔ مسائل فقہی و اصولی و حدیث نہایت عمدہ جانتے تھے۔ آپ کی عمر پانچ برس کی تھی جب آپ اپنے والد ماجد جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کے ہمراہ دہلی گئے تھے۔ اُسوقت شاہ ظفر بہادر شاہ دہلی نے جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کی دعوت کی تھی۔ جسکا ذکر اُنکی سوانح عمری مین گذر چکا ہے۔ بادشاہ نے اُسوقت مولوی محمد حسن مرحوم کو اپنی گود مین بٹھا لیا۔ اور پوچھا کہ تم کیا پڑھتے ہو آپ نے جواب دیا کہ قرآن شریف بامعنی پڑھتا ہون۔ بادشاہ کو نہایت تعجب ہوا کہ اتنا چھوٹا لڑکا قرآن شریف بامعنی پڑھتا ہے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ سناؤ اُسوقت ہزارہا آدمی کا مجمع تھا۔ آپنے بالبدیہہ بخوف و رعب ایک رکوع سورہ بقر کا پڑھا اور اُسکا ترجمہ نہایت عمدگی و شایستگی سے کر کے سُنایا۔ بادشاہ کو نہایت تعجب ہوا۔ غرض آپ اپنے والد کے ہمراہ ملک سوات افغانستان کو گئے عمر آپ کی آٹھ برس کی ہوئی تھی کہ آپ کے والد ماجد اس جہان دنیا کو چھوڑ کر داخل خلد برین ہوئے۔ اُسکے بعد آپ نے اپنے بڑے بھائی جناب مولوی عبد اللہ صاحب مدظلہ کی نگرانی مین تعلیم پائی۔ اور اُنکے ساتھ ہندوستان آئے اور اپنے چھوٹے چچا جناب مولانا فرحت حسین قدس سرہ کے زیر کفالت تعلیم پاتے رہے۔ بعد انتقال چھوٹے چچا کے زیر کفالت فقیر عبد الرحیم مولف اوراق ہذا کے تعلیم پائی۔ ۱۸۶۴ء مین جب مقدمہ بغاوت اس فقیر پر قایم کیا گیا۔ اور گرفتار ہو کر کیلی نہ بھیجا گیا اُسوقت آپ کی عمر تخمیناً سترہ برس کی تھی اُسوقت تک یا تو آپ پڑھنے لکھنے مین مشغول رہتے تھے۔ یا کھیل کود مین جو تقاضاے عمر طفولیت ہے۔ اسوقت تک اس خاندان کا عروج جو سلطنت مغلیہ سے برابر چلا آتا تھا ختم ہوا اور یہ خاندان بالکل تباہ ہو گیا۔ جائداد ضبط ہوگئی۔ مکانات توڑ دیے گئے۔ اسباب چھین لیے گئے گھر کے بزرگ اور والی دریاے شور بھیجدیے گئے۔ الغرض یہ فقیر عبد الرحیم جب گرفتار ہوا مین نے کہا کہ اب مین جاتا ہون لو اب گھر بار کی تم خبرگیری کرو یہ سنکر مولوی محمد حسن مرحوم کا رنگ ہی دوسرا ہو گیا۔ نطاق ہمت اور کمر کو چست باندھا

اور وہ وہ کارروائیان کر دکھائین جو پچاس برس کی عمر والے اور تجربہ کار شخصون سے بھی ظہور مین آنا مشکل ہے۔ سترہ برس کی عمر اور ان جانفشانیون کو دیکھیئے مقدمہ کورٹ انبالہ پنجاب مین دائر تھا اور مدعا علیہم پٹنہ کے رہنے والے پٹنہ کی ہائی کورٹ کلکتہ مین ہی۔ الغرض چند برسون تک مرحوم مغفور نے اس مقدمہ کی پیروی مین اس طور پر گذارا کہ آج انبالہ مین ہین تو کل پٹنہ مین اور پرسون کلکتہ مین اور ولایت سے بیرسٹرون اور کونسلیون کو بلوانا۔ اور مقدمہ بھی ایسا نازک اور خطرناک جسمین مدعی خود سرکار۔ ساتھ اسکے خاندان کے کل چھوٹون بڑون کی خبر گیری کرنی۔ جو بالکل بےخانمان ہو گئے تھے۔ وہ جنکے رہنے کی کوئی جگہ تک نہ تھی۔ اور نہ کھانے کی کوئی چیز۔ ایسی حالت مین آپ نے نہایت ہوش گوش سے کل کارروائی کی۔ کہ بڑے بڑے دانشمند اور تجربہ کار لوگ ان باتون کو سنکر حیران رہجاتے ہین۔ باوجود خبر گیری معاش وجمیع خاندان وخبر گیری مقدمہ تکمیل تحصیل علوم عقلیہ ونقلیہ وطب وغیرہ آپ نے جناب حکیم مولوی عبدالحمید صاحب سے کی اور فراغ حاصل کیا۔ کل امور خانہ داری وخبر گیری مقدمہ اسقدر کم سنی مین ایسی خوبی اور ہوشیاری سے انجام دیے کہ اُس سے حیرت ہوتی ہی۔ اور باوجود کثرت مشاغل کے شغل درس تدریس بھی جاری رکھا۔ اور بطور خود کتب بینی بھی ہمیشہ کیا کرتے۔ اور تصانیف قاضی شوکانی وشاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے انکو خاصتًا دلچسپی تھی۔ اور علم معقول مین اُنکو نہایت عمدہ دخل تھا۔ بڑے مشکل اور دقیق سوال کا جواب فی الفور دیتے۔ اور مسائل مختلف فیہ مین نہایت عمدہ قول فیصل فرماتے۔ علم تاریخ اور سیر مین بھی اُنکو کمال مذاق تھا علم ادب عربی مین بھی مہارت تام رکھتے تھے۔ ریاضی سے خاص دلچسپی تھی۔ الغرض جتنے علوم مشرقی مسلمانون مین جاری ہین اُنمین اچھی دستگاہ رکھتے تھے۔ اگرچہ انگریزی زبان نہین جانتے تھے۔ مگر علوم مغربی سے بھی بہت شوق تھا۔ جو کتابین علوم مغربی کی اردو مین ترجمہ ہوگئی ہین اُنکا ہمیشہ مطالعہ کیا کرتے جب آپ کو مقدمہ اور تحصیل علم سے فرصت ہوئی تمام مسلمانون اور خاصتًہ اپنے خاندان کی ترقی کی طرف متوجہ ہوے۔ اسوقت آپ کو دو مشکلون سے سامنا پڑا۔ ایک تو گورنمنٹ کی بدظنی تمام مسلمانون سے عمومًا اور اس خاندان سے خصوصًا۔ اور دوسرے اس باقی ماندہ لوگون کے بلکہ تمام فرقہ اہل حدیث کے متعصبانہ خیالات۔ اس لیے مولویصاحب مرحوم نے یکم مارچ ۱۸۸۴ء کو ایک اسکول محمدن اینگلو عربک اسکول کے نام سے جسمین مسلمانون کے لڑکون کو انگریزی اور عربی ودینیات دونون کی تعلیم دیجائے قایم کیا۔ تاکہ مسلمان علوم مغربیہ سے اپنے دماغون کو روشن کرین۔ اور اُنکے متعصبانہ

خیالات دفع ہون - اور علوم دینیہ سے اپنے مذہبی امور کی پابندی مین مستحکم رہین - جو اُنکے لیے ایک ناگزیر اور ضروری چیز ہی - اور مولویصاحب مرحوم نے جولائی ۱۸۸۴ء مین ایک اخبار پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کو جاری کیا تاکہ گورنمنٹ کو اپنی اغراض سے آگاہ کیا کرین - اور اُسکے مفید آرٹکلون سے لوگون کے خیالات کی تہذیب اور درستگی کرین - اسکول مذکور گورنمنٹ مین اسقدر مقبول ہوا - کہ اُسنے علاوہ میونسپلٹی کے امداد سو روپیہ ماہانہ کے اور سو روپیہ ماہواری سے مدد کی - اور وہابی فنڈ سے پندرہ ہزار روپیہ دیے - اور پانچ ہزار تعمیر مکان کے لیے علحدہ کیے - اور سر اسٹوارٹ بیلی صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر بنگالہ نے ایک بار ۱۸۸۵ء مین اس اسکول کے لڑکون کو اپنے ہاتھ سے کتب انعام تقسیم فرمائین - مولویصاحب کا قصد تھا کہ اس اسکول کو ترقی دیکر کالج تک پہونچائین - اور اُسکے متعلق ایک وسیع اور باآسایش دارالمقامہ بنوائین - مگر افسوس کہ موت نے اُنکی کل آرزوؤن کو خاک مین ملا دیا - جی کی بات جی ہی مین رہی - دو ہفتہ تپ محرقہ ولرزہ مین مبتلا رہ کر تاریخ ۷ - ربیع الاول ۱۳۰۷ ہجری مطابق ۲ نومبر ۱۸۸۹ عیسوی روز شنبہ کو رہگراے ملک بقا ہوے - ہزارون آدمیون نے جنمین بہت سے حضرات اہل تشیع بھی تھے ملکر نماز جنازہ ادا کی - دو ہزار آدمی جنمین اکثر روساے اہل سنت و مذہب امامیہ پٹنہ و بانکی پور شامل تھے - جنازے کے ساتھ صادق پور سے شمو ہیہ تک پیادہ پا ڈیڑھ میل کی مسافت طے کرکے گئے - ہمراہان جنازہ کی یہ کثرت تھی کہ اس مسافت کی نصف راہ اُن سے بھری ہوئی تھی - پٹنہ کے بوڑھے سے بوڑھے شخص کہتے ہین کہ ہمنے شہر کے کسی رئیس یا عالم کے جنازے کے ساتھ خلقت کا یہ انبوہ کبھی نہین دیکھا - گورنمنٹ نے اُنکی خدمات کی قدر کرکے اُسکے صلہ مین اُنہین ۱۸۸۸ء مین خطاب شمس العلماء مع خلعت کے عطا فرمایا - اور علاوہ پبلک کامون کے آپ نے اپنے خاص خاندان کو جسکے لوگ بالکل فقیر اور محتاج ہوگئے تھے - ایسی ترقی بخشی کہ اتنے دنون مین ایک کارخانۂ تجارت کلکتہ مین قایم کیا کہ جسکا سرمایہ تخمیناً پچاس ہزار روپیہ ہی - اور دو لڑکون کو ایک اپنے خلف اکبر محمود حسن اور دوسرے اپنے بھتیجے آیت اللہ کو ولایت لندن پڑھنے کے لیے بھیجا کہ جسمین چالیس پچاس ہزار روپیہ سے کم کا خرچ نہین ہوا ہوگا - حلم اور خوش خلقی اُنمین اس درجہ کی تھی کہ بدی کا بدلہ بھی ہمیشہ نیکی سے دیتے - ترجمہ حدیث مرویہ بخاری شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس شعر پر آپ کا پورا عمل تھا **شعر** بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردی احسن الی من اسا + برادر پڑی

وغریب نوازی وصلہ رحم مین توخاص اُنکا حصہ تھا۔ آپ کی تمام اوقات عامہ مسلمانون کی خیرخواہی مین صرف ہوتی اوراس کام کوآپ اپنا بہت بڑا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ اپنے خاندان کے سرداراور سرپرست سمجھے جاتے۔ اُنکے خاندان کے وہ لوگ جواُنسے سن مین بڑے تھے۔ اُنکواپنا بزرگ اور سردار سمجھتے۔ اوراُنکی اطاعت بدل وجان کرتے۔ گویا یہ اپنے خاندان کی گاڑی کے انجن تھے۔ علاوہ خاندان والون کے تمام شہر کے چھوٹے اوربڑے لوگ انھین اپنا سچا دوست اورخیرخواہ جانتے۔ گورنمنٹ مسلمانون کے معاملات امور اہم مین آپ سے مشورہ لیتی عنفوان شباب مین شعروشاعری کابھی کچھ شوق ہوا تھا۔ تخلص ذبیح کرتے تھے۔ مگراُسی زمانے سے سربراہکاری مقدمات وخبرگیری اہل خاندان کا بارعظیم آپکے سرپڑاکہ اُسکی طرف توغل اورانہماک کا موقع ہی نہ ملا۔ آپ کی شادی مسماۃ سعیدہ بنت مولانا فرحت حسین قدس سرہ سے ہوئی۔ جوہمشیرہ عینیہ مسوداس اوراق کی ہین۔ آپ نے اُسی ایک شادی پراکتفا کی اور دوسری شادی نہین کی۔ اُنسے تین بیٹے اوردوبیٹیان ہوئین۔ اول مسٹرمحمود حسن ہین جنکی تاریخ ولادت جناب اخی مولوی احمد کبیر صاحب پھلواروی نے یہ فرمائی ہی۔ ؎ بجون محمد حسن سپہر علوم * یافت فرزند رشک شمس وسما * خواست حیرت کہ سال میلادش * شود از دل دعائیہ پیدا * ہاتفش گفت از سرالطاف * نیر اعظم ادب بادا * ۱۲۸۷ھ یہ بعد تحصیل علوم عربی وفارسی وانگریزی کے ولایت لندن گئے اوروہان چاربرس رہ کربیرسٹری پاس کرکے آئے اوراب اسوقت سرکار کی طرف سے بعہدہ منصفی مامورہین۔ آدمی نہایت خوش اخلاق نیک سیرت صاحب مروت وحمیت ہین۔ اپنے والد کے فرزند رشید ہین اللہ انکی عمر کو دراز کرے انکی شادی ساتھ مسماۃ میمونہ بنت مولوی عبدالرؤف صاحب کے ہوئی۔ ہنوزکوئی اولاد نہین ہوئی ہی۔ اللھم ارزقہ ولداً صالحا وطول عمرہ فی ظل والدیہ۔ دوسرے حامد حسن جواسوقت تحصیل علوم مغربی مین مصروف ہین۔ تیسرے شاہد حسن چارپانچ برس کے ہوکرداخل خلد برین ہوے۔ چوتھی مسماۃ کبری جسکی شادی سید عبدالحکیم ساکن سورجگڈھا ابن میر توصل حسین صاحب برادر حقیقی مولانا سید نذیر حسین صاحب مدظلہ محدث دہلوی سے ہوئی تھی۔ مگر یہ لڑکی بعد شادی قریب دوبرس کے زندہ رہکر بتاریخ ۵ شعبان ۱۳۱۷ھ ہجری مطابق ۱۹۔ دسمبر ۱۸۹۹ء داخل جنت الفردوس ہوئی۔ دوسری بیٹی مسماۃ صغری جسکی شادی ساتھ محمد قاسم بن مولوی محمد اسحاق مرحوم بن مولوی محمد ذکی مرحوم بن شاہ ابوالحسن مرحوم ساکن محلہ ننموہیہ سے ہوئی۔ جس سے ایک لڑکا محمد کاظم نام بعمر

دوسالہ اسوقت موجود ہی - اب مین اس دفتر کو دعا پر ختم کرتا ہون - اللھم اغفرلہ وارحمہ ونور مرقدہ والحقہ عن ابائہ الصالحین -

تاریخ انتقال از نتیجہ فکر مولوی محمد صاحب قلیس مدرس مدرسۃ المسلمین پٹنہ

ملا خاک مین آخرش جسم حنا کی — وہی اب ہے صورت جو تھی ابتدا کی
جو آیا تو روتا چلا جان کھوتا — یہ دعوت عداوت ہوئی اس سرا کی
گئے جب عدم کو حبیب خدا تک — تو امید کیا پھر کسی کی بقا کی
محمد حسن عالم باعمل تھے — لکھون کیا مین تعریف اس پارسا کی
مفسر محدث محقق مدقق — مسائل مین تحقیق تھی انتہا کی
ادق مسئلون کو تھے حل کرتے دم مین — انھون نے طبیعت تھی پائی بلا کی
کہان اتنی طاقت زبان قلم مین — لکھے مدح جو انکے ذہن رسا کی
حدیث اور قرآن پر انکا عمل تھا — نہ پروا تھی ہرگز انھین ماسوا کی
رفاہ خلائق سے تھا کام انکو — ہزارون کی لاکھون کی حاجت روا کی
بھلا دوسرون کا کسی طرح سے ہو — یہی انکی تھی فکر صبح و مسا کی
بدی کا بھی بدلہ تھے نیکی سے دیتے — تھی خو انکی احسن الی من اسا کی
کسی کی نہ غیبت کبھی آپ کرتے — شکایت اگر کی تو بس بر ملا کی
تصنع تورع سے تھے دور رہتے — نہ مطلق تھی بو انمین رو و ریا کی
بہت درد تھا انکو اسلامیون کا — سدا اونکی حالت پہ رہتے تھے باکی
زر و وقت و آرام و عزت و ہمت — غرض قوم پر اپنی سب کچھ فدا کی
یہ پٹنہ گزٹ جسکو تم پڑھ رہے ہو — نشانی ہے اس مخلص باصفا کی
ہے ام اے اے اسکول جو آج قایم — انھی کی ہی ذات اصل تھی اس بنا کی
ہے مشکل بہت دوسرون کو ملے پھر — انھون نے جو راہ ترقی تھی تا کی
ترقی اسلام ہونی بہت کچھ — پہ تقدیر نے آہ کیسی دغا کی

بہت حوصلے دل مین مرحوم کے تھے | مگر زندگی نے نہ اُنسے وفا کی
دبایا تہِ خاک سردار دین کو | فلک تونے ہمپر یہ کیسی جفا کی
یہ غم کیسا آج اہل پٹنہ پہ گذرا | کہ جسکے سبب ہر کہ و مہ ہے باکی
نہ کی قدر اُنکی وہ زندہ تھے جبتک | بہت ہمنے افسوس اسمین خطا کی
رسول مکرم نے فرما دیا ہے | سلام اونپہ ہوا ور رحمت خدا کی
کہ چالیس مومن نے ملکر کے جسپر | نماز جنازہ پڑھی اور دعا کی
توسمجھو کہ لاریب بخشا گیا وہ | سدا اوسپہ نازل ہو رحمت خدا کی
ہزارون نے ملکر محمد حسن پر | نماز جنازہ بخوبی ادا کی
بقول نبی اونپہ رحمت ہو نازل | خدایا اجابت ہو میری دعا کی
تھی بیماری معمولی تپ اور لرزہ | کسی کو نہ مطلق تھا خوف ہلا کی
پہ تدبیر سے تھا نہ کوئی بھی غافل | کسی نے دعا کی کسی نے دوا کی
مگر جب اجل آپہونچتی ہے سر پر | نہ چلتی ہے پھر کچھ دوا اور دعا کی
ہوا حادثہ سخت اسلام مین یہہ | مگر قلیس یونہی تھی مرضی خدا کی
ہمیشہ تو راضی رہ اوسکی رضا پر | مشیت سے اوسکی کبھی ہو نہ شاکی
ہوئی فکر تاریخ رحلت جو مجھکو | تو عیسیٰ نے چرخ برین سے ندا کی
ہوا حادثہ ہائے کیسا یہہ مشکل | جناب محمد حسن نے قضا کی

۱۸۸۹ء

ریختۂ کلک گوہر سلک جناب مولوی سید زین العابدین صاحب مدرس مذہب امامیہ محمدن اینگلو عربک اسکول پٹنہ

قد مات من له من اصحابه عویل | وهو الذی هداهم متبع جلیل
شمس العلی مجید بدر الدجی مجید | بحر العطا مفید بل ما له عدیل
لهفی علی جلیل ما ان له مثیل | قد کان لی خلیل حزنت له فحول

قلبی بہ کسیر وبفوتہ حسیر
عیش الدنی عسیر اذ فات من جمیل
قدنا دبا بصوت مصراع حول فوت
اہا لفات حبر متبحد نبیل
۱۳۰۷ھ

ولہ

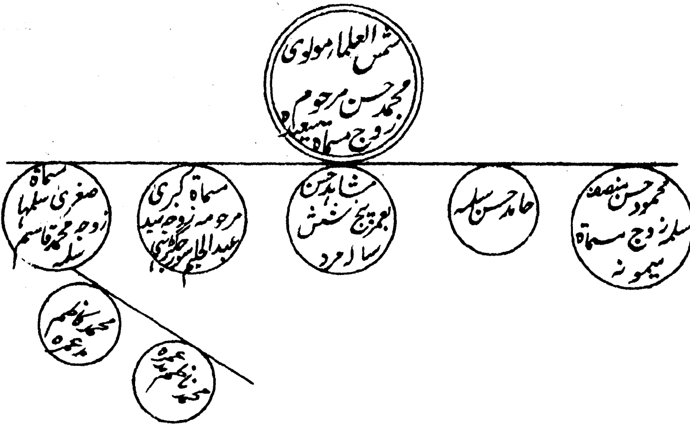
آن بحر علوم کہ خجل زو شدہ نیسان
بارید سحاب کرمش برہمہ یکسان
افضل خدا کرد بنا مدرسۂ علم
پرداخت بترویج علوم از رہ ایمان
اے واے ز بیمہری چرخ ستم آرا
پنہان شدہ در خاک چنان نیر تابان
قدمات خبیر ورع برح علاء
ذی مجد وکرم شمس ذکا مہر درخشان
آہا لفرید حسن الخلق مجید
قد روج علما الشباب والصبیان
چون رخت اقامت طرف ملک بقا بست
ہر سوختہ دل ماتم او کرد بافغان
از سال وفاتش قد خو آہ کشیدہ
درداکہ نہان شد بزمین آن مہ تابان

افزودہ سر یاس دگر سال رقم شد
درخاک نہان شد جسد اطہر ایشان
۱۸۸۹ء
۱۲۹۶ فصلی

ولہ

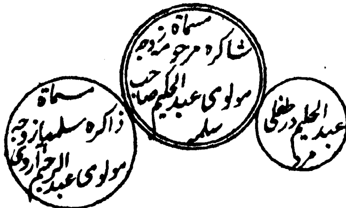
آن عالم نامی و نکو راے
شمس العلما بزم آراے
گو بود محمد سید جلیلے
ذی مرتبہ ذی حشم سخن زاے
ہم نام رسول و سبط اکبر
محفل آرا نکات پیراے
بر حال غریب از تفضل
الطاف نما و رحم فرماے
ترویج علوم بود کارش
از راے صواب عالم آراے
پاکیزہ گلے ز گلشن علم
افسرد ز باد جور اے واے
دنیا نبود مقام عیشے
جز غصہ و رنج چشم بکشاے
آمد بربیع او خزانے
صد آہ ہزار ہاے صد ہاے
فصلی سن فوت او رقم شد
سکریٹریم بمرد صد واے
۱۲۹۷ فصلی

نقشہ اُنکی اولاد و احفاد کا یہ ہی۔



مسماۃ شاکرہ مرحومہ

بنت مولانا ولایت علی قدس سرہ زوجہ مولوی حکیم عبدالحکیم صاحب سلمہ۔ یہ لڑکی نہایت پاکیزہ صفت صاحب خلق عظیم ذی مروت عفیفہ حلیمہ سلیمہ تھی اپنے پدر بزرگوار کی خوبو اسکے اندر پوری تھی نہایت نیک بخت دیندار۔ مگر افسوس کہ اسکی عمر نے وفا نہ کی عین عنفوان جوانی اکیس بائیس برس کی عمر میں اس دار رنج و محن کو چھوڑکر داخل فردوس بریں ہوئی۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا والحقھا بآبائھا الصالحین۔ انکے صرف دو اولاد ہوئی۔ ایک عبدالحلیم جو دو ڈھائی برس کا ہوکر گذر گیا۔ اور ایک مسماۃ ذاکرہ سلمہا کہ جسکی شادی ساتھ مولوی عبدالرحیم آروی بن ناظر زکی الدین مرحوم کے ہوئی ہی۔ نقشہ اُسکا یہ ہے۔



مسماۃ صالحہ مرحومہ

بنت مولانا فرحت حسین قدس سرہ از بطن اولیٰ مسماۃ محمودہ مرحومہ زوجہ مولوی عبداللہ صاحب مدظلہ بن مولانا ولایت علی قدس سرہ آپ کی پیدایش غالباً ۱۲۵۸ہجری مین ہوئی آپ اپنے خاندان کی عورتون مین نہایت ذی عقل وفہم وفراست صاحب مروت وسخاوت وحلم وتقوی اور دیندار تھین۔ اور فن سپہگری مین بھی خوب ماہر تھین۔ گھوڑے کی سواری نہایت عمدہ جانتی تھین بندوق لگانا تلوار چلانا بھی بخوبی آپ کو معلوم تھا۔ آپ نے اُس ملک مین رہکر یہ باتین سیکھی تھین۔ آپ کی شادی بارہ برس کی عمر مین ہوئی۔ اُسوقت سے آپ برابر ہر سفر مین اپنے زوج مولوی عبداللہ صاحب کے ساتھ رہین۔ گویا تمام عمر آپ کی سفر ہی مین طے ہوئی۔ آپ کے اوصاف حمیدہ وشمائل ستودہ بہت کچھ ہین مختصراً عرض کیا۔ آپ کی اولاد تخمیناً دس بارہ ہوئین۔ اور سب حالت طفلی ہی مین فوت ہوئین کہ جسپر مسودہ اوراق ہذا کو بسبب اُنکے سفر مین رہنے کی اطلاع نہوئی۔ مگر تین لڑکے جو جوان ہوے۔ اُنکا شادی وبیاہ بھی ہوگیا۔ اُنکا مین یہان ذکر کرتا ہون۔ امان اللہ مرحوم جو یہین پٹنہ مین پیدا ہوے اور آپ اُنکو لیکر مع اپنے زوج مولوی عبداللہ صاحب کے ہمراہ جناب مولانا ولایت علی قدس سرہ کے ملک افغانستان کو گئین۔ اور تخمیناً سات برس وہان رہین۔ اور وہین پسر دومی مطیع اللہ مدعمرہ پیدا ہوے۔ اُنکو دو برس کی عمر کا لیکر ہمراہ اپنے زوج کے بعد وفات مولانا ولایت علی قدس سرہ کے پھر یہان پٹنہ دوبارہ تشریف لائین۔ اور یہان چند برس رہ کے بمعیت اپنے زوج کے ان دونون لڑکون کو لیکر ملک سوات افغانستان کو گئین۔ اور وہان پسر سومی عبدالقدوس مدعمرہ پیدا ہوے اُنکے بعد آپ اس قفس عنصری کو چھوڑکر داخل علیین ہوئین۔ اس سے زیادہ تفصیلی حالات مجھکو معلوم نہین۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا والحقھا مع المھاجرات اللاتی ھاجرن مع نبیک محمد صلے اللہ علیہ وسلم

نقشہ اونکی اولاد کا یہ ہے

مسماۃ صالحہ
مرحومہ زوجہ مولوی
عبداللہ مدظلہ

امان اللہ مرحوم	مطیع اللہ مدعمرہ	عبدالقدوس مدعمرہ

عبدالرحیم عفی عنہ مسودا وراق ہذا

بن جناب مولانا فرحت حسین قدس سرہ از بطن محل اولیٰ مسماۃ محمودہ غفراللہ لہا - یہ فقیر بتاریخ چودھوین شعبان ۱۲۵۲ھ از پردۂ کتم لباس ہستی کا پہنکر وجود مین آیا - اور چار برس کی عمر مین اول جناب مولوی عبدالرحیم صاحب مرحوم مغفور ساکن بہار سے جو یکے از خلفاے عظام بڑے حضرت قدس سرہ کے تھے - پڑھنے کو بٹھایا گیا - اور قرآن متن تمامہ اُنسے ختم کیا جب وہ بمعیت بڑے حضرت سفر ہندوستان کو روانہ ہوے - تب جناب مولوی محمد اطہر صاحب ساکن سورجگڈھ سے سبق رجوع کیا - چنانچہ قرآن کا ترجمہ تمامہ اور بلوغ المرام اور بعض رسائل فارسی کے اُنسے پڑھے - جب وہ بھی بیمار ہوکر راہی وطن خود ہوے - تب مولوی میزان الرحمن صاحب ساکن ڈھاکہ جو شاگرد جناب مولوی زین العابدین صاحب حیدرآبادی کے تھے اُنسے تیسیر الوصول من حدیث الرسول الی جامع الاصول من اولہ الی آخرہ پڑھی - جب وہ بھی رہگراے وطن مالوف خود ہوے - تب تھوڑے عرصے تک خود حضرت والد ماجدم غفراللہ لہ سے سبق ہوا - اس طور پر کہ بعد نماز ظہر آپ اپنے کمرے مین درس دیتے - صدہا آدمی اُسمین جمع ہوتے - تفسیر جلالین اور مشکوۃ شریف کو مین پڑھتا - اور آپ اُسکی تفسیر و شرح نہایت تفصیل سے بیان فرماتے - دوسرے لوگ صرف سماعت سے فائدہ اُٹھاتے - مگر بہت افسوس کہ یہ مشغلہ بہت تھوڑے دن رہا - آپ کے آشوب چشم و ضعف دماغ و دیگر عوارض کے ہجوم کی وجہ سے یہ درس موقوف ہوگیا - اور چند عرصے تک لہو و لعب مین مین نے اپنی عمر عزیز کو بیکار صرف کیا - اسی مابین ۱۲۷۰ھ مین جناب حضرت والدہ ماجدہ ام مسماۃ محمودہ مرحومہ سے نے

رحلت فرمائی۔ اُسوقت عمر میری تخمیناً سولہ برس کی ہوگی۔ بعد اُسکے ایک بزرگ کی نصیحت سے خواب غفلت سے مین چونکا اور بیدار ہوا تب جناب اخی حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی سے سبق رجوع کیا۔ صرف ونحو اور فارسی اُنسے پڑھتا رہا۔ جب ہدایۃ النحو وفصول اکبری تک پہونچا تب جناب ممدوح بشوق تحصیل تکمیل علوم روانہ لکھنؤ ہوے۔ تب مین نے جناب والد ماجد م غفراللہ لہ سے باصرار تمام عرض کرکے اپنا سبق جناب حضرت مولانا احمد اللہ وجناب حکیم ارادت حسین غفراللہ لہما سے رجوع کیا۔ جسکا ذکر اوپر تحریر پاچکا ہے۔ اسی مابین مین فقیر کی شادی ساتھ مسماۃ جمیلۃ النساء بنت حضرت شاہ حبیب الحسنین مرحوم ساکن موضع دیورہ پرگنہ ارول ضلع گیا سے ہوئی جسکا نسب نامہ حسب تفصیل ذیل ہی۔ عمر میری اسوقت اکیس برس کی تھی۔ مسماۃ جمیلۃ النساء بنت شاہ حبیب الحسنین بن شاہ غلام غوث بن شاہ غلام اشرف بن شاہ امام الدین بن شاہ تاج الدین بن شاہ نصراللہ بن شاہ عبدالحمید بن حضرت مولانا شاہ باز محمد دیوروی ثم بھاگلپوری۔ پورا نسبنامہ آپ کا فصل پنجم مین آویگا۔ وہان دیکھنا چاہیے۔ بعد دو ڈھائی برس کے جب جناب مولانا فیاض علی صاحب غفراللہ لہ ملک افغانستان سے تشریف واپس لائے۔ اُسوقت حسب الارشاد جناب مولانا احمد اللہ غفراللہ لہ کے اُنسے سبق رجوع ہوا۔ یہ فقیر وجناب مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ومولوی محمد یقین مرحوم ایک ساتھ سامع وقاری ہوکر پڑھتے مختصر المعانی ونورالانوار آپ ہی سے پڑھا۔ مگر چونکہ آپ کو تجرد وگوشہ نشینی بہت پسند تھی ذکر اللہ ودعا، وغیرہ مین بیشتر آپ اپنی عمر عزیز کو صرف کرنا چاہتے تھے۔ لہذا جبکہ جناب حضرت اخی واستاذی حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی لکھنؤ سے تشریف واپس لائے۔ پھر سبق آپ سے رجوع ہوا۔ کچھ عرصے تک پڑھتا رہا۔ مگر جبکہ جناب حضرت والد ماجد م غفراللہ لہ کا ۱۲۷۰ہجری مین انتقال ہوگیا اور جناب حضرت اخینا الاعظم مولوی عبداللہ صاحب مدظلہ العالی بھی اپنے گھر کو خیرباد کہکر مع اہل وعیال روانہ ملک افغانستان ہوگئے۔ اُسوقت تمام گھر کا بوجھ اور خبرگیری معاش ومقدمات وغیرہ اس فقیر کے سر پر پڑا ناچار شغل درس وتدریس کو چھوڑنا پڑا۔ اسی اثنا مین بتاریخ ۲۸ رمضان ۱۲۷۰ہجری مین نور چشمی مسماۃ رحمت مدعمرہا زوجہ حکیم مولوی عبدالحکیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوئین اُسکے بعد ایک اور لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام کلثوم رکھا گیا۔ وہ پانچ چھہ مہینے کی ہوکر گذر گئی۔ بعد اُسکے مسماۃ زینب مرحومہ اہلیہ عزیزی ڈاکٹر آیت اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ تاریخ ۲۳ رجب ۱۲۷۵ہجری

پیدا ہوئین (اور بتاریخ ۸ شوال ۱۳۱۲ھ ہجری بعمر ۳۴ سال وفات پائی) وہ تخمیناً دو برس کی ہوگی اور نور چشم پارہ فوادی عبدالفتاح مدعمرہ فی طاعتہ فالق الاصباح شکم مادر مین تھے۔ کہ یہ فقیر بجرم اعانت باغیان سرکار بتاریخ چودھوین شعبان ۱۲۸۰ھ ہجری اپنے مکان صادق پور سے گرفتار ہوکر جیل پٹنہ مین بھیجا گیا۔ جسکا ذکر کچھ اوپر سوانح عمری مین جناب حضرت مولانا یحیی علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گذر گیا ہے۔ ادھر بتاریخ ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۸۰ھ ہجری عبدالفتاح مدعمرہ فی طاعتہ اللہ پیدا ہوے۔ نام تاریخی محمد ضمیر الحق ہے۔ الغرض پٹنہ سے بتاریخ ستائیسوین رمضان شریف ۱۲۸۱ھ مع دوسرے چند شخصون کے انبالہ روانہ کیا گیا۔ وہان قریب ڈیڑھ برس کے قیام رہا۔ جسکے تفصیلی حالات اوپر گذر چکے ہین۔ اور کیفیت مقدمہ ومصائب وآلام وہان کے بیان ہوچکے ہین۔ اعادہ کی ضرورت نہین ہی۔ وہان سے روانہ زندان لاہور ہوا۔ وہان بھی تخمیناً ایک برس آٹھ مہینے قیام رہا۔ علاوہ مصائب جیل کے ضیق تنفس بھی نہایت زور وشور کے ساتھ ان دونون محبسون مین گلوگیر رہا۔ اوسپر طرہ یہ کہ سپرنٹنڈنٹ وڈاکٹر جیل لاہور ایک نہایت سخت متعصب آدمی تھا۔ شب وروز وہ ہماری تکلیف وہی کی فکر مین رہتا۔ اور مین ان ابیات کو حسب حال اپنے پڑھتا۔ ~~

قصد ظالم بسوے کشتن ماست	دل مظلوم ما بسوے خداست
او درین فکر تا بما چہ کند	من درین فکر تا خدا چہ کند

الحضرت ناظرین مین وہان کی تکالیف ومصائب کو کیا بیان کرون۔ ایک تو وہ مقام بذاتہ مخزن آلام ہی دوسرے خاص عناد وعداوت حکام بالادست۔ اس باب مین قلم وزبان وخامہ اشہب تیزگام محض قاصر ہے۔ بہرکیف لاہور سے روانہ ہوکر بسواری ریل ملتان پہونچا دیا گیا۔ وہان تخمیناً ایک مہینہ قیام رہا۔ اس عرصے مین ضیق تنفس کا بھی زور کم رہا۔ اور حاکم بھی رحم دل تھا۔ مگر وقت روانگی وہان کے تنفس نے پھر شدت پکڑی۔ ڈاکٹر صاحب کا خدا بھلا کرے۔ کہ جب اُنھون نے ملاحظہ فرمایا فی الفور حکم دیا کہ طوق اور بیڑی وغیرہ جو قریب ایک من کے مجھپر بوجھ تھا۔ اُتار اور کاٹ دیا جائے چنانچہ صرف ایک کڑا آہنی پانوٴن مین ڈالدیا گیا۔ کہ قیدی کی علامت باقی رہے۔ پھر ملتان سے بسواری جہاز دخانی سندھ کے دریا ہوکر بعرصہ ایک ہفتہ شہر روڑی پہونچا۔ یہ شہر لب دریا ہی۔ اور اُ سکی

دوسری جانب سکھر کا لشکر ہے - اور بیچ دریا مین بطور جزیرہ کے بھکھر کا قلعہ ہے - وہان ایک شبانہ روز جہاز ٹھہرا رہا - وہان سے چلکر ایک ہفتہ مین کوٹری کو پہونچا - یہ نہایت آباد شہر لب دریاے سندھ واقع ہی - وہان جہاز سے اُترکر بسواری ریل کراچی بندر کو پہونچایا گیا - یہ جیل تمام جیلون سے آرام کا ہی - وہان بھی تخمینا ایک مہینہ مقیم رہا - وہان سے بسواری مرکب دخانی براہ سمندر بمبئی بھیجا گیا - اور وہان سے ریل پر سوار ہوکر بمقام تھانہ (جو ایک شہر کا نام ہی بفاصلہ بارہ کوس بمبئی سے وہان ایک قلعہ ہی مرہٹون کا بنایا ہوا نہایت مستحکم جو اب جیل کا کام دیتا ہی - اور تمام احاطہ بمبئی وپنجاب کے قیدی دائم الحبس اور بڑی بڑی میعاد والے اس جیل مین بھیجدیے جاتے ہین) مین پہونچا - اور تخمیناً نو دس مہینے وہان رہا - یہ زندان تمام قیدخانون سے جنکا ذکر اوپر گذرا سخت تر نظر آیا اسکے اہل کار شداد غلاظ کے پورے مصداق پائے گئے - ان قیدخانون کی کیفیت مفصل منشی محمد جعفر صاحب نے تواریخ عجیب مین لکھی ہے - شائقین وہان دیکھ لین - یہ رسالہ چونکہ اسکا موضوع نہین ہی - لہذا عنان قلم کو اُدھر سے پھیر کر اصل مطلب بیان کرتا ہون - مین جبتک وہان رہا ضیق تنفس سے بالکل رہائی رہی - تین برس کامل ابتداے قید سے یہان کے پہونچنے تک شب و روز نہایت سخت تنفس مین مبتلا رہا تھا - علاوہ شدائد قید کے یہ ایک تکلیف ایسی سخت جانگداز تھی - کہ اعاذنا اللہ منہا پس اس جیل مین آکر جو مجھکو رستگاری ضیق تنفس سے ہوئی - تو باوجود وہان کے شدائد و تکلیف کے بہت راحت و آرام حاصل ہوا - الغرض نو دس مہینے کے بعد وہان سے اسّی قیدیون کا چالان بمبئی کو روانہ کیا گیا - مین بھی اُس مین روانہ ہوا - اور وہان سے بسواری جہاز بادبانی بحراست مرین پلٹن روانہ پورٹ بلیر انڈمان ہوا - یہ راستہ اکثر جہاز بیس بائیس دنون مین طی کرلیا کرتا ہی - مگر جب میرا جہاز سیلون کے سمندر مین پہونچا - نہایت سخت طوفان کا سامنا ہوا - جملہ قیدی جہاز کے نیچے تو تک مین ایک کٹھہرہ بنا کر جو مانند پنجرہ شیر کے تھا - نہایت بیرحمی کے ساتھ بند کردیے گئے - ہر ایک کو دوران سر و دست و قی جاری تھا - یہ غلاظت اور پاخانہ و پیشاب ملکر ایک تالاب کی سی کیفیت اُس تو تک کی ہوگئی تھی اُسمین شب و روز رہنا پڑتا تھا - مین اپنی نماز پنجوقتی اُسی نجس حالت مین بلا وضو و تیمم کسی طور پر ادا کرلیتا تھا - اسی حالت مین تھا کہ تائید غیبی متوجہ حال اس خستہ بال کے ہوئی - وہ یہ کہ ایک خلاصی جہاز کا سخت بیمار ہوا - کہ چند منٹ کا مہمان سمجھا گیا - ایسی حالت مین کپتان جہاز نے شیخ قاسم

جمعدار پلٹن کو جو ہم لوگون کے محافظ تھے - بلاکر کہا کہ دوائین انگریزی میرے پاس موجود ہین مگر مین ڈاکٹر نہین کہ جو اسکا استعمال کرا سکون پس اگر تمھارے پاس کوئی ڈاکٹر ہو تو لے آؤ کہ اس مریض کا علاج کرے - چونکہ اُنکی پلٹن مین کوئی ڈاکٹر نہ تھا - اور مجھکو اکثر اوقات زبانی تلاوت قرآن و اشعار حافظ وغیرہ پڑھتے سنا تھا - لہٰذا مجھکو خواندہ شخص سمجھکر وہ میرے پاس آئے - اور یہ کیفیت بیان کی - اول تو مین نے کچھ عذر کیا - کہ مین حکیم اور ڈاکٹر نہین ہون کہ علاج کرون - اور خاصکر دوا انگریزی کو تو بالکل جانتا ہی نہین ہون لیکن اُنکے اصرار پر اُسکو لطیفہ غیبی سمجھکر متوکلاً علے اللہ قبول کر لیا - اُنھون نے فی الفور اُس کٹھگھرہ کا تالا کھول کر اُسمین سے مجھکو نکال کر کپتان کے سامنے لیجا کر کھڑا کر دیا - اُس وقت مجھکو یہ شعر شیخ سعدی رح کا حسب حال اپنے یاد آگیا - شعر

الا لا تحزنن اخ البلیہ	وللرحمن الطاف خفیہ

کپتان نے پوچھا کہ تم ڈاکٹر ہو - قبل اسکے کہ مین کچھ بولون جمعدار صاحب نے جواب دیا - کہ صاحب یہ بہت اچھا ڈاکٹر ہی - کپتان فی الفور مجھکو مریض کے پاس لیگیا - مین نے جو دیکھا تو وہ غشی کی حالت مین تھا پیٹ نہایت پھولا ہوا مشک کی سی کیفیت اور منھ سے کف جاری پیشاب پائخانہ بند آخری حالت اُسکی نظر آئی - مگر نبض مین انتظام پایا - توکل بخدا مین نے کپتان سے پوچھا کہ دوائین کہان ہین - وہ مجھکو اپنے کمرے مین لیگیا - اور ایک الماری کھولدی اُسمین دواؤن کی شیشیان بکثرت موجود تھین - اور سب پر چپٹ سٹی ہوئی تھی - مین انگریزی جانتا نہین - ناچار ہر ایک شیشی کو کھولکر دیکھنا شروع کیا - بہت جلد مجھکو ایک شیشی روغن بید انجیر کی ملگئی - اور اُسکے بعد ایک شیشی روغن بادیان اور روغن فو ونج کی بھی مل گئی - مین ان تینون دواؤن کو لیکر مریض کے پاس آیا - چونکہ اُسکا دانت بالکل بیٹھا ہوا تھا - مین نے کپتان سے کہا وہ فی الفور ایک آلہ آہنی لے آیا - اور منھ اُسکا کھولا - مین نے ایک تولہ روغن بید انجیر مین دو تین قطرہ روغن بادیان و پیپرمنٹ ڈال کر مریض کے منھ مین چھوڑ دیا - اور اوپر سے تھوڑا گرم پانی دیدیا - تاکہ دوا فرو ہو جائے - تھوڑے عرصے کے بعد اُسکو ایک دست نہایت عفن و کثیر المقدار آیا - کہ جس سے مریض کا نفخ شکم کم ہوا - اور آنکھین کھولدین - اور افاقہ شروع ہوگیا - بمشاہدہ اس حال کے کپتان نہایت خوش ہوا - جمعدار شیخ قاسم صاحب نے سفارش کی - کہ یہ قیدی اُس کٹھگھرہ سے نکال کر باہر رکھا جائے - جمعدار صاحب کے کمرے کے پاس کپتان نے منظور کیا - مین اُسوقت سے وہین

رہنے لگا - کھانا بھی مطبخ جمعدار سے ملنے لگا - تمام دن رات پلٹن کے سپاہی گھیرے رہتے - مین قرآن پڑھ کر انکو سنایا کرتا - شدت طوفان سے حالت یہ ہوئی کہ جہاز راستے سے بہک گیا - ہرایک کو زندگی سے مایوسی ہوئی - کپتان نے بھی مایوس ہوکر آخر تدبیر یہ کی کہ مستول وغیرہ کاٹ کر گرا دیا - اور جہاز کو تختہ بند کرکے مانند پیپے اور صندوق کے سمندر مین چھوڑ دیا - کہ جدھر چاہے جائے ۱۷ سترہ دن یہ کیفیت رہی کہ خلاصیون کو بھی ہوش نہ رہا - کھانے پینے کا کسکو ہوش تھا - بعد اسکے کہ جب طوفان کم ہوا تو تک کا تختہ اوپر کا کھولا گیا - جہاز مرمت کیا گیا - راستہ پر لایا گیا - پانی میٹھا اور چاول دال وغیرہ قریب اختتام پہونچ چکا تھا - ایک ہفتہ کی دیر اگر اور ہوتی تو سب لوگ گرسنہ و تشنہ ہلاک ہو جاتے - الغرض وہ بائیس ۲۲ تیئیس ۲۳ دن کا راستہ ایک مہینے اکیس ۲۱ دن مین طی کرکے پورٹ بلیر انڈمان مین پہونچا - جناب مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ قیدیون کی خبر آمد سنکر وہان گھاٹ پر موجود تھے - قیدی لوگ بذریعہ کشتی کے جب جہاز سے اُتارے جانے لگے - آپ نے اُنسے ملکر میرا حال پوچھا - اتنے مین مَین بھی ایک کشتی مین وہان پہونچگیا - آپ نے بہ آواز بلند پکارا - اس کشتی مین مولوی عبد الرحیم بھی ہین - مین نے لبیک کہی اور فی الفور کشتی سے کود کر آپ کے بغلگیر ہوگیا - یہ پورے چار برس کے بعد جو آپ سے ملازمت حاصل ہوئی - اُسکی کیفیت تحریر کے لائق نہین - آپ کو اس حالت مین دیکھنے کا غم اور قدمبوسی کی خوشی کچھ عجب دو رنگی کیفیت تھی - میرے پاس ایسے الفاظ نہین - کہ جو اُنکی تصویر کھینچکر مدیہ ناظرین کرسکون - بعد اُسکے جناب مولانا یحیٰی علی رحمۃ اللہ علیہ و سیدنا میان عبد الغفار صاحب و دیگر رفقا بھی آتے گئے - اور ملتے گئے - منشی محمد جعفر صاحب اُسوقت ایک دوسرے ٹاپو مین سرکار کی طرف سے مامور تھے - اُنسے اُسوقت ملاقات نہوئی - دو چار روز مین وہ بھی ہماری خبر سنکر آئے - اور ملاقات ہوئی - دو روز تک مین داخل ہسپتال رہا - کیونکہ بسبب تکان راہ کے بیمار ہوگیا تھا - جب وہ جہاز جسپر ہم لوگ آئے تھے - وہان سے روانہ ہوگیا - اور جملہ قیدی ہمارے ہمراہی ڈویزنون مین متفرق طور پر بھرتی ہو گئے مین بھی ڈویزن نمبر ۱۲ مین بھرتی ہوگیا - مگر جناب منشی سید اکبر زمان صاحب ہیڈ منشی چیف کمشنر بہادر و جناب حافظ مولوی جمال احمد صاحب کورٹ منشی ڈپٹی کمشنر بہادر نے میرا بستر جمعدار سے کہکر اُٹھا لے آئے - اور جناب حافظ صاحب موصوف کے مکان مین جو صرف چند قدم کے فاصلہ پر مکان سکونتی مولانا احمد اللہ و مولانا یحیٰی علی علیہما الرحمۃ

والغفران سے تھا کردیا۔مین روزانہ علی الصباح اپنے ڈویزن مین چلا آتا۔ اور دوسرے قیدیون کے ساتھ پریڈ پر کھڑا ہو جاتا جمعدار اُس ڈویزن کا ہندو تھا۔ مگر ہمپر مہربانی کر کے کسی آسان کام مین دیدیا کرتا اسی طرح پر دو مہینے گذرے تھے۔ کہ ایک جگہ محرری کی گھاٹ پر خالی ہوئی۔جناب چیف کمشنر صاحب نے حسب معمول وقانون وہان کے حکم دیا۔ کہ جتنے قیدی پڑھے لکھے ہین۔اور وہ ہنوز مشقت مین ہین کسی تحریری کام مین نہین ہین۔ اُنکی فہرست بنا کردو۔چنانچہ جناب ہیڈ منشی صاحب نے ایک فہرست ایسے لوگون کی تیار کی۔کہ جسمین چودہ ۱۴ آدمی کے نام تھے نمبروار۔چونکہ مین ازبسکہ نو وارد تھا۔ لہذا میرا نام سب کے اخیر مین اُس فہرست کے درج کیا گیا۔صاحب بہادر نے حکم دیا۔ کہ یہ چودہ آدمی واسطے ملاحظہ کے بلائے جاوین۔چنانچہ اسکا پروانہ ہر ہر ڈویزن کے جمعدار کے پاس بھیجدیا گیا۔ کہ وہ جمعدار اُس قیدی کو لیکر فلان وقت صاحب کے بنگلہ پر حاضر ہو۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سب قیدی نمبروار کھڑے کردیے گئے۔یعنی جو قیدی کہ اول اُس جزیرہ مین پہونچا تھا۔اُسکا نمبر اول تھا اور جو اُسکے بعد آیا تھا۔اُسکا اُسکے بعد ہلم جرّا سب کے آخر مین تھا۔ہیڈ منشی صاحب فہرست لیکر کھڑے ہو گئے۔ اور صاحب بہادر نے ایک سرے سے ملاحظہ شروع کیا۔اُس فہرست مین ہر ایک کا نام ونمبر وولدیت وسکونت اصلی ومقدمہ وتاریخ فیصل مقدمہ وجرم وتاریخ وصول انڈمان وغیرہ درج تھا۔ صاحب بہادر ہر ایک شخص کے پاس آکر کھڑے ہوتے۔اور ہیڈ منشی کل کیفیت مندرجۂ فہرست پڑھ کر سنا دیتا۔اور بڑے بڑے عملے ہیڈ کلارک وجمعدار وغیرہ ساکت کھڑے تھے۔کسی کی مجال نہ تھی کہ ایک حرف بھی سفارش کا کسی کی نسبت کرسکے۔ایسی حالت مین جملہ چودہ ۱۴ آدمی اپنا اپنا دھیان اُس قادر مطلق وفعال برحق کیطرف لگائے ہوے کھڑے تھے۔ کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور مین آتا ہے۔ چونکہ معمول تھا۔ کہ پرانے نمبر کا آدمی مقرر کیا جاتا تھا۔لہذا مین محض مایوسی کی حالت مین سب کے اخیر مین کھڑا تھا۔ کہ صاحب بہادر ہر ایک کو ملاحظہ کرتے ہوے میرے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔اور ہیڈ منشی کو اشارہ منظوری کا کیا منشی صاحب نے فی الفو منظوری کا لفظ ہمارے نام کے محاذی اُس فہرست مین لکھکر پیش کیا۔صاحب نے اُسی جگہ کھڑے کھڑے دستخط کیا۔اور چلے گئے۔اُسکے بعد مین منشی ہو گیا۔چھہ روپیہ ماہواری مقرر ہو گیا۔منشیون کا سا لباس پہننے لگا۔اور گھاٹ پر محرری کا کام کرنے لگا۔ساڑھے تین سو قیدی اُس ڈویزن مین بھرتی تھے۔اور ایک جمعدار جسکو وہان

کے اصطلاح مین ڈویزن کہتے تھے ۔ اور ایک سب ڈویزن اور دو محرر مقرر تھے ۔ اُس گھاٹ پر ہمیشہ دو محرر مقرر رہتے تھے ۔ یہ دونون باری باری وہان کام کرتے یعنی ایک ضرور حاضر رہتا ۔ ایک آتا تب دوسرا اپنے حوائج ضروری کو جاتا ۔ کپتان ڈاروٹ صاحب ہاربر ماسٹر ہمارے افسر تھے ۔ نہایت رحم دل اور نیک مزاج آدمی تھے ۔ میرے ساتھی سید انشاء اللہ صاحب ساکن باندہ جو ایک نہایت عمر رسیدہ آدمی بمقدمہ بغاوت وہان گئے تھے ۔ ہم اور وہ دونون آپسمین محبت و اتفاق کے ساتھ رہنے لگے ۔ کام یہ تھا کہ جتنی کشتیان روز باہر سے آوین یا اُس ٹاپو سے باہر کو جاوین ۔ سب کی تلاشی لینا ۔ کہ کوئی شی ناجائز یا کوئی قیدی بلاحصول پاس آمدورفت نہ کرے اور ہر ایک کشتی کی آمدورفت کا وقت و تعداد مسافر و اسباب وغیرہ درج کتاب ہو اور سرکاری پروانجات و خطوط وغیرہ بھی دوسرے ٹاپوؤن کو روانہ کیے جاتے ۔ اور جو دوسرے ٹاپو سے آتی ۔ وہ ہر ایک صاحب کے بنگلے پر بھیجے جاتے ۔ اسی طرح تین برس کامل مین اُس گھاٹ پر محرر رہا ۔ چونکہ مین اُسوقت جوان تھا اور میرے ساتھی میر انشاء اللہ صاحب بوڑھے تھے ۔ لہذا جب کبھی دوسرے ٹاپوؤن کی کمان ہوتی یعنی دوسرے ٹاپوؤن مین جاکر کام کرنا پڑتا تو مین ہی جاتا ۔ القصہ تین برس مین اسی کام مین رہا ۔ پھر وہان سے کمسریٹ ڈپارٹمنٹ مین تبدیل کردیا گیا ۔ ایک برس وہان کام کیا ۔ پھر سٹلمنٹ ڈپارٹمنٹ مین تبدیل ہوا ۔ اور ماتحت مسٹر کراس صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے کام کرتا رہا ۔ اور نیز کچھ شغل تجارت بشراکت ایک فری دکان دار کے کرتا رہا ۔ چنانچہ جب مین ہڈو ٹاپو کو تبدیل ہوا کہ جسکا ذکر آئندہ آویگا ۔ اُسوقت اُس کاروبار کو اُٹھا کر قریب چار سو روپیہ کے جو بطور نفع کے بچا تھا ۔ معہ صندوق کتاب وغیرہ ایک دوست دکاندار کے پاس رکھدیا ۔ اسی اثنا مین شیر علیخان حجام افغانی نے وحشیانہ حرکت یہ کی کہ لارڈ میو صاحب کو مار ڈالا جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے ۔ اور حکام پورٹ بلیر جملہ قیدیون کی طرف سے بدظن ہوگئے ۔ خصوصاً مسلمانون کی طرف سے ۔ کیونکہ وہ قاتل بھی تو مسلمان ہی تھا ۔ لہذا جملہ قیدی عہدہ دار مسلمان جو اُس صدر ٹاپو راس آئیلینڈ مین مقیم تھے مفصل کے ٹاپوؤن مین تبدیل کردیے گئے ۔ اور وہان سے ہندو بلاکر اُسجگہ پر معمور کیے گئے ۔ چنانچہ یہ فقیر بھی ہڈو مڈیکل ڈپارٹمنٹ مین تبدیل کردیا گیا ۔ وہان ماتحت مسٹر جارڈن صاحب اپاتھی کیری کے مقرر ہوا ۔ صاحب موصوف از بسکہ غصہ ور اور تند مزاج مشہور و معروف تھے ۔ جو محرر یا جمعدار اُنکے ماتحت مقرر کیا جاتا ۔ اُسکو وہ خود بھی خوب مار پیٹ کرتے ۔ اور کورٹ

مین بھیجکر سزا دلا کر جیل بھجوا دیا کرتے۔ اور سخت کلامی اور گالی گلوچ تو ایک ادنی بات تھی۔ لہذا مجھکو اور میرے تمام احباب کو اس تبدیلی کا از بسکہ رنج والم ہوا۔ لیکن کرنا کیا تھا مجبورًا جانا پڑا۔ جب مین وہان پہونچا۔ کام اُس ہسپتال کا اور کتابین رجسٹر اور رپورٹ وغیرہ کی نہایت ابتر پائین۔ کیونکہ کوئی محرر ایک مہینہ بھی مستقل طور پر وہان کام کرنے نہین پاتا تھا۔ کہ سزایاب ہو جاتا تھا مین نے متوکلاً علے اللہ نہایت خوف کی حالت مین اپاتھی کیری صاحب سے کہا۔ کہ صاحب یہان کے دفتر کی حالت نہایت ابتر ہی۔ نہ سکین کا کوئی رجسٹر مرتب ہی۔ اور نہ رپورٹ کی کوئی کتاب ہے مین اس کام کے کرنے سے مجبور ہون۔ جبتک کہ مجھکو کتابین نہ ملین۔ اور دو مہینے کی مہلت ملے تاکہ مین ساری کتابون کو مرتب کرون چنانچہ صاحب ممدوح نے منظور کیا۔ اور فی الفور چھ عدد کتابین سادی کمسریٹ سے انڈنٹ کر کے منگادین۔ ہر دو ہسپتال جملہ ہسپتا لہاے پورٹ بلیر سے بڑا تھا۔ وہان چھ قسم کے ہسپتال تھے۔ دو مردون کیواسطے۔ اور ایک عورتون کے واسطے۔ ان تینون مین ہر قسم کے مریض داخل ہوتے۔ اور دو پاگلون کے ہسپتال تھے ایک نیم پاگل کیواسطے اور ایک پورے پاگل کیواسطے۔ اور ایک جذامی اور کوڑھیون کیواسطے۔ یہ کام ایسا سخت تھا کہ ایک آدمی اسکو ہرگز نہین کر سکتا تھا۔ اور اُسپر طرہ یہ کہ حاکم مافوق ایسا تندمزاج کہ ایک بات اُس سے دریافت کرنا متعسر بل محال۔ اور مین ایک نیا آدمی کہ کچھ بھی ان کامون سے واقفیت نہین۔ بہرکیف اللہ پر توکل کر کے مین نے کتابون کو درست کرنا شروع کر دیا۔ اور جتنی کتابین انگریزی مین وہان تھین ہر ایک کا ہیڈنگ یعنی سرنامہ انگریزی رائیٹر سے دریافت کر کے اپنی کتابون کو اُسکے موافق درست کر ڈالا۔ ایک مہینے مین ساری کتابین مرتب کر کے دوسرے مہینے کے شروع مین اپاتھی کیری صاحب کو ہر ہر سوال کا جواب دینا شروع کر دیا۔ اور جو کچھ وہ دریافت کرتے وہ مین بتا دیتا۔ اور خود اول رپورٹ تیار کر کے اُسکا ترجمہ اپاتھی کیری صاحب کو کرا دیتا۔ تب تو صاحب موصوف نہایت خوش ہوے۔ اور فی الجملہ نگاہ عنایت کرنے لگے۔ اور دوسرے مہینے مین تو مین نے اپاتھی کیری صاحب کو ایسی آسانی دی کہ اُنکو کوئی رپورٹ وحساب مہینے کے اختتام پر خود نہ بنانا پڑا۔ بلکہ مین نے اول تیار کر لیا۔ اور اُنکو صرف ترجمہ اُسکا کرا دیا۔ جب اُنھون نے اُس حساب کو صحیح اور موافق انگریزی کے پایا تو زیادہ تر خوش ہوے۔ اسی درمیان مین خانساماں نے اپاتھی کیری صاحب کو دیکھا کہ اُنکے بدن پر تمام دیے کے داغ سیاہ سیاہ بکثرت موجود ہین۔ اُس خانساماں نے صاحب سے

ذکرکیا۔ کہ آپ کے منشی کے پاس اسکی دوا نہایت عمدہ موجود ہے۔ جس سے بہت لوگ شفا پاچکے ہین ۔ اپاتھی کیری صاحب چونکہ عرصہ دراز سے اُس مرض تکلیف دہ مین مبتلا تھے ۔ اور بہت کچھ ڈاکٹری دوا کر چکے تھے ۔ لہذا جب وہ ہسپتال مین آئے ۔ مجھسے دریافت کیا اور اپنا بدن کھولکر دکھلا دیا اُس گورے بدن پر بیسیون داغ سیاہ اُبھرے ہوے نظر آئے ۔ مین نے کہا کہ اگر آپ تھوڑا لُبان منگوا دیجیے ۔ تو مین ایک ہی دن مین اسکی دوا تیار کیے دیتا ہون ۔ صاحب نے فی الفور دو پونڈ لُبان کا انڈنٹ کمسریٹ کو بھیجدیا ۔ وہانسے دو روز مین وہ لُبان پہونچا ۔ مین نے نگی ہانڈی مین بطور نل بھبکہ کے ایک شیشی مین کھینچکر صاحب کو دیا ۔ دو چار ہی روز کے لگانے مین بہت کچھ فائدہ اُسکا معلوم ہوا ۔ نہایت خوش ہوے ۔ اور ہسپتال مین جب آئے ۔ مجھسے ذکر کیا ۔ مین نے کہا کہ جبتک اُس جگہ کا چمڑا صاف ہوکر اصلی رنگ نہ پیدا کرے آپ برابر لگاتے چلے جائیے ۔ چنانچہ بمنہ و کرمہ تعالےٰ عرصہ ہفتہ عشرہ مین وہ بالکل صاف ہوگیا ۔ تب تو ازحد خوش ہوے ۔ اور ڈاکٹر ریڈ صاحب جنرل ڈاکٹر جو ہفتہ مین ایک بار واسطے ملاحظہ ہسپتال کے تشریف لایا کرتے تھے ۔ اُنسے ذکر کیا ۔ اور اپنا بدن کھول کر دکھلایا ۔ اور ساری کیفیت اُسکی بیان کی ۔ اور کہا کہ اس ہسپتال مین بہت لوگ اس عارضہ مین مبتلا ہین ۔ اگر آپ حکم دین اس دوا کا استعمال انلوگون کو کرایا جائے ۔ جنرل ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بغیر منظوری گورنمنٹ کوئی دوا ہسپتال مین استعمال مین نہین لائی جاسکتی ۔ اور منظوری گورنمنٹ کے واسطے ضرور ہی کہ لکھا جائے ۔ کہ یہ دوا کیونکر اور کہانسے ہاتھ لگی ۔ اُسوقت مجھکو اپنی رپورٹ مین لکھنا پڑیگا کہ یہ دوا ایک ہندوستانی قیدی سے مجھکو معلوم ہوئی ۔ اور یہ نہایت شرم کی بات ہو کہ ہندوستانی قیدی کا نام اشتہارات ولایت مین چھپے ۔ اور ملکہ کے حضور تک پہونچے ۔ لہذا مین اسکو اس ہسپتال مین استعمال کرانیکا حکم نہین دیسکتا ۔ اپاتھی کیری صاحب ساکت ہوگئے ۔ اور تخمیناً دو برس مین اُنکے ماتحت اُس ہسپتال مین نہایت راحت و آرام کے ساتھ کام کرتا رہا ۔ بعد اُسکے جب صاحب کی بدلی مدراس کو ہوئی روغن لُبان اُتارنے کی ترکیب صاحب نے مجھ سے سیکھ لی ۔ اور دو سیر لُبان منگوا کر اُسکا روغن مجھسے اُترواکر اپنے ہمراہ ایک بوتل مین لے لیا ۔ اور ایک سرٹیفکیٹ نیک چلنی کی دی ۔ اور جنرل ڈاکٹر صاحب سے زبانی بھی بہت کچھ سفارش کی ۔ بعد اُسکے اُنکی جگہ پر فلپ صاحب اپاتھی کیری آئے ۔ وہ نہایت خوش اخلاق و نرم مزاج آدمی تھے ۔ ہم سب لوگون کو اُنکے آنے کی خوشی ہوئی ۔ لیکن کچھ عجب قدرت خدا کی اُنکے آنے کے تھوڑے ہی

دن بعد برخلاف توقع وامید اُنسے تکلیف پہونچی - اور اُنھون نے ہماری شکایتین جنرل ڈاکٹر صاحب سے
کردین - مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب ممدوح ہمارے حال سے واقف تھے - اُنھون نے اُسپر کچھہ کان نہ رکھا
جب زیادہ ترفاپ صاحب کو مین نے اپنے سے برہم پایا - ڈاکٹر صاحب سے عرض کرکے مین چاتھم ہسپتال
کو تبدیل ہوگیا - وہان ایک برس رہا - چونکہ حسب قانون مجریہ پورٹ بلیر مین اب دکان داری کا
پیشہ کرنیکا مستحق ہوگیا - مین نے یہ خیال کیا کہ اس سرکاری ملازمت مین جناب حضرت مولانا احمد اللہ رحمۃ
اللہ علیہ کی خدمت سے محروم رہتا ہون - اور وہ نہایت کمزور وضعیف ہوگئے ہین - اور محتاج بخدمت -
بہتر یہ ہو کہ مین لیسنس پیشہ وری کا لیلون - اور مولانا کو بھی اپنے ہمراہ کرلون - تا ہم دونون ایک جا رہکر
اپنا غم غلط کرین - اور مین مولانا کی خدمتگزاری سے بھی شرف حاصل کرون - اور وہ چار سو روپیہ جو بروقت
نسب ہلی راس آئیلینڈ سے ہڈو کو ایک دوکاندار کے پاس رکھدیا تھا - اُسی روپیہ سے دُکان کرلونگا -
چنانچہ مین نے درخواست حصول لیسنس پیشہ وری بحضور ڈسٹرکٹ افسر کے کردی - بعد بہت گفت وشنود
کے عرصہ دراز مین وہ درخواست منظور ہوئی - اور مین ہسپتال کے کام سے مستعفی ہوکر موضع ابرا ڈین کو تبدیل
ہوگیا - کیونکہ وہ سدرن ضلع کا صدر تھا - اور وہان پولس اور پلٹن بکثرت موجود تھے - جب مین چاتھم سے
چلا - اُسوقت صرف ۳۰ روپیہ میرے پاس موجود تھا - جب ابرا ڈین پہونچا - اُسوقت ایک مکان سرکاری
جو عین موقع دُکانداری پر تھا - نیلام ہو رہا تھا - مین نے فی الفور اُسکو اُسی تیس ۳۰ روپیہ مین خریدلیا - اب
بجز چند آنون کے میرے پاس اور کچھ نہ رہا - خیر مین نے اُس مکان کو خرید کر اُسمین اپنا اسباب وغیرہ رکھکر
دوسرے روز راس آئیلینڈ کو گیا - اور چاہا کہ اُس رکھے ہوے روپیہ کو لیکر اسباب دُکانداری اور نیز
خور ونوش کیواسطے چاول دال لے آؤن - جب وہان گیا اور اپنے دوست سے ملاقات کی - اُسکا
حال نہایت ابتر ومفلس پایا معلوم ہوا کہ اُسکا مکان و دُکان وکل اسباب جلکر خاک وخاکستر ہوگیا -
اب اُسکے پاس کیا تھا جو ایک کوڑی بھی ملے - اُسوقت کی کیفیت غم واندوہ کی ایسی نہین جو حیطہ تحریر
مین آئے - کیونکہ کل دارومدار ہمارے کام کا اُسی روپیہ پر تھا - اُسی کے بھروسے پر یہ لیسنس حاصل کیا
تھا - اب اگر پھیر رجعت قہقری کرون اور سرکار سے اُسی عہدہ قدیم کے ملنے کی درخواست کرون
تو ہرگز قبولیت اجابت نہوگی - بلکہ سزایاب ہونیکا خوف ہی - کیونکہ وہ جیل خانہ ہی وہان ہر کام
اپنے اختیار سے کرنا متعسر بلکہ محال - الغرض مین نہایت متفکر غم واندوہ سے بھرا ہوا ایک دوسرے

دُکاندار کی دُکان پر جو وہ بھی ہمارے دوستون مین سے تھے۔ جا بیٹھا۔ وہ نہایت خوش ہوے۔ اور
آنیکا سبب پوچھا۔ مین نے اپنے لیسنس لینے کا حال اور ابرارڈین مین دُکان خریدنیکا حال اُنسے بیان
کیا۔ مگر روپیہ کی بربادی کا حال اُنپر ظاہر نہ کیا۔ اُنھون نے باصرار تمام مجھسے کہا کہ آپ کو جسقدر اسباب
کی ضرورت ہو مجھسے لیجیے۔ چونکہ میرے پاس روپیہ نہ تھا۔ اس بات کو ٹالدیا۔ لیکن جب اُنکا اصرار
حد سے زیادہ ہوا تو کہنا پڑا۔ جب اُنھون نے روپیہ کے تلف ہونیکا حال سُنا۔ بہت افسوس کیا۔
اور پہلے سے زیادہ اصرار مال لینے پر شروع کیا۔ بلکہ بلا درخواست ہماری تخمیناً پانسو روپیہ کا
اسباب جو وہان کی دُکانداری کیواسطے ضروری ہوتا ہے۔ کپڑا اور ظروف برنجی و مسی وغیرہ علاوہ
کر کیے اور اُسکی ایک فہرست تیار کر کے ایک مزدور بلا کر میرے ہمراہ کر دیا۔ مین نے اُسکو اپنے ہمراہ
لاکر دوکان مین رکھدیا۔ اور بیچنا شروع کر دیا۔ اسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد بعض احباب جو ملازم
سرکاری تھے۔ اور وہ بارک مین رہا کرتے تھے۔ وہ کچھ روپیہ ہمارے پاس امانتاً رکھنے کو لائے
مین نے انکار کیا۔ کہ میرا گھر ٹٹی کا ہے مبادا کوئی چور آکر صندوق توڑ کر لیجاوے تو مین اسکے تاوان
کا متحمل نہین ہو سکتا ہون۔ جب اُنھون نے بہت کچھ اصرار شروع کیا مین نے کہا کہ ایک شرط
پر لے سکتا ہون کہ اس روپیہ سے مین اپنا کاروبار دُکانداری کرون۔ اور جب آپکو اپنا روپیہ
جزءاً یا کلاً واپس لینا ہو تو پندرہ دن قبل مجھکو اطلاع کیجیے مین روپیہ بہم پہونچا کر آپ کو دیدون گا۔
چنانچہ اُنھون نے اس شرط کو منظور کیا۔ مین نے روپیہ لیکر کلکتہ جہاز پر روانہ کر دیا۔ وہان
سے مال منگا کر بیچنا شروع کیا۔ پھر تو اسی طور پر اور بہت سے لوگ روپیہ لاتے گئے۔
اور مین اُسی شرط مذکورہ بالا پر روپیہ لیتا چلا گیا۔ حتّٰی کہ دس بارہ ہزار روپیہ میرے پاس جمع ہو گیا۔
مین نے پٹنہ سے مولوی محمد یقین صاحب کو بلا کر کلکتہ مین اپنا ایجنٹ مقرر کیا۔ اور اُنکا فی صدی پانچ روپیہ
کمیشن مقرر کر کے مال منگانا شروع کیا۔ اب تو بعون اللہ و قدرتہ میرا ہاتھ خوب کشادہ ہو گیا۔ اور قریب
قریب سو روپیہ ماہواری کے خالص منافع ملنے لگا۔ اور دوسرے دُکاندارون کو بھی جو کلکتہ سے مال
منگایا کرتے تھے۔ مولوی محمد یقین صاحب مرحوم کی طرف رجوع کرا دیا۔ اور اُس روپیہ کا ضامن مین خود
ہوا۔ پھر تو مولوی صاحب مرحوم کو بھی تخمیناً سو روپیہ ماہواری ملنے لگا۔ پس اے حضرات ناظرین اسجگہ
ایک بات لائق غور و فکر ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب مین راس آئیلینڈ سے انڈو کو تبدیل ہوا۔ باعث تندمزاجی

مسٹر جارڈن صاحب اپالھی کیری وہان کے مین اپنی جان پر نہایت خائف و ترسان تھا۔ اور اپنی اس تبدیلی سے نہایت ناخوش و تنگدل حتی کہ موت کو زندگی پر ترجیح دیتا تھا۔ اُسوقت رب رحیم وکریم نے اُس حاکم کو مہربان بنادیا۔ اور پھر جب اُنکی تبدیلی ہوئی۔ اور فلپ صاحب اپالھی کیری آئے جو نہایت خوش خلق اور نیک مزاج تھے۔ اور مین اُنکے آنے سے نہایت خوش تھا۔ اُسوقت اُس مصرف القلوب نے اُنکے دل کو ہماری طرف سے پھیر دیا۔ اور ہمنے تکلیف اُٹھائی۔ اسی طور سے مین نے باعتماد اُس چارسو روپیہ کے جو پس ماندہ تھے سرکاری ملازمت کو چھوڑکر دُوکانداری اختیار کی۔ اللہ تعالے نے اُس روپیہ کو تلف کرا دیا۔ پھر جب مین نہایت پریشان غم وہم کے گرداب مین مبتلا ہوا۔ اُس قادر مطلق نے محض اپنے فضل عمیم سے دستگیری کی۔ اور ہزارہا روپیہ بلا منت واحسان احدی جمع کرا دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار لعلکم تتقون ۔ بات یہ ہی کہ انسان کو ہرگز ہرگز اسباب وسامان ظاہری پر تکیہ اور بھروسا نہ کرنا چاہیے۔ اور ہر وقت وہمہ آن اُس فعال مطلق پر توکل کرنا چاہیے۔ اور اُس سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالی جسپر مہربان ہوتا ہی۔ اُسکے اسباب ظاہری کو منقطع کر دیتا ہی۔ تا اُسکے دل کو علاقہ مع اللہ و توکل علے اللہ پیدا ہو۔ اور جس سے خداوند کریم ناراض ہوتا ہی اُسکو اُسی سامان ظاہری مین ڈھیل دیکر غافل کر دیتا ہے حتی کہ وہ کہنے لگتا ہی۔ انما اوتیتہ علے علم۔ نعوذ باللہ منھا الغرض مین نے سات برس یہ دُکانداری کی۔ اور بہت کچھ چاہا کہ جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے پاس لاکر رکھون۔ لیکن تقدیر ایزدی نے محروم رکھا۔ جسکا ذکر مین اوپر کرچکا ہون۔ اسی درمیان مین مین نے سرکار مین درخواست دی واسطے حصول اجازت بلانے اپنے فرزند عبد الفتاح کے۔ چنانچہ وہ درخواست منظور ہوئی۔ اور عبد الفتاح کو مین نے بلالیا۔ اور تخمینا پندرہ سولہ مہینے وہ وہان رہے۔ اس درمیان مین مین برابر اُنکے پڑھانے لکھانے مین سعی بلیغ وکوشش بلیق کرتا رہا۔ اور دُکانداری کا فن بھی بتاتا گیا۔ مگر افسوس کہ وہان کی آب وہوا اُسکے مزاج کے موافق نہوئی۔ اور وہ سخت بیمار ہوگیا۔ وجع مفاصل وورم طحال وغیرہ مین مبتلا ہوگیا۔ ہرچند علاج ڈاکٹری وہان کرتا رہا۔ مگر جب کچھ فائدہ نہ دیکھا۔ ناچار ارادہ ہوا کہ اُسکو مکان کو واپس کردون۔ اُسوقت خیال ناقص مین اس ظلوم جہول کے یہ بات گذری۔ کہ ہمارے مقدمہ کا ثبوت بہت کم ہی اور نیز جان لارنس صاحب گورنر جنرل کے پاس جب ہم لوگون کی درخواست اپیل گذری تھی۔ اُسپر اُنھون نے حکم دوام حبس کو منسوخ کرکے تاحدود

حکم ثانی قید وعبور دریاے شور کا حکم دیا تھا۔ لہذا خیال مین یہ بات گذری۔ کہ اسوقت لارڈرپن صاحب گورنر جنرل ہین جو نہایت رحم دل اور نیک مزاج مشہور ہین۔ اور ہم لوگون کی قید کو بھی قریب انیس برس کے گذر گیا۔ اُس صدور حکم ثانی کا وقت بھی پہونچ گیا ہے۔ اگر اسوقت مین کوئی تحریک رہائی کی کیجاے تو غالبًا مفید پڑیگی۔ اور گوہر مراد ہاتھہ مین آویگا۔ چنانچہ منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو ہمارے ساتھہ قید ہوے تھے۔ اُنھون نے ایک مسودہ عرضی کا تیار کیا اور وہ مسودہ عبدالفتاح کے ساتھہ کرکے پٹنہ کو روانہ کردیا۔ عبدالفتاح نے پٹنہ پہونچکر برادرم عزیز شمس العلما مولوی محمد حسن مرحوم ومغفور کو دیا۔ اُنھون نے اُس مسودہ کو ہماری اہلیہ کی طرف سے بصلاح چند وکلا مرتب ومکمل کرکے اور چھپواکر بحضور لارڈ رپن صاحب ویسراے وگورنر جنرل ہند بذریعہ ڈاک بھیجدیا۔ گورنر جنرل بہادر نے اُس عرضی کے پہونچنے پر کل کاغذات متعلق اس مقدمے کے ضلع سے طلب کرکے خوب چھان بین اُس مقدمہ کی کی۔ اول بڑے بڑے افسر مثل لفٹننٹ گورنر پنجاب وبنگال وممالک مغربی وشمالی وکمشنر وغیرہ سے مشورہ لیکر دس مہینے کامل اسکی تحقیقات کرکے عدل نوشیروانی کو کام مین لاکر حکم رہائی جملہ ہمارے اہل مقدمہ کا صادر فرمایا۔ چنانچہ اُسوقت صرف چھہ آدمی اُس مقدمہ کے باقی رہگئے تھے۔ ان کل کے کل نے رہائی پائی۔ نام اُنکے یہ ہین۔ عبدالرحیم مسودا وراق ہذا۔ میان عبدالغفار صاحب ساکن پٹنہ۔ میان تبارک علی صاحب ساکن پٹنہ۔ منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری ثم انبالوی مولوی امیرالدین صاحب ساکن ضلع مالدہ مسعود خان صاحب ساکن ضلع بگوڑا۔ الغرض یہ فقیر جزیرہ انڈمان سے مع دیگر ہمراہیان رہائی پاکر لارڈ صاحب ممدوح کے حق مین دعاے خیر کرتا ہوا تباریخ یکم جمادی الاول ۱۳۰۱ھ ہجری مین پٹنہ پہونچا چنانچہ تاریخ رہائی نتیجہ فکر سے جناب حضرت عمی شمس العلما مولانا محمد سعید قدس سرہ العزیز ساکن محلہ مغلپورہ منجملات شہر پٹنہ کے یہ ہے

قطعہ تاریخ

ستنے چند از عظیم آباد پٹنہ
برایشان عبور بحر پر شور
از انیان چند کس مردند در قید
بحکم ویسراے قیصر ہند

کہ بودند اہل علم وفضل باہر
شد حکم دوام حبس صادر
رہا گشتند باقی ماندہ آخر
کہ دارد بر رعایا رحم وافر

سیکے زان مولوی عبدالرحیم است
چو کردم فکر تاریخ رہائی
نظیرش کم توان دریافت آن کس
پس از طول زمن الحمد للہ
حروف صد بیان سال ہجری
۱۳۰۰ھ

کہ وصف او نگنجد در دفا تر
مرا بیت خوشی آمد بخاطر
کہ باشد در فنون تاریخ ماہر
رہا گشتند اسیران جزائر
سنین عیسوی اشعر ظاہر
۱۸۸۳ء

ہم لوگ کلکتہ سے بحراست پولس پٹنہ پہونچائے گئے ۔ بانکی پور اسٹیشن سے اُتر کر اول سپرنٹنڈنٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس کے بنگلے پر ہم لوگ گئے ۔ وہان ایک اقرارنامہ پر دستخط لیا گیا ۔ کہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ صاحب کی کچہری مین آکر حاضری دیا کرین اور بغیر اجازت صاحب موصوف کے شہر سے باہر نہ جائین جب کہین جانا ہو تو اپنے مکان کے متصلہ چوکی یا تھانہ پر اطلاع بھیجدین اور بعد مراجعت پھر اطلاع تھانہ کو بھیجدیا کرین چنانچہ یہ حکم قریب سات برس کے عمل مین آتا رہا لیکن بعد کو حاضری ماہواری و اطلاع دہی تھانہ وغیرہ بھی اُٹھا لی گئی ۔ مگر اسوقت تک یہ حکم البتہ باقی ہے ۔ کہ بغیر اطلاع گورنمنٹ کسی غیر ملک کو نہین جا سکتے ۔ مثلاً مکہ معظمہ جانا ہو تو گورنمنٹ مین اطلاع دیکر اور اجازت لیکر جانا ہوگا ۔ بہرکیف مین سپرنٹنڈنٹ صاحب کے بنگلے سے رخصت ہوکر محلہ نمو ہیہ مین پہونچا ۔ جہان کہ میرے اہل و عیال مقیم تھے ۔ اُسکی صبح ہوکے صادق پور گیا ۔ تو وہان دیکھا ۔ کہ ہم لوگون کے مکانات کل منہدم کرکے کف دست میدان بنا دیا گیا ہے ۔ اور اوسپر بازار اور منیوسپلٹی کے مکانات بنا دیے گئے ہین ۔ مین نے چاہا کہ اپنے خاندانی مقبرہ کو کہ جہان چودہ پشت سے ہمارے آبا و اجداد دفن ہوتے چلے آئے تھے ۔ جاکر دیکھون ۔ اور خصوصاً اپنے والدین ماجدین غفراللہ لہما کے مزار کی زیارت کرون ۔ اور اُسپر دعاے مغفرت اور فاتحہ پڑھون ۔ مگر ہر چند کہ کوشش کی پتہ نملا ۔ آخر تجسس و تفحص بسیار و غور و فکر کے قرینہ سے معلوم ہوا ۔ کہ حضرت والدین ماجدین کی قبرین کھود کر اُسپر بناے عمارت میونسپلٹی بنا دی گئی ہے اے حضرات ناظرین اُسوقت اس حرکت کا جو ہمارے اموات کے ساتھ کی گئی جو صدمہ دل پر گذرا وہ بیرون از حیطہ تحریر و تقریر ہے ۔ اسوقت تک اُسکی یاد سے بدن کے رونگٹے تک کھڑے ہو جاتے ہین ۔ یہ کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ ہمارے جرم مین ہمارے اموات و آبا و اجداد کی قبرین کیون کھود دی گئین ۔ اور وہ مقبرہ

کیون معرض ضبطی مین آیا ہماری عادل گورنمنٹ نے کیون یہ کام کیا۔ پھر کیف مین نے اُسی جگہ کھڑے ہو کر کہ جہان اُنکی قبر میرے خیال مین آئی دعاے مغفرت کرلی۔ اور آج تک بھی ایسا ہی کرلیا کرتا ہون۔ یہ ساڑھے تین مہینے کم پورے بیس برس پر مین اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ رنگ ڈھنگ چال چلن لباس و پوشاک وکل طرز معاشرت تمام شہر کا بدلا ہوا ہے۔ جو لوگ اُسوقت مین عمر رسیدہ تھے وہ تو پیوند زمین ہوگئے اور جو لڑکے تھے وہ بوڑھے ہوگئے۔ اور جو ملک عدم مین تھے وہ لباس ہستی پہنکر جوان ہو گئے۔ اور ایک نئی روشنی اور نئے اعتقادات اور نئے خیالات کے لوگ ہر جگہ پائے جاتے ہین۔ اُسوقت بے اختیار حضرت عُزیر علیہ السلام کا قول جو بیت المقدس کو ویران دیکھکر آپ نے فرمایا ہی۔ اور اللہ رب العزت نے اپنے کلام پاک مین اُسکو حکایتہً نقل کیا ہی۔ یاد آگیا وہ یہ ہے۔ قال انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا۔ خصوصًا اہل صادق پور کے مرد وعورت ہر ایک مین تغیر عظیم پایا کہ جسکا سخت رنج وگزند قلب پر گذرا اُسوقت مجھکو اپنی رہائی پر از بسکہ افسوس ہوا کہ کاش مین بھی اُسی جزیرہ کا پیوند زمین ہوجاتا تو بروز حشر اپنے دونون ساتھیون کے ہمراہ محشور ہوتا۔ اور نیز ان مکروہات کے معائنہ سے محفوظ رہتا۔ یا لیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیًا منسیًا۔ چونکہ جسوقت مجھکو خبر رہائی پورٹ بلیر مین گوش زد ہوئی اُسی وقت مین نے نیت کرلی تھی۔ کہ اگر کچھ روپیہ مجھکو دکان واسباب وغیرہ بیچکر اور لوگون کا روپیہ ادا کر دینے کے بعد بچ جائیگا تو مین اُس سے حج کرونگا اور دو سال مکہ معظمہ مین رہ کر ایک سال اپنا حج اور دوسرے سال طرف سے حضرت والد ماجدم غفر اللہ لہ کے کرونگا۔ پس اب مین نے تہیہ سفر حج کا کیا۔ اور چاہا کہ گورنمنٹ مین درخواست دون۔ اور اجازت حاصل کرون مگر میرے برادرم عزیز مولوی محمد حسن مرحوم اور بعض احباب نے مجھکو روکا کہ اسقدر جلد ارادہ حج کا مت کرو کہ مبادا گورنمنٹ درخواست نا منظور کرے۔ دو ایک برس صبر کرو۔ خیر مجبورًا مین نے اُنکی صلاح کو قبول کیا۔ بعد عرصہ دس مہینے کے میرے گھر مین ولادت ہوئی۔ اور تاریخ چودھوین ربیع الاول ۱۳۰۱ھ تیرہ سو ایک ہجری نبوی مین قرۃ العین پارہ فوادی نور الہدیٰ رعٰہ اللہ علی الدرجات العلےٰ پیدا ہوے۔ چنانچہ اوسکی تہنیت مین معہ قطعہ تاریخ ولادت جناب حضرت عمی شمس العلماء مولانا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے جو خط بھیجا ہے۔ وہ بجنسہ نقل کرتا ہون۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم سیدنا محمد وآلہ واصحابہ ذوی الفضل العظیم۔ عزیز دل وجان سلمہ اللہ المنان۔ السلام علیکم

ورحمۃ اللہ برکاتہ - از مولوی عبد القیوم صاحب خبر لبشاشت اثر تولد فرزند ارجمند بجانہ آن عزیز شنیدہ بغایت
مسرور شدم ہمانا کہ حصول این نعمت بعد مراجعت از کربت غربت از جناب باری فضل بالائے فضل است
حسب ایماے مولویصاحب ممدوح کہ مرضی شریف نام تاریخی گفتہ بودند یکے نام تاریخی بہم رسانیدہ قطعہ
آن درست کردہ بخدمت شان فرستادہ بودم غالباً بمطالعہ ساطعہ درآمدہ باشد دران یک شعر زیادہ
کردہ و یک قطعہ تاریخ دیگر گفتہ درین قرطاس می نگارم اللہ تعالی درعمر واقبال این پسر برکت دہاد **قطعہ**

بوالاقدر عالی خاندانے	بعلم و اتقا ممتاز اقران	کہ نام نامیش عبد الرحیم است
عبد الجشید فرزندے بہ از جان	دو شنبہ وقت عصر و چاردہ بود	زشہر مولد شاہ رسولان
شود تا سال میلاد آشکارا	بہم نامش محمد فضل رحمان ۱۳۰۱ھ	دیگر - دل عبد الرحیم شاد گردید
زمیلاد پسر تا بپا خوب	چو آمد این پسر مرغوب جانہا	شدش سال ولادت این مرغوب ۱۳۰۱ھ

محمد سعید عفی عنہ ۱۹ ربیع الاول شریف روز شنبہ ۱۳۰۱ ہجری فضل الرحیم محمدی ۱۳۰۱ھ بھی نام تاریخی اسکا ہے -
بہرکیف دوسرے سال چار مہینے قبل از رمضان شریف مین نے ایک درخواست لوکل گورنمنٹ مین واسطے
حصول اجازت سفر حج کے بھیجدی - اورخیال یہ تھا کہ ماہ رجب مین یہان سے روانہ ہو جاؤن - اوراوائل
شعبان تک مکہ معظمہ پہونچ جاؤن - تا رمضان شریف کا مہینہ تمام وکمال مکہ معظمہ مین گذرے لیکن قسمت
کی خوبی کہ وہ درخواست بعد رگڑے جھگڑے اور قیل وقال بسیار کے منظور ہوکر بتاریخ بارھوین شعبان
۱۳۰۱ ہجری میرے پاس پہونچی - اُسمین صرف آٹھ مہینے کے لیے اجازت دی گئی تھی - مین اُسکی صبح کو
یعنی تیرھوین شعبان کو چٹھی منظوری کی لیے ہوے کچہری مین صاحب مجسٹریٹ بہادر کی حاضر ہوا واسطے
حصول پاس پورٹ کے چنانچہ بڑی سعی وکوشش سے اُسی روز پاس پورٹ مین نے حاصل کیا - اور
صاحب نے زبانی حکم دیا کہ بمبئی مین پہونچکر تمکو سپرنٹنڈنٹ پولس کے ہان اپنی حاضری دینی ہوگی - چنانچہ
چودھوین تاریخ علی الصباح تن تنہا بغیر کسی ساتھی اور نوکر وغیرہ ڈاک گاڑی پر سوار ہوگیا - اور
دو روز مین بمبئی پہونچا - بھنڈی بازار اسمعیل سیٹھ کے مسافرخانہ مین گیا - وہان کثرت مسافر وغلاظت
وغیرہ کے سبب سے طبیعت کو نفرت ہوئی - مین نے چاہا کہ کوئی دوسرا مکان یا مسافرخانہ ملے تو وہان اپنا
قیام کرون - الغرض اُسکے قریب ہی ایک دوسرا مسافرخانہ تھا - مین وہان چلا گیا دیکھا تو مکان نہایت
وسیع اور خالی پڑا ہوا ہے - صرف دو چار مسافر اُسمین تھے - اُس مسافرخانہ والون نے بڑے تپاک سے

میرا خیر مقدم کیا مین ایک کوٹھری بکرایہ لیکر اپنا اسباب وہان رکھکر فی الفور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس کی
کچہری مین حاضر ہوا اُسوقت عبد العلی خان سپرنٹنڈنٹ پولس تھے۔ اُنسے جاکر ملا اُنھون نے کہا کہ ہان
تمھاری نسبت پٹنہ سے تار آیا ہی مین تمھارے منتظر تھا مین نے کہا کہ پرسون ڈاک کا جہاز عدن کو
جانیوالا ہے۔ مین چاہتا ہون کہ اُسی پر سوار ہو جاؤن۔ کہ وہ ایک ہفتہ مین عدن پہونچیگا۔ اور وہان
سے خدیوی مصری ڈاک کے جہاز پر سوار ہو کر ایک ہفتہ مین جدہ پہونچون گا۔ اور اسطرح پہلی
دوسری رمضان تک مین داخل مکہ معظمہ ہو جاؤنگا۔ اور رمضان شریف بخوبی مجھکو حرم محترم مین گذریگا
کیونکہ رمضان مین عمرہ کرنیکا ثواب حج کے برابر ہے۔ مگر افسوس کہ ہماری بدقسمتی نے میہان بھی ہمکو روکا۔
صاحب سپرنٹنڈنٹ نے فرمایا کہ مجھکو حکم ملا ہی۔ کہ تمکو حاجیون کے جہاز پر سوار کردون۔ اور دوسرے
کسی جہاز پر تمکو سوار ہونے کی اجازت نہین ناچار تھر درویش برجان درویش مجھکو وہان حاجیون
کے جہاز کے انتظار مین بائیس روز تک ٹھہرنا پڑا۔ آخر دسوین رمضان شریف ۱۳۰۱ھ ہجری مین کلمبیا
جہاز پر مین سوار ہوا۔ کہ جسپر ساڑھے نیرہ سو حاجی سوار تھے۔ مین تن تنہا فرسٹ کلاس کی ایک
کوٹھری مین جابیٹھا۔ نہ میرے پاس کوئی نوکر اور نہ میرا کوئی ہموطن اُس جہاز مین تھا مین نے کھانا
پکانے کی تکلیف سے بچنے کے لیے کچھ روٹی اور بسکٹ اور شیرینی وغیرہ لے لی۔ اور احتیاطاً کچھ
چاول دال بھی خرید کر رکھ لیا۔ کہ جہان کہین موقع ہوگا پکا لونگا۔ جہاز پر گودی مین سوار ہوا دو روز
تک تو جہاز اچھی طور پر چلا۔ تیسرے روز جب سقوطرہ کے دریا مین پہونچا سخت تلاطم و تموج سے سامنا
ہوا۔ کیونکہ جولائی کا مہینہ تھا۔ اور جون و جولائی و اگست ان تینون مہینون مین بحر عرب مین طوفان
شدید رہا کرتا ہی۔ خصوصاً بحر سقوطرہ مین ایسا طوفان و تلاطم و تموج رہتا ہے۔ کہ ہر سال کوئی
نہ کوئی جہاز غرق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میرے جہاز کو بھی شدید ترین طوفان سے سامنا ہوا۔ انجن کا
پھیہ ٹوٹ گیا مستول جہاز کا ٹوٹ کر گرا کہ جس سے چھتری پر کے چند مسافر ہلاک ہوے۔ تین دن تک
جملہ مسافرون کو اپنی زندگی سے مایوسی ہو گئی تھی۔ جہاز تین روز تک کھڑا موجون کے تھپیڑے مین
ادھر سے اُدھر ڈانوان ڈول پھرتا رہا۔ الغرض ایک ہفتہ کا راستہ دو ہفتہ مین طے کر کے وہ جہاز عدن
مین پہونچا روٹی اور شیرینی وغیرہ جو کھانے کی چیزین مین نے اپنے ہمراہ لے لی تھین۔ وہ کل دو ہی
روز مین شور ہوا کے باعث سڑ گئین۔ اور دریا مین پھینکی گئین۔ مین بارہ ۱۲ تیرہ ۱۳ دن صرف ایک

گھونٹ پانی پر گذارا کرتا رہا۔ جب جہاز عدن کو پہونچا چاہا کہ شہر مین جا کر کچھ چیز لیکر کھاؤن اور شہر کو بھی دیکھون۔ مگر کپتان جہاز سے معلوم ہوا کہ یہ جہاز صرف ایک گھنٹہ یہان ٹھہریگا۔ ڈاکٹر آکر جہاز کا ملاحظہ کریگا۔ اور حکم دیگا تو جہاز چلا جائیگا۔ ناچار اُسی جہاز پر رہا۔ اور بہوڑیون پر جو لوگ روٹی اور پھل وغیرہ لائے تھے۔ خرید کر کھایا۔ اور ایک خط لکھکر کپتان کے حوالہ کردیا۔ کہ وہ بذریعہ ڈاک ہندوستان کو روانہ کردے۔ وہان سے جہاز روانہ ہوا اور پانچ چھہ روز مین بمقام قمران پہونچا۔ وہان ہم سب حاجی لوگ جہاز سے اتار کر ایک میدان ریگستان مین کہ جہان ٹٹی کی بارکین بکثرت بنی ہوئی تھین۔ رکھے گئے۔ اور ہم لوگون کو سنایا کہ دس روز کا قرنطینا کرنا ہوگا۔ اگر اس دس روز مین کوئی مرض متعدی ان مسافرون مین پایا نہین جائیگا۔ تو اسی دس روز مین چھٹی ہو جائیگی۔ ورنہ میعاد ڈیڑھا دیجائیگی۔ اور وہان کے اہلکارون کی زبانی معلوم ہوا کہ مسافر حجاج کیواسطے یہان بارہ کمپو بنے ہوئے ہین اور ہر کمپو مین اٹھارہ بیس مکان اسقدر وسیع بنے ہوئے ہین کہ ہر ایک مین سو آدمی کی گنجائیش بخوبی ہوسکتی ہے۔ اور ہر ایک کمپ دوسرے سے اسقدر فاصلے پر ہے۔ کہ ایک کمپ والا دوسرے کو نہین دیکھ سکتا۔ اور سلطانی فوج اسکے پہرے اور نگرانی کیواسطے ہر چہارطرف موجود ہے کہ مسافر اپنے کمپ سے باہر نجاوے اور ہر ایک کمپ مین ایک ترکی افسر اور اُسکے ماتحت عربی بدو واسطے صفائی اور انتظام پہرے اور چوکی کے ہمہ وقت موجود تھے۔ چاول دال آٹا اور گوشت دنبہ کی دُکان وہان موجود ہے جسکا جی چاہے خرید کر کھائے۔ صرف لکڑی اور پانی ہر شخص کو ناپ کر مفت دیا جاتا تھا۔ ہر روز ایک ڈاکٹر فرانسیسی ملازم سلطانی اُس بارک مین آیا کرتا۔ اور جملہ مسافر کی پریڈ لیکر معائنہ کرتا کہ کوئی شخص مرض متعدی مین بیمار تو نہین۔ اگر پاتا اُٹھا کر لیجاتا۔ اور ایک علیحدہ مکان مین دور وہ مسافر رکھا جاتا۔ اور دوسرے قسم کے امراض والون کو اُسی مکان مین رہنے دیتا جہان وہ رہتا۔ اور دوا وغیرہ دیدیا کرتا۔ اور تمام بارک مین دوا چھینٹی جاتی اور دھونی دیجاتی۔ الغرض مین نے جہاز سے اُترا ایک ایسے بارک مین ڈیرا کیا۔ کہ جو ترکی افسر کے مکان سے نہایت نزدیک تھا مین اکثر اُسکے پاس جایا کرتا۔ اور عربی زبان مین اُس سے باتین کیا کرتا۔ اُسکا نام سمعیل افندی تھا نہایت خوش اخلاق کریم النفس آدمی تھا۔ ہمارے ساتھ کے جہازیون کو نہایت آرام سے اُسنے رکھا۔ پانی اور لکڑی علاوہ معمول کے بھی اگر کوئی مانگتا تو برابر دیتا۔ کسی حاجی کو کچھ تکلیف وہان نہوئی۔ دس دن مین وہان رہا۔ اس

عرصے مین برٹش گورنمنٹ کا وکیل بھی دو مرتبہ ہم لوگون کے دیکھنے کو آیا۔ وہ ایک ہندو بنگالی تھا۔ کیمپ سے علیحدہ آکر کھڑا رہتا۔ اور دور سے سب لوگون کو بلا کر پوچھتا۔ کہ کسی کو کچھ تکلیف تو نہین۔ سب لوگون نے بالاتفاق کہا کہ کوئی تکلیف نہین۔ جب دس روز ہمارے تمام ہوے۔ ہم لوگون کو جہاز پر سوار ہونیکا حکم ملا۔ ہر شخص مستطیع سے دس۱۰ روپیہ خرچ قرنطینا لیا گیا۔ غربا اور مساکین سے کچھ بھی نہ لیا گیا۔ افندی صاحب نے مجھ سے اپنی خواہش ظاہر کی کہ ایک سرٹیفکٹ مین اُنکو دون۔ اس مضمون کا کہ مجھکو یہان کسی قسم کی تکلیف نہین ہوئی۔ مین نے فی الفور ایک سرٹیفکٹ طیار کیا۔ اور جو بڑے بڑے لوگ اُس کیمپ مین سے جیسے مولوی فضل الدین صاحب وقاضی محمد اشرف صاحب حیدرآبادی ومفتی مولوی عبدالمجید صاحب بخاری وغیرہ سے قریب ایک سو کے اُسپر دستخط کرائے ان سبھون نے بطیب خاطر اُسپر دستخط کر دیے۔ مین نے سرٹیفکٹ لیجا کر افندی صاحب کے حوالہ کیا وہ نہایت مرتبہ مین محظوظ ومشکور ہوے۔ اُس کیمپ سے باہر ایک مزار تھا شیخ حسین عراقی کا۔ اور چند درخت دوما کے وہان تھے۔ اُسکا درخت بہت مشابہ ناریل کے درخت سے تھا۔ اُسمین پھل نہین ہوتا ہے۔ صرف اُسکی پتی سے بڑی بڑی چٹائیان بنی جاتی ہین۔ اور وہان ایک گڑھے مین کچھ پانی بارش کا جمع تھا۔ مین افندی صاحب سے اجازت لیکر وہان گیا۔ اور دو چار احباب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے مین وہان گیا تو اول قبر پر جا کر دعاے مغفرت پڑھی۔ وہان دو چار بدو اور بدوانیان بھی بطور مجاور کے بیٹھے ہوے تھے۔ اُنھون نے سوال کیا۔ ہم لوگون نے کچھ کچھ دیا۔ اُسکے بعد مین نے وہین غسل کیا اُسی پانی مجتمعہ سے اور وہین احرام باندھا۔ اور دو رکعت نماز تحیۃ الاحرام پڑھی اور لبیک پکاری۔ اور وہان سے اپنے ڈیرے کو آیا تو دیکھا کہ تمام مسافر جہاز پر سوار ہو گئے۔ صرف مین اور ہماری دو چار ہمراہی باقی رہ گئے ہین۔ اور افندی صاحب ہم لوگون کے انتظار مین کھڑے ہین۔ وہان بدو حمال موجود تھے۔ اُن سبھون پر ہملوگ اپنا اسباب اُٹھوا کر گھاٹ پر آئے۔ اور افندی صاحب بھی ہم لوگون کے ساتھ ساتھ گھاٹ تک تشریف لائے۔ ہم لوگ ایک کشتی پر سوار ہو کر کلبیا آگ بوٹ پر آئے۔ وہ ہملوگون انتظار مین کھڑا تھا۔ آتے ہی اُسنے لنگر اُٹھایا۔ اور روانہ ہوا۔ ہم پانچ سات آدمی برابر وہین سے لبیک پکارتے رہے۔ دو روز کے بعد تیسرے دن جب جہاز محاذی یلملم پہاڑ کے پہونچا۔ جو میقات ہے اہل یمن کا سب مسافرون نے غسل کیا اور احرام کے کپڑے پہنے اور لبیک پکاری۔ وہان سے تیسرے دن

جدہ پہونچا۔ جہاز سے اُترکر کشتی پر سوار ہوکر گھاٹ پر اُترا۔ اور میان راہ مین کشتی والون نے فی کس آٹھ آنہ کرایہ لیا۔ گھاٹ پر کشتی ایسی جگہ لگائی گئی کہ جہان ترکی آفس موجود تھا۔ اور دونون طرف بڑے بڑے ٹھٹھے پانی مین گڑے ہوے تھے۔ اور پہرا چوکی چارون طرف تھا۔ کہ کوئی مسافر کسی طرف سے باہر جا نسکے۔ کشتی سے اُترنے کے ساتھ ہی سب سے اول ایک انگریزی ملازم ہمکو ملا۔ اُسنے ہم لوگون کے پاس پورٹ یعنی سٹفکٹ مانگا۔ جو ہم لوگون کو بمبئی سے ملا تھا۔ ہم لوگون نے دیدیا۔ وہان اور بہت سے ترکی افسر و سپاہی وغیرہ بھی کھڑے تھے۔ ہم لوگ وہان سے آفس مین آئے۔ وہان ایک روپیہ دو آنہ فی کس لیا گیا۔ اور رسید دی گئی۔ اُس رسید کو لیکر ہم لوگ ایک دروازہ پر آئے۔ وہان ایک ترکی کھڑا تھا اُسنے ہم لوگون سے رسید لی اور پوچھا کہ تمھارا مطوف کون ہی۔ مین نے کہا سید ہاشم۔ دروازے کے اُس پار تمام مطوفون کے وکلا کھڑے تھے۔ سید ہاشم کا نام سنتے ہی اُنکے وکیل عبدالرحیم بخشی نے آواز دی کہ مین اُنکا وکیل موجود ہون اُس ترکی نے مجھکو دروازے سے باہر کرکے اُنکے سپرد کردیا۔ جو لوگ اپنے مطوف کا نام نہ بتاسکے وہ لوگ وہان کھڑے رہے۔ وکلا جو وہان موجود تھے۔ اُنھون نے اُن مسافرون کو آپسمین تقسیم کرکے لیلیا۔ وہان سے مین اپنے وکیل کے ہمراہ وکیل کے مکان پر آیا۔ راستے مین ایک جگہ تلاشی لی گئی۔ جن لوگون کے پاس تنبا کو یا کوئی شی تجارتی پائی گئی۔ اُنسے محصول لیا گیا۔ اور باقی لوگ بلا محصول چلے آئے۔ جدہ مین مینے دوروز قیام کیا۔ میرے جہاز والے اکثر علی الصباح وہان سے روانہ ہوگئے۔ چونکہ مجھکو بمبئی سے چلتے وقت سپرنٹنڈنٹ پولس نے کہدیا تھا کہ جدہ مین پہونچکر قنصل انگریزی سے ملاقات کرنا۔ لہذا مین پوچھتا ہوا قنصل کے مکان تک پہونچا۔ وہان ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب نائب قنصل سے ملاقات کی۔ اُنھون نے کہا کہ ہان بمبئی سے میرے پاس تمھاری بابت لکھا ہوا آیا ہی یورپین قنصل اُسوقت وہان موجود نتھا۔ دو مہینے کی رخصت پر گیا تھا ڈاکٹر صاحب اُسکا بھی کام دیکھتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نہایت شریف النفس و خوش اخلاق آدمی تھی ہمہ تن اُنکی ہمت تھی کہ جہان تک ممکن ہو۔ مسافر حجاج کو آرام ملے۔ اُنھون نے مجھسے کہا کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہی۔ کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی کو بوجہ غیر مقلد ہونے کے مکہ معظمہ مین کچھ تکلیف پہونچی تھی۔ اگر تمکو بھی کچھ تکلیف پہونچے تو فی الفور مجھکو خبر دینا۔ تاریخ یکم ذی الحجہ کو مین بھی مکہ معظمہ پہونچون گا۔ اور تا ایام حج واسطے خبر گیری حجاج ہند کے وہین رہونگا۔ مین اُنسے رخصت ہوکر

اپنے قیام گاہ پر آیا اور دوسرے روز وہان سے بسواری اونٹ روانہ ہوا۔ اور بتاریخ دسوائین شوال سنہ ۱۳۰۱ ہجری مکہ معظمہ مین پہونچا ایک مکان بکرایہ لیکر سید ہاشم مطوف کے یہان رہنے لگا۔ ہفتہ عشرہ کے بعد جناب قاضی سید نور صاحب صدر اعلی ساکن شہر گھاٹی معہ اہل وعیال و برادرم حافظ ابو محمد مرحوم اور ایک بہت بڑا قافلہ بہاریون کا وہان پہونچا۔ برادر مرحوم تو میرے ساتھ آکر میرے ہی مکان مین رہنے لگے۔ اور باقی لوگوں نے جسکو جہان موقع ملا ٹھہرا۔ اُسوقت ایک قافلہ زائرین مدینہ منورہ کا روانہ ہونے لگا۔ مین نے چاہا کہ اُسمین روانہ ہون۔ لیکن بباعث بدمزگی طبیعت نہ جاسکا۔ پھر تو متواتر قوافل حجاج پہونچنے لگے۔ ہر روز ہزارون آدمی پہونچتے تھے۔ آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کو جب منا کی طرف ہم لوگ روانہ ہوے۔ ساڑھے تین سو آدمی صرف ہماری زیر نگرانی سید ہاشم صاحب مرحوم معلم کے تھے۔ اور باقی کو اسی پر قیاس کرلینا چاہیے۔ صرف ہندوستانیون کا تخمینہ اُس سال چالیس اور پچاس ہزار کے درمیان لوگ کرتے تھے۔ اور جملہ حجاج کا تخمینہ آٹھ نو لاکھ ہو سکتا ہی۔ بلا مبالغہ اُس سال حج بمنہ وکرمہ تعالی نہایت امن و امان کے ساتھ ہوا کسی طرح کی بدہوائی وغیرہ نہوئی۔ بعد فراغت حج اب مدینہ منورہ کے سفر کی طیاری ہونے لگی۔ بیسوین ذی الحجہ سے قوافل روانہ ہونے لگے۔ بہاریون کا قافلہ بھی بتاریخ ستائیس ذی الحجہ وہان سے روانہ ہوا سید ہاشم مرحوم بھی ہم لوگون کے ساتھ ہوے۔ یہ بہت بڑا قافلہ تھا۔ چھ ہزار اونٹ اُس قافلہ کے ساتھ تھے۔ اور جملہ مسافرین کی تعداد پیادہ وسوار ملاکر پندرہ سولہ ہزار تھی۔ علاوہ اس کے فوج سلطانی جو ملک شام سے واسطے نگرانی حجاج کے مکہ معظمہ کو آئی تھی وہ بھی مراجعت کیے ہوے مع توپ خانہ وغیرہ ہم لوگون کے ساتھ جاتی تھی۔ باوجود اسکے جب رابق کے قریب پہونچے جو ایک بندر ہے سمندر کے کنارے۔ اور وہان قلعہ ہے۔ اور سلطانی فوج بھی ہے۔ بدوؤن نے آکر گھیرا۔ قریب ایک ہزار کے بدو تلوار اور بندوق لیے ہوے آپہونچے۔ اور ادھر سے ہمارے قافلہ کے اونٹون کے جمال جو تخمینا آٹھ سو ہونگے بندوق اور تلوار وغیرہ ہتھیارون سے اُنکے مقابلے کے واسطے مستعد بیکار ہو گئے۔ اور سلطانی فوج نے بھی خالی توپون کو اُنکے دھمکانیکے واسطے سر کرنا شروع کردیا۔ جب اُن بدوؤن نے دیکھا کہ حاجیون کی طرف جماعت کثیر ہے پسپا ہوے۔ اور دھمکایا۔ کہ وقت مراجعت مدینہ منورہ سے جبکہ تمھارے ساتھ سلطانی فوج

تھو گی۔ اور تمھاری جماعت تھوڑی ہو گی۔ تب ہم سمجھینگے۔ بہرکیف ہم لوگ وہان سے بخیریت گذر گئے اور بارھوین روز مدینہ منورہ مین داخل ہوے۔ اور دس روز وہان قیام رہا۔ اور اماکن متبرکہ کی زیارت کی اس دس روز مین نماز پنج وقتی باللزوم مسجد نبوی مین پڑھتا رہا۔ فللہ الحمد علے ذلک گیارھوین روز وہان سے روانہ ہوا۔ اب تو قافلہ تخمیناً پانچ چھہ ہزار کا تھا۔ جب سفرا وادی مین پہونچے معلوم ہوا کہ وہی بدو جو وقت جانے کے مزاحم ہوے تھے۔ بجماعت کثیر آمادہ غارتگری ہین۔ دو روز وہان قیام رہا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی قبر وہان سے بہت نزدیک تھی۔ اُسکی زیارت کی۔ اس دو روز مین سید ہاشم مرحوم اور دوسرے معلمون نے ملکر بہت کچھ سعی و کوشش کی۔ اور اُنکے شیخ کے پاس آدمی بھیجا کہ جسمین ہم لوگ لوٹ مار سے محفوظ رکھے جائین۔ لیکن سب کوشش بیکار گئی۔ ناچار سید صاحب مرحوم موصوف نے جو نہایت عقیل اور مدبر آدمی تھے۔ سب جمالون کو بلا کر حکم دیا۔ کہ تم لوگ بوقت شب یہان سے کوچ کرو۔ اور مکہ معظمہ کا راستہ چھوڑ کر ینبوعہ کی طرف چلو۔ اور اونٹون کو تیز ہانکو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ وہ بدو لوگ تو مکہ معظمہ کے راستہ پر کمینگاہون مین چھپے رہے۔ لوٹنے کے خیال سے ادھر ہم لوگ راتون رات وہان سے چلدیے۔ اور اونٹ اسقدر تیز ہانکے گئے کہ صبح ہوتے ہوتے ہم لوگ اُنکی سرحد سے باہر ہو گئے۔ اور ہم لوگ بعافیت تمام چوتھے دن ینبوعہ مین پہونچے۔ وہان صرف ایک آگ بوٹ مصری ملا۔ وہ بھی بہت چھوٹا۔ اور دو چار بغلے ملے۔ تب سید ہاشم مرحوم نے اُس کپتان جہاز کے پاس جا کر کرایہ کی بات چیت کی اپنے تین سو بہاری حاجیون کے واسطے یکدم ٹکٹ خرید لیا۔ فی کس پندرہ روپیہ کے حساب سے بعد اُسکے اور مطوف لوگ بھی پہونچتے گئے۔ اور ٹکٹ خریدتے گئے۔ پانچ چھہ ہزار آدمی مین سے صرف چودہ سو آدمی اُسپر سوار ہو سکے۔ اور کچھ لوگ بغلون پر سوار ہوے۔ اور باقی لوگون کے واسطے حاکم ینبوعہ نے جو سلطان کی طرف سے تھا۔ جدہ کو تار دیا اور آگ بوٹ اور جہاز وغیرہ منگوانیکا بندوبست کیا۔ اور ہم لوگ تو سید ہاشم صاحب کی چستی و چالاکی و دانائی کی بدولت دوسرے ہی دن ینبوعہ سے روانہ ہو گئے۔ اور ایک شب راستے مین کٹی۔ اور دوسرے دن جدے مین پہونچے۔ وہان پہونچکر بہت سے لوگ بعزم روانگی ہندوستان وہین جدہ مین ٹھہر گئے۔ مین اور برادرم حافظ ابو محمد مرحوم و قاضی نور صاحب وغیرہ تھوڑے سے لوگ مکہ معظمہ کو چلے آئے۔ عشرہ اول صفر تھا جو ہم لوگ مکہ معظمہ مین

پہونچے اور صفر اور ربیع الاول مین سے وہان قیام کیا۔ چونکہ مجھکو صرف آٹھ مہینے کی رخصت یہان گورنمنٹ کی طرف سے ملی تھی جی تو نہین چاہتا تھا کہ ایسی متبرک جگہ کو چھوڑکر اس ظلمت کفرستان مین آؤن۔ مگر بناچاری اوائل ماہ ربیع الاول مین مکہ معظمہ سے باسینہ بریان وچشم گریان حسرت کی نگاہون سے خانہ کعبہ کو دیکھتا ہوا وہان سے رخصت ہوا۔ جناب قاضی نور صاحب مرحوم بھی ساتھ تھے۔ اور سید ہاشم مرحوم کے ہمراہ ہملوگ جدّہ پہونچے۔ جہاز کی تلاش ہونے لگی۔ دو روز کے بعد ایک منادی آگ بوٹ پہونچا۔ جو ملک چین کو جاتا تھا۔ یہ آگ بوٹ نیا اور بہت بڑا اور نہایت عمدہ تھا۔ اور بالکل خالی تھا۔ دو ہزار مسافر اُسپر بخوبی سوار ہوسکتے تھے۔ مگر اُسنے صرف دو سَو کے چڑھانے کا اقرار کیا۔ سید ہاشم مرحوم نے نہایت چالاکی اور مستعدی سے اور اپنی دانائی سے یہان بھی کام لیا کہ اپنے علاقے کے کل بہاری مسافرون کے ٹکٹ فی کس پچیس روپیہ کے حساب سے خرید لیے باقی جو بچے وہ اور لوگون نے لیے۔ فرسٹ کلاس کا درجہ اُسمین مسافرون کیواسطے نہ تھا۔ ناچار ہم لوگ چھتری پر رہے۔ صرف دو کوٹھری انجینیر و معلم کی ہم لوگون کو ملی۔ کہ جسمین ایک چارپائی کی جگہ پندرہ روپیہ اور دیگر علاوہ اُسی پچیس کے مین نے لے لی۔ یہ جہاز نہایت عمدہ نیا بنا ہوا تھا۔ اور خوب تیز رفتار۔ جدّہ سے روانہ ہوکر دسوین روز ہملوگ بمبی پہونچے۔ عدن مین صرف ایک گھنٹے کے واسطے کھڑا ہوا۔ اور ڈاک وغیرہ دیگر ضروری امور سے فارغ ہوکر روانہ ہوگیا۔ اور ہوا بھی نہایت موافق تھی۔ راستہ نہایت آرام سے کٹا۔ جب جہاز بحر سقوطرہ مین پہونچا۔ تو دو روز کچھ ترشح اور تھوڑا تموج کا سامنا ہوا بمبئی پہونچکر مین نے پٹنہ کو تار بھیجدیا۔ کہ مین بعافیت یہان پہونچا اور پولس مین چلا گیا۔ عبدالعلی خان سپرنٹنڈنٹ سے ملاقات کی۔ اور حاضری لکھوا دی۔ اور دوسرے روز علی الصباح ڈاک گاڑی پر سوار ہوگیا۔ دو روز مین پٹنہ مین پہونچا۔ تاریخ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۰۰ہجری تھی۔ جسدن مین یہان پہونچا۔ دوسرے روز صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ کے پاس حاضری دی۔ اب عبدالفتاح کی شادی کی طیاری مین لگا۔ جو ہماری رہائی کے پہلے سے بمقام آرہ سماۃ فاطمہ صبیہ جناب شیخ عبدالعزیز صاحب وکیل عدالت سے منسوب ہوچکی تھی چنانچہ بتاریخ سولھوین جمادی الثانی ۱۳۰۰ہجری بروز جمعہ مین برات لیکر آرہ روانہ ہوا۔ اور بخیر و خوبی انجام عقد کرکے عروسہ کو لیکر دوسرے روز واپس آیا۔ اور طعام ولیمہ کیا بعد اُسکے

تاریخ گیارھوین جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ ہجری کو بابیہ عبدالفتاح مدعمرہ فرزند تولد ہوا - نام اسکا محمد صالح
رکھا - اور نام تاریخی اسکا غلام کبیر بعد اسکے تاریخ ۲۷ رمضان شریف ۱۳۰۴ھ کو ہمارے گھر مین نورچشمی
حفصہ ہوئی - اور ایک برس ایک ماہ کی ہو کر تاریخ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ کو راہی ملک عدم ہوئی -
چونکہ میری نیت بوقت رہائی کے دو حج کی ہو چکی تھی - اور ابھی دوسرے حج کا موقع نکلا لہذا دل مین خیال
رہا کہ اس نیت کی ایفا کرنی چاہیے - چنانچہ اسکے نو برس کے بعد ۱۳۱۰ھ ہجری مین پھر مین نے قصد حج کا کیا
اور رمضان شریف سے چھہ مہینے پیشتر درخواست گورنمنٹ مین واسطے حصول اجازت کے بھیجدی - اور
خیال یہ رہا کہ تین چار مہینے مین یہ مرحلہ طے ہو جائیگا - اور اوائل رجب مین مین یہان سے روانہ ہو جاؤنگا
اور راہ مین قرنطینہ وغیرہ طے کرتا ہوا آخر شعبان تک ضرور مکہ مین داخل ہو جاونگا - اور تمام رمضان مجھکو
مکہ معظمہ مین گذریگا لیکن قسمت کی خوبی آ - اس عرصے مین بھی قیل و قال و نکتہ چینی ایسی شروع ہوئی -
کہ بار اول سے بھی زیادہ - اور چند بار بذریعہ مجسٹریٹ پٹنہ چند باتون کا مجھسے استفسار رہوا - اور اسمین
توقف اسقدر ہوا کہ بعد نصف شعبان حکم منظوری مجھکو ملا - چونکہ رمضان شریف سر پر ہو چکا تھا اسلئے
ٹھہر گیا - کہ بعد ایام صیام عید کر کے روانہ ہو جاؤنگا - اس اثنا مین میری خواہر عزیزہ ام سماۃ سعیدہ زوجہ
مولوی محمد حسن مرحوم نے بھی قصد حج کا کیا - اور بالحاح تمام میرا دامن پکڑا کہ مجھکو بھی اپنے ہمراہ
لیچلو تا مین بھی ادا سے اس فریضہ کے سبکدوش ہون - بنا چاری مین نے قبول کیا - اسکے بعد
خواہر عزیزہ ام سماۃ فاطمہ اہلیہ مولوی یحیی علی علیہ الرحمۃ نے بھی قصد حج کا کیا - اگرچہ وہ ایک بار قبل اس کے
بمعیت برادر عزیزم مولوی عبدالرؤف صاحب سلمہ اللہ تعالے کے حج کر آئی تھین - اب تو اس خبر کے
مشہور ہونے سے بہت سے احباب مرد اور عورتون نے ہمراہی کا قصد کیا - چنانچہ بتاریخ پانچوین شوال
۱۳۱۰ھ ہجری مطابق بائیسوین اپریل ۱۸۹۳ء عیسوی مین جملہ اٹھارہ آدمیون کے ساتھ کہ جنمین نو مرد
اور نو عورتین تھین - پٹنہ سے روانہ ہو گیا - آدھی گاڑی سکنڈ کلاس کی دو سو بیس روپیون مین کرایہ ہوئی
تاکہ بمبئی تک برابر اسی پر سوار چلے جائین - راستے مین کہین گاڑی بدلنے کی نوبت نہ آوے - اسمین صرف
پانچ آدمی کی جگہ تھی ایک مین اور چار عورتین اسپر سوار ہوئین وہ گاڑی نہایت آرام کی تھی پاخانہ غسلخانہ
سب اسمین موجود تھا اور باقی لوگ تھرڈ کلاس مین سوار ہوئے تین شبانہ روز مین بمبئی جا کر پہونچے اور
بھنڈی بازار مین جا کر ایک مکان کرایہ لیکر ٹھہرے - اور حسب ہدایت گورنمنٹ پولس افسر بمبئی سے جا کر

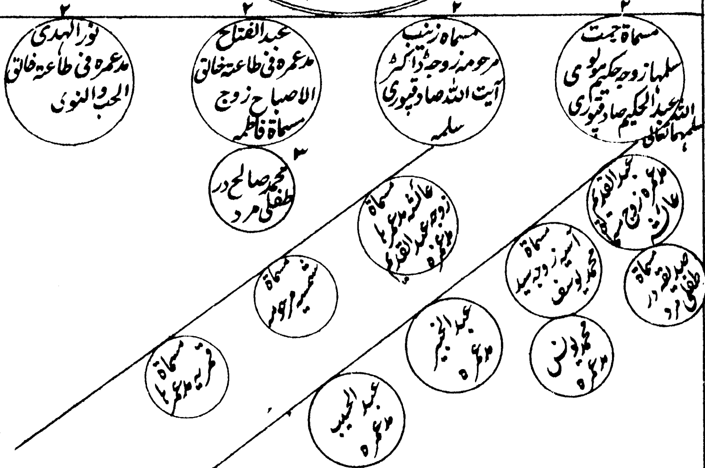
ملاقات کی اور بتاریخ ۴ اشوال مطابق ۳۰ اپریل ۱۸۹۳ء سینی آگ بوٹ پر بمبئی سے روانہ ہوا۔ اور تاریخ ۲۰ اشوال بمقام قمران پہونچا اور وہان دس روز قرنطینے مین رہکر روانہ ہوا اور تاریخ ۵ ذلیقعد کو جدہ مین پہونچا خواہر عزیزہ ام سماۃ سعیدہ بمبئی مین پہونچتے ہی بیمار ہوئین اور جہاز مین پہونچنے تک تو ویسی ہی فراش ہوگئین پیچش سخت دبخار وچند عوارض لاحق ہوگئے۔ اور چونکہ جہاز مین گرمی سخت برداشت کرنی پڑی مین بھی سخت بیمار ہوگیا۔ خون کے دست دان بھر مین سیکڑون آتے تھے۔ ناچار اپنی خواہر عزیزہ کیواسطے تخت رواں جو دو اونٹون کے درمیان بطور پالکی کے رہتا ہی ایک سو روپیہ مین مکہ شریف تک کرایہ کیا۔ اور اسمین دونون بہنون سماۃ سعیدہ اور فاطمہ کو بٹھایا اُسکے اندر پاخانہ وپیشاب کی جگہ بنی ہوئی تھی کہ راستہ چلتے ہوے آدمی قضاے حاجت کرسکے۔ سواری سے نیچے اُترنے کی ضرورت نہ پڑے۔ اور مین خود شغدف مین سوار ہوا۔ ایک اونٹ پر دو شغدف دو طرف کسے جاتی ہین۔ فی اونٹ بارہ روپیہ کرایہ مکہ تک ٹھہرا۔ اور باقی ہمراہی بھی کوئی شغدف اور کوئی شبری پر سوار ہوکر تاریخ نوین ذلیقعدہ کو مکہ معظمہ مین داخل ہوئے۔ اب تو مین اور میری بہن سماۃ سعیدہ ازحد بیمار ہوے گرمی سخت وہان پڑتی تھی۔ ذی الحجہ کی آٹھوین تاریخ جب مین واسطے حج کے منا کو روانہ ہونیلگا۔ اُسوقت مجھکو کچھ حواس نہ تھے مجھکو اور میری بہن سماۃ سعیدہ کو دو شبری مین لٹاکر چار آدمیون کے کاندھے پر اُٹھاکر غشی کی حالت مین سید ہاشم مرحوم نے طواف کعبہ کرایا۔ اور اُسی حالت غشی مین شغدف پر سوار کرکے منا کو روانہ ہوے۔ اور وہان سے دوسرے روز عرفات کو اور پھر دسوین تاریخ منا مین قربانی ورمی جمرات وغیرہ اُسی غشی کی حالت مین لوگون نے کرادی۔ لوگ ہماری زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ بخار سخت اور پیچش اور خون کا دست جاری تھا منا مین پہونچنے کے بعد گیارھوین تاریخ ذی الحجہ کو فی الجملہ ہوش آیا۔ معلوم ہوا کہ فصلی عارضہ ہیضہ بکثرت پھیلا ہوا ہے ہزارہا آدمی ملک عدم کو روانہ ہوچکے۔ اور کل حجاج گیارھوین ہی تاریخ منا کو چھوڑکر بھاگے جا رہے ہین۔ میرا بھی قافلہ وہان سے اُسی روز روانہ ہوا۔ اور مکہ شریف مین پہونچا سید ہاشم صاحب کو جو ہمارے معلم اور ازحد رحیم وشفیق ہمارے حال پر تھے۔ اور دن مین چند بار باوجود کثرت کار میرے پاس عیادت کو آیا کرتے۔ جب مین نے نہین دیکھا اُنکا حال پوچھا معلوم ہوا کہ وہ بھی سخت بیمار رہین۔ آخرکار تپ محرقہ مین تاریخ بیسوین ذی الحجہ روز چہارشنبہ ۱۳۱۰ہجری مین

وہ اس سجن دنیا کو چھوڑ لبیک گویان داخل خلد برین ہوے - انا للہ وانا الیہ راجعون - اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہ اللھم اغفرلہ وارحمہ وارفقہ عن ابائہ الصالحین الطاہرین سید صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ وخصائل ستودہ اسقدر ہین کہ احاطہ اُسکا متعسر - ادنی بات یہ تھی کہ آپ کسی حاجی سے اپنے علاقے کے کچھ مانگتے نہ تھے - جسنے جو دیا سو لے لیا - امیر وغریب اور دینے والا اور نہ دینے والا سب کے ساتھ یکسان برتاؤ رکھتے تھے - غریب مسکین کا بھی ویسا ہی کار خدمت کرتے تھے - جیسے امیرون کا - افسوس ایسا عمدہ شخص جو ہماریون کو معلمی کیواسطے ملا تھا ہاتھ سے گیا - اب اُنکے دو اوربھائی سید علی صاحب وسید محمد صاحب اُنکے جانشین موجود ہین - اگرچہ اُنکے رتبہ وخلق کو نہین پاتے - مگر پھر بھی دوسرے معلمون سے بدرجہا بہتر - وہان کے معلمونکی کیفیت ناگفتہ بہ ہے - تمام ماہ ذی الحجہ مین سخت علیل رہا - محرم مین کچھ افاقہ شروع ہوا - مگر میری خواہر عزیزہ کی علالت بڑھتی ہی گئی - اور حاجی اکبر علیصاحب ساکن محلہ سنگی مسجد جو ہمارے ہمراہ تھے - اُنکی والدہ بھی سخت تر علیل ہوئین - اوران دونون عورتون کی علالت نے طول پکڑا - اب جو حکیم و ڈاکٹر علاج کیواسطے بلایا جاتا ہے - وہ یہی صلاح دیتا ہے کہ تم لوگ جلد یہان سے ہندوستان روانہ ہو جاؤ - چونکہ مین ایکی مرتبہ گورنمنٹ سے ڈیڑھ برس کی رخصت لیکر حج کو روانہ ہوا تھا اور قصد یہ تھا کہ ایک برس کامل مکہ معظمہ مین رہونگا - اور ایک سال حج طرف سے حضرت والد ماجد اور دوسرے سال والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہما کی طرف سے کرونگا - اورچھ مہینے مدینہ منورہ مین رہونگا - اوراسی درمیان مین بیت المقدس کی زیارت سے بھی فراغت کرونگا - لہذا مین روانگی ہندوستان پر ہرگز راضی نہین ہوتا تھا - لیکن اپنی خواہر عزیزہ کے اصرار پر انکی بیقراری اور بیتابی و تکلیف جانگداز اور حکیمون اور ڈاکٹر کی تجویز وتقاضا سے مجبور ہوکر بلا زیارت مدینہ منورہ قصد ہندوستان کا کیا - اور بتاریخ اُنتیس محرم ۱۳۱۱ھ ہجری روز شنبہ کو ہم لوگ سب مکہ معظمہ سے روانہ ہوے - اور یکم صفر کو جدہ پہونچے - اور تاریخ چودھوین صفر کو تجوز جہاز پر سوار ہوے - دو روز کے بعد سترھوین صفر کو والدہ حاجی اکبر علیصاحب نے انتقال کیا - اور ہماری خواہر عزیزہ کی بھی حالت خطرناک ہو رہی تھی - مین خود بھی علیل تھا - مگر جب جہاز ہمکو گون کابحر احمر سے نکلکر بحر عرب مین پہونچا - افاقہ ہملوگون کو شروع ہوا چھبیسوین صفر روز جمعہ کو بارہ بجے ہم داخل بمبئی ہوے -

اور کمّو سیٹھ کے مسافر خانہ مین جو نہایت وسیع عین برلب بحر شور نہایت پر فضا جگہ مین واقع ہے فرود ہوے - اور بالاخانہ پر ایک کمرے مین ہم لوگ اُترے - وہان کے منتہم جناب مولوی محمد شاہ صاحب جو ایک نہایت ہی خوش اخلاق آدمی تھے - ملاقات ہوئی - اُنھون نے ہر طرح ہماری راحت و آرام مین سعی و کوشش کی - مین نے فی الفور پٹنہ کو تار بھیجدیا - اور وہان سے بتاریخ اٹھائیس ۲۸ صفر ریل پر سوار ہو اور بتاریخ یکم ربیع الاول ۱۳۱۱ھ وقت شام پٹنہ پہونچا - اور بتاریخ دسوین شوال ۱۳۱۲ ہجری صبیہ خرد فقیر مسماۃ زینب بعمر چھتیس ۳۶ سال راہی خلد برین ہوئی - اللهم اغفرلها وارحمها - اور بتاریخ چھٹی ذیقعدہ سنہ صدر نور دیدہ پارہ فوادی محمد صالح پسر عبد الفتاح بعمر نو برس چار ماہ آغوش مادر کو چھوڑکر مسکن گزین علیئین ہوا - انا لله وانا اليه راجعون - اور بعد ایک برس کے بتاریخ بارھوین ذیقعدہ ۱۳۱۳ ہجری اہلیہ فقیر مسماۃ جمیلۃ النساء نے اس قفس عنصری کو چھوڑکر جنت الماوی مین جگہ لی - انا لله وانا اليه راجعون - اللهم اغفرلها وارحمها اللهم ما كان منها من حسنة فتقبل منها وما كان منها من سيئة فتجاوز عنها - اب وقت تحریر ان سطور کے کہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ ہے عمر فقیر پینسٹھ برس آٹھ مہینے کو پہونچی - اور باعث توالی غموم و ہموم و ضیق النفس دوامی کے نوبت یہ پہونچی ہے - کہ ہاتھون مین رعشہ اور بصارت مین بھی قصور و فتور واقع ہوگیا ہے - کہ لکھنے سے مجبور رہون - یہ جو کچھ لکھا گیا ایک کاتب کو بٹھاکر لکھایا ہے - اور نظر ثانی کرنے سے بھی مجبور ہون پس جو کچھ اسکے اندر حضرات ناظرین سہو و غلطی پاوین عیب پوشی کو کام مین لاکے قلم اصلاح سے مزین فرماوین **شعر** متاب اے پارسا روی از گنہگار + بہ بخشایندگی در روے نظر کن + اگر من ناجوان مردم بکردار + تو بر من چون جوان مردان گذر کن + اب مین اس دفتر کو دعا پر ختم کرتا ہون رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضنه و اصلح لی فی ذریتی انی تبت الیك وانی من المسلمین ٥ —

نقشہ اولاد و احفاد کا یہ ہے

١
عبد الرحیم مسود اوراق ہذا
عفی عنہ زوج مسماۃ جمیلۃ النساء مرحومہ بنت
شاہ حبیب الحسنین مرحوم دیوروی



مسماۃ سارہ مرحومہ

بنت مولانا فرحت حسین قدس سرہ زوجہ مولوی ہدایت اللہ مرحوم - انکی پیدائش غالبا ١٢٥٥ ہجری مین ہوئی ہوگی - اُنھون نے قرآن بانرجمہ پڑھ لیا تھا اور اردو کتاب پڑھنے پر بخوبی قادر تھین - انکی دس برس کی عمر تھی کہ جناب مولانا ولایت علی قدس سرہ نے اپنے صاحبزادہ اوسط مولوی ہدایت اللہ مرحوم سے شادی کردی تھی - اور بعد اسکے انکو اپنے ہمراہ ملک افغانستان کو لیگئے - جو آخری سفر آپ کا ملک سوات کو ہوا - وہان تخمیناً تین برس یہ ہمراہ بڑے حضرت قدس سرہ رہین - اُسکے بعد چار برس اور منجھلے حضرت قدس سرہ کے ساتھ قیام کا اتفاق ہوا جملہ سات برس انکا وہان قیام رہا - اس اثنا رہین گھوڑے کی سواری و قواعد وغیرہ فنون حرب سے

بھی واقف ہوگئی تھین۔ مگر جب انکے زوج مولوی ہدایت اللہ مرحوم کا دل وہان سے برخاستہ ہوا اور وہ روانہ پٹنہ ہوے۔ یہ بھی اُنکے ہمراہ آئین۔ اُسوقت سے برابر صادقپور مین رہین۔ یہان آکر ایک لڑکی مسماۃ سلمیٰ پیدا ہوئی۔ اور وہ دواڑھائی برس کی ہوکر گذر گئی۔ اُسکے بعد ربیع الثانی سنہ۱۲۷۸ ہجری مین ڈاکٹر آیت اللہ مدعمرہ پیدا ہوے۔ اسکے بعد پھر کوئی اولاد انکے نہوئی۔ بعد اسکے سنہ۱۲۹۸ ہجری مین انکے زوج مولوی ہدایت اللہ صاحب کا انتقال ہوا اس غم سے انکی آنکھون کی بصارت بالکل جاتی رہی۔ آدمی نہایت کم سخن وصاحب حلم ومروت تھین۔ بڑے حضرت علیہ الرحمۃ کی صحبت وتعلیم کا اثر انکے اندر نہایت اچھا تھا۔ اس زمانہ مین انکی ذات ستودہ صفات مغتنمات مین سے تھی۔ اور نہایت ہنرمند اور صاحب فہم وفراست تھین۔ باوجود آنکھون کی روشنی کے چلے جانے کے خیاطت پر بخوبی قادر تھین۔ اپنا اور اپنی پوتیون کا کپڑا خود سی لیا کرتی تھین۔ تخمیناً ساٹھ برس کی عمر مین بتاریخ چھٹی ربیع الثانی روز دوشنبہ سنہ۱۳۱۳ ہجری مین آپ نے اس جہان فانی کو چھوڑا۔ اور اپنے آباے صالحین سے جا ملین۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا ونور مرقدھا۔ نقشہ اولاد واحفاد کا یہ ہے۔

مسماۃ
سارہ مرحومہ
زوجہ مولوی ہدایت
اللہ مرحوم

ڈاکٹر
آیت اللہ سلمہ
زوج مسماۃ زینب
مرحومہ

مسماۃ
سلمیٰ در
طفلی مرد

مسماۃ
قمریہ
مدعمرہا

مسماۃ
شمسیہ بعمر
۱۵ سال مرد

مسماۃ بی بی
عائشہ زوجہ مولوی
عبدالقدیم مدعمرہا

مسماۃ
صدیقہ در
طفلی مرد

مسماۃ فاطمہ سلمہا

بنت مولانا فرحت حسین قدس سرہ انکی پیدائش تخمیناً ۱۲۶۰ھ ہجری مین ہوئی قران شریف معہ ترجمہ خود فقیر نے انکو پڑھایا ہی - اردو خوانی پر بخوبی قادر ہین - انکی شادی ساتھ مولوی عبدالرحمن مرحوم پسر چہارمی حضرت مولانا ولایت علی قدس سرہ کے حضرت والد ماجد مولانا فرحت حسین علیہ الرحمۃ نے اپنی آخر عمر مین کر دی - مولوی عبدالرحمن مرحوم تخمیناً ڈیڑھ برس زندہ رہ کر لاولد ۱۲۷۵ھ ہجری مین اس جہان فانی کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوے - انا للہ وانا الیہ راجعون ○ اللھم اغفرلہ وارحمہ بعد دو ڈھائی برس کے انکا نکاح ساتھ مولانا یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فقیر نے کر دیا اُنسے ایک لڑکا مولوی محمد یوسف مدعمرہ فی طاعۃ اللہ تعالیٰ پیدا ہوے - وہ تخمیناً نو دس مہینے کے تھے کہ جناب مولانا مرحوم قید ہوکر جزیرہ انڈمان کو بھیجے گئے - اور وہان جاکر ۱۲۸۴ھ ہجری مین انتقال کیا - جسکا ذکر حضرت ممدوح کی سوانح عمری مین گذرچکا ہی - آپ نے دو بار حج کیا اول مرتبہ بمعیت اپنے برادر خرد مولوی عبدالرؤف صاحب کے ۱۲۸۹ھ ہجری مین - اور بار دوم ہمراہ فقیر مولف ہذا ۱۳۰۱ھ ہجری مین - عزیزی مولوی محمد یوسف جعفری کی شادی ساتھ مسماۃ عظیم النساء بنت حکیم ظہورالحسن مرحوم آروی سے ہوئی جسکی تفصیل ونقشہ اولاد واحفاد کا اُنکی سوانح عمری مین گذرچکا - من شاء فلینظر ھنا -

مسماۃ سعیدہ سلمہا

بنت حضرت مولانا فرحت حسین صاحب قدس سرہ زوجہ مولوی محمد حسن مرحوم - یہ تخمیناً دو برس کی ہونگی کہ جناب والدہ ماجدہ مسماۃ محمودہ غفراللہ لہا نے انتقال فرمایا - اور تخمیناً آٹھ نو برس کی ہونگی - کہ جناب حضرت والد ماجد مولانا فرحت حسین قدس سرہ نے رحلت فرمائی - اُسوقت سے انکی کفالت وپرورش بہ فقیر مولف اوراق ہذا کرتا رہا تخمیناً چودہ برس کی ہونگی کہ یہ فقیر بھی اُنکے سر پر سے اُٹھا لیا گیا - اور ۱۲۸۰ھ ہجری مین قید کر کے جزیرۂ انڈمان کو بھیجدیا گیا - اب انکا کوئی والی اور سرپرست نہ رہا - اسکے بعد انکی شادی ساتھ شمس العلماء مولوی محمد حسن مرحوم کے ہوئی - نقشہ اُنکی اولاد واحفاد کا اوپر گذرچکا ہے -

شمس العلماء برادرم عزیز مولوی عبد الرؤف صاحب سلمہ اللہ تعالی

ابن مولوی فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہ آپ کی والدہ کا نام مسماۃ نجیبن مرحومہ ہے۔ بنت قاضی اسمٰعیل صاحب مرحوم ساکن موضع دولت پور ضلع گیا۔ انکا پورا نسب نامہ ذیل نسبنامہ قاضی فرزند احمد صاحب سلمہ اللہ تعالے فصل پنجم مین آویگا۔ آپ کی پیدائش ۱۲۷۰ھ ہجری مین ہوئی۔ آپ دو برس چند مہینون کے تھے کہ والد ماجد نے رحلت فرمائی۔ اُسوقت سے آپ برابر زیر پرورش و تعلیم و تادیب اس ہیسودا وراق ہذا کے رہے۔ چار برس کی عمر مین مکتب مین بٹھائے گئے۔ مولوی سید عبد الوحید صاحب ساکن موضع یحییٰ پور آپ کے پڑھانے کے لیے مقرر کیے گئے۔ آپ ساڑھے نو برس کی عمر کو پہونچے ہونگے۔ کہ یہ فقیر بھی انکے سر پر سے علحدہ کر لیا گیا۔ جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ بعد اُسکے آپ زیر تعلیم شمس العلماء مولوی محمد حسن مرحوم کر رہے۔ اور اُنھین سے اکثر کتابین درسی عربی و فارسی کی پڑھین۔ آخر مین جاکر کچھ تھوڑا جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ العالی سے پڑھا۔ آپ کو شعر و شاعری کا بھی مذاق حاصل ہے۔ فکر تخلص کرتے ہین۔ بعمر پانزدہ سالگی شادی آپ کی ساتھ مسماۃ خدیجہ بنت جناب مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی کہ قطعہ تاریخی اُسکا جناب مولوی احمد کبیر صاحب پھلواروی نے یون لکھا ہے۔ **قطعہ**

مولوی و فقیہ و دانشمند + احمد اللہ کہ ہست صاحب داد + بستہ شد عقد دخترش در جمعہ
چون بعبد الرؤف پاک نہاد + ہاتف آندم ز روے بہجت گفت + زہرہ با مشتری مزین باد

ولہ — ۱۲۸۶ھ

عقد عبد الرؤف چون بستند — خلق شد از وقوع آن شادان
لوسلے چرخ این ترانہ بزد — خانہ آباد شد مبارک باد

ولہ — ۱۲۸۶ھ

چون بگوشم شد نوید عقد از عبد الرؤف — ماہ و روز و وقت پرسیدم ازان سہام لفصر
گفت از من زیر لب آہستہ بے روے الم — در مہ شوال و یوم جمعہ ہم ہنگام عصر

۱۲۸۶ھ

اُنسے ایک لڑکا محمد ایوب پیدا ہوا جسکی تاریخ ولادت جناب موصوف نے یون فرمائی ہے **قطعہ**

داد عبدالرؤف را پسرے خواستم سال آن چنانکہ شود گفت **حیرت** کہ زود جمع کنے	ولہ	خالق کون چون چراغ مکان روز و تاریخ و ماہ جملہ عیان یوم آدینہ با یکم رمضان ۱۲۶ (۱۲۸۷) ۱۱۶۱
یافت چون فرزند خوشرو مولوی عبدالرؤف سال آن با قید وقت و روز وہم تاریخ و ماہ گفت با خواہندگان سال میلادش کہ بود		طالعش بیدار شد آمد ز چشمش رفت نوم خواستند از حیرت نادان بعالم چند قوم وقت بار فجر آدینہ و اول ماہ صوم ۱۲۸۷ھ

اسکے بعد آپ معہ اپنی والدہ و اہلیہ و طفل شیرخوارہ و سماۃ فاطمہ ہمشیرہ خود ۱۲۸۸ھ ہجری مین حج کو تشریف فرما ہوے - اور وہان سے عرصۂ ایک سال مین مراجعت فرمائی بعد واپسی وہان کے تھوڑے دنون کے آپ کی اہلیہ مسماۃ خدیجہ نے اپنے لڑکے کو شیرخوارہ چھوڑکر داعی اجل کو لبیک کہا اور علیین کو رخصت ہوئین - انا للہ وانا الیہ راجعون - اللهم اغفر لها وارحمها - اسکے بعد آپنے مسماۃ قسیمن بنت سید ہمت علی ابن میر سلامت علی ساہوپوری ضلع گیا ابن میر برکت علی ساکن موضع تہیا یان مخدوم پور رنگر ضلع گیا سے نکاح کیا - اُنسے ایک فرزند دلبند محمد زکریا مدعمرہ فی طاعۃ اللہ تعالیٰ پیدا ہوے - یہ اہلیہ بھی آپ کی قریب تین برس بعد شادی بقید حیات رہکر داخل خلد برین ہوئین - انا للہ وانا الیہ راجعون - اللهم اغفر لها وارحمها - اسکے بعد تیسری شادی آپ کی ساتھ مسماۃ بنت اللفاطمہ بنت شیخ عبدالمجید صاحب بن شیخ محمد حسن مرحوم بن مولوی اظہر علی مرحوم بن مولوی وارث علی مرحوم آروی سے ہوئی - اُنسے دو لڑکیان اور ایک لڑکا ہوا - مسماۃ میمونہ زوجہ مسٹر محمود حسن منصف سلمہا اللہ تعالیٰ اور محمد الیاس و مسماۃ سنجیدہ مدعمرہما پیدا ہوے - یہ اہلیہ بھی چودہ برس بعد شادی اس زندگانی فانی سے بہرہور ہوکر اس دنیاے دنیہ کو خیرباد کہتی ہوئی داخل فردوس ہوئین - انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ اللهم اغفر لها وارحمها - تب آپ نے چوتھی شادی ایک بیوہ عورت مسماۃ رقیہ بنت مولوی نجات احمد مرحوم نگرنہسوی یعنی خواہرزادی جناب مولوی شمس الحق صاحب دامت برکاتہ ساکن موضع ڈیاوان سے کی - ہنوز اُنسے کوئی اولاد نہین ہوئی ہے - آپ بعد انتقال شمس العلماء مولوی محمد حسن مرحوم محمدن اینگلو عربک اسکول کے سکریٹری ۱۳۰۰ھ

مین ہوے - اُسوقت سے اسکام کو نہایت عمدگی وحُسن لیاقت کے ساتھ انجام دے رہے ہین-
چنانچہ اسکے صلے مین گورنمنٹ سے خلعت وخطاب شمس العلماء کا عطا ہوا ہے - اور آپ ہمیشہ جلسۂ ولیسلرے
مین مدعو ہوتے ہین - اور آپ کے اسکول کا سالانہ جلسہ ہر سال ہوا کرتا ہی - اُسمین چندبار جناب
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال نے بھی تشریف لاکر براہ عنایات خسروانہ انعام طلبہ اپنے ہاتھ سے
تقسیم فرمایا ہے - چنانچہ اس سال بھی یعنی ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء مین واسطے رکھنے بنیادی پتھر
عمارت اسکول کے نواب صاحب بہادر ممدوح الیہ تشریف لائے تھے - اور اپنے دست مبارک
خاص سے اس عمارت کا بنیادی پتھر رکھا - اور طلبہ کو انعام تقسیم فرمایا - اور بہت کچھ خوشنودی
اپنی آپ کی نسبت ظاہر کی - افسوس کہ آپ کے صاحبزادۂ کلان محمد ایوب مرحوم نے بعد حصول علم
عربی وفارسی وانگریزی عین حالت شباب اکیس برس کی عمر مین بتاریخ ۱۳ جمادی الآخر ۱۳۰۹ھ ہجری
مطابق ۱۳ جنوری ۱۸۹۳ء روز جمعہ اس دنیا عجوزہ کو چھوڑکر جنت نعیم کو روانہ ہوے - انا للہ
وانا الیہ راجعون - اللھم اغفر لہ وارحمہ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی
خیرًا منھ - یہ لڑکا نہایت ذہین وذکی وفطین تھا اور ازبسکہ حلیم وسلیم ولبیب مگر افسوس
کہ اسکی عمر نے وفا نہ کی - اور اسکے جوہر اُبھرنے نہ پائے - این ماتم سخت است کہ گویند
جوان مرد + اور تاریخ ۸ جمادی الثانی ۱۳۰۱ ہجری مطابق ۲۵ اپریل ۱۸۸۴ عیسوی روز جمعہ
کو آپ کی والدہ ماجدہ سماۃ نجیبن مرحومہ نے رحلت فرمائی - انا للہ وانا الیہ راجعون -
اللھم اغفر لھا وارحمھا - اور اُسی تاریخ کی شب کو سماۃ میمونہ مدعمرہا آپ کی لڑکی نے
بمقام آرہ وجود ہستی کا پہنا -
کہ دنیا مین توام ہین شادی وغم - کا پورا مصداق ظہور مین آیا -

نقشہ آپ کی ازواج واولاد کا یہ ہے

ف

شمس العلماء مولوی
عبدالرؤف صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ

محل اولیٰ
مسماۃ خدیجہ مرحومہ
بنت مولوی احمد اللہ مرحوم

محمد ایوب
مرحوم لاولد

محل ثانیہ مسماۃ
فہیمن مرحومہ بنت
سید ہمت علی مرحوم

محمد زکریا
مدعمرہ فی طاعت
اللہ تعالیٰ

محل ثالثہ
مسماۃ بنت الفاطمہ
بنت شیخ عبدالمجید
صاحب اروی

مسماۃ
میمونہ زوجہ
مسٹر محمود حسن
سلمہا

محمد الیاس
۲۲ ؍ ۹

مسماۃ
نجیدہ ۹ ؍ ۲

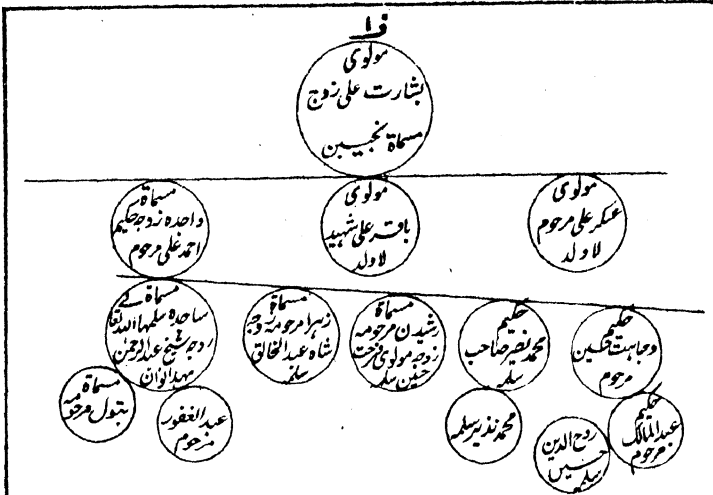
محل رابعہ
مسماۃ رقیہ سلمہا
بنت مولوی نجابت
احمد مرحوم لاولد

مولوی بشارت علی مرحوم

بن مولوی وارث علی مغفور بن ملا محمد سعید قدس سرہ آپ کی شادی مسماۃ نجیبن بنت حضرت شاہ محمد مغر رحمۃ اللہ علیہ ساکن محلہ نمو ہیہ سے ہوئی آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئین مولوی عسکر علی مرحوم و مولوی باقر علی شہید و مسماۃ واجدہ مرحومہ آپ ان تینون اولاد کو صغیر سن چھوڑ کر چوبیس پچیس برس کی عمر مین رحلت فرمائے دار بقا ہوے - آپ کے صاحبزادہ کلان مولوی عسکر علی مرحوم کی شادی لبنا پٹکھولی ضلع شاہ آباد مین ہوئی - مگر کوئی اولاد آپ کو نہین ہوئی ایک کپتان صاحب کمپ دانا پور مین رہتے تھے - جب اُنکی پلٹن دانا پور سے کابل کو جانیکی اُسوقت گورنمنٹ کی طرف سے فوج واسطے لڑائی دوست محمد خان کے جاتی تھی - آپ کو اُس کپتان سے بہت کچھ ربط وضبط تھا - آپ بھی اُنکے ہمراہ ہوے - اور کابل روانہ ہوگئے ،

ف - واحسرتاہ کہ بعمر ۲۰ برس برادرم عزیز موصوف نے تاریخ ۸ شعبان ۱۳۲۱ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۰۳ء روز شنبہ وقت ۸ بجے دن کو جان شیرین بجان آفرین سپرد کیا - انا للہ وانا الیہ راجعون - اللھم اغفر لہ وارحمہ واحفظہ عن اباءہ الصالحین

اور تین برس کابل وہان رہے - برٹش گورنمنٹ کی نوکری باحسن وجوہ انجام دیتے رہے - پھر جب کابل مین فساد ہوا - اور فوج سرکاری وہان سے واپس آئی - آپ بھی وہان سے واپس آئے - لیکن گھر کو تشریف نہ لائے - دہلی و میرٹھ کی طرف رہے - آخر مین اٹاوہ مین دو تین برس قیام کرکے ۱۲۷۲ھ ہجری مین آپ نے وہین انتقال فرمایا - اور آپ کی اہلیہ نے پانچ چار برس قبل اسکے اسی پٹنہ مین انتقال کیا - مولوی باقر علی صاحب کی شادی نہین ہوئی - وہ اٹھارہ بیس برس کی عمر مین یہان سے بمعیت حضرت جناب امیر المومنین سید احمد صاحب کے روانہ ہوے - جیساکہ سوانح عمری مین حضرت جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران کے ذکر ہوچکا ہی - وہ یہان سے جناب سید احمد صاحب کے ہمراہ ملک افغانستان کو تشریف لیگئے - اور وہان دوسری تاریخ جمادی الاول ۱۲۴۲ھ ہجری مطابق ۲۱ دسمبر ۱۸۲۶ء مین جو جنگ سردار بدھ سنگھ سپہ سالار رنجیت سنگھ کے ساتھ بمقام اکوڑا کے ہوئی اُسمین آپ شہید ہوے منشی محمد جعفر صاحب انبالوی نے اپنی تاریخ سوانح احمدی مین اس جنگ کے حالات مین لکھا ہے کہ مولوی باقر علی صاحب عظیم آبادی سب سے اول شربت شہادت نوش کرکے زمین پر گر پڑے - آپ اور مولوی طالب علی صاحب مرحوم آپ کے برادر عموی جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہی یہ دونون ہم عمر تھے - اور آپسمین باعث ہم عمری کے کمال محبت رکھتے تھے - اور جناب حضرت سید صاحب کی خدمت خاص مین یہ دونون وہان رہا کرتے تھے - خاص پہرہ بھی دونون بارا باری دیا کرتے تھے - مسماۃ واجدہ کی شادی ساتھ حکیم مولوی احمد علی مرحوم بن رضی الدین حسین خان بن رفیع الدین حسین خان ساکن مغلپورہ کے ہوئی - اور آپ کا انتقال تاریخ ۷ جمادی الاول ۱۳۰۰ھ ہجری مین ہوا اور آپنے اسی برس کی عمر پائی - اللھم اغفر لھا وارحمھا - آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیان ہوئین - جناب حکیم مولوی وجاہت حسین مرحوم مغفور و جناب حکیم مولوی محمد نصیر صاحب سلمہ اللہ تعالی - اور تین صاحبزادیان ہوئین - مسماۃ رشیدن زوجہ ثانیہ جناب حضرت مولانا فرحت حسین قدس سرہ و مسماۃ زہرا زوجہ شاہ عبدالخالق مرحوم بن جناب حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ محلہ نموہیہ و مسماۃ ساجدہ سلمہا اللہ تعالی زوجہ شیخ عبدالرحمن مرحوم بن قاضی قمر علی مغفور ساکن موضع مہدا نوان - جسکا نقشہ یہ ہے -



فصل سوم ۔ نسب نامہ ابوالام جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران ۔

نمبر۱	مولانا ولایت علی و مولانا عنایت علی و مولانا فرحت حسین قدس سرہم فرزندان	نمبر۱۳	نصیر
نمبر۲	مسماۃ زمرن بنت	نمبر۱۴	قاسم
نمبر۳	رفیع الدین حسین خان	نمبر۱۵	نصیر
نمبر۴	شیخ صبغۃ اللہ معروف بہ روح الدین حسین خان	نمبر۱۶	عبدالرحمن
نمبر۵	شیخ ہدایت اللہ	نمبر۱۷	قاسم
نمبر۶	شیخ دوست محمد	نمبر۱۸	حضرت محمدؐ
نمبر۷	شیخ غلام رسول	نمبر۱۹	حضرت ابوبکر صدیق رض
نمبر۸	عبداللہ	نمبر۲۰	عثمان رض
نمبر۹	محمد	نمبر۲۱	عامر
نمبر۱۰	عونہ	نمبر۲۲	عمرو
نمبر۱۱	حسین	نمبر۲۳	کعب
نمبر۱۲	قاسم	نمبر۲۴	سعید

سوانح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی سوانح عمری واولاد واحفاد کی تفصیل وتحقیق کے بیان مین صدہا کتابین سلف وخلف سے تصنیف ہوتی چلی آئی ہین۔ جواب مستغنی عن البیان ہین۔ لیکن تھوڑا سا تیمناً و تبرکاً اس جگہ لکھتا ہون آپ کے اسم شریف مین بہت کچھ اختلاف ہی۔ لیکن راجح ومحقق یہ ہے۔ کہ آپ کا نام عبداللہ تھا۔ اور ابن ابی قحافہ بھی بولا کرتے تھے۔ اور آپ کے والد کی کنیت ابی قحافہ اور نام عثمان تھا۔ وہ بیٹے عامر بن عمرو بن کعب بن سعید بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب التیمی القریشی کے تھے۔ آپ کا نسب سات پشتون کے بعد مرہ بن کعب مین جا کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہی۔ اور آپ کی والدہ کا نام سلمےٰ بنت صخر بن عامر بن سعید بن تیم بن مرہ ہے اور بعضون نے کہا ہی۔ کہ حضرت ابوبکر کا نام عبد رب الکعبہ تھا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا۔ اور آپ کا نام عتیق بھی تھا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔ آپ اول المسلمین ہین جوان اور آزاد مرد لوگون مین سب کے اول آپ ہی ایمان لائے۔ آپ عام الفیل کے دو برس اور چار مہینے بعد پیدا ہوے آپ کا رنگ گورا اور چہرہ ہلکا تھا۔ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین آپ خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقرر ہوے۔ آپ کے محامد ومناقب بہت کچھ ہین۔ اس جگہ تھوڑا سا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول سے نقل کرتا ہون۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ لما بلغہ وفاۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ جاء مسرعا باکیا وقال رحمک اللہ یا ابا بکر واللہ لقد کنت اول القوم اسلاما واخلصھم ایمانا واشدھم یقینا واخوفھم باللہ واحوطھم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحسنھم صحبۃ وافضلھم مناقبا واکرمھم سوابقا واقربھم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشبھھم بہ ھدیا وخلقا وسمتہ وفضلا واکرمھم علیہ و اوثقھم عندہ فضلا وفجزاک اللہ عن الاسلام خیرا صدقت رسول اللہ صلعم حین کذبہ الناس فسماک اللہ فی کتابہ العزیز صدیقا وقال والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون واسیتہ حین تخلفوا وقمت معہ حین قعدوا وصحبتہ فی الشدۃ اکرم صحبۃ ثانی اثنین فی الغار والمنزل علیہ السکینۃ ورفیقہ فی الھجرۃ والموطن المکرہ فتوبتہ حین

ضعف اصحابك وبرزت حين استكانوا ونهضت حين وهنوا وقمت حين كسلوا ومضيت بقوة الله عز وجل حين وقفوا كنت اطولهم صمتا واشغلهم قلبا واشد هم يقينا واحسنهم عملا فحملت اثقال ما عنه ضعفوا وحفظت ما اضاعوا ووعيت ما اهملوا وعلوت اذا طلعوا۔ و صبرت اذا جزعوا وكنت كالجبل لا تحركه العواصف كما قال رسول الله صلے الله عليه واله وسلم انه ضعيف فى بدنه قوى امر دينه متواضع فى نفسه عظيم عند الله محبوب الى اهل الارض والسموات فجزاك الله عنا وعن الاسلام خيرا۔

شیخ صبغۃ اللہ عرف روح الدین حسین خان

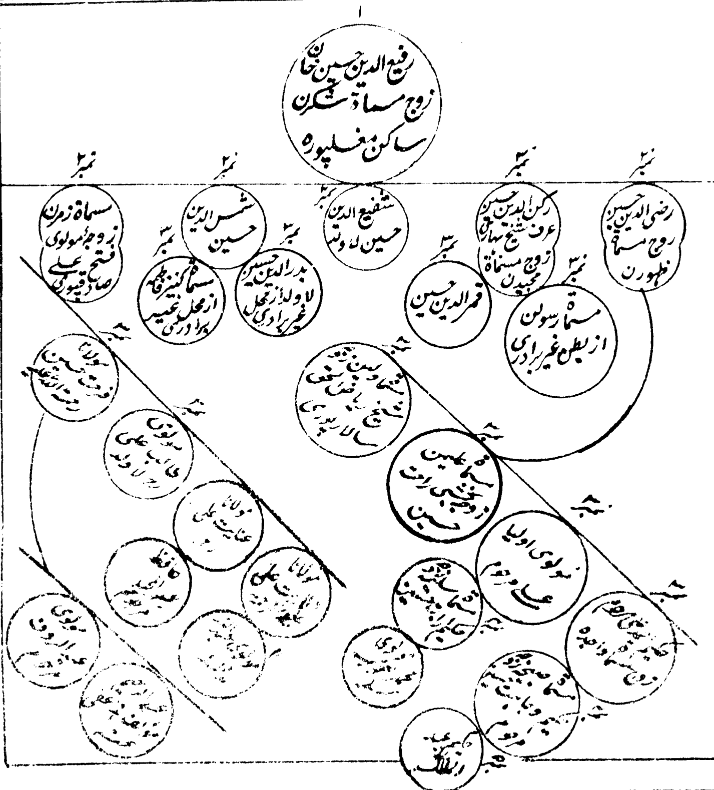
آپ کا اصل مکان موضع الاول پور تھا۔ جو قریب نگر نہسہ واقع ہے۔ پھر آپ مغلپورہ مین آکے سکونت پذیر ہوے۔ آپ کے والد شیخ ہدایت اللہ مرحوم کے محل اولی سے شیخ سکندر ہوے۔ اور محل ثانیہ سے آپ پیدا ہوے۔ جب آپ کے والد کا انتقال ہوا۔ آپ صغیر سن تھے۔ آپ کے برادر علاتی نے تمام املاک موروثی پر قبضہ کرلیا۔ اور آپ کو گھر سے نکال دیا۔ آپ جب جوان ہوے نہایت پریشانی کی حالت مین کسب معاش کی فکر مین حیران وسرگردان پھرتے تھے اسی اثنا مین شاہ عالم بادشاہ دہلی رونق افروز بلدۂ عظیم آباد پٹنہ ہوے۔ اُسوقت بیگم عبدالرحمن خان حاکم پورنیہ آرہی تھین۔ اثناے راہ مین انسے ملاقات ہوئی سبب پریشانی کا انکی پوچھا آپ نے بدسلوکی اپنے برادر کی بیان فرمائی۔ بیگم صاحبہ نے آپ کو ہمراہ لیا۔ اور بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوئین۔ اور کہا یہ میرا فرزند ہے۔ امیدوار مراحم بادشاہی کی ہون۔ بادشاہ کی طرف سے اُسی وقت نائب ناظم صوبہ بہار کا عہدہ مرحمت ہوا۔ اور خطاب روح الدین حسین خان کا عطا ہوا۔ اور ایک بہت بڑی جاگیر آپ کو عنایت ہوئی۔ جسکے بعض موضعات اسوقت تک ہم لوگون کے قبض و دخل مین ہین جسکی تفصیل آگے آویگی۔ آپ اُسوقت سے برابر نائب ناظم صوبہ بہار کے عہدے پر مقرر رہے۔ جبکہ نواب مظفر جنگ ساکن مرشدآباد باعانت کمپنی انگریز بہادر صوبہ بہار پر حکمران ہوے۔ اُنھون نے بھی آپ کو اسی عہدہ پر قائم رکھا۔ بعد اُسکے جب کمپنی بہادر نے نواب دلاور جنگ ولد نواب مظفر جنگ نواب مرشدآباد کی تنخواہ کردی۔ اور خود بالاستقلال صوبہ بہار پر حکمران ہوگئے۔ اُسوقت کمپنی کی طرف سے بھی آپ اُسی عہدے پر مقرر رہے

آپ کو انگریزی کمپنی کی طرف سے سنہ ۱۱۸۶ فصلی مطابق فروری سنہ ۱۷۸۶ء مین نواب معین الملک امین الدولہ بہادر ناصر جنگ عامل صوبہ بہار کا خطاب ملا۔ سنہ ۱۱۹۳ فصلی مین آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے رفیع الدین حسین خان اس عہدے پر مقرر ہوے۔ جب انگریزی کمپنی کا تسلط تمام صوبہ بہار پر ہو گیا کمپنی نے اس عہدے کی ضرورت نہ دیکھی۔ تب اس عہدے ہی کو برخاست کر دیا۔ آپ کو جو مواضعات شاہ عالم بادشاہ دہلی کی طرف سے جاگیر مین مرحمت ہوے تھے۔ وہ بہت تھے۔ جسکی مجھکو اطلاع نہین ہوئی۔ اور کچھ بروقت بندوبست انگریزی سرکار مین لے لیے گئے۔ اب جو موجود ہین وہ یہ ہین۔ ججا۔ اریلہ۔ کلونجر۔ مکرندپور۔ رسولی۔ یہ کل مواضعات ضلع مظفرپور مین ہین۔ منصور پور۔ داناپور۔ سعداللہ پور۔ منی تیک عرف بہادر چک۔ سید پورہ۔ افضل پور سرور۔ معہ قطعہ اٹھارہ از قصبہ بان سنگھ پور یہ کل ضلع پٹنہ حوالی نگر مین واقع ہین۔

نام واہب	عزیز الدین عالمگیر ثانی بن معز الدین جہاندار شاہ
تاریخ فرمان	مرقومہ پانزدہم ربیع الاول سنہ ۱۱۷۳ ہجری
تاریخ عطاے معاش و خطاب	ایضاً
موہوب لہ	شیخ صبغۃ اللہ
خطاب	روح الدین حسین خان بہادر سہراب جنگ
عہدہ	منصب داری
پروانہ دوم	شمس الدین علی خان مرقومہ چہارم شوال سنہ ۱۱۷۴ھ
پروانہ دیگر	ولی عہد جوان بخت بہادر بن شاہ عالم مرقومہ ۲ شعبان سنہ ۱۱۷۶ھ
سند اول	وزیر الممالک آصف خان نظام الملک مرقومہ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۱۷۳ھ
سند دوم	راجہ دلیر سنگھ روشن راے دیوان مرقومہ ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۳ھ
سند سوم	مرزا اکبر شاہ ملقب وزیر الممالک مرقومہ ۱۲ محرم سنہ ۱۱۷۹ھ
پروانہ سوم	مہاراج شتاب راے مرقومہ ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۱۸۵ھ
سند	وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر مرقومہ ۱۹ رجب سنہ ۱۱۸۴ھ

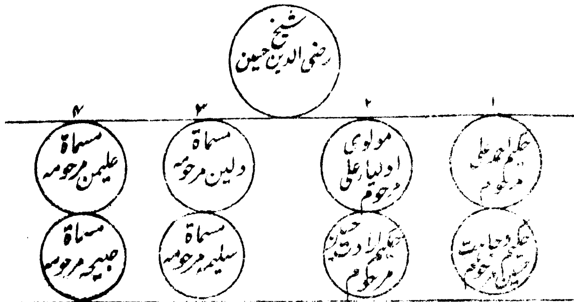
رفیع الدین حسین خان بہادر

بن روح الدین حسین خان - آپ کی شادی ساتھ مسماۃ بی بی شکرن بنت حضرت شاہ محمد عزیز عرف شاہ درگاہی قدس سرہ ساکن محلہ نمو ہیہ کے ہوئی - آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی رضی الدین حسین خان زوج مسماۃ ظہورن بنت حضرت شاہ محمد معز قدس سرہ ساکن محلہ نمو ہیہ - رکن الدین حسین خان عرف شیخ مہاری زوج بی بی مجیدن بنت شیخ رستم علی مرحوم - شمس الدین حسین خان شیخ شفیع الدین خان - ان دونوں کی شادی اپنی ذات برادری میں نہیں ہوئی - مسماۃ زمن زوجہ مولوی فتح علی مرحوم صادقپوری جو جدہ ماجدہ فقیہ مسود اوراق ہذا کی ہیں - نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا یہ ہے -



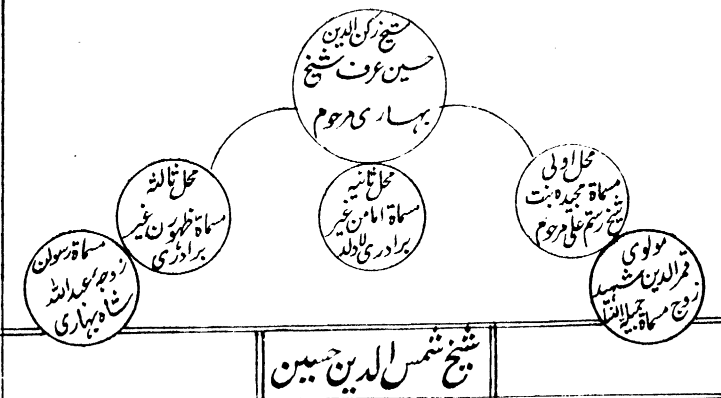
شیخ رضی الدین حسین

ساکن محلہ مغلپورہ ثم صادق پور۔ آپ کی شادی ساتھ مسماۃ ظہورن بنت حضرت شاہ محمد معز ساکن محلہ
نمو ہیہ کے ہوئی۔ آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں جناب حکیم مولوی احمد علی مرحوم۔ و جناب
مولوی اولیا علی مرحوم۔ و مسماۃ ولین زوجہ شیخ ریاض الحق مرحوم۔ ساکن سالارپور۔ و مسماۃ علیمن
زوجہ بخشی راحت حسین مرحوم۔ ساکن حبیب پور ڈمری۔ نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا یہ ہے۔



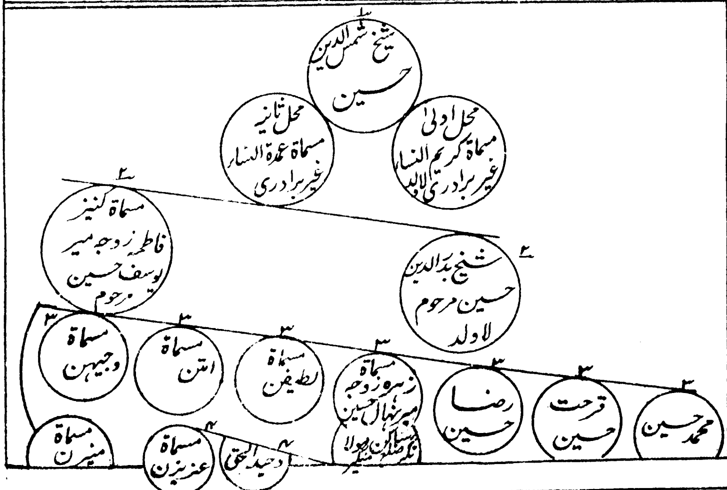
شیخ رکن الدین حسین

عرف شیخ بہاری ساکن محلہ مغلپورہ۔ آپ کی شادی مسماۃ مجیدن بنت شیخ رستم علی مرحوم سے ہوئی
اس محل سے صرف ایک بیٹا مولوی ثناء الدین حسین پیدا ہوے جنکی شادی ساتھ مسماۃ جمیلۃ النساء
بنت جناب مولوی الٰہی بخش مرحوم صادق پوری کے ہوئی۔ بعد شادی آپ صرف چند مہینے یہاں
رہکر ہمراہ مولوی مظہر علی شہید ساکن محلہ لودیکٹرہ ملک افغانستان کو چلے گئے۔ اور وہاں حضرت
جناب سید احمد صاحب سے جا ملے۔ اور پنشاور میں ہمراہ مولوی مظہر علی شہید شہید ہوے۔
جنکی پوری کیفیت سوانح احمدی مولفہ منشی محمد جعفر صاحب انبالوی سے معلوم ہوسکتی ہے۔ آپ نے
بعد انتقال مسماۃ مجیدن محل اولی کے غیر برادری میں دو نکاح کیے۔ مسماۃ امامن محل ثانیہ نے لاولد
انتقال کیا۔ محل ثالثہ مسماۃ طہورن عرف شیخائن سے ایک بیٹی مسماۃ رسولن پیدا ہوئیں۔ اُن کی
شادی عبداللہ شاہ ساکن بہار سے ہوئی جسکا نقشہ یہ ہے



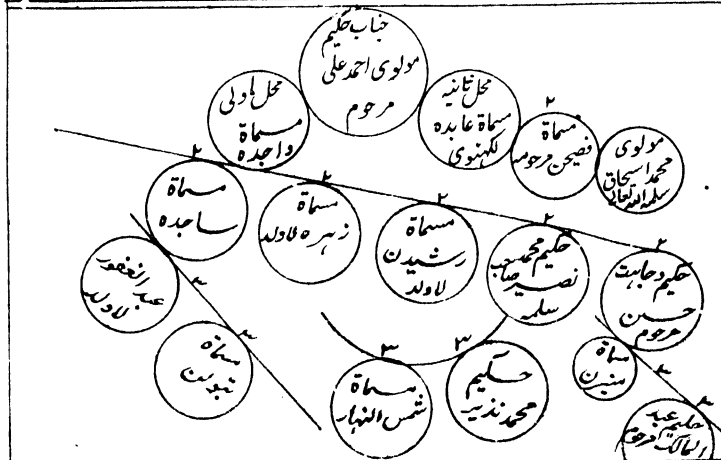
شیخ شمس الدین حسین

ساکن محلہ مغلپورہ آپ کی کوئی شادی برادری مین نہین ہوئی - آپ نے غیر برادری مین دو نکاح کیے محل اولیٰ مسماۃ کریم النسار کا لاولد انتقال ہوا محل ثانیہ مسماۃ عمدۃ النسار ان سے ایک دختر مسماۃ کنیز فاطمہ اور ایک بیٹا شیخ بدرالدین حسین پیدا ہوے - اور لاولد انتقال کیا - و مسماۃ کنیز فاطمہ کی شادی میر یوسف حسین پسر میر غلام حسین ساکن بخشی محلہ سے ہوئی - اُن سے تین بیٹے اور پانچ دختر پیدا ہوئین محمد حسین - فرحت حسین - رضا حسین - مسماۃ زہرہ زوجہ میر نہال حسین ساکن مولانگر ضلع مونگیر - مسماۃ لطیفن - مسماۃ امتن - و مسماۃ وجیہن و مسماۃ منیرن -



جناب حکیم مولوی احمد علی مرحوم

آپ نے اپنی درسی کتابین تمام و کمال اپنے وطن مین پڑھین ۔ بعد اُسکے جب آپ کو زیادہ تر شوق تحصیل علم کا ہوا ۔ آپ لکھنؤ تشریف لیگئے ۔ اور وہان تحصیل علم طب جناب مرزا غضنفر علی خان طبیب بادشاہی سے کی اور قریب پانچ برس کے وہان رہے ۔ اور آپنے وہان ایک شادی بھی کی ۔ آپ کی اول شادی مسماۃ واجدہ بنت مولوی بشارت علی مرحوم سے ہوئی ۔ اُنسے دو بیٹے حکیم وجاہت حسین مرحوم و حکیم محمد نصیر سلمہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوے ۔ اور تین بیٹیان مسماۃ رشیدن زوجہ مولانا فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہ جو بعد شادی صرف ایک برس زندہ رہکر لا ولد رہگراے آخرت ہوئین ۔ دوسری مسماۃ زہرہ زوجہ شاہ عبدالخالق مرحوم ساکن محلہ نفوہیہ یہ بھی لا ولد دنیا سے رخصت ہوئین ۔ تیسری مسماۃ ساجدہ کی شادی ساتھ شیخ عبدالرحمن خلف قاضی قمر علی مرحوم ساکن موضع مہدانوان سے ہوئی ۔ اُنکی ایک بیٹی مسماۃ نبولن جنکی شادی داروغہ وحید الدین ساکن چھپرہ سے ہوئی ۔ وہ لا ولد رخصت ہوئین ۔ اور ایک بیٹا عبدالغفور بعمر سترہ سال لا ولد رخصت ہوے ۔ حکیم احمد علی صاحب مرحوم نے جو شادی لکھنؤ مین کی تھی ۔ اُنسے ایک بیٹی مسماۃ فصیحن پیدا ہوئین ۔ اُسکی شادی ساتھ جناب حکیم مولوی ارادت حسین مرحوم کے ہوئی ۔ جسکا نقشہ حسب تفصیل ذیل ہے ۔



جناب مولوی اولیاء علی مرحوم

آپ کی شادی مسماۃ سعیدہ بنت مولوی محمد مبین صاحب ساکن پھلواری سے ہوئی انسے صرف ایک بیٹا جناب حکیم مولوی ارادت حسین مرحوم پیدا ہوے۔ اُسکے بعد آپ کی اہلیہ نے انتقال کیا۔ تب آپ کی دوسری شادی مسماۃ وجیہۃ النسا بنت جناب مولوی الٰہی بخش مرحوم سے ہوئی۔ لیکن اس محل سے آپکے کوئی اولاد نہین ہوئی۔ نقشہ اُسکا یہ ہے۔

جناب مولوی اولیاء علی مرحوم

محل ثانیہ مسماۃ وجیہۃ النسا لاولد

مسماۃ سعیدہ مرحومہ محل اولی

جناب مولوی حکیم ارادت حسین مرحوم

مسماۃ ولیمن مرحومہ

بنت رضی الدین حسین خان زوجۂ شیخ ریاض الحق صاحب ساکن موضع سالارپور ضلع پٹنہ۔ اُنکے صرف تین بیٹیاں پیدا ہوئین مسماۃ سلیمہ زوجۂ اولی حکیم ارادت حسین مرحوم مسماۃ باصرہ زوجۂ شیخ غلام نبی مرحوم ساکن موضع پھلواری مسماۃ قطبن زوجۂ مولوی ابراہیم حسین صاحب مرحوم ساکن محلہ دیوان پٹنہ۔ اُسکا نقشہ یہ ہے

مسماۃ ولیمن زوجۂ شیخ ریاض الحق مرحوم

مسماۃ قطبن مرحومہ

مسماۃ سلیمہ

مسماۃ باصرہ لاولد

حکیم مولوی محمد لطیف حسین سلمہ

مسماۃ عبیرہ زوجہ منشی بدرالدین

مسماۃ طاہرہ زوجہ مولوی عبدالغنی

مولوی محمد یعقوب

عزیزالرحمن مدعمرہ

عبدالصمد مدعمرہ

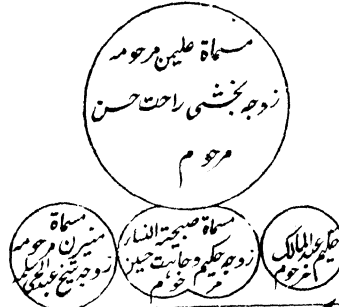
قمرالنسا مدعمرہا

عبدالباری مدعمرہ

شمس النسا مدعمرہا

مسماۃ علیمن مرحومہ

بنت شیخ رضی الدین حسین صاحب مرحوم - زوجہ بخشی راحت حسین مرحوم - ساکن حبیب پور ڈمری ضلع پٹنہ - انکے صرف ایک بیٹی مسماۃ صبیحۃ النسا پیدا ہوئین - اُنکی شادی ساتھ حکیم وجاہت حسین مرحوم کے ہوئی - اُسکا نقشہ یہ ہے ---



جناب حکیم مولوی وجاہت حسین مرحوم

آپ نے درسی کتابین کل جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین - اُسکے بعد آپ لکھنؤ تشریف لیگئے - اور وہان جناب مولوی واجد علی صاحب فرنگی محل سے تکمیل علوم درسیہ کی کی - اور طب جناب حکیم طالب علی مرحوم سے پڑھی - جو یکے از طبائے بادشاہی تھے - قریب آٹھ برس آپ وہان رہے آپ کا علم کتابی بہت عمدہ تھا - اشعار عربی وفارسی واردو تینون زبانون مین نہایت عمدہ فرماتے - نثر بھی آپ کی بہت عمدہ ہوتی - انشا پردازی مین بھی آپ کو خوب مہارت تھی - علم طب مین بھی آپ طبیب حاذق تھے علاج بہت عمدہ اور تشخیص مرض مین بھی آپ کو خوب دخل تھا - صدہا مریض مایوس العلاج آپ سے شفایاب ہوے آپ کی شادی ساتھ مسماۃ صبیحۃ النسا بنت بخشی راحت حسین ساکن موضع حبیب پور ڈمری سے ہوئی ---

قطعہ تاریخ فرمودہ جناب مولوی احمد کبیر صاحب پھلواری

چون وجاہت حسین رحلت کرد	در غمش خلق زار زار گریست

درغمش گریہ راچہ شرح دہم	ابروانھار وکوہسار گریست
شد چو آن نخلبند گلشن طب	نرگس طبع بے شمار گریست
سال فوتش عقول عشرت گفت	خواند این شعر وبیقرار گریست
ہوش خمسہ بفہم خویش بدھر	آہ او مرد پنج بار گریست

دوم

چون وجاہت حسین رفت زدہر	درغمش خلق چون بنشینند
گشت مجنون مزاج صحت طبع	حنا ردر کوہسار سمے چلینند
داشتم فکر سال رحلت او	کہ خردازچہ راہ بگزینند
گفت غلمان کہ آن مسیح زمان	بسما نبض حور سمے چینند
	۱۲۸۵ھ

آپ کا انتقال ۱۲۸۵ھ ہجری مین ہوا۔ اور قبر آپ کی نمو ہیہ جمعہ مسجد کے احاطہ مین ہے۔ آپ کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہوئی۔ حکیم عبدالمالک مرحوم انکی شادی اول ساتھ مسماۃ رحیمن بنت شیخ تفضل حسین ساکن موضع گوپاسنگھرہ کے ہوئی۔ انسے صرف ایک بیٹا روح الدین حسین پیدا ہوئے۔ بعد اسکے مسماۃ رحیمن نے انتقال کیا۔ اُسکے بعد آپ کا ازدواج صبیہ قاضی فرخ حسین مرحوم ساکن مہدانوان سے ہوا اُنسے دو بیٹیان پیدا ہوئین۔ اسکے بعد آپ کا خود انتقال ہوگیا۔ تاریخ انتقال کی آپکے قسطاس البلاغۃ مین جناب مولانا محمد سعید قدس سرہ نے جو لکھی ہے وہ یہ ہے واقعہ ہفتم صفر روز یکشنبہ ۱۳۰۳ھ ہجری

دریغا طبیب بلد عبد مالک	کہ از کار مرضی گرہ ہا کشودے
چو آمد اجل کرد رحلت ز دنیا	ندارد دوا مرگ راہیچ سودے
دعائیم تاریخ او بندہ گفتم	خدایا بیامرزش ازمنّ وجودے
	۱۳۰۳ھ

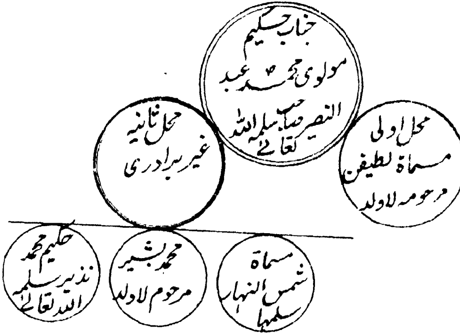
اور آپ کی بیٹی کا نام مسماۃ منیرن مرحومہ تھا۔ جو ساتھ مولوی عبدالحی سلمہ پسر مولوی عبدالعزیز مرحوم ساکن محلہ نمو ہیہ کے منسوب ہلآئین۔ نقشہ آپ کی اولاد واحفاد کا یہ ہے۔

جناب مولوی حکیم
وجاہت حسین
مرحوم

جناب حکیم مولوی محمد عبدالنصیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ جب چھوٹے تھے آپ کے والد ماجد حکیم احمد علی مرحوم کا انتقال ہوگیا۔ اور آپ کے برادر معظم جناب حکیم وجاہت حسین مرحوم بھی لبقصد اکتساب علم روانہ لکھنؤ ہوے۔ تب اُسوقت آپ کے برادر عم زاد جناب حکیم ارادت حسین مرحوم نے آپکی تعلیم و تلقین کی۔ آپنے ابتدائی کتب درسی صرف ونحو وغیرہ حکیم ارادت حسین مرحوم سے پڑھین بعد اسکے کہ جناب حکیم وجاہت حسین مرحوم لکھنؤ سے مراجعت فرماکر دولت خانہ کو آئے جب سے آپکی تادیب و تعلیم کل متعلق حکیم صاحب مرحوم کے رہی علم طب آپنے آپ ہی سے پڑھا۔ اور علوم درسیہ مین منقولات فقہ اصول وغیرہ جناب مولوی محمد عظیم مرحوم سے آپ نے پڑھا۔ اور معقولات جناب مولوی اصغر حسین مرحوم پیش امام امامیہ مذہب سے پڑھی۔ آپ کے پاس ایک ایک سند تینون اُستادون کی ہر سہ علوم مین مُہری و دستخطی موجود ہے۔ آپ کو علم طب مین بہت عمدہ مہارت ہے تشخیص مرض واصول علاج نہایت عمدہ ہے۔ خوش اخلاق صاحب مروت آپ ازحد ہین۔ آپ کی اول شادی مسماۃ لطیفن بنت شیخ قطب الدین صاحب ساکن موضع حبیب پور ڈمری سے ہوئی۔ مگر افسوس کہ آپ کی اہلیہ بعد شادی صرف ایک برس بقید حیات رہکر لاولد داخل خلد برین ہوئین آپ کو اس حادثہ کا ایسا غم ہوا کہ بہت برسون تک آپ نے تزویج کا قصد ہی نہین کیا۔ بعد عرصہ دراز باقتضائے ضروریات دنیوی آپ کو نکاح کرنا پڑا۔ غیر برادری مین آپ نے نکاح کیا۔ اس محل سے آپ کو ایک بیٹی اور دو بیٹے ہوے۔ مسماۃ شمس النہار جنکی شادی آپ نے ساتھ حکیم رفعت حسین ساکن عالم گنج کے کردی۔ اطال اللہ عمرہما یہ صاحب اولاد ہین۔ جسکی تفصیل نقشہ ذیل مین آویگی۔ پسر کلانی آپ کے محمد شبیر بعمر دوازدہ سالہ آغوش والدین کو چھوڑکر

راہی خلد بریں ہوئے۔ پسر دومی آپ کے حکیم مولوی محمد نذیر مدعمرہ فی طاعۃ اللہ تعالیٰ اسوقت آپ کے خلف الرشید ہیں۔ انکی شادی ساتھ صبیہ مولوی محمد عمر صاحب بمقام بہار ہوئی ہے۔ نقشہ آپ کے ازواج و اولاد کا یہ ہے۔



جناب حکیم مولوی ارادت حسین غفر اللہ لہ

خلف الصدق جناب مولوی اولیا رعلی مرحوم۔ آپ کی والدہ ماجدہ مسماۃ سعیدہ بنت مولوی محمد مبین مرحوم ساکن پھلواری نے آپ کو شیرخوار چھوڑ کر راہی خلد بریں ہوئیں آپ نے تمام علوم درسیہ از اول تا آخر جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھے۔ اور سند حدیث و تفسیر جناب مولانا ولایت علی قدس سرہ سے حاصل کی اور آپ نے فیض باطنی بھی جناب مولانا ممدوح سے علی وجہ الکمال حاصل کیا۔ آپ مولانا کے خلفاے عظام سے ہیں۔ آپ وعظ و ہدایت و تلقین کا کام بھی فرماتے رہے ہیں آپ نے علم طب اپنے چچا جناب حکیم احمد علی سے حاصل کیا۔ آپ کے اوصاف حمیدہ اسقدر ہیں جو خارج از حد شمار ہیں۔ لیکن تھوڑا اس جگہ ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔ آپ نہایت حلیم کریم النفس صاحب خلق عظیم ذی مروت نہایت ذہین و ذکی تھے۔ علم معقول و منقول دونوں میں آپ کو مہارت تھی جب آپ مکہ معظمہ ہجرت کر کے گئے۔ وہاں آپ کے درس قرآن و حدیث میں بڑے بڑے علما و فضلاء عرب و ترک وغیرہ آتے اور آپ کے حسن بیان و قرآن فہمی و حدیث دانی کی داد دیتے۔ اور آپ کی خوش اخلاقی کے تو وہ لوگ ایسے والہ و شیفتہ تھے۔ کہ آپ کا ذکر آتے ہی وہ لوگ آبدیدہ ہو جاتے

اس فقیر کو خود بارہا اسکا معائنہ ہوا ہی - جناب مولانا محمد فصیح غازی پوری قدس سرہ سے اصل دفپور
مین جب مناظرہ ہوا تھا - جسکا ذکر اوپر فصل دوم مین آچکا ہی - اُسوقت آپ بھی بمعیت جناب مولانا
فیاض علی علیہ الرحمۃ مناظر تھے - علم حساب وریاضی مین آپ کو کمال دخل تھا - مناسخہ بہت بڑا بڑا آٹھ
آٹھ اور نو نو بطن کا تو آپ کا بائین ہاتھ کا کھیل تھا ایسا جلد لگاتے تھے - کہ لوگ حیران رہجاتے
تھے - فن طب مین بھی آپ کو کمال حاصل تھا - تشخیص مرض اور اسلوب علاج نہایت عمدہ تھا - دست
شفا تو ایسی اللہ نے دی تھی - کہ لوگ اُسکو کرامات سمجھتے تھے - ہزارون مایوس العلاج آپ کے
ہاتھون سے صحت پائی - تمام ہندو مسلمان شیعہ وسنی آپ کے نسخون کو تبرک سمجھکر نہایت عقیدت
سے لیتے اور استعمال کرتے - روزانہ پانچ چھہ سو نسخون سے کم نہین ہوتا تھا جو آپ کے مطب سے
تقسیم پاتا تھا تمام اہل برادری کیا امیر کیا غریب سب کو مفت دوا بلا فیس روزانہ دیتے تھے - علاوہ
اسکے طالب علم کم استطاعت وغربا ومساکین کو بھی چالیس پچاس نسخے روز آپ کے مطب سے
مفت دیا جاتا تھا - اہل استطاعت خصوصًا امرا ورؤسا سے قیمت دوا وفیس وغیرہ سب کچھ لیا کرتے
تھے تؤخذ من اغنیائھم وترد علے فقرائھم کا مضمون تھا - آپ کے مطب مین ہر قسم کی ادویہ مفردہ
ومرکبہ معاجین وحبوب وسفوف وشربت وعرق وغیرہ نہایت عمدہ موجود رہتی تھین جتنی مستعلجین
آپ سے نسخہ لکھواتے دوا بھی آپ ہی کے مطب سے لیتے - ایسی بھیڑ بھاڑ اور ہجوم مستعلجین تو کسی طبیب
کے دروازے پر دکھا نہ سنا - اسکے ساتھ مریضون کے ساتھ شفقت اور محبت ایسی کہ لوگ اپنے
والدین کو بھول جاتے - اس انفاق وخیر خیرات کے ساتھ بھی آپ نے ہزارہا روپیہ کمایا اور
اپنی اہلیہ کا دین مہر چالیس ہزار روپیہ خاص مطب کی کمائی سے ادا کیا - ۱۲۷۶ھ ہجری مین —
ہزارہا روپیہ لیکر معہ اہل وعیال آپ نے حج کیا - اور وہان اسقدر خیر وخیرات کی کہ کوئی امیر ورئیس
بھی اس سے زیادہ کیا کرسکیگا - آپ کا اپنا لباس وپوشاک وخورد ونوش نہایت سادہ اور
کم قیمت لیکن دادودہش بہت ہر خیر کام مین آپ سبقت کرتے - باوجود اس قدر عدیم الفرصتی
کے پھر آپ کچھ درس تدریس کے شغل کو بھی جاری رکھتے - اس فقیر نے بھی شاگردی کا شرف
آپ کی حاصل کیا ہی - حدیث کل آپ ہی سے پڑھی ہی - بار دوم جب آپ ۱۲۸۱ھ ہجری مین ہجرت
کرکے مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے - اور تیرہ برس وہان قیام فرمایا - اس درمیان مین آپ نے

وہان بہت بڑے بڑے نیک کام کیے۔ دوایک اُنمین سے بطور نمونہ کے اسجگہ مین لکھدیتا ہون۔
ازانجملہ حجاج سے چندہ کر کے لاکھون روپیہ خرچ کر کے نہر مصر کو صاف کرایا۔ ازانجملہ منا مین رمی جمرات
کے پاس سڑک جوتھی نہایت تنگ تھی۔ لاکھون آدمی کا گذر اُس سڑک سے واسطے رمی جمرات
کے ہوتا۔ اور آگے اُس سڑک کے نکلنے کی جگہ نہین تھی جو رمی کو جاتا اُسکو رجعت قہقہری کرنی پڑتی
اکثر خون ہوا کرتا۔ ضعیف و کمزور پامال ہوا کرتے۔ آپ نے چندہ کر کے وہان کے شریف و
پاشا کی مدد سے پہاڑ کو کھُدوا کر سڑک کو نہایت وسیع کرا دیا۔ اور جمرات کی پشت پر سے ایک سڑک
نکال دی۔ کہ جس سے لوگ ایک طرف سے آوین اور رمی کرتے ہوے دوسری طرف سے نکلجاوین
مراجعت کی زحمت نہ پڑے۔ اس انتظام سے ایک ایسی عمدگی ہوگئی اور ایسا آرام لوگون کو ملا
کہ جن لوگون نے کہ پہلے اس مقام کی تنگی وازدحام کی کیفیت دیکھی ہی۔ وہی اسکو خوب سمجھ سکتے
ہین۔ ازانجملہ آنکہ منا مین پانی کی ازحد تکلیف تھی۔ کیونکہ نہر جو مصر سے مکہ معظمہ کو آئی ہوئی ہی۔
وہ منا کی پشت پر سے گذری ہی۔ ایک پہاڑ بیچ مین حائل تھا۔ فجر کو آدمی مشک لیکر وہان جاتا
تو پہاڑ پر چڑھکر اسکو طی کرنا پڑتا تھا۔ اور قریب دوپہر کے وہان سے مراجعت کرتا تھا الغرض تمام
روز مین ایک آدمی دو کھیپ سے زیادہ نہین کرسکتا تھا۔ آپ نے چندہ کر کے اُس پہاڑ کو کٹوا دیا
اور منا کے شہر سے نہر تک ایک سڑک صاف نہایت عمدہ بنوا دی۔ کہ جس سے ایک گھنٹے کا
راستہ ہوگیا۔ سابق مین روپیہ اور دو روپیہ فی مشک پانی فروخت ہوتا تھا۔ اور اب فی قربہ دو آنہ
اور چار آنہ کے فروخت ہوتا ہی۔ غربا تو خود جا کرے آتے ہین۔ الغرض اسقدر وہان پانی لانمین
آسانی ہوگئی ہی جسکا بیان احاطۂ تحریر سے باہر ہی۔ جزاھم اللہ خیرا۔ وازانجملہ آنکہ مسجد
خسیف جو منا مین ہی۔ اُسکا دروازہ صرف ایک تھا۔ اور وہ بھی چھوٹا اور اُسکے عین دروازے پر
سلطانی لشکر کا پڑاؤ پڑتا تھا۔ زائرین جو اُس مسجد مین جاتے۔ اُنکو سخت تکلیف ہوتی۔ ایک تو
تنگی راہ اور دوسرے گھوڑون کی اگاڑی اور پچھاڑی کی رسیان ہوتی تھین جسمین لوگ اُلجھکر
گرتے تھے۔ اور خون ہوہو جاتا تھا۔ آپ نے پاشا افسر فوج سے ملاقات کر کے فوج کے پڑاؤ کے
واسطے ہمیشہ کے لیے جگہ بدلوا دی۔ اور اُس مسجد کے احاطے مین ایک دروازہ اور بہت بڑا
اُسکے جانب مقابلہ مین کرا دیا۔ تاکہ ایک طرف سے زائرین اندر مسجد کے آوین اور دوسری طرف سے

نکلجاتین - اور مراجعت کی زحمت سے بچین - حضرات ناظرین اس بات کو خوب سمجھ سکتے ہین کہ جہان لاکھون آدمی کا ہجوم ہو اور آمد و رفت کا راستہ صرف ایک ہی ہو اُسمین کسقدر لوگ تکلیف پاوینگے بالجملہ آپ نے تیرہ برس کے عرصہ مین جو جو کام وہان انجام کیے - اُنکا احاطہ و احصا مشکل ہی - ان کامون کی قدر اہل مکہ ہی خوب جانتے ہین - کہ جنھون نے سابق کی تکلیفین معائنہ کی ہین - آپ جبتک مکہ مین مقیم رہے گھر سے منگا کر اپنا خرچ کرتے رہے - وہان عربون اور حاجیون کا جو آپ علاج کرتے - اُسمین سے ہرگز ایک پیسہ آپ نہ لیتے - شریف اور پاشا وغیرہ امراء جو آپ کو بخوشی خود نذر کرتے اُسکو آپ وہین کے غربا اور مساکین کو دیدیتے - اپنی ذات مین کچھ بھی صرف نکرتے اور فرماتے کہ مین یہان دنیا کمانیکو نہین آیا ہون - آپ حافظ قرآن بھی تھے ہمہ وقت قرآن پڑھا کرتے - صرف ضروری باتین کرتے - اور ہمہ وقت قرآن آپ کی زبان پر رہتا - تمام دن اور رات مین ایک ختم آپ کا روزانہ ہوتا - آپ کے اوصاف حمیدہ و خصائل ستودہ اسقدر نہین جو حد شمار مین آسکین - لہذا تھوڑا سا بطور نمونہ کے عرض کیا - آپ طفولیت سے نہایت متقی و پرہیزگار دیندار صوفی صافی تھے - آپ نے کبھی ایام جوانی مین اپنی عمر عزیز کے ایک لمحہ کو بھی لہو و لعب اور کھیل اور تماشے مین ضایع و برباد نہ کیا - آپ بچپن ہی سے نہایت نحیف و کمزور تھے کیونکہ آپ شکم مادر مین صرف چھ مہینے ٹھہرے - آپ جب پیدا ہوے ایسے کمزور تھے - کہ مان کا دودھ نہین پی سکتے تھے - صرف روئی کا پھاہا دودھ مین تر کرکے آپ کے منھ مین دیدیا جاتا - چند مہینون کے بعد آپ اس لائق ہوے کہ مان کا دودھ پی سکین - یہ کمزوری آپ کی تمام عمر آپ کے دامنگیر رہی - پھر ادھر آخر عمر مین آکر قریب بیس برس کے آپ ضیق نفس مین بھی مبتلا رہے - لیکن آپ محض اپنی ہمت اور استقلال طبیعت سے یوم وفات تک بڑے بڑے امور عظام انجام دیتے رہے - آپ کی اول شادی مسماۃ سلیمہ بنت شیخ ریاض الحق صاحب مرحوم سالارپوری سے ہوئی - اسکے بعد دوسری شادی آپ کی جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران نے بنظر ترویج سنت مسماۃ فصیحن بنت جناب حکیم احمد علی مرحوم سے کردی محل اولی سے تین بیٹے اور دو بیٹیان ہوئین - اول مسماۃ حلیمہ جنکی شادی ساتھ جناب حکیم مولوی عبد الحمید مدظلہ کے ہوئی - اسکا قطعہ تاریخی جناب حضرت

عمی مولانا محمد سعید قدس سرہ نے قسطاس البلاغۃ مین لکھا ہے ۔ وھو ھذہ

جو اسنے فرزمند عبد الحمید
چو شد فرد از رحلت زوج اولی
پدر دا د بار دگر از دواجش
دعا گو رقم کرد تاریخ شادی

کہ علم و ہنر باشدش خاندانے
ازین دار فانی بعہد جوانے
بصد عشرت و شادی و کامرانے
مبارک بوے بادتزویج ثانی

۱۲۷۵ھ

افسوس کہ اس لڑکی سے کوئی اولاد نہوئی ۔ یہ لاولد اس دنیا سے رخصت ہوئین ۔ اسکے بعد مولوی اسمعیل پیدا ہوے ۔ انکو آپ آخری سفر مین ملک حجاز کے اپنے ہمراہ لیگئے ۔ وہان پہونچکے دو ایک برس کے بعد سترہ اٹھارہ برس کی عمر مین اُنھون نے وہین لاولد رحلت کی ۔ تیسری اولاد آپ کی مسماۃ صابرہ جنکی شادی ساتھ سید وحیدالدین مختار کلکٹری و فوجداری ساکن قصبہ میرٹھ سے ہوئی ۔ انکی اولاد کی تفصیل نقشۂ ذیل سے واضح ہوگی ۔ چوتھے عزیزی مولوی محمد یعقوب سلمہ اللہ تعالے ان کی شادی ساتھ مسماۃ فاطمہ بنت جناب حکیم امیر حسن مرحوم ساکن موضع کرالی سے ہوئی ۔ پانچوین محمد داؤد یہ بعمر پنج شش سالہ راہی دارالبقا ہوے محل ثانیہ سے صرف دو بیٹے ہوے محمد ابراہیم وہ دو برس کا ہوکر رخصت ہوا ۔ اسکے بعد مولوی محمد اسحاق سلمہ پیدا ہوے ۔ اس عزیز کی شادی ساتھ زبیدہ خاتون بنت شیخ خیرات علی مرحوم سے ہوئی ۔ اولاد کی تفصیل ذیل مین درج ہی ۔ آپ کا قد میانہ رنگ گورا چہرہ پر چیچک کا داغ بہت کثرت سے نحیف الجثہ تھے ۔ آپ کی عمر چپن چھپن برس کی ہوئی ہوگی ۔ آپ کا انتقال مکہ معظمہ مین ہوا ۔ آپ کی قبر جنت المعلےٰ مین ہی قریب مزار جناب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے تاریخ انتقال آپ کی جناب مولانا محمد سعید قدس سرہ نے قسطاس البلاغہ مین لکھی ہی ؎

عالم متقی و ماہر طب
کرد از ہند بہ مکہ ہجرت
گفت تاریخ ملک وقت رحیل
ارادت حسین آن طبیب بعالج

متمسک بکتاب و سنت
بود مشغول عبادت شب و روز
رفتی از مکہ بسوی جنت
۱۲۹۰ھ
کہ در علم طب داشت از بس مہارت

نام او بود ارادت بحسین
رخت بربست چو آمد رحلت
قطعہ آخری ؎
جمیل الصفات و جلیل المناقب

زتعریف مستغنی از فرط شہرت
مقیم حرم بود تا ۱۳ سیزدہ سال
نگوشنش کہ در دم نمودش اجابت
بجان بود مشتاق جنت ہمہ عمر

فساد و فتن دید در کشور ہند
بحج وطواف ونماز وزیارت
بخاک حرم نعش اورا سپردند
ازان گشت تاریخ مشتاق جنت ۱۲۹۸ھ

ازین سرزمین کرد در مکہ ہجرت
ہمانجا ندا آمد از داعی حق
زہی نیک نیت عجب پاک طینت

قطعہ تاریخ سوم

ازنتیجہ فکر جناب اخی مولوی احمد کبیر صاحب پھلواری مدظلہ

کہ بد عمہ زاد من خستہ حیرت
دلش شد ز ہندستان چون منغض
چو بنشست ابعاد حصول زیارت

حکیم کہن حافظ و مولوی ہم
سوی مکہ فرمود با شوق ہجرت
ہمین مصرع تربفرمود ہاتف

ہمین است حال برادر معظم
برافلاک اسلام مہر شریعت
نہ برخواست از کعبہ جز وقت رفتن
کہ آمد ارادت حسین بجنت

اب اس دفتر کو دعا پر ختم کرتا ہون — اللہم اغفرلہ وارحمہ والحقہ عن المہاجرین الذین ہاجروا وجاہدوا مع نبیک صلی اللہ علیہ وسلم۔

نقشہ آپ کی اولاد واحفاد کا یہ ہے

جناب حکیم مولوی ارادت حسین غفر اللہ لہ

محل اولی
مسماۃ سلیمہ بنت شیخ ریاض الحق مرحوم

محل ثانیہ
مسماۃ نصیرن بنت حکیم احمد علی مرحوم

مسماۃ حلیمہ مرحومہ لاولد

مولوی اسمعیل مرحوم لاولد

مسماۃ صابرہ سلمہا زوجہ سید وحید الدین مختار

مولوی محمد یعقوب سلمہ

محمد داؤد در طفلی مرد

مولوی محمد اسحاق سلمہ

مسماۃ شاکرہ مدعمرہا

مسماۃ باجرہ مرحومہ زوجہ مولوی محمد صادق سلمہ

محمد سعید سلمہ زوج مسماۃ شہیرہ بانو

محمد رشید

مسماۃ صالحہ سلمہا

مسماۃ میمونہ مدعمرہا

احمد سلمہ

مسماۃ صفیہ مدعمرہا

سید علی مدعمرہ

مولوی عبد الرزاق مدعمرہ

عبد الخلاق مدعمرہ

مسماۃ حمیراء سلمہا

مسماۃ مریم

عبد الستار مدعمرہ

مسماۃ کلثوم

عبد الوہاب مدعمرہ

عبد الغفار مدعمرہ

مسماۃ شہربانو زوجہ محمد سعید

مسماۃ صابرہ

مسماۃ زمرن مرحومہ

بنت رفیع الدین حسین خان ساکن محلہ مغلپورہ زوجہ مولوی فتح علی مرحوم صادقپوری آپ کے چھہ بیٹے ہوے - بیٹی کوئی نہین - مولانا ولایت علی رحمتہ اللہ علیہ و مولانا عنایت علی رحم - یہ دونون جوان صاحب اولاد ہوے - و مولوی طالب علی مرحوم آپ کی شادی نہین ہوئی - یہ اٹھارہ اُنیس برس کی عمر مین داخل خلد برین ہوے - ابراہیم حسین - مہدی حسین - یہ دونون طفولیت مین رحلت کر گئے - و مولانا فرحت حسین قدس سرہ والد ماجد مؤلف اوراق ہذا نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا مفصل فصل اول مین گذر چکا - یہان مختصر لکھا جاتا ہو -

مسماۃ زمرن مرحومہ
زوجہ مولوی فتح علی
مرحوم

نمبر ۱ مولانا ولایت علی رحمتہ اللہ علیہ
نمبر ۲ مولانا عنایت علی
نمبر ۳ مولوی طالب علی مرحوم
نمبر ۴ ابراہیم حسین
نمبر ۵ مہدی حسین
نمبر ۶ مولانا فرحت حسین رحمتہ اللہ علیہ

حافظ عبد المجید

مولوی عبد اللہ صاحب مدظلہ
امان اللہ
مولوی ہدایت اللہ مرحوم
ڈاکٹر آیت اللہ سلمہ
مولوی عبد الرحمن مرحوم لاولد
مولوی عبد الکریم سلمہ
مولوی محمد حسن مرحوم
محمود حسن سلمہ
مسماۃ شاکرہ مرحومہ
مسماۃ ذاکرہ مدعمرہا

مولوی عبد الرزاق
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مسماۃ سلیمہ مرحومہ

بنت شیخ ریاض الحق مرحوم ساکن موضع سالارپور زوجہ جناب حکیم مولوی ارادت حسین مرحوم بن مولوی اولیا علی مغفور ساکن محلہ صادق پور محلات شہر پٹنہ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ مسماۃ حلیمہ مرحومہ زوجہ ثانیہ حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ و مولوی اسمعیل جو بعمر ہفتدہ سال لاولد رخصت ہوئے مسماۃ صابرہ سلمہا زوجہ سید محمد وحید الدین سلمہ بن سید صمصام الدین مرحوم ساکن قدیم قصبہ منیر حال مقامی محلہ سبزی باغ پٹنہ و مولوی محمد یعقوب سلمہ و محمد داؤد مرحوم جنہوں نے بعمر ہفت سال رحلت کی۔

مسماۃ سلیمہ مرحومہ زوجہ حکیم مولوی ارادت حسین مرحوم

مسماۃ حلیمہ مرحومہ زوجہ حکیم مولوی عبدالحمید مدظلہ لاولد	مولوی اسمعیل مرحوم لاولد	مسماۃ صابرہ زوجہ سید وحید الدین سلمہا	مولوی محمد یعقوب سلمہ	محمد داؤد مرحوم

مسماۃ باصرہ مدظلہا

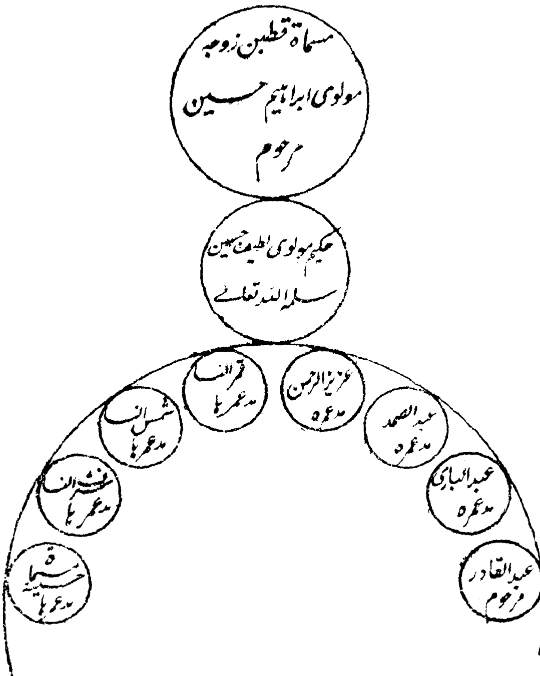
بنت شیخ ریاض الحق مرحوم ساکن موضع سالارپور ضلع پٹنہ زوجہ منشی غلام نبی مرحوم۔ ساکن پھلواری ضلع پٹنہ۔ آپ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اسوقت تک قریب ستر برس کے آپ کی عمر پہونچی ہی۔ اور بفضلہ تعالے نہایت ہوش و عقل کے ساتھ زندہ ہیں۔ ماہ جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۹ ہجری۔

مسماۃ امین مرحومہ

بنت شیخ ریاض الحق مرحوم ساکن موضع سالارپور ضلع پٹنہ زوجہ مولوی ابراہیم حسین مرحوم ساکن دیوان محلہ محلات شہر پٹنہ۔ بن حسین بخش مرحوم بن رجب علی مرحوم بن قطب الدین مرحوم

بن سعد الدین مرحوم بن نور الدین مرحوم - بن عبد السلام مرحوم الی جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی
عنہ یہ خاندان جب ولایت سے آیا - تو منیر مین مقیم ہوا - غالباً حضرت امام محمد تاج فقیہہ رح
کے ہمراہ یہ لوگ آئے ہونگے - کہ جسکا ذکر فصل اول مین گذر چکا ہی - کہ جنھون نے منیر کو ہندو راجہ
سے فتح کیا - اور اُنکی اولاد اور اُنکے ہمراہی لوگ منیر اور اُسکے حوالی مین وارد ہوے - اور یہ
ایک بہت بڑا خاندان صوبہ بہار مین ہوا ہی - کہ کوئی بستی وقصبہ اس سے خالی نہین - پھر یہ
لوگ منیر سے موضع سکندرپور مین آکر آباد ہوے - جو قریب دانا پور واقع ہی - اُسکے بعد شیخ
حسین بخش مرحوم بضرورت پیشہ وکالت شہر پٹنہ مین آکر بسے - اُسوقت سے یہ لوگ دیوان
محلہ محلات شہر پٹنہ مین سکونت پذیر رہے - مسماۃ قطبن مرحومہ کے صرف ایک اولاد ہوئی
حکیم مولوی محمد لطیف حسین سلمہ اللہ تعالے انکی پیدائش ماہ جمادی الثانی روز جمعہ ۱۲۶۵ھ
بارہ سو پچھتر ہجری مین ہوئی - اس عزیز نے درسی کتابین اوائل کی متفرق جگہ پڑھین - بعدہ
شرح مُلا جامی آپ نے مولوی محمد کمال صاحب علی پوری ثم العظیم آبادی سے شروع کی -
اور آپ ہی سے فراغ بھی حاصل کیا - اور آپ ہی سے سند حدیث بھی حاصل کی - مولوی کمال
صاحب ممدوح کو معقولات مین تلمذ جناب مولوی واجد علیصاحب مرحوم بنارسی فرنگی محلی سے
ہے - اور علم حدیث مین مولوی عالم علیصاحب محدث مرادآبادی سے ہی - اور اُنکو جناب
مولانا شاہ محمد اسحاق رح محدث دہلوی ثم مہاجر مکی سے اور علم طب ہمارے عزیز مولوی
لطیف حسین سلمہ نے کچھ جناب مولوی حکیم علیم الدین مرحوم نگر نہسوی سے حاصل کیا - اور کچھ جناب
حاذق الاطبا حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ صادق پوری سے اور ہمارے عزیز نے طب
ایلوپتی کہ جسکو ڈاکٹری کہتے ہین - اور نیز ہومیاپتھک بھی حاصل کی ہی - اور اب یہ تینون قسم کی
طب مین مہارت تام رکھتے ہین لیکن بیشتر علاج ڈاکتری مین کیا کرتے ہین - کیونکہ اسکی اس
زمانے مین قدر زیادہ ہی - اور آپ کے مطب مین مرجوعہ بھی بفضلہ تعالے بہت ہی - دوسرے
دوسرے ضلعون مین بھی آپ واسطے علاج کے بلائے جاتے ہین - اور باوجود کثرت مشغولی ین
پھر آپ درس تدریس کا بھی شغل رکھتے ہین - حدیث وتفسیر کا بھی درس آپ کے یہان ہوتا ہی -
آپ نہایت متقی منکسر المزاج خوش اخلاق ہین - آپ کے اوصاف حمیدہ وخصائل ستودہ

بہت کچھ ہیں - جو احاطہ تحریر سے باہر ہیں مختصراً لکھا - آپ کی اول شادی مسماۃ میمونہ مرحومہ صبیہ مولوی عبداللطیف مرحوم چھپروی سے ہوئی لیکن وہ بہت قلیل مدت بعد شادی زندہ رہکر داخل خلد بریں ہوئیں - بعد اُسکے دوسری شادی آپ کی مسماۃ کنیز حسین سلمہا بنت قاضی فرح حسین مرحوم ساکن مہدانوان ضلع پٹنہ سے ہوئی - اس محل سے آپ کے آٹھ اولادیں اسوقت تک ہوچکی ہیں - چار بیٹے اور چار بیٹیاں - عبدالقادر مرحوم جنہنے بعمر چہاردہ سالہ لبیک اجل کہا - عبدالباری سلمہ عبدالصمد سلمہ عزیز الرحمن سلمہ مسماۃ قمرالنسا سلمہا مسماۃ شمس النسا سلمہا ومسماۃ شرف النسا سلمہا ومسماۃ حسینہ مدعمرہا - نقشہ یہ ہے



فصل چہارم ۔ نسب نامہ امام الانام جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران ۔

نمبر ۱	مولانا ولایت علی و مولانا عنایت علی و مولانا فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہم فرزندان
نمبر ۲	مسماۃ زمرن بنت
نمبر ۳	مسماۃ شکرن بنت
نمبر ۴	حضرت شاہ محمد عزیز عرف شاہ درگاہی قدس سرہ ساکن محلہ نمو ہیہ
نمبر ۵	مولانا مخدوم شاہ ابو الخیر محمد انور قدس سرہ
نمبر ۶	مولانا مخدوم شاہ ابو تراب محمد منور قدس سرہ
نمبر ۷	مولانا مخدوم شاہ ابو البرکات محمد فائق قدس سرہ دیوروی ثم نمو ہیوی عظیم آبادی
نمبر ۸	مولانا شیخ ابو سعید دیوروی رحمۃ اللہ علیہ
نمبر ۹	حضرت شاہ عبد العلی رح
نمبر ۱۰	حضرت شیخ شاہ محمد رح
نمبر ۱۱	حضرت شیخ شاہ تمیم رح
نمبر ۱۲	حضرت شیخ شاہ عمر رح
نمبر ۱۳	حضرت میر ارزانی رح
نمبر ۱۴	حضرت میر معز الدین رح ۔ ہمین بزرگ در دیورہ تشریف آوردند
نمبر ۱۵	حضرت میر سراج الدین رح
نمبر ۱۶	حضرت میر محمود رح
نمبر ۱۷	حضرت میر محمد رح
نمبر ۱۸	سلطان ابو اسحاق جگجوت رح
نمبر ۱۹	حضرت سلطان بایزید ثانی رح
نمبر ۲۰	حضرت سلطان احمد رح
نمبر ۲۱	حضرت میر مسعود رح
نمبر ۲۲	حضرت میر بایزید رح

نمبر۲۳	حضرت محمد رح
نمبر۲۴	حضرت علی ابو اسحاق رح مدنی ثم المصری
نمبر۲۵	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نمبر۲۶	حضرت عباس صحابی وعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نمبر۲۷	عبدالمطلب جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نمبر۲۸	ہاشم
نمبر۲۹	عبد مناف

سوانح حضرت عباس رضی اللہ عنہ

اُسد الغابہ کی جلد دوم مین لکھا ہو کہ عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصی بن کلاب بن مرہ عم رسول اللہ صنو ابیہ کنیت آپ کی ابوالفضل اور مان آپ کی نتیلہ بنت حباب بن کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن زید بن مناۃ بن عامر ہین اُسی مین لکھا ہو۔ ھی اول عربیہ کست البیت الحریر والدیباج واصناف الکسوۃ۔ اور سبب اُسکا یہ ہوا کہ حضرت عباس گم ہو گئے اور وہ چھوٹے تھے پھر نذر مانی اُنکی مان نے کہ اگر مین پاؤن اُنکو تو غلاف پہناؤن خانہ کعبہ کو پھر پایا اُنکو پھر کیا جو منت مانی تھی اور اُسی کتاب مین لکھا ہو کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے تھے وقیل بثلث سنین اور تھے عباس جاہلیت مین رئیس قریش مین اور تھی خدمت بیت الحرام کی اور پانی پلانا حاجیون کا سپرد آپ کے اُسی کتاب مین لکھا ہو وشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعۃ العقبۃ لیشدّ لہ العقد اور پھر لکھا ہو۔ وکان ممن خرج مع المشرکین یوم بدر مکرھا۔ اور فدیہ دیا دن بدر کے اپنا اور اپنے بھتیجے عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا اور اسلام لائے اسکے پیچھے وقیل اسلم قبل الھجرۃ الخ اور سیرۃ ابن ہشام جلد ثانی مطبوعہ مصر صفحہ ۲۶ مین لکھا ہو۔ عن عکرمۃ مولے ابن عباس رضہ قال ابو رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا مین غلام واسطے عباس رضہ ابن عبدالمطلب کے اور تحقیق کہ اسلام داخل ہو گیا تھا ہم سب گھر والون مین پھر اسلام لائے عباس رضہ اور اسلام لائین اہلیہ آپ کی ام الفضل اور اسلام

لاۓ ہین اور تھے عباس رضؓ ڈرتے اپنی قوم سے اور ناپسند رکھتے خلاف کو اُنکے اور تھے چھپاتے اسلام کو اپنے اور تھے بہت مال والے اور تھا مال اُنکا متفرق قوم مین اُنکی پھر جب ہوا دن بدر کا پیچھے رہگیا ابولہب بدر سے اور بھیجا اپنی جگہ مین عاصی بن ہشام بن مغیرہ کو اور ایسا ہی کیا سب مکہ والون نے کہ جو پیچھے رہگیا تھا بدر سے اُسنے بھیجا تھا اپنی طرف سے کسی شخص کو اجرت دے کر پھر جب آئی خبر فتح کی مسلمانون کی بدر سے اور یہ کہ اللہ تعالےٰ نے قریش مکہ کو شکست دی اور رسوا کیا پائی ہملوگون نے اپنے جیون مین قوت اور عزت اور تھا مین ایک مرد کمزور اور تھا مین بنایا کرتا پیالے لکڑیون کا اور کھودتا اُسکو حجرے مین زمزم کے سو قسم ہے اللہ کی مین اُسی حجرے مین بیٹھا ہوا کھودرہا تھا پیالون کو اور نزدیک میرے ام الفضل بیٹھی ہوئی تھین اور ہم لوگ خوش تھے اُن خبرون سے جو ہمکو بدر سے پہونچ رہی تھین مسلمانون کی فتح کی اور قریش مکہ کی شکست کی اُسی حالت مین ابولہب اپنے پانٔون کو بدی سے کھینچتا ہوا آیا اور بیٹھا پیچھے اُس کوٹھری کے میرے پیچھے کی جانب پھر اُسی حالت مین کہ وہ بیٹھا ہوا تھا ابوسفیان بن حرث بن عبد المطلب بدر سے بھاگے ہوے آئے پھر کہا واسطے اُنکے ابولہب نے ھلم الیّ فعندك لعمری الخبر پھر بیٹھ گئے ابوسفیان اُسکے پاس اور وہان لوگون کا ہجوم ہوگیا پھر کہا ابولہب نے اے بھائی کے بیٹے خبر دو مجھکو کیسا ہوا حال لوگون کا کہا ابوسفیان نے قسم ہے اللہ کی کہ جیون ہی ہم اُن لوگون سے ملے قتل کیا اُن لوگون نے ہم لوگون کو جسطرح چاہا اور قیدی بنایا جیسا چاہا اور قسم ہے اللہ کی ساتھ اسکے ملے ہم ایسے لوگون سے کہ وہ گورے تھے ابلق گھوڑون پر سوار درمیان آسمان اور زمین کے کہا ابورافع نے کہ کہا مین نے واللہ یہ تو فرشتے تھے پھر اُٹھا ابولہب پھر مارا ایک لکڑی میرے منھ مین نہایت زور سے پھر لپٹ گیا مین اُسکے بدن مین پھر اُٹھا لیا اُسنے مجھکو پھر دے مارا مجھکو زمین پر پھر بیٹھ گیا میرے سینے پر کہ مارتا تھا مجھکو اور تھا مین ایک مرد کمزور پھر کھڑی ہوئین ام الفضل ایک لکڑی لیکر اور ماراُس سے ابولہب کے سر مین کہ جس سے اُسکا سر پھٹ گیا اور خون جاری ہوا اور بولین کیا کمزور جانا ہے تو نے اُسکو اس سبب سے کہ اُسکا مالک غائب ہے پھر کھڑا ہو گیا ابولہب مجھکو چھوڑ کر سوا اور ذلیل ہوکر سو قسم ہے اللہ کی نہین جیا بعد اسکے مگر سات راتین اور مرگیا اور جامع ترمذی کے ابواب التفسیر سورۂ انفال مین عکرمہ نے ابن عباس سے

روایت کی ہی کہ جب فارغ ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے قیل لہ علیك العیر لیس دونها شئ قال فنا داہ العباس وھو فی وثاقه لا یصلح وقال لان الله وعدك احدی الطائفتین وقد اعطاك ما وعدك قال صدقت ھذا حدیث حسن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے مین اختلاف شدید ہی درمیان علما کے کہ آپ کب اسلام لائے بعضون کی راے ہی کہ آپ فتح مکہ مین ایمان لائے لیکن یہ بات غلط ہی جیسا کہ اوپر کی روایتون سے ثابت ہوتا ہی کہ آپ جنگ بدر سے پہلے پوشیدہ طور پر ایمان لا چکے تھے اور آئندہ جو روایات مین نقل کرونگا اُن سے ثابت ہو جائیگا کہ آپ بہت قدیم الایمان ہین بیعت عقبہ کے وقت بھی آپ مسلمان تھے ولی الدین ابی عبداللہ مصنف مشکوۃ نے اکمال فی اسماء الرجال کے صفحہ ۸۶ مین لکھا ہی۔ وکان اسلم قدیما وکتم اسلامه وخرج مع المشرکین یوم بدر مکرھا فاسرہ ابوالیسر کعب ابن عمرو ففا دی نفسه ورجع الی مکة ثم اقبل المدینة مهاجرا۔ اور تواریخ حبیب اللہ کی فصل تیسری صفحہ ۳۱ مین لکھا ہی اور نیز قرۃ العیون جلد اول حصہ اول صفحہ ۴۵ مین ہی کہ فرمایا حضرت عباس نے کہ یارسول اللہ مجھکو آپ کے دین مین داخل ہونیکا باعث وہ معجزہ ہوا ہی کہ پالنے مین لیٹے ہوے چاند سے باتین کرتے تھے اور آپ جدھر اُنگلی سے اشارہ کرتے تھے وہ جھک جاتا تھا فرمایا آپ نے تحقیق مین باتین کرتا تھا اُس سے اور وہ مجھ سے بہلانے کو الخ نکالا اس حدیث کو زرقانی نے اور اس قسم کی حدیثین جو آپ کے نہایت سابق الایمان ہونے پر دلالت کرتی ہین بہت ہین تھوڑا سا بطور نمونہ کے یہان بیان ہوا اور آپ کے مناقب ومحامد بہت ہین کہ جنکا احاطہ اس قرطاس تنگ اساس مین متعسر بل محال لیکن تھوڑا تبرکاً یہان لکھتا ہون بیعت عقبہ کے دن انصار لوگ جو مدینہ منورہ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو لینے کو آئے تھے اُسوقت حضرت عباس نے اُن لوگون سے حلفی اقرار لیا کہ اگر تم لوگ وہان لیجانا چاہتے ہو تو اسکا اقرار کرو کہ ہم لوگ جان ومال سے آپ کا ساتھ دینگے اور ہرگز چھوڑینگے نہین تب ہم آپ کو جانے دینگے اس سے بھی قدامت اسلام آپ کی ثابت ہوتی ہی اور جنگ بدر کے بعد جب ابوسفیان وغیرہ کفار مکہ نے مدینہ پر چڑھائی کی جس واقعہ کا نام جنگ احد ہی اُسمین حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک رکب سوار کو کچھ اُجرت دیکر فی الفور رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وسلم کی خدمت مبارک مین ایک خط دیکر خفیہ دوڑا دیا اُس خط مین لشکر کی تعداد اور سامان
حرب وغیرہ کی تعداد اور جو جو اُن لوگون نے عزم اور ارادہ کیا تھا ہر ایک کو مفصل طور پر آپنے
لکھا تھا وہ خط جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اُسوقت پہونچا کہ آپ مسجد قبا
مین تشریف رکھتے تھے اُس خط کے پہونچتے ہی آپ ہوشیار ہوگئے اور آپ نے اپنی تیاری کرلی
قبل اسکے کہ کفار کا لشکر وہان پہونچے اور ایسا ہی آپ نے جنگ احزاب کے وقت بھی کیا
کہ تمام تیاریون سے کفار مکہ کی آپ نے حضرت کو خبر دی اور اسی طرح پر آپ ہمیشہ ہر ہر امر کی
اطلاع جو مکہ مین ہوتا حضور مین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے خفیہ طور پر دیا کرتے اور اگر
کوئی شخص مکہ معظمہ مین اسلام قبول کرتا اور مدینہ منورہ جانا چاہتا تو اُسکی بھی اطلاع حضور مین
کردیتے اور وہان سے کوئی آدمی آکر مکہ کے شہر سے باہر پہاڑون مین چھپ کر ٹھہرتا اور حضرت
عباس کو خبر کرتا تو آپ چپکے اُس نومسلم کو جو بیڑیون مین جکڑا ہوا قید مین ہوتا اپنے دوش مبارک پر
اُٹھا کر اُس شخص کے پاس پہونچا دیتے الغرض آپ مکہ مین رہکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
سے کام کرتے حدیث صحیح مین مروی ہے کہ آپنے چند بار جناب پیغمبر موجودات ؐ سے اجازت چاہی
کہ ہجرت کرکے آپ کی خدمت مبارک مین مدینہ منورہ پہونچین مگر آپ نے اجازت نہ دی اور
فرمایا کہ تمھارے وہین رہنے مین ہجرت کا ثواب ہو آخر مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فتح مکہ کے واسطے تیاری کی اور روانہ ہوے اُسوقت حضرت عباس ؓ مکہ سے روانہ ہوکر
اثناے راہ مین ملاقی ہوے پھر آپ کی اجازت سے آپ کے خچر پر سوار ہوکر مکہ کو لوٹے
اثناے راہ مین ابوسفیان بن حرب سے جو شہر مکہ سے باہر واسطے دریافت کیفیت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہوے تھے حضرت عباس نے سب کیفیت اور کمیت وجمعیت مسلمین بیان
کی اور اُنکو ڈرایا اور رغبت طرف اسلام کے دلائی اور اپنے خچر پر ردیف کرکے لوٹے شب کا
وقت تھا اور سرما کا موسم اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دے رکھا تھا کہ
لوگ جا بجا لکڑیان جمع کرکے روشن کرین چنانچہ صدہا جگہ لکڑیان جلائی گئین اور روشنی کی گئی اور
لوگ اُس الاؤ کے گرد بیٹھے ہوے تھے حضرت عباس ؓ نے ابوسفیان کو لشکر مین خوب گھمایا
تا اُسکے دل مین رعب آوے اور ایسے ہی دکھلاتے ہوے حضور مین سرور کائنات کے لیچلے

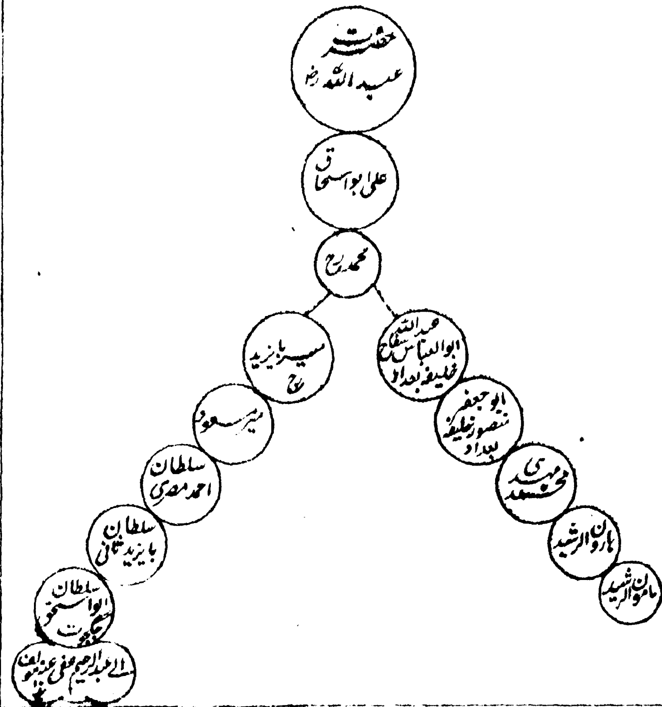
اتنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا کہ ابوسفیان کو حضرت عباس رض لیے جاتے ہین -
حضرت عمر رض تلوار لیے ہوے دوڑے کہ ابوسفیان کو قتل کرین کیونکہ جناب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم نے حکم دے رکھا تھا چند آدمیون کے قتل کا کہ جہان یہ لوگ پائے جائین قتل کیے
جاوین اُنمین ابوسفیان کا بھی نام تھا لیکن حضرت عباس رض نے اپنے خچر کو تیز ہانکا اور رسول اللہ
صلعم تک پہونچ گئے اور ابوسفیان کو قدمون پر سرور عالم صلعم کے ڈال دیا اور کہا کہ جلد
کلمہ پڑھو ورنہ قتل کیا جائیگا ابوسفیان نے کلمہ شہادت پڑھا پھر حضرت عمر رض بھی پہونچ گئے
اور وہ اپنے ارادے مین ناکامیاب رہے پھر حضرت عباس رض نے سفارش کی کہ ابوسفیان
سردار قوم ہین انکی عزت افزائی کیجیے کہ جو کوئی انکے گھر مین آکر پناہ لے وہ قتل نہ کیا جاوے
چنانچہ حضرت سرور دارین صلعم نے اسکو بھی منظور فرمایا تب حضرت عباس رض اسی خچر پر ردیف
ہوکر ابوسفیان کو لیے ہوے مکہ معظمہ پہنچا تب لوٹے پھر بعد فتح مکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
طائف پر لشکر کشی کی آپ بھی ساتھ ہوے اور یہ اول آپ کا غزوہ تھا جو آپ اسلام کیطرف
سے ہمرکاب رسول صلعم جہاد کو چلے چنانچہ بمقام حنین جب قوم ہوازن کے تیرون سے مسلمانون
کے قدم اُٹھ گئے اُسوقت حضرت عباس رض جناب سرور کائنات کی خچر کی باگ پکڑے ہوے
ساتھ موجود تھے چونکہ آپ نہایت جہیر الصوت تھے لہذا رسول صلعم نے حکم دیا کہ لوگون کو
پکارو آپ نے اُس وسیع میدان مین اس زور سے پکارا کہ تمام میدان گونج گیا اور ہر ایک نے
آپ کی آواز کو سنا اور چارون طرف سے لوگ رسول صلعم کو دیکھتے ہی ایسے دوڑے اور جھپٹے
جیسے شیرنی اپنے شیرخوارہ بچہ کیطرف دوڑتی ہو اور ایک آن مین تمام لشکر اسلام جمع ہوگیا
اور کفار کو شکست فاش ہوئی اس جنگ مین حضرت عباس رض نے نہایت ثبات قدمی دکھائی
اور جوہر شہامت کو بروے کار لائے جب طائف سے پھر کر لشکر اسلام داخل مکہ معظمہ ہوا
چونکہ حضرت عباس رض کو خدمت سقایۃ الحاج و عمارۃ مسجد الحرام نہایت پسندیدہ تھی اور آپ
ہمیشہ سے اس خدمت کو کرتے چلے آئے تھے آپ کے خیال مین یہ بات گذری کہ اب تو
مکہ دار الاسلام ہوگیا یہان سے ہجرت کی ضرورت نہین لہذا یہین رہکر اُس خدمت قدیمہ
سقایۃ الحاج کو کرتے رہین لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُس سے خلاف کیا اور فرمایا

کہ صحبت با برکت مین سید ولد آدم صلعم کے حاضر رہنا اس خدمت سے زیادہ تر موجب اجر و ثواب ہے
چنانچہ اُسوقت یہ آیۂ کریمہ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام الخ۔ رسول خدا صلعم پر
نازل ہوئی حضرت عباس نے فسخ عزمیت اقامت مکہ معظمہ کیا اور آخر وقت تک مدینہ منورہ
ہی مین رہے اور وہین انتقال فرمایا رسول اللہ صلعم نے ایک بار آپ کے واسطے دعا فرمائی
اللھم اغفر للعباس مغفرۃ ظاھرۃ وباطنۃ لاتغادر ذنبا کتاب حیوۃ الحیوان مین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے بسند صحیح روایت ہے کہ نکلے حضرت عمر رض شام کی طرف تو فرمایا حضرت
علی رض نے انت تخرج بنفسك الی ھذا العدو الکلب فقال عمر رض اُبادر بالجھاد قبل موت
العباس رض انکم اذا فقد تم العباس رض انتقض بکم الشر کما ینتقض الحبل فمات العباس رض
لست سنین من خلافۃ عثمان رض وانتقض بالناس الشر کما قال عمر رض ایک بار ملک
عرب مین حضرت عمر رض کے زمانہ خلافت مین امساک باران ہوا اور قحط پڑا لوگون نے آپ سے
استسقا کی درخواست کی حضرت عمر رض تمام صحابہ کو لیکر میدان مین گئے اور حضرت عباس رض
کو اپنے بازو مین کھڑا کرکے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی کہ یا رب جبکہ رسول صلعم زندہ تھے اُنکے وسیلے
سے ہم لوگ پانی طلب کرتے تھے اور ہم لوگ دیے جاتے تھے اب اُنکا انتقال ہوگیا اب اُنکے
چچا عباس رض کو شفیع بنا کر تیرے حضور مین اُنکے وسیلے سے پانی مانگتا ہون چنانچہ اُسی وقت ابر
نمودار ہوا اور خوب پانی برسا اٹھاسی برس کی عمر مین ۳۲ سنہ ہجری مین آپ نے اس دنیائے دون کو
چھوڑا آپ نہایت قدآور اور جسیم تھے ہزارون آدمی کے مجمع مین آپ کا سر اونچا رہتا اور
نہایت بلند آواز آپ تھے اور از بسکہ رحیم و کریم صاحب خلق عظیم ذیمروت برادر پرور غریب نواز
سیدھے سادے بفحوائے حدیث شریف المومن غرکریم۔ آپ کے مناقب بہت ہین مختصراً یہان
بیان کیئے شمس التواریخ کی صفحہ ۴۳ مین لکھا ہے کہ حضرت عباس رض واقعہ اصحاب فیل سے تین سال
قبل پیدا ہوے اور چھیاسی برس کی عمر مین بعہد خلافت حضرت عثمان رض مدینہ منورہ مین انتقال
فرمایا تیرہ اولادین آپ کے ہوئین دس بیٹے اور تین بیٹیان فضل[۱] عبداللہ[۲] کثیر[۳] امینہ[۴]
صفیہ[۵] ام حبیبہ[۶] صبیح[۷] مشہر[۸] عبید[۹] اللہ تمام[۱۰] حرث[۱۱] قثم[۱۲] عبد[۱۳] الرحمن ۔

سوانح حضرت عبداللہ ابن عباس رضؓ

آپ کی پیدائش مکہ معظمہ مین ہوئی آپ وقت ہجرۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین چار برس کی عمر کے تھے آپ نے فتح مکہ مین اپنے والد کے ساتھ مکہ معظمہ کو چھوڑا اور مدینہ منورہ تشریف لائے اُسوقت سے برابر ملازم خدمت اقدس جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم رہے اور بعد اسکے خلیفہ اول و دوم کی صحبت سے بھی بہت کچھ استفادہ دینی حاصل کیا حضرت عمر رضؓ آپ کو بڑے بڑے علما و مشائخ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مجالس مین شریک کرتے اور مسائل دینی و امور تمدنی مین انسے مشورہ لیتے یہ باتین ان مشائخون کو ناگوار گذرین کہ ہم بوڑھون کی مجلس مین یہ لڑکا کیون شریک کیا جاتا ہے جب یہ خبر حضرت امیر المومنین عمر رضؓ کو پہونچی تب آپ نے امتحانًا ایک مجلس مین ان مشائخون سے پوچھا کہ پارہ عم کے اذا جاء کی سورہ مین جو آیت واستغفرہ انہ کان توابا نازل ہوئی ہے اسکا کیا مطلب ہے وہ لوگ اسکا جواب نہ دے سکے تب حضرت عمر رضؓ حضرت عبداللہ رضؓ کی طرف متوجہ ہوے آپ نے فی الفور جواب دیا کہ اس آیت سے رسول صلعم کے رحلت کی بو پائی جاتی ہے اس معنی کے سنتے ہی ان مشائخون کی تشفی ہوگئی اور سمجھ گئے کہ یہ لڑکا بیشک ہونہار اور اس مجلس کی ہمنشینی کے لائق ہے بخاری نے روایت کی ہے عن ابن عباس قال ضمنی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وقال اللھم علمہ الکتاب اور پھر بخاری نے روایت کی ہے عن ابن عباس ان النبی صلعم دخل الخلاء فوضعت لہ وضوءا قال من وضع ھذا فاخبر فقال اللھم فقھہ فی الدین اس دعا کی برکت سے آپ ایسے بڑے عالم فاضل محدث فقیہ ہو گئے کہ شاید اس امت محمدیہ مین کم کوئی ہوا ہوگا صدہا حدیثین آپ کو حفظ تھین بڑے بڑے علما اور محدثین نے آپ سے روایت حدیث کی لی اور بڑے بڑے اہم مسائل دینی مین آپ کے فتوی کو امت نے قبول کیا انھی مسائل مین بھی آپ مجتہد کامل تھے قرآن فہمی مین بھی آپ کو مہارت تام تھی چنانچہ تفسیر عباسی جو اسوقت لوگون کے ہاتھون مین ہے وہ آپ ہی کی تفسیر ہے وہ آپ کی غزارت علمی پر بخوبی شاہد ہے اہل فن آپ کے حالات

بخوبی واقف ہین لہذا اسجگہ مشتے نمونہ خروارے بیان کیا گیا اور خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیوقت مین تو آپ اُنکے ساتھ بطور وزیر و مشیر کے رہا کرتے تھے بہت معمر ہوکر کے سلطان عبد الملک کے زمانے مین ۶۸ھ بمقام طائف آپ نے انتقال فرمایا اور وہین آپ کی قبر ہے ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیکھا تو آپ کے سر پہ دست مبارک رکھکر فرمایا ہذا ابو الخلیفۃ چنانچہ آپ کی اولاد سے خلفاے عباسیہ پیدا ہوئے جنکے احوال کتابون مین مبسوط طور پر مذکور ہین من شاء فلینظر ہنا ہمارے اس خاندان کا سلسلہ نمبر ۲۳ مین جاکر ملا ہی حضرت محمد رحمۃ اللہ سے یعنے حضرت ممدوح کے دو صاحبزادے تھے ایک میر بایزید رح کہ جنکی اولاد مین ہم لوگ ہین اور دوسرے عبد اللہ ابو العباس سفاح جو اول خلیفہ عباسیہ ہین - اُسکا نقشہ یہ ہے -



میر محمود رح نمبر ۱۶

آپ مصر سے بخارا اور وہان سے دہلی تشریف لائے اور شاہ دہلی کے حکم سے بنارس مین تشریف
لائے اور وہان کے راجہ سے اور آپ سے جنگ عظیم واقع ہوئی آپ کے اٹھارہ صاحبزادے
اور ستر کس آپ کے اہل قرابت قریبہ و برادران سے ہمراہ تھے علاوہ اُسکے اور لشکر بھی تھا۔
جسکی تعداد معلوم نہین مگر باسٹھ ۶۲ سوار آپ کے اعزہ قریبہ مین سے تھے اُس جنگ مین
آپ خود معہ پندرہ فرزندون کے اور بہت سے قرابت والون کے شہید ہوے
آپ کا مزار وہین بنا دیا گیا اور شہر بنارس فتح ہوگیا آپ کے تین صاحبزادے۔ میر
سراج الدین و میر احمد و میر سیف اللہ صرف اُس جنگ مین باقی رہ گئے یہ میرے
صاحبزادے بحکم شاہی روانہ صوبہ بہار ہوے اور وہان سے برابر جنگ کرتے ہوے
موضع جھیتوی پرگنہ ارول ضلع گیا مین پہونچے اور وہان سے موضع اُساس وغیرہ کو فتح
کیا جسکا ذکر آگے آوے گا میر سیف اللہ موضع گندنا مین جو اُسی پرگنہ ارول مین واقع
ہے مقیم ہوے اور میر احمد موضع جھیتوی مذکور مین اور میر معزالدین پسر میر سراج الدین نے
موضع اُساس دیورہ کو اپنے واسطے پسند فرمایا میر سراج الدین اور بہت سے انکی
برادری والے جنگ اُساس دیورہ مین شہید ہوے ۔

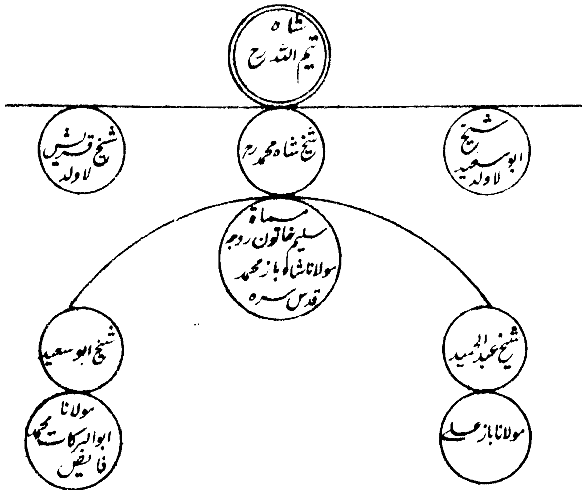
سوانح حضرت میر معز الدین رح نمبر ۱۴۱

آپ ہی اول دیورہ مین تشریف لائے اور دیورہ مین اُسوقت ایدوپر کاش راجہ رہتا تھا وہان ایک بڑا قلعہ تھا اُسمین دیورنام کا ایک بت تھا اور چارون طرف اسکے کوسون تک گھنا جنگل تھا اُسوقت بہار مین حضرت ملک بیا صاحب شاہان دہلی کی طرف سے صوبہ دار تھے میر معز الدین رح جنکا وطن اصلی بخارا تھا معہ اپنے قبائل وعشائر دو اڑھائی سو آدمیون کے صرف بنظر جہاد ہندوستان کو تشریف لائے چونکہ اُسوقت مشرقی ہندوستان مین جابجا بہت سے رجواڑے ہندو خودسر قوی موجود تھے اور اسلامی عملداری صرف بڑے بڑے شہرون مین محدود تھی لہذا حضرت میر معز الدین رح بہ ایماے شاہ دہلی کہ شاید اُسوقت شاہان تعلق کا زمانہ ہوگا ضلع گیا مین تشریف لائے اور وہان سے سیر کرتے ہوے موضع اُساس مین وارد ہوے اُسوقت راجہ مذکور آپ سے برسر مقابلہ ہوا اور جنگ عظیم بین الفریقین واقع ہوئی وہ راجہ زخمی ہوکر وہان سے بھاگا اور موضع کھٹانگی کے قلعہ مین جو دیورہ سے تین چار کوس کی فاصلے پر تھا پناہ گزین ہوا آپ فی الفور دیورہ کے قلعہ مین داخل ہوے اور تمام بتون کو شکستہ کیا اور قلعہ کو صاف کیا اور اپنے ہمراہیون مین سے حضرت میر بدر کو سردار مقرر کرکے قلعہ مین چھوڑا اور عیال و اطفال کو اُنکے سپرد کیا اور آپ تعاقب مین اُس راجہ کے معہ جریدہ سوارون کے موضع قلعہ کھٹانگی کو روانہ ہوے وہان جاکر دیکھا کہ وہ قلعہ نہایت بلند اور نہایت مستحکم اور انبوہ جنگل کے اندر واقع ہے آپ وہان ٹھہرے رہے اور حاکم صوبہ بہار حضرت ملک بیا کو ایک عرضی لکھی اور مدد طلب کی چونکہ ملک صاحب دوسری طرف ایک مہم مین مصروف تھے مدد بھیجنے مین توقف کیا جبتک آپ نے چند حملے اُس قلعہ پر کیے لیکن ناکامیاب رہے آخر کچھ جنگل کو کاٹکر قلعہ کے چارون طرف صاف کیا اس عرصے مین بہار سے مدد بھی پہونچی اُسکے ساتھ ہوکر آپ نے اُس قلعہ کو بھی فتح کیا اور راجہ بھاگتا ہوا مارا گیا اور غنیمت بہت آپ کے ہاتھ آئی پھر تو آپ نے اُس اطراف مین خوب شمشیر زنی کی اور تمام علاقہ راجہ کا انچھر وداؤد نگر و سہسرام وغیرہ آپ کے تحت و تصرف مین آیا آپ نے اُن سب جگہون کو مفوض بحاکم صوبہ بہار کیا اور آپ کو

اساس اور دیورہ وغیرہ چند مواضع قریب پانچ چھ ہزار بیگھہ کے شاہ دہلی کی طرف سے بلاخراج واسطے سکونت کے عطا ہوا اکثر جسکا حصہ بسبب امتداد زمانہ کے ہاتھ سے نکلگیا اب اسوقت جو قدر سے قلیل تصرف مین ہے وہ وہی عطیہ ہے - اللھم بارک لی فیہ

سوانح حضرت مخدوم شیخ شاہ محمد رح نمبر ۱

آپ میر معزالدین رح فاتح دیورہ سے پانچوین پشت مین ہین آپ بڑے عالم باعمل تھے آپ کے ایک بیٹا شاہ عبدالعلی پیدا ہوے جنکے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی شیخ عبدالحمید و شیخ ابوسعید و مسماۃ سلیم خاتون زوجہ حضرت مولانا محمد شہباز قدس سرہ حضرت شیخ ابوسعید کے صاحبزادہ مولانا شاہ ابوالبرکات محمد فائض قدس سرہ ہوے جسکا نقشہ ذیل مین درج ہے -



مولانا شاہ ابوالبرکات محمد فائض قدس سرہ

آپ کا مولد موضع دیورہ پرگنہ ارول ضلع گیا ہے آپ جب سن رشد کو پہونچے پھلواری مین بخدمت

حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہ کے جو آپ کے پھوپھا تھے پہونچے، اور آپ سے تحصیل علوم ظاہری و باطنی بوجہ اتم کی اور سالہاے دراز وہان اقامت فرمائی حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہ نے اپنی دختر رابعہ خاتون سے جو محل ثانیہ مولانا ممدوح سے تھین عقد نکاح کر دیا آپ نے اُسکے بعد سیر و سیاحت شروع کی اور جابجا بزرگان طریقت و علماے شریعت کی خدمت سے مستفید ہوتے ہوے دار الخلافہ دہلی کو پہونچے - کہ اُسوقت حضرت شاہجہان جلوس فرماے اورنگ سلطنت تھے آپ وہان سے لاہور گئے اور وہان سے ملتان وغیرہ کی سیر کی - جب مراجعت کرکے آپ پھر دہلی پہونچے اُسوقت حضرت سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غفر اللہ لہٗ فرمانرواے سلطنت تھے اتفاقاً ایک مسجد مین دانشمند خان سے آپ کی ملاقات ہوگئی آپ کے چہرۂ منورہ کو اُسنے دیکھکر پہچانا - اور آپ کے ساتھ بہت تواضع سے پیش آیا وہان سے آپ مراجعت فرماکر بھاگلپور پہونچے اور وہان سے حسب ایماے جناب مولانا شاہباز محمد قدس سرہ پٹنہ تشریف لائے اور اس محلہ نمونہیہ مین آپ اقامت گزین ہوے جو اُسوقت ایک جنگل کی صورت مین تھا اُسکے بیچ مین ایک بلندی بطور گڑھ کے تھی اُسی مین آپ نے ایک حجرہ بناکر قیام فرمایا - اور ایک مسجد بنائی جو اسوقت جمعہ مسجد نمونہیہ کے نام سے مشہور ہے اور بفضلہ تعالی بڑی بھاری جماعت بروز جمعہ ہوتی ہے اور خوب آبادی - اور تعلیم و تعلم مین علوم ظاہری و باطنی کے آپ مصروف ہوے - چنانچہ حضرت شاہ ارزان صاحب بھی آپ کی فیض صحبت سے مستفید ہوے اسی وجہ سے یہ دستور ہے کہ شاہ ارزان صاحب کے تکیہ پر جو گدی نشین ہوتا ہے اُسکی دستار بندی اس خاندان سے کیجاتی ہے - یہ آخر بذریعہ صوبہ دار بہار سمع مبارک مین حضرت عالمگیر غفر اللہ لہٗ کے پہونچی وہان سے قریب چالیس بیگھہ اراضی واسطے سکونت و تعمیر مسجد و خانقاہ وغیرہ کے اور چھ سات مواضع بطور مدد معاش آپ کو مرحمت ہوے - مگر آپ نے اس چیزون کی طرف مطلقاً التفات نفرمائی - اور اُسی طرح پر قانع و متوکل رہے - بعدہ آپ کے فرزندون مین سے کسی نے اسکی تحریک کرکے حاصل کیا آپ کے دو صاحبزادے ہوے - ایک نے ایام جوانی مین حافظ ہوکر اس خاکدان کو چھوڑا - دوسرے حضرت جناب مولانا شیخ شاہ ابو تراب محمد منور قدس سرہ کہ جنھون نے اپنی تکمیل علوم ظاہری و باطنی اپنے پدر بزرگوار سے کی - اور بعد اُسکے سفر کرتے ہوے بلدۂ لاہور کو پہونچے - اور وہان

حضرت ملاشیخ غلام محمد رح سے تحصیل علم فرمائی ۔ اور وہان سے دور و سیر کرتے ہوے پھر پٹنہ کو تشریف لائے ۔ اور اپنے دولتکدہ کو رونق بخشی آپ کی اولاد کی تفصیل معلوم نہوئی کہ کل کتنے ہے ۔ مگر جنسے کہ آپ کی نسل کا سلسلہ جاری ہے وہ حضرت مولانا شاہ ابوالخیر محمد انور قدس سرہ اور انکے صاحبزادے مولانا شاہ محمد عزیز عرف حضرت شاہ درگاہی رح ہین ۔ مزار حضرت دیوان مولانا شاہ ابوالبرکات محمد فایض قدس سرہ اور انکی زوجہ مریم مکانی حضرت رابعہ خاتون و جناب شاہ ابوتراب قدس سرہ کے ایک جگہ پر صحن مسجد جمعہ نمو ہیہ مین واقع ہین اور مزار حضرت مولانا شاہ ابوالخیر و مولانا شاہ محمد عزیز قدس اسرارہما کی پشت جمعہ مسجد مذکور پر جو مقبرہ ہے اسمین واقع ہین ۔

حضرت شاہ محمد عزیز قدس سرہ

آپ کا لقب شاہ درگاہی تھا ۔ آپ اپنے وقت کے بڑے سالک تھے ۔ حمد یار آپ سے مرید تھے نواب ناظم صوبہ دار بہار اور بڑے بڑے ارکین سلطنت اہل دول آپ کی خدمت اقدس مین حاضر ہوتے اور فیضیاب ہوتے اور علمار و فضلا بھی آپ سے بہرہ ور ہوتے آپ کے دو صاحبزادے ہوے ۔ اور دو صاحبزادیان ۔ حضرت شاہ محمد معز و حضرت شاہ محمد کریم قدس سرہما و مسماۃ شکرن زوجہ رفیع الدین حسین خان و مسماۃ مصرن زوجہ شیخ رستم علی رحمۃ اللہ علیہم ساکنان محلہ مغل پورہ ۔ نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا درج ذیل ہے ۔

حضرت مولانا
۱ شاہ ابو البرکات محمد
فائض رح

۲ مولانا شاہ ابو تراب محمد منور رح

۳ مولانا شاہ ابو الخیر محمد انور

۴ مولانا شاہ محمد عزیز رح



حضرت شاہ محمد معز عرف شاہ منور رح

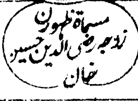
آپ کی شادی مسماۃ رسولن بنت مولوی ارادت اللہ صادقپوری سے ہوئی جسکا ذکر فصل اول میں آچکا ہے آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئین جملہ پانچ اولادین ہوئین حضرت شاہ ابو الحسن اور حضرت شاہ محمد حسین و مسماۃ ظہورن زوجہ رضی الدین حسین خان مغلپورہ و مسماۃ نجیبن زوجہ مولوی بشارت علی صادقپوری و مسماۃ لطیفن زوجہ مولوی الٰہی بخش صادقپوری قدس اسرارہم پس تینون عورتون کی اولاد کی تفصیل انکے ازواج کے ساتھ فصول اول مین مذکور

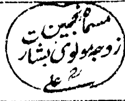
ہوچکی ہے وہان دیکھنا چاہیے ۔ نقشہ آپ کی اولاد کا یہ ہے

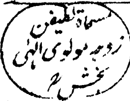












حضرت شاہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی شادی مسماۃ خیرن بنت حضرت شیخ طفیل اللہ رح ساکن موضع سرانڈہی پرگنہ پھلواری ضلع پٹنہ سے ہوئی آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہوئین ۔ مولوی قاضی شاہ محمد تقی و مولوی محمد زکی و مولوی محمد نقی و مولوی محمد رضی ان دونون آخر الذکر نے ایام جوانی مین بلا شادی شدہ رحلت فرمائی ۔ مسماۃ نعیمن زوجہ قاضی قمر علی مہدانوی رحمہم اللہ ۔ نقشہ آپ کی اولاد واحفاد کا یہ ہے ۔









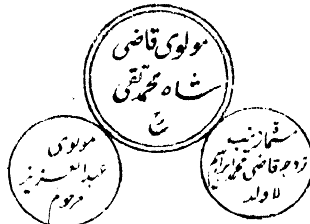




مولوی قاضی شاہ محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی شادی ساتھ مسماۃ وصیفن بنت مولوی امین الحق ساکن محلہ گورہٹہ منحلات شہر پٹنہ کے ہوئی آپ کے صرف ایک بیٹی مسماۃ زینب اور ایک بیٹا مولوی عبد العزیز پیدا ہوئے ۔ مسماۃ زینب کی شادی ساتھ قاضی محمد ابراہیم پسر مولوی اکرم الحق ساکن محلہ گورہٹہ کے ہوئی

اور وہ لاولد اس دنیا سے رخصت ہوئین ۔ نقشہ آپ کی اولاد کا حسب ذیل ہے ۔



مولوی عبد العزیز مرحوم بن شاہ محمد تقی رح

آپ کی پیدائش غالباً ۱۲۵۱ھ مین ہوئی آپ کا جب مکتب ہوا آپ کے پڑھانے کے واسطے میر محمد تقی صاحب ساکن آدم پور جو قریب نوبت پور ہے نوکر رکھے گئے آپ نے قریب آٹھ سات برس کی عمر تک فارسی کی تحصیل اُنسے کی ۔ اور بہت اچھی کی ۔ بعد اسکے آپ نے صرف نحو کی کتابین جناب مولوی اکبر علی صاحب رح پسر خورد جناب مولوی الٰہی بخش غفرلہ رب العرش صادق پوری سے پڑھین بعد انتقال مولوی اکبر علی مرحوم اپنے چچیرے بھائی حضرت مولوی شاہ عبد الخالق رح خلف الصدق حضرت جناب شاہ محمد حسین قدس سرہ سے پڑھا ۔ جب اُنکا بھی انتقال ہوا تب جناب مولانا یحییٰ علی علیہ الرحمۃ سے کچھ تھوڑے دن پڑھا ۔ چونکہ آپ کے والد آپ کے بچپن ہی مین انتقال کر گئے تھے اور آپ کی والدہ نے آپ کی پرورش و تربیت تعلیم کا کام انجام دیا اور اب اُنکا بھی انتقال ہوگیا ناچار آپ کو شغل تعلیم و تعلم ترک کرکے امور معاش کیطرف توجہ کرنی پڑی ۔ آپ کی اول شادی ساتھ مسماۃ وسیمن بنت قاضی قمر علی زوجہ مسماۃ [illegible] سہدانوی سے ہوئی اس محل سے دو فرزند آپ کے پیدا ہوے عبد الحفیظ و مولوی [illegible] اول الذکر نے تیرہ چودہ برس کے سن مین انتقال کیا بعد انتقال زوجہ اولی آپ نے اپنی شادی ساتھ مسماۃ امامی بیگم بنت خواجہ فتح علی مرحوم بن خواجہ کرم علی مرحوم ساکن محلہ لنگولیکے کی (یہ خواجگان اصل باشندے پانی پت کے تھے جو قریب دہلی واقع ہے قوم انصاری سے مگر بصورت پانی پت سے آکر بھرت پور کلی پٹنہ مین سکونت پذیر ہوے پھر وہان سے لنگولی مین آکر رہے) اس محل سے

آپ کے تین بیٹیان ہوئین - مسماۃ سکینہ مرحومہ زوجہ خواجہ امیرحسن ابن خواجہ احمد علی بن خواجہ فتح علی مرحوم مذکور - دختر دوم - مسماۃ مجیدن سلمہا زوجۂ خواجہ مہدی حسن مرحوم بن خواجہ احمد علی مرحوم - دختر سوم - مسماۃ صغریٰ زوجہ سید عبد الغفور سلمہا ابن محمد صالح مرحوم بن سید تراب علی مرحوم بن سید مقصود علی مرحوم بن میر ذوالفقار علی مرحوم ساکن موضع لکھنور ضلع پٹنہ مولوی عبد الحی کی اول شادی مسماۃ منیرن بنت جناب حکیم مولوی وجاہت حسین مرحوم صادق پوری سے ہوئی اُنسے دو لڑکے پیدا ہوے محمد احسن عرف جمو محمد محسن عرف رمضو سلمہما اللہ تعالےٰ بعد انتقال مسماۃ منیرن مرحومہ کے آپ کا ازدواج ساتھ مسماۃ زہرا بنت سید محمد وارث حسین بن سید محمد حسین ساکن موضع گورگانوان ضلع پٹنہ کے ہوا اُنسے دو بیٹیان ہوئین مسماۃ آمنہ و مسماۃ عائشہ - آپ نے یعنی مولوی عبد العزیز صاحب نے ۷۵ برس کی عمر مین بتاریخ ۷ جولائی ۱۸۹۰ع مطابق ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۰۷ ہجری مین اس خاکدان عنصری کو چھوڑا اللھم اغفرلہ وارحمہ بتاریخ ۲۹ جمادی الآخر ۱۳۱۸ھ امامی بیگم صاحبہ نے بھی رحلت کی نقشہ آپ کی اولاد واحفاد کا یہ ہے

مولوی عبد العزیز مرحوم

محل اول مسماۃ حسینن مرحومہ

محل ثانیہ مسماۃ امامی بیگم مرحومہ

مولوی عبد الحی سلمہ

مسماۃ صغریٰ سلمہا

مسماۃ سکینہ مرحومہ

عبد الحفیظ مرحوم لاولد

محمد احسن عرف جمو

محمد محسن عرف رمضو سلمہ

مسماۃ صاحبزادی زوجہ سید لطف اللہ خان

مسماۃ شمسہ

مسماۃ گھسو

مسماۃ آمنہ

مسماۃ عائشہ

مسماۃ شہر النسا

نظیر حسن

مسماۃ صالحہ سلمہا

مسماۃ سالمہ سلمہا

ابو الحسن سلمہ

ابو سعید سلمہ

ابو محمد سلمہ

مولوی محمد زکی صاحب مرحوم بن شاہ ابوالحسن رح

آپ کی پیدایش غالباً ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ سنہ بارہ سو پینتیس یا چھتیس میں ہوگی - آپنے درسی کتابیں آپنے چچا مولوی شاہ محمد واعظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں اور حضرت شاہ محمد کریم رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت حاصل تھی پھر جناب حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد مایۃ ثالثہ کے ہاتھ پر باجازت اپنے پیر کے بیعت کی - اور پھر بعد چند روزوں کے آپ بریلی تکیہ پر حضرت شاہ لعل صاحب کی خدمت میں اپنے پیر مرشد کے حاضر ہوے - اور تخمیناً ایک برس وہان رہکر اور بہت کچھ فوائد دینی سے بہرہ ور ہوکر اپنے وطن کو مراجعت فرما ہوے - اُسوقت سے برابر آپ اپنے گھر پر امور معاشیہ کی فکر میں رہے آپ کی اول شادی مسماۃ کلثوم عرف بی بی امئون بنت میر اسد علی صاحب سے ہوئی - وہ بیٹی بی بی قمرن کے وہ بیٹی شاہ ہادی صاحب کی وہ پسر راجہ میان صاحب وہ پسر مولانا شاہ ابو تراب بن مولانا شاہ ابوالبرکات قدس سرہ کے اسکے بعد پھر دوسری شادی آپ کی ساتھ مسماۃ صبیرن بنت شیخ سلامت علی ساکن سنگھرگویا سے ہوئی محل اولی سے آپ کے مولوی عبدالرزاق صاحب پیدا ہوے اور محل ثانیہ مسماۃ صبیرن سے ایک بیٹی مسماۃ فہیمن اور ایک بیٹا مولوی محمد اسحاق پیدا ہوے مسماۃ فہیمن کی شادی میر [illegible] مرحوم ساکن گوپا سے ہوئی اُنسے ایک لڑکی مسماۃ شریفن پیدا ہوئی اُسکے بعد شادی نا ولد انتقال کیا مولوی محمد اسحاق مرحوم کی شادی مسماۃ مریم عرف بولاقن بنت قاضی سید وحید احمد ساکن محلہ نیر قصبہ بہار سے ہوئی اُنسے آپ کے ایک بیٹی اور دو بیٹے پیدا ہوے مسماۃ نجیب النساء زوجہ حکیم سید محمود عالم مرحوم ساکن حاجی پور جنکو ہوا انکے صرف ایک بیٹی مسماۃ زبیدہ پیدا ہوئیں اُسکے بعد یہ بیوہ ہوگئیں - اور دو لڑکے بیٹے محمد ہاشم مرحوم و محمد قاسم سلمہ اللہ تعالی محمد ہاشم مرحوم کی شادی مسماۃ انیس النساء بنت شاہ محمد ظفر ساکن بہار سے ہوئی اُس سے صرف ایک لڑکی مسماۃ رقیہ پیدا ہوئی اور محمد قاسم کی شادی ساتھ مسماۃ صغری بنت مولوی محمد حسن مرحوم ساکن صادقپور سے ہوئی اُنسے دو لڑکے محمد کاظم و محمد ناظم مد عمرہما متولد ہوے محمد اسحاق مرحوم نے بتاریخ ۲۹ شوال ۱۳۰۴ھ ہجری انتقال فرمایا اور بتاریخ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ

کو عزیزی محمد ہاشم نے رحلت کی اللھم اغفرھما وارحمھما اور بتاریخ ۸ محرم سنہ ۱۳۱۴ھ حکیم محمود عالم نے کوچ کیا۔ نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا حسب ذیل ہے۔

جناب مولوی محمد زکی مرحوم

مسماۃ صبیرن محل ثانیہ

محل اولی مسماۃ کلثوم عرف اموں

مولوی محمد اسحٰق مرحوم

مولوی عبدالرزاق

مسماۃ قمرن سلمہا

مسماۃ ... سلمہا

مسماۃ بدرن سلمہا

مسماۃ نجیبن سلمہا

مسماۃ اچھن سلمہا

مسماۃ زبیدہ مدعمرہا

محمد قاسم سلمہ

مسماۃ عمرن سلمہا

محمد ہاشم مرحوم

محمد کاظم مدعمرہ

مسماۃ رقیہ مدعمرہا

شاہد حسین سلمہ

محمد ناظم مدعمرہ

واجد حسین سلمہ

مسماۃ نعیمن مرحومہ

بنت حضرت شاہ ابوالحسن آپ کی شادی جناب قاضی شیخ قمر علی مرحوم ساکن پھلواری سے ہوئی دو بیٹے شیخ رمضان علی مرحوم کے دو بیٹے شیخ شاہ غلام علی مرحوم کے دو بیٹے شاہ محمد فاضل ساکن موضع سرانڈی کے قاضی صاحب مرحوم کو عربی مین استعداد توکم تھی مگر فارسی مین پوری استعداد حاصل تھی اور شاعر بھی تھے اردو اور فارسی مین بہت عمدہ شعر کہتے تھے اور مادہ تاریخ نکالنے مین آپ کو پوری مہارت تھی زود نویس ایسے تھے کہ ایک شب مین پوری گلستان لکھ ڈالتے اس مولف کتاب نے خود اس گلستان کو دیکھا ہے جو آپ نے ایک شب مین لکھی

تھا خوب صاف و مایقرأ تھی آپ اکثر کتابون کی نقل کیا کرتے تھے آپ کی لکھی ہوئی بہت سی کتابین آپ کے کتب خانے مین مین نے خود دیکھی ہین - آپ نہایت ذیمروت اور بڑے خلیق تھے - آپ نہایت کشیدہ قامت اور جسیم تھے - ایسا کہ اگر ہزار بارہ سو آدمی مین آپ کھڑے ہوتے تو آپ کا سر اونچا ہوتا - آپ کے چھ بیٹے اور دو بیٹیان ہوئین جملہ آٹھ اولادین - اکبر اولاد آپ کی مسماۃ نصیبن زوجہ شیخ تفضل حسین بن شیخ سلامت علی مرحوم ساکن کوپا و شیخ عبدالرحمن مرحوم زوج مسماۃ ساجدہ بنت حکیم احمد علی مرحوم صادق پوری شیخ عبد السبحان مرحوم بے لا ولد دنیا سے رخصت ہوے و شیخ عبدالرحیم مرحوم انکی شادی آرہ مین صبیہ جناب مولوی علی حسن مرحوم سے ہوئی اُس سے ایک لڑکا حکیم مولوی محمد حنیف مرحوم پیدا ہوے انھون نے تخمیناً تیس برس کی عمر مین تین فرزند ابو علبیدہ ابوہریرہ ابو علقمہ چھوڑ کر ۲۲ - محرم ۱۳۱۰ ہجری مین بمقام آرہ انتقال کیا - پانچوین مولوی عبدالحکیم مرحوم بہ تحصیل علوم مین دہلی و لکھنؤ وغیرہ دور و سیر کرتے رہے اُسی مین بیمار ہو کر بعمر چوبیس پچیس برس اس جسم خاکی کو چھوڑ کر داخل خلد برین ہوے ششم محمد سلیم مرحوم ہفتم شیخ عبدالعلیم مرحوم ان دونون کی شادی دختران شیخ خورشید حسن ساکن شیخو چاک سے ہوئی اول الذکر نے تخمیناً پچاس برس کی عمر مین لاولد انتقال کیا اور آخر الذکر نے ایک لڑکی مسماۃ میمونہ کو چھوڑ کر پچیس ۲۵ برس کی عمر مین رحلت کی ہشتم مسماۃ وسیمن مرحومہ زوجہ اولی مولوی عبدالعزیز مرحوم ننموہیا ڑی عظیم آبادی انھون نے دو لڑکے عبدالحی و عبدالحفیظ چھوڑ کر نوجوان رحلت کی - تاریخ انتقال جناب قاضی صاحب مرحوم از نتیجہ فکر جناب حکیم مولوی شاہ محمد واعظ مرحوم متخلص بہ واعظ یہ ہے -

قمر جوان رفتہ زین دار پر آشوب	رسیدہ در مقام قرب ابرار
بواعظ گفت ہاتف سال موتش	بایوان ارم رفتہ ازین دار

بماہ شوال ۱۳۱۶ھ

اور مسماۃ نعیمن نے تخمیناً ایک سو سال کی عمر پا کر بتاریخ ۹ شعبان ۱۳۱۲ھ مین اس سپنجی دنیا کو چھوڑا - اللھم اغفرلھما وارحمھما -

نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا یہ ہے -

مسماۃ
نعیمن زوجہ قاضی قمر علی
مرحوم مہدانوی

شیخ محمد مسلم مرحوم لاولد
شیخ عبد الحلیم مرحوم لاولد
شیخ عبد الرحیم
محمد عبد العلیم مرحوم
مسماۃ میمونہ
عبد الغفور مرحوم لاولد
عبد الحی
عبد الحفیظ مرحوم لاولد
مسماۃ حسین زوجہ حکیم عبد المالک
شیخ عبد الوحید
محمد یوسف
روح الدین عرف حسین
محمد احسن
مسماۃ شہر النساء
محمد محسن
نظیر حسن

حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ

ابن حضرت شاہ محمد معز رح آپ کی والدہ کا نام مسماۃ رسولن بنت مولوی ارادت اللہ صادق پوری آپ ۱۲۰۳ھ ہجری مین پیدا ہوے آپ جب سن شعور کو پہونچے تب اپنے چچا شاہ محمد کریم قدس سرہ سے دینیات کی تعلیم پائی اُنسے بیعت حاصل کی اور خلافت بھی آپ کو ملی آپ کو عین عنفوان جوانی مین تقویٰ وطہارت کا بہت کچھ خیال رہتا ۔ اور صوم وصلوٰۃ کی پابندی آپ کو تھی ۔ پھر جب حضرت جناب امیر المومنین سید احمد صاحب بریلوی مجدد مائۃ ثالث عشر ۱۲۳۸ھ ہجری مین مکہ معظمہ سے مراجعت کیوقت وارد پٹنہ ہوے اسوقت آپ سید صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے ۔ اور اُنکا وعظ وغیرہ سنکر بہت متأثر ہوے ۔ اور چاہا کہ بیعت بھی حاصل کرین ۔ لیکن چونکہ آپ پہلے بیعت اپنے چچا سے

کرچکے تھے۔ لہذا بغیر اجازت اُنکے دوسری بیعت کرنی مناسب نہ سمجھی اور اپنے پیر مرشد حضرت شاہ محمد کریم رح کی خدمت مین کل کیفیت حضرت سید صاحب کی عرض کی۔ آپ نے بطیب خاطر اجازت بیعت دی اور فرمایا ع متاع نیک ہر دکان کہ باشد ۔ تب آپنے حضرت سید صاحب کو اپنے گھر مین مدعو کیا اور مرید ہوے۔ اور اپنی اہلیہ اور دو لڑکیون کو اپنی جو اسوقت فی الجملہ سن شعور کو پہونچی تھین بیعت کرا دی ازانجملہ مسماۃ محمودہ والدہ ماجدہ مسود اوراق ہذا کی ہین۔ پھر جب تک حضرت سید صاحب اس پٹنہ اور اطراف مین اسکے قیام فرما رہے۔ شب و روز حاضر باش خدمت سراپا سعادت سید صاحب کے رہے سید صاحب نے آپ کو خلافت بھی دی۔ اسوقت سے آپ برابر ہدایت و ارشاد کے کامونکو شب و روز نہایت سرگرمی سے انجام دیتے۔ اور پٹنہ کے حوالی و اطراف مظفرپور و دربھنگہ و چھپرہ و گیا و بہار و مونگیر و بھاگلپور وغیرہ مین دورہ و سیر فرماتے۔ ہزارہا بلکہ لاکھون آدمی آپ سے مرید اور فیضیاب ہوے احیاے سنت و اقماع بدعتین آپ بڑی سعی و کوشش فرماتے بہتیری مسجدون کو جو ویران پڑی تھین۔ آپ نے آباد کرایا۔ چنانچہ یہ جمعہ مسجد نمونہ ہے سابق ایسی چھوٹی تھی کہ سو آدمی کا گذر اُسکے اندر مشکل ہوتا۔ ہزارہا روپیہ کے صرف سے آپنے اس مسجد کو ایسا وسیع کر دیا کہ صرف ایک صف مین سو آدمی بخوبی کھڑے ہو جاتے ہین۔ اور کل مسجد مین تو قریب تین ہزار آدمیون کی گنجائش ہو جاتی ہے۔ آپ کے وقت مین دوجرہ اور معین پورہ سے لیکر فتوحہ تک کے لوگ یہان نماز جمعہ کو آیا کرتے ایسی بھاری جماعت شہر بھر مین کہین نہین ہوتی۔ تمام مسجد مع صحن مملو ہو جاتی بعد اُسکے مسجد شمال مین جو میدان ہے وہ بھی بھر جاتا۔ تخمیناً پانچ چھ ہزار آدمی جمعہ اور عیدین مین یہان جمع ہو جاتے۔ بعد نماز آپکا وعظ ہوتا۔ ایسا سلیس عام فہم بیان ہوتا کہ ہر آدمی اُس سے مستفید ہوتا اور نہایت پُرتاثیر۔ اور بوقت شب زنانے مکان مین آپکا وعظ ہوتا صدہا عورتین نزدیک و دور سے جمع ہو جاتین مقدرت والی عورتین دور دور سے سواریون پر جمعہ کے روز فجر ہی سے آنا شروع ہوتین اور غربا کی عورتین شب کو پیادہ آتین۔ اور ہر ایک کی خورونوش و دیگر آسائش کا اہتمام بخوبی تمام کیا جاتا۔ ہر جمعہ کو ایک جماعت تو مریدون کی بھی ہوتی۔ رمضان شریف مین آپ

تراویح بھی پڑھاتے اور عشرہ اخیر مین اعتکاف بھی کرتے احیاے سنت کا آپ کو یہان تک شوق
تھا کہ آپ کی صبیہ خرد مساۃ شریفن جو مولوی اکبر علی مرحوم پسر مولوی الٰہی بخش مرحوم سے منسوب
ہوئی تھین - جب وہ بیوہ ہوگئین تب آپ نے اُنکا نکاح ثانی جناب مولانا عنایت علی علیہ الرحمۃ
سے کردیا - جسکا مفصل ذکر منشی محمد جعفر انبالوی نے اپنی کتاب سوانح احمدی مین بذیل سوانح
عمری مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ لکھدیا ہے فلینظر ھنا اور تقریباً ۱۲۶۱ھ سن بارہ سو اکسٹھ مین
یا باسٹھ ہجری مین آپ حج کو تشریف لیگئے - اور قریب دو برس کے آپ کو اس سفر مین لگا کیونکہ
اُسوقت بادبانی جہاز پر لوگ کلکتہ سے سوار ہوتے تھے لہذا دو برس سے کم مین حاجی
مراجعت کرکے اپنے گھر کو نہین پہونچسکتا تھا اور صرف بھی کثیر ہوتا تھا - بالجملہ آپ سے اس شہر
پٹنہ مین اور اسکے اطراف مین جو ہدایت جاری ہوئی اور لوگون نے شرک و بدعت چھوڑا اور نماز
روزہ حج و زکوۃ وغیرہ احکام شرعی کی پابندی اختیار کی اسکا احاطہ و احصا نہایت مشکل مختصراً
یہان بیان کیا گیا - آپ کو فن سپہگری مین بھی پورا دخل تھا گھوڑے کی سواری نہایت عمدہ جانتے
تھے - آخر عمر تک گھوڑے ہی پر سوار ہوتے رہے کسی دوسری سواری کو اختیار نکیا - بندوق
کا نشانہ نہایت عمدہ بانک اور پٹہ وغیرہ بھی خوب جانتے تھے - حلیہ شریف یہ ہی قد میانہ رنگ
نہایت گورا صاف بلند نقشہ نہایت خوبصورت آپ نہایت حسین تھے - مزاج خلقی غصہ ور تھا
مگر آپ کو اپنے مزاج پر کچھ ایسا قابو تھا - کہ ہرگز کوئی معلوم نہین کرسکتا تھا کہ آپ مین غصہ بھی ہی مگر
ہان وقت معائنہ امور خلاف شرع کے وہ حرارت ایمانی اور تہور ہاشمی بررو ے کار آتی -
صاحب مروت و فتوت و خلق عظیم تھے - اس نالایق کے قلم مین وہ طاقت کہان کہ آپ کے
اوصاف حمیدہ و خصائل ستودہ و شمائل پسندیدہ مین سے ایک شمہ بھی بیان کرسکے - اور آپ
شاعر بھی تھے آپ کا شعر اردو و فارسی مین نہایت عمدہ و ملیح ہوتا - افسوس کہ یہانپر اُسکے اندراج
کی گنجائش نہین - تخلص ہاشمی تھا - آپ کی شادی مساۃ نصرت بنت حضرت شاہ غلام مجتبیٰ رح
دیوروی سے ہوئی - وہ بیٹے حضرت شاہ غلام اشرف بن حضرت شاہ امام الدین بن حضرت
شاہ تاج الدین بن حضرت شاہ نصر اللہ بن شاہ عبد الحمید بن حضرت شاہ مولانا شاہ باز محمد
بھاگلپوری قدس اسرارہم کے پورا نسب نامہ آپ کا فصل پنجم مین آویگا وہان ملاحظہ فرمائیے آپکی

اہلیہ شریفہ بھی آپ ہی کے مانند دینی امور کے اجرا مین نہایت چست و چالاک اور آپ کے ہر امور مین مؤید و مددگار تھیں گویا اے آیہ کریمہ واصلحنا له زوجه ۰ انهم كانوا يسارعون في الخيرات ۰ و يدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين ۰ الغرض یہ دونون میان بی بی امور رضاے مولی مین اپنی تمام عمر کچھ ایسے مستغرق رہے کہ جسکو فنا فی اللہ کہین تو بجا ہی - آپنے چوہتر برس کی عمر مین ۱۲۷۶ھ بارہ سو چھہتر ہجری مین اس دار فانی کو چھوڑا اور اپنے آباے صالحین سے جا ملے اللہم ارض عنہ آپ کی تاریخ انتقال کا ایک شعر جو جناب مولوی حکیم اسد اللہ مرحوم نے کہا ہی وہ یہ ہے

زیب سریر ارم شاہ محمد حسین ۱۲۷۶ھ		رفت بیوم الخمیس وز قدم پاک صاف

آپ کی اہلیہ بی بی نصرت صاحبہ نے قریب سو برس کے عمر پائی اُنکی تاریخ انتقال عزیزی مولوی محمد یوسف جعفری سلمہ نے جو کہی ہی وہ یہ ہے -

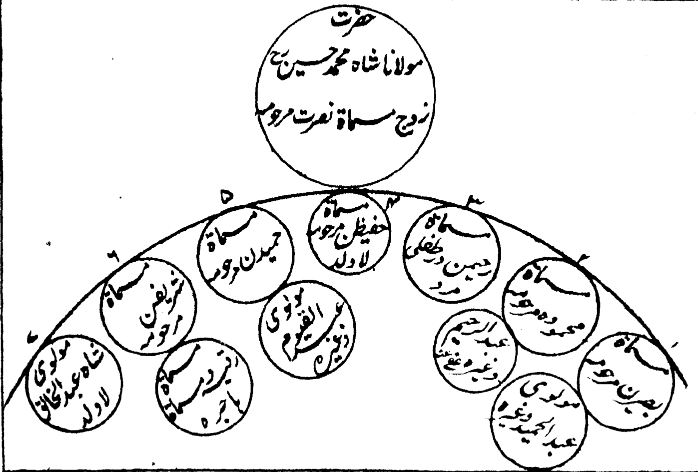
جدا گشتہ زما ریز زمین رفت		چو جدہ ماجدہ ام بی بی نصرت
ندا آمد "بہ فردوس برین رفت" ۱۲۹۹ھ		پیئے تاریخ رحلت فکر کردم

ولہ

فلک نے دیا ہمکو کیسا یہ داغ		ہوا بی بی نصرت کا آہ انتقال
جو تھا سامنے اسکے مانند باغ		نظر خار آنے لگا وہ مکان
پر از بادۂ غم ہوا وہ ایاغ		مئے خرمی سے جو لبریز تھا
کہا دل نے آہ ہوگیا گل چراغ ۱۲۹۹ھ		جو کی فکر تاریخ رنجور نے

آپکے چھ بیٹیان اور ایک بیٹا ہوا مساۃ بصیرن زوجہ مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ مساۃ محمودہ زوجہ حضرت مولانا فرحت حسین قدس سرہ اعنی والدہ ماجدہ مسود اوراق عفی عنہ مساۃ رحیمن یہ چار پانچ برس کی عمر مین راہی خلد برین ہوئین مساۃ حفیظن زوجہ مولوی فیاض علی مرحوم مساۃ حمیدہ زوجہ مولانا یحیی علی مرحوم مساۃ شریفن جنکا عقد اول مولوی اکبر علی مرحوم سے ہوا - اور عقد ثانی مولانا عنایت علی رحمۃ اللہ علیہ سے جو عم حقیقی فقیر مولف عفی عنہ کے ہین

شاہ مولوی عبدالخالق مرحوم تفصیل اولاد کی ہر ایک دختر کی اُنکے ازواج کے ساتھ فصول ماسبق مین گذر چکی ہے۔ مختصر نقشہ یہ ہے۔



حضرت مولوی شاہ عبدالخالق مرحوم

ابن حضرت شاہ محمد حسین بن شاہ محمد معز رح آپ کی والدہ کا نام مسماۃ نصرت بنت حضرت شاہ غلام مجتبیٰ دیوروی آپ کی پیدائش غالبًا سنہ بارہ سو بچاس ہجری مین ہوئی آپنے ابتدائی کتابین اپنے والد ماجد سے پڑھین بعد اُسکے صرف ونحو جناب مولوی اکبر علی مرحوم صادق پوری سے پڑھا۔ بعد انتقال اُنکے جناب حکیم عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی سے پڑھا۔ آپنے سولہ سترہ برس کی عمر مین تمام درسی کتابین ختم کین۔ اور ایسی استعداد حاصل کی کہ آپ کے والد ماجد نے جمعہ کے روز اس جمعہ مسجد مین نماز جمعہ پڑھانیکو اور وعظ کہنے کو بجاے اپنے آپ ہی کو مقرر کیا۔ آپ ایسے ذہین و ذکی تھے کہ جسکا بیان مشکل۔ آپنے اس تھوڑی سی عمر مین اپنی قابلیت علمی ایسی دکھائی کہ لوگ مرحبا وشاباش کہتے ہے۔ آپ کے اخلاق حمیدہ واطوار پسندیدہ ایسے تھے کہ اسکو محسود زمانہ کہنا چاہیے آپ کی چودہ برس کی عمر مین مسماۃ زہرا بنت جناب حکیم احمد علی مرحوم بن رضی الدین حسین خان سے شادی ہوئی جسکا ذکر اوپر فصل مین آچکا ہے آپ نہایت

خوبصورت وحسین بھی تھے گھوڑے کی سواری سے آپ کو نہایت شوق تھا۔ اور خوب سوار ہوتے تھے افسوس کہ بعد شادی صرف دو اڑھائی برس آپ زندہ رہکر سترہ برس کی عمر مین اللہ اس دنیاے عجوزہ جیفہ کو چھوڑ کر داخل خلد برین ہوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؁ اللھم اغفر لہ وارحمہ ونور مضجعہ۔ آپ کی قبر جمعہ مسجد کے دروازے کے قریب واقع ہی اور اُس سے متصل پورب کو جناب مولوی اکبر علی مرحوم کی اُس سے پورب متصل آپ کی اہلیہ بی بی زہرا مرحومہ کی جو عین محاذی دروازہ مسجد کے ہی۔ فقط ؎

حضرت شاہ محمد کریم قدس سرہ

آپ کے والد کا نام حضرت شاہ محمد عزیز عرف شاہ درگاہی بن حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہا آپ آپنے وقت کے بڑے سالک اور پیشواے وقت گذرے ہین۔ تمام سکناے محلہ ننموہیہ وموضع دیورہ وشہر گھاٹی وغیرہ اور اکثر اہل صادق پور آپ ہی کے مرید تھے۔ آپ کو اللہ تعالی نے فطرتی طور پر نیک مزاج صالح انصاف پسند بنایا تھا۔ آپ کی انصاف پسندی اسی سے خوب ظاہر ہی کہ جب حضرت جناب سید احمد صاحب بریلوی پٹنہ مین تشریف لائے تو آپکے اکثر مریدون نے آپ سے اجازت طلب کی سید صاحب سے بعیت ہونیکی۔ آپ نے نہایت خوشی وطیب خاطر سے ہر ایک کو اجازت دی۔ اور فرمایا ہان میان متاعے نیک ہر دکان کہ باشد۔ آپ کی عمر اُسوقت بہت ہوگئی تھی۔ غالبًا اسی سے متجاوز ہوگی۔ اور آپ اسوقت علیل بھی تھے چلنے پھرنے کی مطلق طاقت نہ تھی۔ لہذا آپ جناب حضرت سید صاحب سے ملاقات نہ کر سکے۔ ورنہ آپ نے اپنا اشتیاق ملاقات بہت کچھ بیان فرمایا۔ چنانچہ اُسکے تھوڑے ہی دن بعد آپنے اس خاکدان عنصری کو چھوڑا۔ آپ کی تاریخ انتقال آپ کے صاحبزادہ خرد جناب حکیم مولوی شاہ محمد واعظ مرحوم نے فرمائی ہی۔ وھو ھذا۔

محمد کریم آن شہ فخر وجود	بماہ محرم چو شد زیر خاک
شدم در پئے فکر سال وفات	بقلب حزین با دل دردناک
بگفت از دل چاک ہاتف بمن	لبشد زینت افزا بفردوس پاک
	۱۲۳۸ھ

مسماۃ ملیحۃ النساء مرحومہ

زوجۂ مولوی علی حسین مرحوم ساکن محلہ مغلپورہ شہر پٹنہ عظیم آباد بنت منشی واعظ علی مرحوم۔ آپکی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ شمس النساء مرحومہ بنت شیخ رستم علی مرحوم۔ آپکی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہوا مسماۃ کبرے زوجۂ میر قاسم شیر مرحوم موسم پوری۔ دختر دویم مسماۃ فاطمہ صغرے عرف مکو زوجۂ میر حبیب الرحمن پسر مولوی اظہر علی مرحوم ساکن محلہ لودیکٹرہ پسر مولوی ظفر امام سلمہ اللہ تعالے آپ تخمیناً ستر برس کی عمر سے تجاوز کرکے بتاریخ اٹھائیسوین شعبان ۱۳۱۶ھ تیرہ سو چودہ ہجری روز شنبہ کو اس قفس عنصری کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوئین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ اللھم اغفر لھا وارحمھا۔

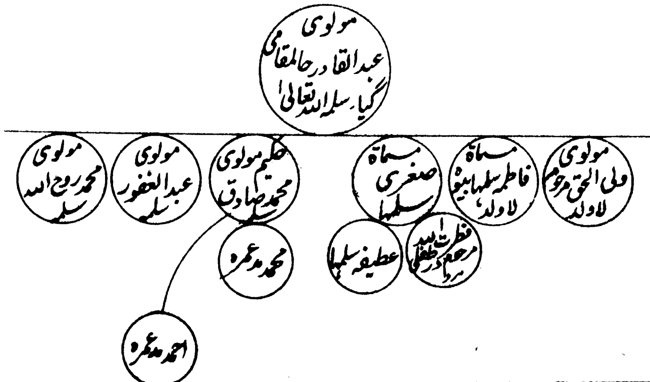
تفصیل آپکے احفاد کی یہ ہے۔

مسماۃ کبرے زوجۂ میر محمد قاسم شیر مرحوم کو پانچ بیٹیاں ہوئین۔ اول مسماۃ شہربانو زوجۂ میر ابوالحسن مرحوم ساکن گیلانی۔ دویم مسماۃ خاتون فاطمہ زوجۂ میر شمس الضحے مرحوم بن حافظ نصیر الحق اون کے پانچ اولاد ہوئین۔ محمد یوسف۔ محمد عزیز۔ محمد حفیظ۔ مسماۃ رضیت۔ مسماۃ امت۔ سیوم مسماۃ شریف النساء زوجۂ مولوی سید حافظ نذر الرحمن صاحب سلمہ ان کے چار اولاد ہین مولوی سید نور الرحمن و مسماۃ شمس النساء عرف قمر النساء۔ مسماۃ مریم و مسماۃ عزیز النساء۔ چہارم مسماۃ امت الفاطمہ زوجۂ مولوی سید فضل امام صاحب بن مولوی سید ظفر امام صاحب اون کے تین اولاد ہین۔ سید افضل امام و مسماۃ سعیدہ و مسماۃ حمیدہ و پنجم مسماۃ فاطمہ زوجۂ بدر الحسن ساکن مظفرپور اون کے ایک اولاد ہوئی۔ سید قمر الحسن۔ دختر دویم مسماۃ ملیحہ مرحومہ کی مسماۃ فاطمہ صغرے عرف بی بی مکو مرحومہ زوجۂ سید حبیب الرحمن صاحب بن مولوی اظہر علی مرحوم ساکن محلہ لودیکٹرہ متصلات شہر پٹنہ اون کے تین اولاد ہوئی۔ اول مسماۃ کلثوم زوجۂ سید وصی امام صاحب ساکن تلہاڑا لاولد رخصت ہوئین۔ دویم مسماۃ زہرہ مرحومہ زوجۂ سید محمد حنیف صاحب نواسۂ میر شمس الہدے مرحوم۔ اون کے تین اولاد ہوئین مسماۃ بلقیس مسماۃ حیاتن و سید محمد اختر۔

مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ اللہ تعالے

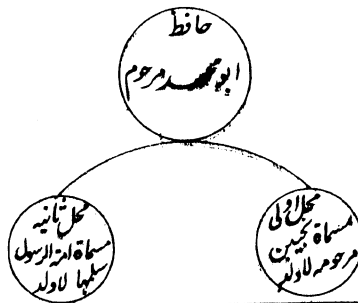
ابن جناب مولوی حکیم فیاض علی مرحوم آپ کی والدہ کا نام فضل النسا مرحومہ آپ کی پیدائش غالبًا سنہ بارہ سوچھپن یا ستاون مین ہوگی آپ نے ابتدائی تعلیم ایک معلم سے پائی جو دادا نے پر نوکر رکھ لیے گئے تھے - اور بعد اسکے کہ آپ کو کچھ لیاقت نوشت وخواندگی ہوئی اپنے چھوٹے نانا جناب حکیم مولوی شاہ محمد واعظ مرحوم کی زیر تعلیم رہے اور اُنھین سے عربی و فارسی کی کتابین درسی پڑھین - آپ کی شادی مسماۃ شکورن بنت ناظر ہمت علی ساکن نگرنہسہ سے ہوئی - آپ بعد تحصیل علوم عربی کسب معاش کیطرف متوجہ ہوے اور وکالت کا امتحان دیکر پاس ہوے آپ کا دادیہال محلہ خواجہ کلان گھاٹ ہے اور نانیہال محلہ نمو سیہ علاقہ تھانہ عالم گنج شہر پٹنہ آپ نے وکالت کا امتحان پاس ہونے کے بعد چندے عدالت پٹنہ مین وکالت کا کام کیا - مگر جب یہان بسبب کثرت وکلا چندان فروغ نہوا تب آپ یہان سے گیا کو تشریف لیگئے - اور اسوقت تک گیا ہی مین سکونت پذیر ہین - اور وہان بتائید ایزدی تھوڑے ہی عرصہ مین خوب فروغ ہوا - اور بہت کچھ کمایا اور معاش خریدی - اور اپنی اہلیہ کا چالیس ہزار دین مہر ادا کیا - اور پھر ہزارون روپیہ ہمراہ لیکر مع اہل وعیال و والدہ اپنی بشوق زیارت بیت اللہ و مدینہ منورہ روانہ ہوے - اور قریب دو برس کے وہان قیام فرماکر حج اور زیارت کمۂ متبرکہ سے فیضیاب ہوے - بعد مراجعت وہان کے آپ نے اس پیشۂ وکالت کو کہ نہایت عروج پر تھا سا درچودہ پندرہ سو روپیہ ماہوار کی آمدنی بخوبی تمام آتی تھی محض استغفار لوجہ اللہ والتقاءً من عذاب الآخرہ ترک کیا جزاہ اللہ تعالی فی الدارین جزاءً حسنًا اسوقت سے آپ اسوقت تک گوشہ نشین ہین - آپ کو تنہائی وعزلت نہایت پسند ہے - شب و روز وظایف و نماز و تلاوت قرآن و ذکر اللہ سے دلچسپی لیتے ہین - خیر خیرات قانع و معتر مین آپ کا خوب جاری اور ساری ہو - اللھم تقبل منہ قبولًا حسنًا آپ بڑے سالک و صوفی مشرب ہین آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیان ہوئین - اول ولی الحق مرحوم یہ لڑکا نہایت لایق و قابل تھا - عربی و فارسی مین بہت اچھی استعداد رکھتا تھا - اور انگریزی مین

اِف اے۔ پاس کیا تھا۔ اسکے بعد وکالت کا امتحان دیا۔ جسدن امتحان کے پاس ہونے کی خبر آئی یہ عزیز ایک دن قبل اُسکے اس قالب خاکی کو چھوڑکر داخل خلد برین ہو چکا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہ۔ این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد :: انکی شادی مسماۃ رقیہ بنت مولوی نجابت احمد مرحوم نگرنہسوی سے ہوئی تھی مگر افسوس کہ بہت تھوڑا اُس سے متمتع ہوکر سنہ ۱۲۰۳ھ بارہ سوتین ہجری مین سفر آخرت اختیار کیا اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ دوم مسماۃ فاطمہ سلمہا یہ صبیہ ساتھ قطب الدین حسین نگرنہسوی کے منسوب ہوئی تھی۔ مگر افسوس کہ انکے زوج نے بہت تھوڑے روز انکے ساتھ رہکر راہی علیین ہوے سوم مسماۃ صغری سلمہا یہ ساتھ حکیم مولوی یوسف حسین سلمہ اللہ تعالی نگرنہسوی کے منسوب ہوئین۔ انکے دو اولادین ہوئین۔ فطرت اللہ وہ نبیرہ چودہ برس کی عمر مین آغوش مادر کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوا۔ ومسماۃ عطیفہ مدعمرہا چہارم حکیم مولوی محمد صادق سلمہ اللہ تعالی انکی شادی ساتھ مسماۃ ہاجرہ مرحومہ بنت سید محمد وحید الدین بن سید صمصام الدین منیری کے ہوئی انسے دو اولادین ہوئین۔ محمد و احمد اسکے بعد انکی اہلیہ نے قضا کی۔ پنجم مولوی عبد الغفور سلمہ انکی شادی ساتھ مسماۃ رقیہ بنت سید محمد محمود بلخی ساکن موضع محی الدین پور تھانہ مسوڑھی ضلع گیا کے ہوئی سلمہا اللہ تعالی۔ ششم مولوی محمد روح اللہ مدعمرہ یہ ہنوز کتخدا نہین ہوئے ہین۔ نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا یہ ہے۔



حافظ ابو محمد مرحوم

بن جناب حکیم مولوی فیاض علی مرحوم آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ فضل النسار مرحومہ آپ نے درسی کتابین اپنے چھوٹے نانا جناب حکیم مولوی شاہ محمد واعظ مرحوم سے پڑھین۔ اور انھین کے زیر تعلیم بھی رہے۔ کیونکہ آپ صرف چندہی سال کے تھے کہ آپ کے والد کو سفر آخرت پیش آیا آپ حافظ قرآن بھی تھے۔ آپ ازبسکہ خلیق ونیکمزاج تھے۔ آپ اپنے خاندان کے لایق خلف تھے۔ آپنے ۱۲۰۲ھ ہجری مین حج بیت اللہ وزیارت مدینہ منورہ بھی کیا۔ یہ مسود اوراق عفی عنہ بھی آپ کا ہمسفر تھا۔ آپ کی اول شادی ساتھ مسماۃ نجیبن مرحومہ بنت جناب مولوی شاہ محمد واعظ کے ہوئی۔ مگر یہ اہلیہ آپ کی چندہی روز رہ کر لاولد اس دنیا سے رخصت ہوئین۔ پھر دوسری شادی آپ کی ساتھ مسماۃ امۃ الرسول سلمہا بنت میر مقصود علی مرحوم ساکن کوئیلور ضلع آرہ شاہ آباد کے ہوئی۔ افسوس کہ اس انعقاد سے بہت تھوڑے روز متمتع ہوکر بعد مراجعت از حج ۱۲۰۳ھ بارہ سو تین ہجری مین لاولد اس دار فانی کو چھوڑا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ اللھم اغفرلہ وارحمہ



جناب حکیم مولوی شاہ محمد واعظ رحمۃ اللہ علیہ

بن شاہ محمد کریم قدس سرہ آپ کی پیدائش تخمیناً ۱۲۱۹ھ ہجری مین ہوئی۔ آپ نے اوائل کی

کتابین کہان پڑھین یہ معلوم نہوا۔ مگر آخر مین جاکر جناب مولوی انور علی مرحوم صدر اعلیٰ ساکن آرہ ضلع شاہ آباد سے فراغ حاصل کیا۔ آپ کا علم کتابی نہایت عمدہ تھا معقول و منقول دونون مین آپ کو اچھی دستگاہ تھی۔ مدت تک آپ نے درس دیا۔ اور بہت سے علما آپ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کو شعری مذاق بھی نہایت عمدہ تھا۔ آپ کے اردو فارسی اشعار رباعی وقطعات وقصائد وتاریخ تعزیت وتہنیت بہت ہین۔ اسجگہ گنجائش نہین ہے۔ آپ بہت عمدہ طبیب بھی تھے آپ نے اوائل عمر مین ضلع سارن کی کچہری سرکاری مین سررشتہ داری کا کام بھی کیا۔ مگر پھر سب کو ترک کر کے آخر عمر تک خانہ نشین رہے۔ اور اسی عطیہ شاہی پر جو آپ کو وراثتہً کچھ پہونچا تھا قانع ومتوکل رہے۔ آپ اپنے والد ماجد کی گدی پر بحیثیت خلافت کے بیعت وارشاد کا بھی کام دیتے۔ اکثر آپ کا دورہ ضلع گیا مین موضع دیورہ وموضع کابڑ وشہر گھاٹی وغیرہ مین ہوا کرتا تھا۔ جہان آپ کے خاندانی مرید بہت ہین۔ آپ کی شادی ساتھ سماۃ مخدومن عرف رمضو مرحومہ بنت جناب شاہ نوشتۃ التوحید مرحوم ساکن محی الدین پور تھانہ مسوڑھی ضلع گیا کے ہوئی انسے صرف ایک لڑکی سماۃ بچین مرحومہ پیدا ہوئین۔ جو حافظ ابو محمد مرحوم سے منسوب ہوئین۔ اور لاولد اس جہان سے رخصت ہوئین۔ آپ آخر عمر مین بہت خرف ہو گئے تھے بلفحواے آیہ کریمہ ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق ہ ولکیلا یعلم بعد علم شیئاً۔ آپ نے تراسی برس کی عمر مین بتاریخ ۴ شوال ۱۳۰۲ھ ہجری مطابق ۱۰ جولائی ۱۸۸۵ء اس دار فانی کو چھوڑا۔ اور علیین کو پہونچے۔ اللھم نور مرقدہ ووسع مضجعہ

قطعات تاریخ رحلت از فکر عالی بلند پرواز اوج نازک خیالی جناب مولانا محمد سعید حسرت قدس سرہٗ

شب شنبہ بچہارم زمہ شوال شہر حج		محمد واعظ والا مناقب کرد چون رحلت
بسال ارتحالش از سروش غیب در گوشم		ندا آمد مکان پاک زیبا یافت در جنت
	وله	۱۳۰۲ھ
کرد رحلت چو محمد واعظ		ایزدش کرد بجنت ساکن
راسخ القلب بوجہ الالہام		دبہا ادخلوا جنات
		۱۳۰۲ھ

جناب
مولوی شاہ محمد
واعظ مرحوم

مسماۃ
نجیبن مرحومہ
لاولد

مسماۃ ظہورن مرحومہ

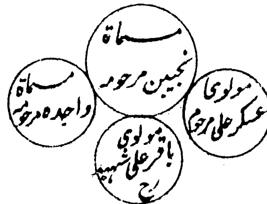
بنت حضرت شاہ محمد معز زوجہ رضی الدین حسین خان مرحوم ساکن قدیم مغلپورہ ثم صادق پور۔ آپ کی اولاد و احفاد کی تفصیل آپ کے زوج کے ساتھ فصل ماسبق مین گذر چکی ہی یہان مختصراً بیان ہی آپ اپنے والدین کی اکبر اولاد سے ہین - آپ کی عمر تخمیناً سو برس کے قریب پہونچی ہوگی - اُسوقت تک بھی آپ چشمہ لگا کر روزانہ پارہ دو پارہ قرآن شریف و دلائل الخیرات پڑھا کرتی تھین - آپ کی کل اولاد جسکا نقشہ ذیل مین ہی آپ کے روبرو اس دار ناپائدار سے رخصت ہوئی اسکے بعد آپ بھی شاید ۱۲۸۱ یا ۱۲۸۲ھ بارہ سو اکاسی یا بیاسی مین رخصت ہوئین - آپ کے دو بیٹے جناب حکیم مولوی احمد علی مرحوم و جناب مولوی اولیا علی مرحوم اور دو بیٹیان مسماۃ ولین مرحومہ زوجہ شیخ ریاض الحق مرحوم ساکن سالارپور و مسماۃ علیمن مرحومہ زوجہ بخشی راحت حسین مرحوم ساکن حبیب پور ہوئین -

مسماۃ
ظہورن مرحومہ زوجہ رضی
الدین حسین خان
مرحوم

حکیم مولوی احمد علی مرحوم	مولوی اولیا علی مرحوم	مسماۃ ولین مرحومہ	مسماۃ علیمن مرحومہ

مسماۃ نجیبن مرحومہ

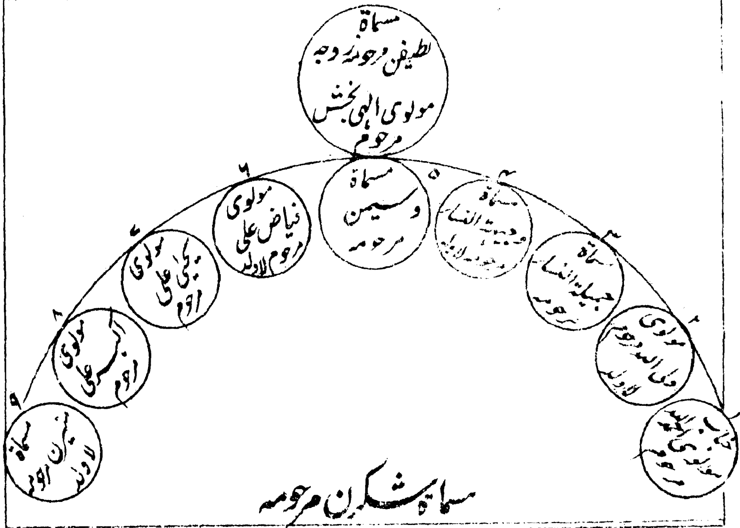
بنت حضرت شاہ محمد معزؒ زوجہ مولوی بشارت علی مرحوم صادق پوری افسوس کہ آپ نے بہت تھوڑی عمر پائی - عین جوانی مین صرف دو بیٹے اور ایک بیٹی کو خرد سالہ چھوڑکر آپ رخصت ہوئین - مولوی عسکر علی مرحوم و مولوی باقر علی شہید رح و مسماۃ واجدہ مرحومہ -



مسماۃ لطیفن مرحومہ

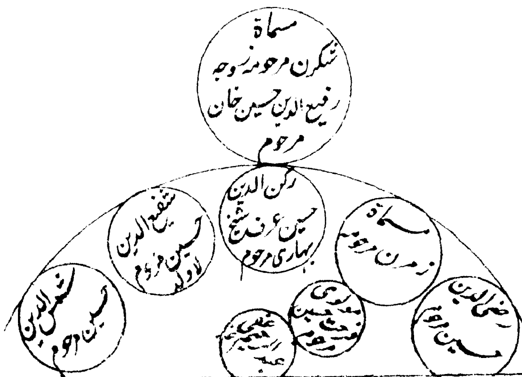
بنت حضرت شاہ محمد جعفر مرحوم زوجہ مولوی الٰہی بخش مرحوم صادق پوری - آپ نہایت سیدھی سادی زندہ دل آدمی تھین - آپ نے عمر بہت پائی - قریب ستر کے پہونچی تھین - آپ کی تہجد کی نماز کبھی ناغہ نہ گئی - جاڑا ہو یا گرمی آپ کو با وضو جملہ نمازون کو ادا کرنا ضرور تھا - آپ مجسم باخلاق کریمہ تھین - آپ کی زبان مبارک سے کبھی کسی کو تکلیف نہ پہونچی - آپ فحواے حدیث شریف المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ کی پوری مصداق تھین - افسوس صد افسوس کہ اب وہ زمانہ آگیا ہو کہ ایسے لوگون کی صورت پر خواب مین بھی نظر نہین پڑتی - جناب حضرت مولانا ولایت علی و مولانا فرحت حسین علیہما الرحمۃ کے مکان مین جو تقریب وعظ و دعا و تراویح عشرہ اخیر رمضان کی ہوتی - اُسمین آپ ضرور پہونچتین - جاڑا ہو یا برسات اول شب ہو یا اخیر اپنی تمام بہوؤن اور پوتا پوتی کو لیے ہوے پہونچتی تھین - آپ کے مناقب کہان تک بیان کرون - لا عین رأیت ولا اذن سمعت مثلہا فی ہذہ الزمان اللہم اغفرلہا وارحمہا - آپ کے پانچ بیٹے اور چار بیٹیان ہوئین - کلہم کانوا نجوم الہدے و

اقتدار لیلۃ الدجیٰ - اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی اولاد نصیب کرے - (آمین)



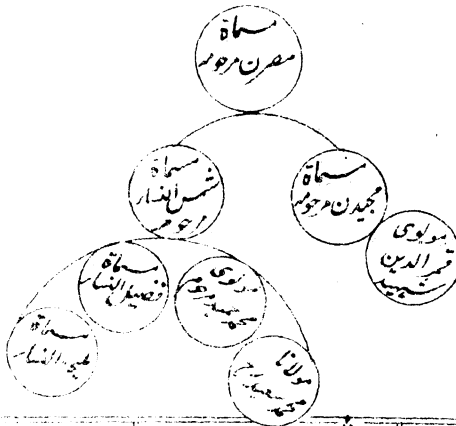
مسماة شکرن مرحومہ

بنت حضرت شاہ محمد عزیز عرف شاہ درگاہی زوجہ رفیع الدین حسین خان ساکن مغلپورہ - آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہوئیں - رضی الدین حسین خان رکن الدین حسین عرف بہاری شمس الدین حسین شفیع الدین حسین و مسماة زمرن مرحومہ زوجہ مولوی فتح علی صادق پوری وجدہ ماجدہ مولف عفی عنہ



مسماۃ مصرن مرحومہ

بنت حضرت شاہ محمد عزیز عرف شاہ درگاہی رح ساکن محلہ نموہیہ زوجہ شیخ رستم علی مرحوم ساکن مغلپورہ آپ کی صرف دو بیٹیاں ہوئین - مسماۃ مجیدن زوجہ رکن الدین حسین عرف شیخ بہاری مرحوم ساکن مغلپورہ و مسماۃ شمس النسار زوجہ منشی واعظ علی مرحوم ساکن مغلپورہ مسماۃ مجیدن مرحومہ کا ذکر ساتھ اُنکے زوج کے فصل ماسبق مین ہو چکا ہے - مسماۃ شمس النساء کی اولاد کا ذکر آیندہ کیا جائیگا



مسماۃ شمس النسار مرحومہ

بنت جناب منشی شیخ رستم علی مرحوم زوجہ جناب منشی واعظ علی خوشنویس مرحوم جناب منشی صاحب نہایت خوشنویس تھے - اور لیاقت فارسی کی نہایت عمدہ انشا پردازی کا نہایت شوق اشعار فارسی کے نہایت عمدہ پرزور فرماتے - عربی مین بھی لیاقت اچھی تھی - آپنے عمر بھی بہت پائی - شاید اسی کے قریب پہونچکر انتقال فرمایا - آپ ہر دو حضرات اداے فریضہ حج بیت اللہ و زیارت مرقد منور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مشرف ہو آئے ہین - چنانچہ اُسکا قطعہ تاریخ جو آپکے صاحبزادہ مولانا محمد سعید قدس سرہ نے قسطاس البلاغۃ مین لکھا ہے - وہ یہ ہے -

والدین من دل خستہ چو رفتند بحج گفت سال سفر حضرت ایشان خردم	کل خیر و فلاح کتب اللہ لہم پنجشنبہ ز محرم بود و ہفت و دہم ۱۱۹۵ھ

بعد معاودت از حج جناب منشی صاحب نو برس اور زندہ رہے۔ اور اپنی اوقات عزیز کو برابر عبادت خدا مین صرف کرتے۔ اور نماز تہجد باوجود کبرسنی کے ناغہ نہین جاتی۔ چنانچہ بتاریخ دوازدہم رمضان المبارک روز سہ شنبہ وقت فجر ۱۲۰۴ھ بارہ سو چار ہجری مین عین حالت سجدہ مین آپ واصل حق ہوئے غفر اللہ لہ چنانچہ قطعہ تاریخ وفات فرمودہ جناب حضرت مولانا حسرت غفر اللہ لہم منقول از قسطاس البلاغہ یہ ہے۔ ؎

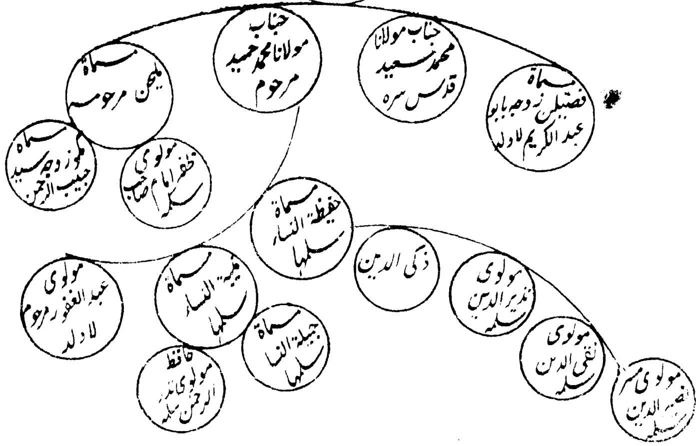
چون پدرم حضرت واعظ علی بر در فردوس بتاریخ گفت	رفت بگلگشت جنان چون نسیم خازن جنت لک اجر عظیم ۱۲۰۴ھ

قطعہ دیگر۔ کہ جسکے ہر مصرعہ سے تاریخ نکلتی ہے۔

حاجی واعظ علی اقدس ۱۲۰۴ھ ثانی عشر و سہ شنبہ رمضان دہم بود ۱۲۰۴ھ ہر مصرعہ عام دان سپلے فوت ۱۲۰۴ھ	زین دار فنا چو کرد رحلت ۱۲۰۴ھ سہ شنبہ و یوم صوم و رحمت ۱۲۰۴ھ معفو بادا خلد الجنت ۱۲۰۴ھ

آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئین۔ جناب مولانا محمد سعید و مولانا محمد حمید و مسماۃ فضیلن و مسماۃ ملیحن۔ غفر اللہ لہم۔ انکی اولاد و احفاد کی تفصیل اُنکے نامون کے ساتھ آوے گی تاریخ انتقال جناب بی بی شمسن صاحبہ غفر اللہ لہا فرزند جگر پیوند اُنکے مولانا حضرت حسرت غفر اللہ لہ کی فرمائی ہوئی یہ ہے ؎

آفتاب برج عصمت مادر عفت پناہ وقت و روز و سال و سہ جستم ز دل گفتند آہ بود	کرد چون رحلت ز دار فانی از آزار تپ صبح و روز جمعہ و بست سیوم ماہ رجب



مسماۃ فضیلۃ النساء مرحومہ

بنت منشی واعظ علی مرحوم - آپ کی والدہ کا نام مسماۃ شمس النساء مرحومہ بنت شیخ رستم علی مرحوم آپ کی شادی ساتھ بابو شیخ عبد الکریم مرحوم کے ہوئی - مگر بہت افسوس کہ آپ بہت تھوڑے دن اس ازدواج سے متمتع ہوئین - اُسکے بعد بابو صاحب نے رحلت فرمائی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی - آپ نہایت عمدہ نیک مزاج خوش اخلاق پابند صوم وصلوٰۃ تھین - آپ نے اپنی تمام عمر کو عبادت خدا مین گذارا آپ نے اپنے چھوٹے بھائی مولانا محمد حمید مرحوم کی اولاد کو جو یتیم ہوگئے تھے پالا اور پرورش کیا - اور اُنھین سے اپنا دل بہلایا آپ ستر برس کی عمر سے تجاوز کرکے اس قفس خاکی کو چھوڑ کر علیین کو پہونچین - اللھم اغفرھا وارحمھا - آپ کی تاریخ رحلت مولانا حسرت نے جو فرمائی ہے وہ یہ ہے - ؎

کرد اخت اکبر عفت شعار		چون وداع این جہان پر خداع

مرحوم جاری رہا۔ اور علاوہ اسکے بھی تیس چالیس روپیہ گاہ گاہ بھیجتے رہے۔ جو مہمان آپ کے یہان وارد ہوتا اُسکی نہایت کشادہ دلی سے مہمان نوازی فرماتے۔ اور وقت رخصت کے نقد سے بھی سلوک کرتے خصوصًا اہل علم کے ساتھ۔ مجھکو چند ایسے لوگون سے ملاقات ہوئی کہ جنکی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے رخصت کے وقت سو روپیہ سے زیادہ انکے ساتھ سلوک کیا۔ آپ کو کتابون کا بھی نہایت شوق تھا۔ ہزارہا روپیون کی کتابین آپ نے خرید کر الماریان بھر لین۔ اور ایک بہت بڑا کتب خانہ آپ نے جمع کیا۔ آپ جب حج کو تشریف لیگئے۔ عرب سے بھی ہزارہا روپے کی کتابین خرید لائے۔ آپ نے ایک مدرسہ بھی قائم کیا۔ کہ جسمین جناب مولوی محمد عظیم کو مدرس اول مقرر کیا۔ اور انکے ماتحت عربی وفارسی پڑھانیوالے اور حافظ بھی مقرر کیے۔ اور بہت سے طلبہ کی جاگیر بھی آپ نے خود اپنے گھر مین مقرر کی۔ انکے تمام حوائج ضروری مثل خور ونوش وکتاب وغیرہ کے خود کفیل ہوتے۔ الغرض اس قسم کی خیر وخیرات وحسنات بہت ہین۔ جزاہ اللہ خیرا۔ آپ کو غیبت سے نہایت اجتناب تھا۔ لغو وبیکار باتین آپ کی مجلس مین ہرگز نہوتین۔ بفحواے آیہ کریمہ۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ آپ نہایت رقیق القلب وخائف باللہ تھے۔ اکثر نماز وغیرہ مین جہان آیۃ عذاب آجاتی۔ آپ کو غشی سی طاری ہوجاتی۔ آپ کو گوشہ نشینی وعزلت گزینی نہایت پسند تھی۔ آپ ہمیشہ اپنی عمر گرانمایہ کو یا تو درس وتدریس یا مطالعہ کتب یا ہدایت وتلقین وارشاد الضالین یا اوراد ووظائف واداے نوافل مین بسر کرتے۔ اور کبھی امرا ورؤسا وحکام کی ملاقات کو نہین جاتے۔ ہان اعزہ واقربا کے یہان بتقریب تہنیت وتعزیت وعیادت البتہ قدم رنجہ ہوتے۔ اہل دول کی ملاقات سے نفور تام رکھتے۔ باوجود اس زاویہ نشینی کے ہماری مہربان گورنمنٹ نے محض براہ قدرشناسی وعزت افزائی ہم مسلمانون کے بتقریب جوبلی آپ کو شمس العلما کا خطاب دیا اور گھر بیٹھے آپ کو اس خطاب سے معزز کیا۔ اگرچہ آپ کو اس قسم کے خطابات وعزت دنیوی کی ہرگز خواہش نہ تھی۔ مگر پھر بھی بفحواے حدیث شریف لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس۔ آپ اس خطاب کے دل سے شکرگزار گورنمنٹ ہوے۔ جو ہم مسلمانون کا فطرتی ومذہبی شعار ہے۔ کائنا من کان۔ آپ جملہ علوم مروجہ مین ید طولیٰ رکھتے تھے۔ ادب عربی وفارسی کی نہایت عمدہ جانتے تھے۔ آپ کی تصانیف مین سے قسطاس البلاغہ وقصص البلاغ

وغیرہ شاہد عدل اسپر موجود ہین جسکا جی چاہے اُسکو دیکھ لے ۔ آپ جامع علوم معقول و منقول تھے ۔ آپ کے اوصاف مین ایک مثنوی جناب حضرت اخینا الاعظم اُستادی حکیم مولوی عبد الحمید مدظلہ العالی نے مقرظ علے قسطاس البلاغہ جو لکھی ہے اُسکے چند اشعار ہدیہ ناظرین کرتا ہون ۔ تاکہ میری صدق کلامی پر دال ہون ۔ **وھو ھذہ**

جناب ہمام محمد سعید
بگیتی بہر علم ضرب المثل
براہ تجرد یلے یکہ تاز
نہ زنگ کسوفی بآئینہ اش
بلندی میا ہی و پستی او
بفرمان او جملہ زیر نگین
ازو بر جحیل اشتہر بہا
بگیتی کسے نیست ہمتائے او
بلاغت بہ نیرو سے بازوش
بفکر بلندش ہزار آفرین

کہ بختش بود ہمچو نامش سعید
معقول منقول و علم ادب
خوشا صوفی صافی پاک باز
زہے فقر سرمایۂ ہر کمال
خجل ہوشیاری ز مستی او
سلیمان کہ از فیض انگشتری
وزو رہ بشم در لگد کو بہا
سخن از فیضش طراز نوی
لآل سخن را ترازو ازو
نزار دبا و چون ثنا سخن

زہی عالم و فاضل بے بدل
ندیدہ چو او دیدۂ روز و شب
فروزان ز نور خدا سینہ اش
زہے دولت سرمدی بیزوال
زمین در زمین علم دنیا و دین
زحل را اگند غیرت مشتری
بہر فن فروتر بود جائے او
زہے پایہ و دستگاہ قوی
بود خامہ اش صد نگار آفرین
چو او یوسف آمد زلیخا سخن

الٰخ یہ ایک بڑی مثنوی ہے ۔ اُسکے دیکھنے سے نزد علمی مادح و ممدوح ہر دو کا شمس فی کبد السماء ظاہر ہوتا ہے ۔ مین نے بخوف طوالت ترک کیا ۔ آپکی شادی مسماۃ صدر النساء مرحومہ بنت مولوی انور علی غفر اللہ لہ آروی سے ہوئی مگر افسوس کہ آپکے کوئی اولاد نہوئی ۔ آپنے اپنے برادر زادہ مولوی عبد الغفور مرحوم کو لیکر متبنےٰ کیا ۔ مگر افسوس کہ وہ بھی نوجوانی ہی خلد برین ہوے اُسکے بعد آپنے جناب مولوی ظفر امام صاحب سلمہ ہمشیرہ زادے کو اپنے اور جناب حافظ مولوی شاہ نذر الرحمن صاحب کو داماد ابن البنت مولانا محمد مرحوم کے ہین ۔ آپنے تعلیم و تادیب و تلقین علوم شریعت و طریقت کی دی ۔ وللہ الحمد کہ یہ دونون اسوقت یادگار حضرت مولانا موجود ہین ۔ اطال اللہ عمرہما ۔ ونفعنا لما یحبہ و یرضاہ آپ آخر عمر مین بوجہ لحوق عوارض چند در چند نہایت ضعیف و کمزور ہوگئے تھے آپنے نہتر برس کی عمر میں بتاریخ چوتھی شعبان ۱۳۰۴ھ تیرہ سو چار ہجری مطابق اکیس بیساکھ ۱۲۹۵ فصلی

موافق اکیس اپریل ۱۸۸۶ء بشوق وصال حق اس عنصر خاکی کو چھوڑا انا للہ وانا الیہ راجعون
آپ کی تاریخ وفات جناب اخی مولوی احمد کبیر صاحب مدظلہ پھلواروی نے تاریخ الکملا مین جو لکھی ہی۔ وہ یہ ہی۔

بس محمد سعید عالی طبع	بود دردار ہر علوم عمود	صرف و نحو و ادب اصول حدیث
فقہ و معقول در دلش کل بود	داشتے در نماز منزلتے	در قیام و رکوع و وقت سجود
ہمچو در لبش بود حسن اخلاقش	دل عالم بخلق خویش ربود	طلبش گشت چون بخواہش حق
بست رخت سفر بخلد کشود	دل خراشیدہ این عطارد گفت	رضی اللہ ربہ بود ود

حلیہ شریف آپ کا یہ ہی۔ قد میانہ رنگ گندم گون داغ جدری چہرہ انور پر بکثرت۔ داڑھی بہت خوبصورت اوسط درجہ کی۔ نہ بہت گھنی نہ ہلکی۔ بدن پر گوشت محلہ مغلپورہ مین آپ کے مکان کے نزدیک پورب جانب چچا آبائی جو ایک مقبرہ ہی۔ اُسمین آپ مدفون ہوئے۔ اب اس ذکر کو مین دعا پر ختم کرتا ہون اللھم اغفر لہ وارحمہ ونور مرقدہ وبرد مضجعہ واحشرہ فے زمرۃ العلماء الذین ھم ورثۃ الانبیاء فاکرم بھم وارثا وموروثا۔

جناب مولانا محمد حمید مرحوم

بن منشی واعظ علی مرحوم۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ شمس النسا مرحومہ بنت شیخ رستم علی مرحوم ہی۔ آپ کی پیدائش ۱۲۸۹ھ بارہ سو اڑتیس مین تخمینًا ہوئی ہی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے پائی۔ اور پھر متعدد علما سے آپ نے تحصیل علم کی جسکی تفصیل محرر سطور ہذا کو نہین ملی۔ پھر آپ نے اپنے برادر معظم جناب مولانا محمد سعید قدس سرہ سے بھی تلمیذ حاصل کی۔ آپ ازبسکہ ذہین و ذکی تھے اور فہم و فراست خداداد رکھتے تھے۔ مگر افسوس کہ آپ عمر بہت تھوڑی لیکر اس دار فانی مین تشریف لائے اسی تھوڑی عمر مین بہت کچھ آپنے قوت علمیہ حاصل کی اور بہت سی کتابین عربی و فارسی مین ادب و فلسفہ و شعر و سخن مین آپنے تصنیف کین۔ جو آپ کی یادگار موجود ہین۔ ازانجملہ تقریب النحو تصنیف آپ کی مطبوعہ مطبع خلیلی آرہ اسوقت فقیر کے پاس موجود ہی اگرچہ وہ فارسی زبان مین ہے۔ مگر اُسکے دیکھنے سے آپ کا تبحر علمی کالشمس فے نصف النہار ظاہر ہوتا ہی۔ یہ چھوٹا سا رسالہ نہایت قلیل و دل ہی گویا دریا کو کوزے مین بند کیا ہی۔ اسکو کافیہ زبان فارسی کہین تو بجا ہی

اور آپ ازبسکہ متقی و پرہیزگار و ذی مروت و فتوت و سخاوت و صاحب حیا و حلیم و سلیم تھے عین عنفوان جوانی مین جو کچھ آپ نے اوصاف حمیدہ و خصائل ستودہ دکھائے - اُس سے معلوم ہوتا تھا - کہ اگر آپ عمر پا دینگے تو وہ جوہر دکھاوینگے - کہ جو باعث فخر و عزت سلف و خلف آپکے خاندان کا ہوگا - لیکن واحسرتاہ کہ وہ سب آرزوئین دل کی دل ہی مین رہگئین - اور آپ اپنے والدین کے سامنے بتاریخ دہم رجب روز پنجشنبہ وقت عصر ۱۲۶۳ھ بارہ سو ترسٹھ ہجری مین چوبیس برس چند ماہ کی عمر پاکر اس دنیاے دنیہ کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوے انا للہ وانا الیہ راجعون - آپ کی شادی ساتھ مسماۃ زہرا بنت جناب مولوی محمد فرید مرحوم پھلواروی کے ہوئی - آپ کے ایک بیٹا مولوی عبدالغفور مرحوم تھے جنھون نے عین شباب مین اٹھارہ انیس برس کی عمر مین بتاریخ بست و پنجم صفر روز شنبہ وقت ظہر ۱۲۷۸ھ بارہ سو اٹھتر ہجری مین لاولد جان شیرین بجان آفرین سپرد کی - انا للہ وانا الیہ راجعون اور دو بیٹیان آپکے ہوئین مسماۃ منیبۃ النسا سلمہا اللہ تعالی زوجہ میر تجمل حسین مرحوم ساکن کھرہیا ضلع پٹنہ و مسماۃ حفیظۃ النسا سلمہا زوجہ مولوی واعظ الدین صاحب سلمہ ساکن نگرنہسہ بیے دونون صاحب اولاد ہین - اُنکی تفصیل آگے اُنکے نامون کے ساتھ آویگی -

تاریخ انتقال جناب مولانا محمد حمید مرحوم منقول از قرطاس البلاغہ

آہ فخر خاندان چشم و چراغ دودمان
آنکہ در باغ جہان بود ست نخل خوش رطب

سالک نہج طریقت بر شریعت مستقیم
گوہر بحر خرد گنجینۂ علم و ادب

بود محمود خلائق داشت خلق احمدی
نام او آمد محمد شد حمید او را لقب

رفت در عہد جوانی سوے جنات النعیم
بسکہ آن زیبا جوان میداشت شوق وصل رب

گفت حسرت تا سال و ماہ و روز تاریخ وفات
واے یوم پنجشنبہ دہم از شہر رجب

۱۲۶۳ھ

وللہ

مرا بود است یک زیبا برادر
گزین دار فنا رخت سفر بست

نوشتم سال فوتش از سر آہ
فلک بازوے من در داکہ بشکست

۱۲۶۳ھ

تاریخ انتقال مولوی عبدالغفور مرحوم ملقب بہ محمد امین غفراللہ لہ

چون رفت ازجہان عبدالغفور رم	بمرقدش سرنہادافسوس افسوس
قلم سالش رقم زد با دل چاک	اجل فرصت ندادافسوس افسوس

۱۲۷۸ م

ولہ

دردا کہ نور دین محمد امین گذشت	درعالم شباب زدنیاے پرفساد
حسرت چو سال رحلت او خواستم زدل	درخون تپیدہ گفت کہ داخل بخلد باد

۱۲۷۸ م

ولہ فقرہ - برخوردار ماکجا -

۱۲۷۸ ھ

مسماۃ ملیحۃ النسا مرحومہ

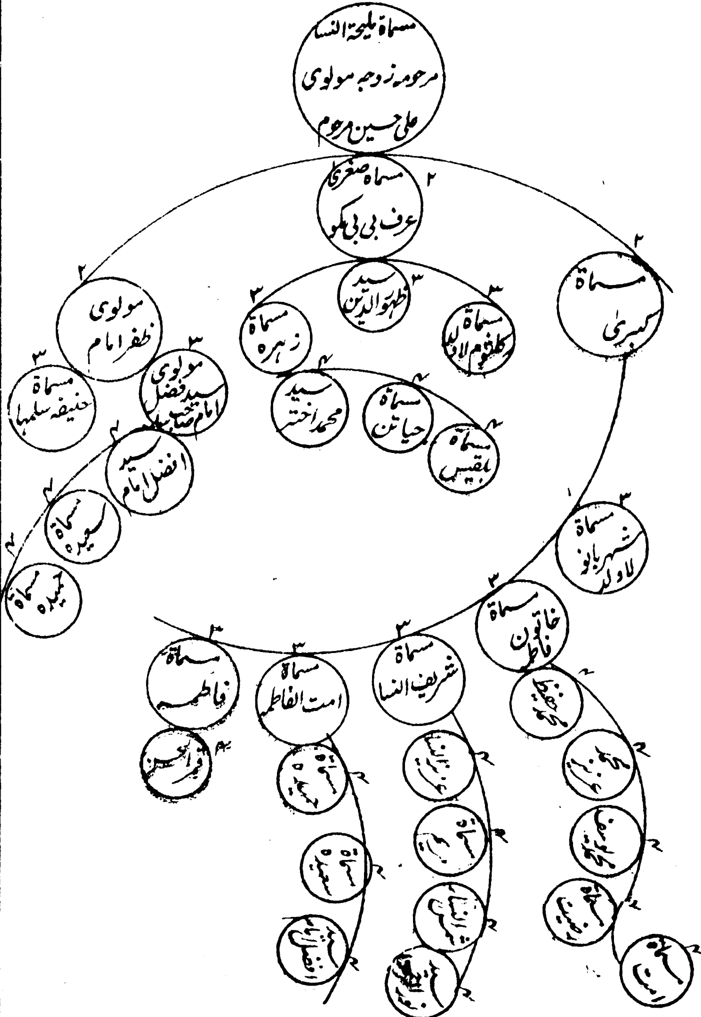
زوجۂ مولوی علی حسین مرحوم ساکن محلہ مغلپورہ شہر پٹنہ عظیم آباد بنت منشی واعظ علی مرحوم۔ آپکی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ شمس النسا مرحومہ بنت شیخ رستم علی مرحوم۔ آپکی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہوا مسماۃ کبرے زوجۂ میر قاسم شیر مرحوم موسم پوری۔ دختر دوئم مسماۃ فاطمہ صغرے عرف مکو زوجۂ میر حبیب الرحمٰن پسر مولوی اظہر علی مرحوم ساکن محلہ لودیکٹرہ پسر مولوی ظفر امام سلمہ اللہ تعالے آپ تخمیناً ستر برس کی عمر سے تجاوز کرکے بتاریخ اٹھائیسوین شعبان ۱۳۱۲ھ تیرہ سو چودہ ہجری روز شنبہ کو اس قفس عنصری کو چھوڑ کر داخل خلد برین ہوئین۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ٥ اللھم اغفرلھا وارحمھا۔

تفصیل آپکے احفاد کی یہ ہے

مسماۃ کبرے زوجۂ میر محمد قاسم شیر مرحوم کو پانچ بیٹیاں ہوئین۔ اول مسماۃ شہر بانو زوجۂ میر ابوالحسن مرحوم ساکن گیلانی۔ دوئم مسماۃ خاتون فاطمہ زوجۂ میر شمس الضحےٰ مرحوم بن حافظ نصیرالحق اون کے پانچ اولاد ہوئین۔ محمد یوسف۔ محمد عزیز۔ محمد حفیظ۔ مسماۃ رضیت و مسماۃ امت۔ سیوم مسماۃ شریف النسا زوجۂ مولوی سید حافظ نذر الرحمٰن صاحب سلمہ ان کے چار اولاد ہیں مولوی سید نور الرحمٰن و مسماۃ شمس النسا عرف قمر النسا۔ مسماۃ مریم و مسماۃ عزیز النسا۔ چہارم مسماۃ امت الفاطمہ زوجۂ مولوی سید فضل امام صاحب بن مولوی سید ظفر امام صاحب اون کے تین اولاد ہین سید افضل امام و مسماۃ سعیدہ و مسماۃ حمیدہ و پنجم مسماۃ فاطمہ زوجۂ بدر الحسن ساکن مظفرپور اون کے ایک اولاد ہوئی سید قمر الحسن۔ دختر دوئم مسماۃ ملیحہ مرحومہ کی مسماۃ فاطمہ صغرے عرف بی بی مکو مرحومہ زوجۂ سید حبیب الرحمٰن صاحب بن مولوی اظہر علی مرحوم ساکن محلہ لودیکٹرہ متصلات شہر پٹنہ اون کے تین اولاد ہوئی۔ اول مسماۃ کلثوم زوجۂ سید وصی امام صاحب ساکن تلہاڑا لاولد رخصت ہوئین۔ دوئم مسماۃ زہرہ مرحومہ زوجۂ سید محمد حنیف صاحب نواسۂ میر شمس الہدے مرحوم۔ اون کے تین اولاد ہوئین مسماۃ بلقیس مسماۃ حیاتن و سید محمد اختر۔

سیوم سید ظہور الدین صاحب جنکی مسماۃ حنیفہ دختر سید ظفر امام صاحب سے شادی ہوئی۔

نقشہ آپکی اولاد و احفاد کا حسب ذیل ہے

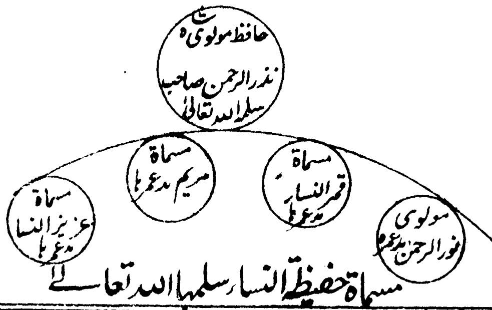


جناب حافظ مولوی نذر الرحمٰن صاحب سلمہٗ

ابن سید تجمل حسین مرحوم بن سید تفضل حسین مرحوم ساکن موضع کھر بھیا ضلع پٹنہ بن سید منیر علی بن سید غلام صمدانی بن سید غلام مخدوم بن سید محمد معشوق بن سید غریب محمد عرف چھجا بن سید عبدالشکور بن سید عبدالغفور بن سید عبدالفتاح بن میران سید بڑے بن مولنا حسام الدین بن مولنا سید نظام الدین آپکی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ منیبۃ النساء بنت مولنا محمد حمید مرحوم ہے - آپنے حافظ عالم علی صاحب ساکن محلہ لودیکٹرہ سے حفظ قرآن شریف کیا اور تجوید جناب قاری مولنا عبدالرحمٰن علیہ الرحمۃ پانی پتی سے حاصل کی اور سند علم تجوید واحادیث کی بھی قاری صاحب ممدوح سے لی - اور باقی تحصیل کتب درسی اور اکتساب شریعت و طریقت وتعلیم وتادیب وتلقین اپنے نانا جناب مولنا محمد سعید قدس سرہٗ سے پایا اور حاصل کیا - ازیوم بدو شعور تا یوم وفات حضرت ممدوح حاضر باش وخدمتگزار جناب موصوف کے رہے فوجداً واحیاناً آپنے کچھہ تھوڑا اور علماء کی خدمت مین بھی اقتباس علمی کیا ہے - چنانچہ جناب مولوی حکیم علی حیدر صاحب فرنگی محلی سے مشکوٰۃ شریف وغیرہ پڑھی - اور جناب مولوی محمد کمال صاحب سے بخاری شریف اور تفسیر بیضاوی اور جناب مولنا شاہ فضل الرحمٰن رح گنج مرادآبادی سے سند حدیث کی لی - پھر جب آپ ۱۳۱۳ھ ہجری مین واسطے حج کے مکہ معظمہ گئے وہان بہت علماء سے آپ نے سند حدیث کی لی - اور ارباب طریقت سے بھی فیض حاصل کیا - ازانجملہ شیخ الشیوخ مصطفیٰ بن محمد عفیفی شافعی ومحمد سعید بن عبدالرحمٰن مدنی واحمد ابوالخیر ابن المرحوم شیخ سلیمان جمال مکی - وشیخ صالح بن عبداللہ مکی مالکی الذہب عباسی نسباً - سناری مسکناً - ثم المکی نزیلاً وشیخ محمد علی بن سید طاہر وتری حسینی حنفی مدنی وشیخ احمد بن محمد حضراوی المکی شافعی مذہباً شاذلی طریقۃً وشیخ عبدالرحمٰن وشیخ محمد ابن خضیر الدمیاطی شافعی وغیرہم ہین - اور آپ کو اپنے نانا مولنا محمد سعید مرحوم سے خلافت واجازت بیعت ہدایت وارشاد بھی حاصل ہے - آپ ماشاءاللہ معقول ومنقول وفقہ وحدیث ہر ایک مین مہارت تام رکھتے ہین - اشعار وقصائد عربی وفارسی واردو تینون زبانون مین بہت عمدہ فرماتے ہین - چنانچہ آپکی تصنیفات مین سے ایک دیوان ہے جسکا نام

مرشد شہیدی رحمۃ اللہ علیہ نسب نامہ آپ کا حضرت امام موسیٰ رضا اور ان سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا ہے

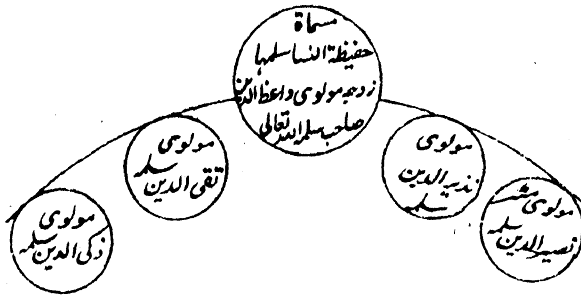
نظم دلفریب ہے شایقین اوسکو ملاحظہ فرمالین۔ صاحب مروت وسخاوت وخلق عظیم ہین۔ آپ اپنے خاندان کے خلف الرشید ہین اطال اللہ عمرہٗ فی طاعتہ ۔ آپکی شادی مسماة شریفۃ النسار بنت سید قاسم شیر مرحوم سے ہوئی۔ آپکے ایک بیٹا اور تین بیٹیان اسوقت تک ہوئی ہین۔ فرزند اکبر مولوی مسمیٰ نور الرحمن مدعمرہٗ فی ابتغار مرضات ربہ۔ اور انکا نام تاریخی سید فیوض الرحمن ۱۳۰۰ھ ہے جو اسوقت نوجوان نہایت نیک بخت وسعید یادگار سلف ہین علوم مشرقی ومغربی یعنی عربی و انگریزی دونون کے اکتساب مین نطاق ہمت برکمر چست بستہ شب وروز مصروف ہین اللهم ارزقہ علما نافعًا وفہمًا کاملاً ومسماة قمر النسار ومسماة مریم ومسماة عزیز النسار یے تینون صبیہ گان اس وقت خردسالہ ہین مدا عمارہن



مسماة حفیظ النسار سلمہا اللہ تعالے

بنت جناب مولنٰنا محمد حمید مرحوم۔ آپکی والدہ ماجدہ کا نام مسماة زہرار بنت مولوی محمد فرید مرحوم پھلواری ہے۔ آپکا ازدواج جناب مولوی واعظ الدین صاحب سلمہ اللہ تعالے نگرنہسوی سے ہوا۔ وہ ابن مولوی تصدق حسین مرحوم ابن مولنٰنا قاضی عبید اللہ مرحوم المتوفے ۱۲۶۸ھ ہجری ابن مولنٰنا غلام بدر ابن مولنٰنا سلیم اللہ رح المتوفے ۱۲۲۳ھ ہجری ابن مولنٰنا علیم اللہ انصاری ابی دردائی۔ آپکے چار بیٹے ہوئے جو اسوقت ماشار اللہ چشم بد دور زندہ وصاحب کمال ہین طال اعمارہم فی ابتغار مرضات ربہم۔ اول مولوی منشی نصیر الدین حسین سلمہ اللہ تعالے آپکو استعداد عربی وفارسی بہت عمدہ ہے آپ بعد فراغت تحصیل علوم مشرقی اکتساب علوم مغربی مین مصروف ہوئے یہانتک کہ

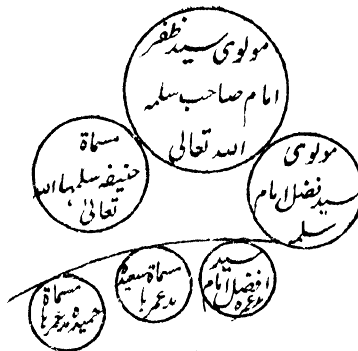
آپ ولایت لندن تشریف لیگئے اور وہان علوم انگریزی مین کمال حاصل کیا اور بیرسٹرایٹ لا کا امتحان پاس کیا۔ اور وہان سے تشریف لاکر اسی منصب پر اسوقت تک آپ کامیاب و فائز المرام ہین اللھم ارزقہ رزقاً حسنًا۔ فرزند دویم مولوی تقی الدین حسین سلمہ اللہ تعالےٰ۔ فرزند سیوم مولوی نذیرالدین حسین سلمہ اللہ تعالےٰ انھون نے اپنے علوم آبائی مین فراغ حاصل کیا۔ اسکے بعد آپ دہلی تشریف لیگئے اور وہان خدمت مین جناب شیخ المحدثین شمس العلما رمولنا سید محمد نذیرحسین صاحب دامت شموس انوارہ علی رؤس الثقلین کی چندسال حاضر رہکر علم حدیث علےٰ وجہ الکمال حاصل کیا اور سند حدیث کی لی۔ آپ عالم باعمل صوفی صافی ہین شریعت و طریقت دونون سے آپ کو الفت و محبت ہے اور ہر دو کے سالک جزاہ اللہ عنا وعن سائرالمسلمین خیرا۔ وچہارم مولوی ذکی الدین وفقہ اللہ لما یحبہ ویرضاہ۔



مولوی ظفر امام صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

ابن مولوی علی حسین مرحوم آپکی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ بلیحن مرحومہ بنت منشی واعظ علی مرحوم ساکن محلہ مغلپورہ منمحلات شہر پٹنہ۔ آپنے کل درسی کتابین جناب مولنا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین اور بخاری شریف و دیگر کتب صحاح ستہ بھی آپنے جناب مولنا سے پڑھین اور آپکی کل تعلیم و تلقین جناب مولنا ہی سے ہوئی۔ کیونکہ آپکے والد ماجد مولوی علی حسین صاحب نے آپکو طفولیت کی حالت مین چھوڑکر سفر آخرت کا کیا۔ آپ نہایت کریم الاخلاق عمیم الاشفاق نیک طبیعت ہین۔ آپکو شعر وسخن کا بھی مذاق بہت اچھا ہے آپکے اشعار نہایت پاکیزہ وصاف و شستہ ہوتے ہین۔ قسطاس البلاغہ مین جو آپکی تقریظ لکھی ہے

وہ ہمارے بیان کی تصدیق کرتی ہے - آپکی شادی ساتھ مسماۃ رحمن بنت حاجی سید محمد حسین مرحوم کاکوری سے ہوئی اور ان کی والدہ کا نام مسماۃ بی بی رجب النسا ہے جو بنت جناب قاضی اسد علی مرحوم دولتپوری کی ہین - نسبنامہ قاضی صاحب مرحوم کا انشاء اللہ تعالے فصل پنجم مین آویگا - آپکے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہوئی - مولوی سید فضل امام سلمہ اللہ تعالے جو اسوقت بفضل تعالے علوم عربیہ و فارسیہ سے بخوبی ماہر ہین - اور بیٹی مسماۃ حنیفہ سلمہا اللہ تعالے -



فصل پنجم

در نسبنامہ بعض قرابت قریبہ مسود اوراق ہذا **نسبنامہ** مسماۃ نصرت مرحومہ زوجۂ جناب حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہٗ یعنی اُم الام فقیر مؤلف و مسماۃ جمیلۃ النساء مرحومہ زوجہ مؤلف عفی عنہما

نمبر ۱	مسماۃ بی بی نصرت مرحومہ	نمبر ۹	حضرت مولنا سید محمد خطاب مرحوم بخاری ثم دیوروی
نمبر ۲	شاہ غلام مجتبیٰ مرحوم دیوروی	نمبر ۱۰	مولنا سید حاجی خیر الدین مرحوم
نمبر ۳	شاہ غلام اشرف مرحوم	نمبر ۱۱	سید علی اصغر مرحوم
نمبر ۴	شاہ امام الدین مرحوم	نمبر ۱۲	سید علی اکبر مرحوم
نمبر ۵	شاہ تاج الدین مرحوم	نمبر ۱۳	سید اسمٰعیل مرحوم
نمبر ۶	مولنا شاہ نصر اللہ مرحوم	نمبر ۱۴	سید اسحاق مرحوم
نمبر ۷	مولنا شاہ عبد الحمید مرحوم	نمبر ۱۵	سید سعدی مرحوم
نمبر ۸	حضرت مولنا شاہ محمد باز قدس سرہٗ دیوروی ثم الہ آبادی پوری	نمبر ۱۶	سید یعقوب مرحوم

نمبر۱۷	سید محمد مرحوم	نمبر۲۶	سید کمال الدین کرمانی مرحوم
نمبر۱۸	سید محمود مرحوم	نمبر۲۷	سید احمد مرحوم
نمبر۱۹	سید مسعود مرحوم	نمبر۲۸	سید علی رحمتہ اللہ علیہ
نمبر۲۰	سید احمد لاہوری مرحوم	نمبر۲۹	حضرت امام جعفر صادق رض
نمبر۲۱	سید خدا بخش مرحوم	نمبر۳۰	حضرت امام باقر رض
نمبر۲۲	سید جلال مرحوم	نمبر۳۱	حضرت امام علی زین العابدین رض
نمبر۲۳	سید یوسف مرحوم	نمبر۳۲	حضرت امام حسین شہید رض
نمبر۲۴	سید ملا ابراہیم مرحوم	نمبر۳۳	حضرت علے کرم اللہ وجہہ رض
نمبر۲۵	سید عبد اللہ مرحوم		

چونکہ یہ نسبنامہ مسماۃ بی بی نصرت مرحومہ سے لیکر مولٰنا شاہ باز قدس سرہ تک برادر مکرم شیخ اکرام حسین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ دیوروی ابن حضرت شاہ حبیب الحسنین مرحوم سے ملا۔ اور جناب مولٰنا قدس سرہ سے لیکر حضرت علے کرم اللہ وجہہ تک بہارستان شعور سے نقل کیا ہے جو یکے از تصنیفات جناب مولانا محمد صفی شاہ شہبازی عرف محمد شعور متوطن محلہ ملا چک شہر بھاگلپور متخلص بہ شہباز خلف جناب مولانا سید محمد طاہر شہبازی قدس سرہ سے ہے۔ یہ کتاب مطبع مجمع العلوم واقع شہر لکھنؤ محلہ پاٹا نالہ متصل امام باڑہ آغا باقر مرحوم مین چھپی ہے جس کو شک ہو وہان سے دیکھ لے۔ سالہاے دراز کی سعی و کوشش و جد و جہد بلیغ کے بعد یہ نسبنامہ ہاتھ لگا ہے مرچند وجد لیکن مین نے اس کے ملجانے پر بھی اپنی کوشش کو ناتمام سمجھا اور جناب سید فضل الکریم صاحب سورج گڈھی کو تکلیف اس امر کی دی کہ بھاگلپور جا کر جناب مولانا محمد اشرف صاحب دام فیوضہ سے جو اسوقت وہان سجادہ نشین ہین ملاقات کرین اور نسبنامہ اور سوانح

*

عسری جناب مولانا شاہ باز محمد قدس سرہٗ کی حاصل کرکے میرے
پاس بھیجدین۔ چنانچہ سید صاحب موصوف نے براہ وفور کرم
وعنایت اس عرضداشت کو قبول فرمایا اور بھاگلپور تشریف لے
گئے اور سجادہ نشین صاحب سے ملاقات کرکے گوہر مطلوب
حاصل کیا اور بذریعہ اپنے خط مورخہ تیسوین ربیع الثانی
سنہ ۱۲۱۸ ہجری ڈاک پر میرے پاس بھیجدیا جسمین سے نسبنامہ
کو بوجہ تکرار مین ترک کرتا ہون اور سوانح کو بعد حذف قلیل بجنسہ
نقل کرتا ہون وھو ھذا۔

سوانح حضرت مولانا شاہباز محمد قدس سرہٗ

جناب مولانا قدس سرہٗ کے آباؤ اجداد کا مولد وموطن بخارا
ہے آپ کے والد ماجد حضرت مولانا خطاب قدس سرہٗ
بعد فراغ حج خانۂ کعبہ وزیارت مدینۂ منورہ اپنے اہل
کے ساتھہ بمقام دیورہ تشریف لائے۔ اوس وقت
دیورہ مین سادات عظام عالی خاندان رہتے تھے۔ آپ
بمکان سید شاہ محمد قدس سرہٗ قیام پذیر ہوے اوس
وقت حضرت محی السنہ ماحی البدعہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس
سرہ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک مین تھے۔ پیدائش
آپ کی سنہ ۹۵۶ نوسو چھپن ہجری مین بعہد سلطنت ہمایون بادشاہ
بمقام دیورہ ہوئی اور تیس برس کی عمر تک آپ دیورہ مین
مقیم رہے۔ بعد اوس کے آپ بھاگلپور تشریف لے گئے اور وہان
کی سکونت اختیار کی جو اب مشہور بہ محلہ ملاچک ہے آپ نے مدۃ العمر

باتباع سنت نبویہ و درس و تدریس علوم ظاہریہ و ہدایت و ارشاد امور باطنیہ بسر کیا۔ صدہا طالب آپ کے فیض صحبت سے درجہ اعلیٰ کو پہونچے۔ اور اولیاے کاملین سے ہوے۔ مرشد آپکے حاجی الحرمین الشریفین آل سید کونین حضرت میر لیس سامانی المولد بہاری المرقد ہین۔ وصال حضرت محی السنہ قدس سرہ شانزدہم صفر ۱۱۵۰ھ ایکہزار یکصد پچاس ہجری روز پنجشنبہ کو بعد فراغ درس نسخہ مشکوٰۃ المصابیح کے ہوا تاریخ وصال آپ کی لفظ (غنی) اور (ستون دین افتاد) سے ظاہر ہی۔ اسوقت سجادہ نشین آپکے جناب مولانا سید شاہ محمد اشرف عالم صاحب دام فیضہ رونق افروز ہین۔ ابن حضرت مولانا محمد عابد عرف شاہ نور تقی بن حضرت مولانا محمد صفی بن حضرت مولانا محمد موحد بن حضرت مولانا محمد عابد بن حضرت مولانا محمد عاصم بن حضرت مولانا محمد صفی سیالکوٹی بن حضرت محی السنہ مولانا شاہباز محمد قدس سرہ دیوروی ثم بھاگلپوری۔ انتہیٰ آپ کی اول شادی مسماۃ سلیم خاتون بنت حضرت شاہ عبد العلی بن حضرت شاہ محمد بن حضرت شاہ نجم اسد دیوروی سے ہوئی یہ نسبنامہ پورا فصل چہارم مین بیان ہو چکا ہی وہان ملاحظہ فرمائیے۔ اس محل سے آپ کے حضرت مولانا شاہ عبد الحمید و مسماۃ بی بی رابعہ زوجہ مولانا شاہ ابو البرکات قدس سرہ پیدا ہوئے جنکی اولاد اسوقت دیورہ و محلہ مومنیہ مین موجود ہی۔ پھر بعد وفات زوجہ اولی کے آپ بھاگلپور تشریف لیگئے اور وہان دوسری شادی آپ نے کی۔ اس محل ثانیہ کے نام و خاندان سے راقم سطور رہ عفی عنہ کو اطلاع نہوئی مگر اسقدر ضرور معلوم ہی۔ کہ وہ بھی آپ کی برادری و سادات کرام مین سے تھین پس اس محل ثانیہ سے آپکے دو صاحبزادے ہوے۔ خلف اکبر مولانا عبد السلام رح خلف دوم مولانا محمد صفی سیالکوٹی رح جنکی اولاد اسوقت محلہ ملا چک بھاگلپور مین آباد ہین۔

نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا یہ ہے۔

حضرت مولانا
شاہباز محمد قدس سرہ
دیوروی ثم بھاگلپوری

- ۲ مولانا محمد صفی سیالکوٹی رح ثم بھاگلپوری از محل ثانیہ
- ۳ مولانا محمد عاصم رح
- ۴ مولانا محمد عابد رح
- ۵ مولانا محمد موحد رح
- ۶ مولانا محمد صفی رح
- ۷ مولانا محمد طاہر رح
- ۷ مولانا محمد عابد رح عرف شاہ نوری
- مولوی محمد صفی عرف محمد شعور مصنف شعور بہارستان دام فیضہ
- مولانا محمد اشرف عالم دام فیضہ سجادہ نشین

- ۲ مولانا عبد السلام رح از محل ثانیہ

- ۲ بی بی رابعہ زوجہ مولانا ابو البرکات محمد فایض ننموہیوی
- ۳ مولانا ابو تراب محمد منور
- ۴ مولانا ابو الخیر محمد انور
- ۵ مولانا محمد عزیز
- ۶ مسماۃ بی بی شکرن مرحومہ
- ۷ مسماۃ بی بی زہرن مرحومہ
- ۸ مولانا فرحت حسین قدس سرہ
- ۹ عبد الرحیم عفی عنہ مؤلف
- نور الہدی سلمہ
- عبد الفتاح سلمہ
- ۶ شاہ محمد معز
- ۷ شاہ محمد حسین رح
- ۸ مسماۃ محمودہ مرحومہ
- ۹ عبد الرحیم عفی عنہ مؤلف
- نور الہدی سلمہ
- عبد الفتاح سلمہ
- ۹ بی بی نصیرن مرحومہ
- ۹ بی بی عصمت لاولد
- ۹ مسماۃ محمودہ
- ۱۰ عبد الرحیم عفی عنہ مؤلف
- ۱۱ نور الہدی سلمہ
- ۱۱ عبد الفتاح سلمہ

- ۲ شاہ عبد الحمید رح دیوروی از محل اولی
- ۳ شاہ نصر اللہ رح
- ۴ شاہ تاج الدین
- ۵ شاہ امام الدین
- ۶ شاہ قطب الدین
- ۶ شاہ غلام اشرف
- ۷ شاہ غلام غوث
- ۷ غلام مرتضی
- ۷ شاہ غلام مجتبی
- ۸ شاہ حبیب الحمید
- ۹ مسماۃ جمیلہ زوجہ عبد الرحیم مؤلف
- ۱۰ عبد الفتاح سلمہ
- نور الہدی سلمہ
- ۸ شاہ خیرات علی
- ۹ محمد عبد الحمید
- ۱۰ مسماۃ رحیمہ
- ۱۱ الطاف حسین سلمہ
- ۱۲ ابو الخیر مدعو

جناب مولٰنا شاہ نصر اللہ و شاہ تاج الدین رحمۃ اللہ علیہما

یئن اوپر فصل چہارم مین بضمن سوانح حضرت میر معز الدین کے لکھ آیا ہون کہ اول آپ ہی کا قدم مبارک زمانہ تغلق شاہی مین اس موضع دیورہ مین رونق افروز ہوا اور یہ موضع اُسی وقت سے اس خاندان کی ملکیت و تصرف مین چلا آتا رہا مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہر بادشاہ کے عہد مین تجدید فرمان ہوتی رہی چنانچہ ازانجلہ چھ قطعہ فرامین مجھکو اپنے برادر مکرم مولوی شاہ اکرام حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے ملے ہین اور باقی سب تلف ہوے وہ اسپر شاہد ہین کہ تجدید فرمان ہر فرمانروا کے عہد مین ہوتی رہی ہی چونکہ وہ سب متحد المعنیٰ ہین لہذا مین اسجگہ صرف دو کا ذکر کرتا ہون وقس البواقی علیہا میرے پاس جو فرامین موجود ہین اُنمین سب سے اول وہ فرمان ہی جو محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہند نور اللہ مرقدہ کا عطا کیا ہوا ہی اسکا یہ مضمون ہی کہ موازی دوسو بیگھہ اراضی موضع اختیار پور دیورہ واسطے خرچ حضرت شاہ نصر اللہ و حضرت شاہ تاج الدین جو فرزندان حضرت مولٰنا شاہ عبد الحمید اور وہ فرزند حضرت مولانا حقائق آگاہ شاہ محمد باز قدس سرہ کے ہین دیا گیا تا وہ لوگ بفراغ خاطر عبادت مین حضرت معبود حقیقی کے مشغول و مصروف رہکر دعاے پائداری دولت کرتے رہین مرقومہ ۷ جمادی الثانی ۱۰۸۷؁ھ ایکہزار اٹھتر ہجری اور اسی مضمون کا ایک دوسرا فرمان ہی جو بنام حضرت شاہ شیخ امام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہی اور وہ طرف سے حضرت شاہ محمد شاہ بادشاہ تغمدہ اللہ و جعل الجنۃ مثواہ کا عطا کیا ہوا ہی لیکن افسوس کہ اُسپر ان فرامین سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ لوگ اولاد سے حضرت مولٰنا محمد باز قدس سرہ کے ہین اور یہ کہ وہ اولاد سے حضرت امام حسین شہید علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسکا ثبوت جیسا کہ مین اوپر بیان کرچکا ہون مجھکو بھاگلپور سے ملا پس اخیال فقیر مؤلف یہ ہی کہ اول خاندان جو دیورہ مین آیا وہ عباسی تھا اور بعدہٗ اُسکے مولٰنا خطاب رحمۃ اللہ علیہ بخارا سے تشریف لائے اور جناب حضرت شیخ شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر مین فروکش ہوے۔ اور مولٰنا خطاب کے صاحبزادے مولانا شاہ محمد باز رح کی شادی حضرت سلیم خاتون دختر جناب شیخ شاہ محمد رح سے ہوئی بعد اُسکے عباسی خاندان کے رکن رکین حضرت مولٰنا شاہ ابو البرکات محمد کاظم قدس سرہ محلہ نمو ہیہ شہر پٹنہ عظیم آباد مین آکر آباد ہوے۔ اور دیورہ مین حضرت مولٰنا شاہ عبد الحمید رح

سکونت پذیر رہے اور انھیں کی اولاد وہاں جاری ہوئی اور موضع اختیار پور دیورہ اسی خاندان کو شاہان دہلی کی طرف سے عطا و بحال ہوتا رہا پس اس جملہ تقریر کا خلاصہ ولب لباب یہ ہے کہ جناب حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ عباسی تھے اور انکی اہلیہ جناب حضرت بی بی نصرت صاحبہ غفر اللہ لہا سید حسینی تھیں واللہ اعلم بالصواب -

شاہ غلام محمد مجتبےٰ مرحوم

ابن شاہ غلام اشرف مرحوم دیوروی - آپکے صرف دو بیٹیاں ہوئیں مسماۃ بی بی عصمت مرحومہ زوجہ شاہ اسعدالدین بن شاہ غلام غوث انھوں نے لاولد انتقال کیا مسماۃ بی بی نصرت مرحومہ زوجہ حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نوسہ انکی اولاد کا ذکر فصول سابق میں مکرر ہو چکا ہے وہاں ملاحظہ فرمائیے -

شاہ غلام غوث مرحوم

بن حضرت شاہ غلام اشرف مرحوم دیوروی - آپکے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی شاہ اسعدالدین زوج مسماۃ عصمت مرحومہ لاولد غلام الامین لاولد شاہ حبیب الحسنین شاہ تفضل حسین شاہ احمد حسین مسماۃ قمرن زوجہ منشی رجب علی موضع کابر نقشہ آپکی اولاد و احفاد کا یہ ہے -

شاہ غلام غوث مرحوم

شاہ اسعدالدین لاولد زوج مسماۃ عصمت

غلام الامین لاولد

شاہ حبیب الحسنین

شاہ تفضل حسین

شاہ احمد حسین

مسماۃ قمرن زوجہ منشی رجب علی

وحید الحق عرف چھکوڑی سلمہ

عبدالسبحان عرف شبراتی

عبدالرحمن عرف جمالی سلمہ

مسماۃ رحیمن زوجہ سید آل نبی

امید علی سلمہ آبکلا

اولاد علی مرحوم آبکلا

اکرام حسین سلمہ لاولد

مسماۃ صبیرن سلمہا زوجہ محمد یوسف

مسماۃ نبیرن مرحومہ زوجہ سید وزیر الدین

مسماۃ جمیلۃ النساء مرحومہ زوجہ عبدالرحیم مؤلف

مسماۃ شریفن سلمہا

محمد ناصر سلمہ

عبدالفتاح مدعمرہ

نورالہدی مدعمرہ

شاہ حبیب الحسنین مرحوم

بن شاہ غلام غوث مرحوم - آپکے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئین - سید احمد حسین یہ ابتداے جوانی مین گھر سے نکل گئے - اور قریب بیس برس کے سیر و سیاحت مین ہندوستان کی صرف کیا - اُسکے بعد گھر کو آئے - ایک بنگالن عورت آپ کے نکاح مین تھی - اُس سے دو اولادین بھی آپ کے ہمراہ تھین - چند ماہ گھر مین قیام کرکے پھر آپ سفر کو نکلے معہ اس عورت اور بچون کے - بعد چھہ سات برس کے آپ تنہا گھر کو علیل ہوکر آئے - اور انتقال کیا - مسماۃ نبیرن مرحومہ انکی شادی ساتھ سید وزیرالدین مرحوم ساکن موضع درزی بگھہ کے ہوئی - جو چھہ سات کوس جانب جنوب شہر گھاٹی سے واقع ہے ضلع گیا مین - انکی چند اولادین ہوکر خرد سالہ رخصت ہوئین - صرف ایک محمد ناصر سلمہ اسوقت موجود ہین - مسماۃ صبیرن مدظلہا زوجہ سید محمد یوسف مرحوم ساکن موضع کابر ضلع گیا انکے پانچ بیٹیان ہوئین - مسماۃ عاشورن زوجہ سید عبدالنصیر مرحوم انکے دو بیٹیان ہوئین - مسماۃ زینبہ زوجہ سید محمد ناصر سلمہ بن سید وزیرالدین مرحوم مسماۃ لبیقن مرحومہ زوجہ سید عبدالخالق سلمہ و مسماۃ فطومن زوجہ سید عبدالرحمن سلمہ (انکے بھی دو بیٹیان ہوئین مسماۃ رحیمن و مسماۃ نعیمن سلمہا) و مسماۃ شریفن سلمہا - انکی شادی ساتھ شیخ عبدالحمید سلمہ ساکن قدیم موضع بانکے گنگہ منیر ساکن حال محلہ صادق پور پٹنہ بن شیخ خیرات علی مرحوم بن شیخ امجد علی مرحوم کے ہوئی شیخ عبدالحمید کی والدہ کا نام مسماۃ امۃ الرسول مرحومہ بنت مولوی انور علی مرحوم بن شیخ فیض اللہ مرحوم ساکن موضع پوناکسارا ضلع پٹنہ - انکے تین بیٹے اور دو بیٹیان اسوقت موجود ہین صدرالدین فخرالدین مسماۃ سلمیٰ سید احمد مسماۃ اسما - مسماۃ حفیظن زوجہ سید عبدالوحید سلمہ ساکن موضع کابر ضلع گیا - انکے ایک بیٹا اور دو بیٹیان ہین - واعظ الحق و مسماۃ زبیدن و مسماۃ وسیمن - و مسماۃ رسولن زوجہ سید محمد حیات سلمہ انکے اسوقت تک صرف ایک بیٹی ہوئی ہے - مسماۃ صفیہ چہارم شیخ اکرام حسین سلمہ بن شاہ حبیب الحسنین مرحوم یہ لاولد ہین - پنجم مسماۃ جمیلۃ النسا مرحومہ زوجہ عبدالرحیم عفی عنہ مؤلف انکی اولاد کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے -

۱ شاہ حبیب الحسنین مرحوم

۲ مسماۃ صبیرن مدظلہا
۲ شیخ اکرام حسین سلمہ
۲ مسماۃ نبیرن مرحومہ
۲ مسماۃ جمیلۃ النساء مرحومہ
۲ احمد حسین مرحوم لاولد
۳ محمد ناصر سلمہ
۳ عبد الفتاح
۳ نور الہدی

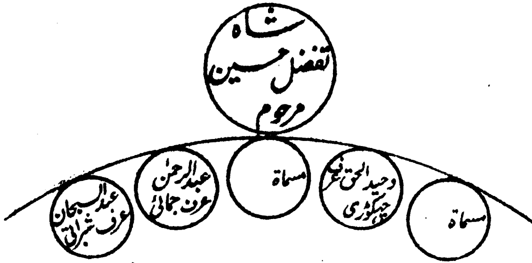
۳ مسماۃ شریفن سلمہا
۳ مسماۃ حفیظن سلمہا
۳ مسماۃ فطولن
۳ مسماۃ رسولن سلمہا
۳ مسماۃ عاشورن مرحومہ

مسماۃ صفیہ
۴ واعظ الحق
۴ صدر الدین سلمہ
۴ مسماۃ رحین زوجہ محمد قاسم
۴ مسماۃ رضیہ سلمہا زوجہ محمد ناصر
۴ مسماۃ زینبن
۴ فخر الدین سلمہ
۴ مسماۃ نعیمن
۴ مسماۃ لیقن مرحومہ زوجہ عبد الخالق
۴ مسماۃ وسیمن
۴ مسماۃ سلمی سلمہا
۴ سید احمد سلمہ
مسماۃ اسلمہ مدعمرہا

شاہ تفضل حسین مرحوم

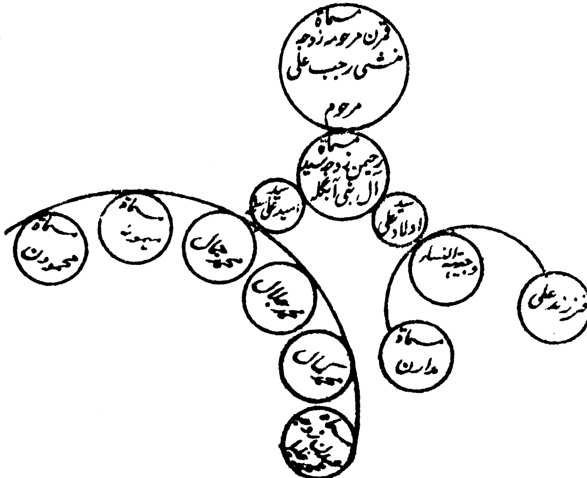
بن شاہ غلام غوث مرحوم ساکن موضع دیورہ آپکے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئین بیٹیون کا نام مین اسوقت سہو کرتا ہون بیٹون کے نام یہ ہین وحید الحق عرف جھکوڑی سلمہ عبد الرحمن عرف جاری سلمہ عبد السبحان عرف شبراتی سلمہ نقشہ یہ ہے۔

*



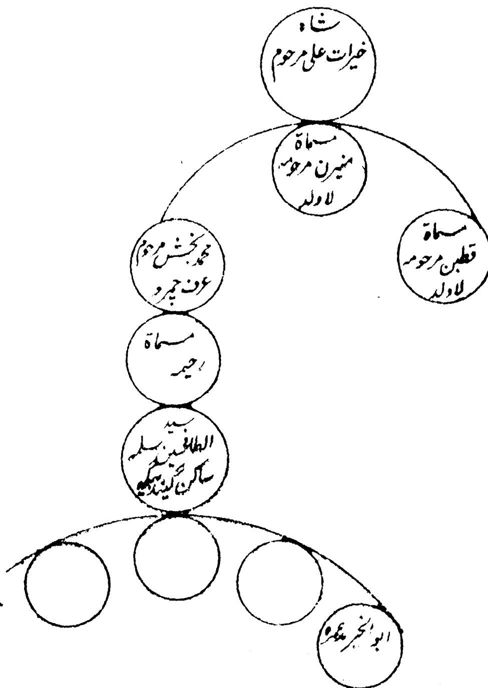
مسماة قمرن مرحومہ

زوجہ منشی رجب علی مرحوم ساکن موضع کا بڑا انکی کل اولاد پر مجھکو اطلاع نہین ہے - آپ کی صرف ایک دختر کو مین جانتا ہون - مسماة رحیمن زوجہ سید آل نبی مرحوم ساکن موضع آنگلہ ضلع گیا - انکے دو بیٹے ہوے - سید اولاد علی مرحوم و سید امید علی سلمہ - سید اولاد علی کے ایک بیٹا فرزند علی اور دو بیٹیان مسماة وجیہتہ النساء و مسماة مدارن و سید امید علی سلمہ کے تین بیٹے اور تین بیٹیان - محمد کمال محمد جمال محمد جلال مسماة عیدن زوجہ محمد خلیل ساکن موضع بنبھو ضلع گیا - و مسماة میمونہ و مسماة محمودن مدا عمارہم -



شاہ خیرات علی مرحوم

بن شاہ غلام مرتضیٰ مرحوم بن شاہ غلام اشرف مرحوم ساکن موضع دیورہ آپکے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہوئیں - محمد بخش شاہ مرحوم و مسماۃ منیرن مرحومہ لاولد و مسماۃ قطبن مرحومہ لاولد محمد بخش مرحوم کے صرف ایک بیٹی ہوئی مسماۃ رحیمہ - اُنکے صرف ایک بیٹا ہوا - سید الطاف حسین سلمہ اللہ تعالےٰ ساکن موضع گھنیہ بیگھہ جو ایک میل کے فاصلہ پر جانب جنوب موضع دیورہ سے واقع ہے نقشہ یہ ہے -



نسبنامہ مادری شمس العلماء مولوی عبدالرؤف مرحوم صادق پوری عظیم آبادی

نمبر۱	مولوی عبدالرؤف مرحوم	نمبر۱۸	مخدوم شاہ محمود عالم رح
نمبر۲	مسماۃ نجیبن مرحومہ بنت	نمبر۱۹	مخدوم شاہ احمد رح
نمبر۳	قاضی اسد علی مرحوم دولت پوری ضلع گیا	نمبر۲۰	مخدوم شاہ عبدالرحمن رح
نمبر۴	قاضی رحمت اللہ مرحوم عرف پیر علی مرحوم	نمبر۲۱	مخدوم شاہ عبدالواحد رح
نمبر۵	قاضی احمد اللہ مرحوم	نمبر۲۲	مخدوم شاہ عبدالرزاق رح
نمبر۶	قاضی سلام اللہ مرحوم	نمبر۲۳	مخدوم شاہ مسعود رح
نمبر۷	قاضی غیاث الدین مرحوم	نمبر۲۴	مخدوم شاہ علی اکبر رح
نمبر۸	صدر جہان مرحوم	نمبر۲۵	مخدوم شاہ علی اصغر رح
نمبر۹	شیخ میران مرحوم	نمبر۲۶	مخدوم شاہ عبدالفتاح رح
نمبر۱۰	شیخ بہلول مرحوم	نمبر۲۷	مخدوم شاہ ابواسحاق رح
نمبر۱۱	شیخ احمد مرحوم	نمبر۲۸	مخدوم سید شاہ ابراہیم ادہم رح
نمبر۱۲	شیخ [illegible] مرحوم	نمبر۲۹	سلطان ابراہیم بلخی رح
نمبر۱۳	شیخ بدیع الدین مرحوم	نمبر۳۰	مخدوم شاہ ابوناصر
نمبر۱۴	شیخ نجم الدین مرحوم	نمبر۳۱	حضرت شیخ عبداللہ رضی اللہ عنہ
نمبر۱۵	شیخ جمال الدین مرحوم	نمبر۳۲	حضرت امیر المومنین خلیفہ دوم عمر رض
نمبر۱۶	مولانا مخدوم شاہ شمس الدین الحقانی رح	نمبر۳۳	خطاب
نمبر۱۷	مخدوم شاہ محمد مرحوم	نمبر۳۴	نفیل





قاضی اسد علی مرحوم

ساکن موضع دولت پور مینا نوان پرگنہ اوگری ضلع گیا - آپ کی دو شادیان ہوئین - اول محل مسماۃ بی بی بصیرن صاحبہ دختر میر مقصود علی صاحب ساکن موضع لبنا ٹیکھولی صناع آرہ شاہ آباد - ان سے تین صبیگان پیدا ہوئین - مسماۃ بی بی لطیفن زوجہ قاضی تفضل حسین مرحوم ساکن موضع نتول ضلع گیا - مسماۃ بی بی فقیرن مرحومہ زوجہ شیخ محمد حسین مرحوم ساکن موضع امتھوا ضلع گیا ۔ مسماۃ بی بی شرفن مرحومہ زوجہ سید عبد العلی مرحوم ساکن موضع ہنجورہ ضلع گیا - یہ تینون لاولد اس دنیا سے رخصت ہوئین محل ثانیہ مسماۃ بی بی عصمت مرحومہ دختر شاہ یتیم اللہ مرحوم ساکن موضع سیوڈھا - انسے چھہ دختران اور ایک بیٹا پیدا ہوا - مسماۃ بی بی نجیبن مرحومہ زوجہ مولنا فرحت حسین قدس سرہ ساکن محلہ دیوان عظیم آباد پٹنہ یعنی والدہ شمس العلما مولوی عبد الرؤف مرحوم (دوم) مسماۃ بی بی جو مرحومہ زوجہ قاضی محمد سمیع مرحوم ساکن بخشی محلہ پٹنہ اونکے ایک بیٹا قاضی عبد الحمید مرحوم (سوم) مسماۃ بی بی زہرہ مرحومہ زوجہ شیخ احمد اللہ مرحوم بن شیخ برکت اللہ مرحوم ساکن محلہ لودیکٹرہ پٹنہ یہ لاولد رخصت ہوئین (چہارم) مسماۃ بی بی الفن مرحومہ زوجہ منشی محمد علی مرحوم ساکن موضع دولت پور مینا نوان مذکور یہ بھی لاولد رخصت ہوئین - (پنجم) بی بی رحین مرحومہ زوجہ شاہ محمد مبین مرحوم بن سید شاہ امداد حسین مرحوم ساکن موضع کاکو ضلع گیا انکے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئین شاہ عبد الرحمن شاہ لطف الرحمان شاہ غفور الرحمن مسماۃ رحمو زوجہ مولوی ظفر امام صاحب ساکن محلہ مغلپورہ پٹنہ مسماۃ فہمو زوجہ شاہ محمد جمیل صاحب کاکو مسماۃ سعیدہ (ششم) مسماۃ بطول فاطمہ زوجہ محمد ابو یوسف صاحب ساکن نتول ضلع گیا - انکے ایک بیٹی مسماۃ تمو زوجہ حافظ ابو یوسف صاحب ساکن فریدپور ضلع گیا - (ہفتم) جناب قاضی احمد بخش مرحوم انکے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہوا مسماۃ بی بی امۃ الفاطمہ زوجہ مولوی محمد حسن مرحوم بن مولوی گوہر علی مرحوم حاتم العصر ساکن موضع ڈیانوان ضلع پٹنہ مسماۃ بی بی رقیہ صاحبہ زوجہ سید عبد الحفیظ مرحوم بن عبید العلی مرحوم ساکن ہنجورہ ضلع گیا - مولوی قاضی فرزند احمد صاحب خان بہادر سلمہ اللہ تعالے

جسکا نقشہ حسب ذیل ہے -

جناب قاضی
اسد علی مرحوم ساکن
دولت پور بنیاوان
ضلع گیا

محل اولی
بی بی بصیرن مرحومہ
ساکن بہنایت کھوکی

محل ثانیہ
بی بی عصمت مرحومہ
بنت شاہ نسیم اللہ

بی بی شریفن
مرحومہ زوجہ سید
عبد العلی مرحوم لاولد

بی بی الفن
مرحومہ زوجہ منشی محمد علی
مرحوم دولتپور لاولد

بی بی جین مرحومہ
زوجہ شاہ مولوی محمد یسین
مرحوم کاکو

مسماۃ نثر مرحومہ
زوجہ شیخ احمد اللہ مرحوم
محلہ لودیکٹرہ لاولد

بی بی نقیرن
مرحومہ زوجہ شیخ
محمد حسین مرحوم
لاولد

بی بی بتول فاطمہ
زوجہ محمد ابو یوسف
نتول

بی بی فجو مرحومہ
زوجہ قاضی محمد سمعیل
مرحوم بخشی محلہ

قاضی عبد الحمید
مرحوم بخشی
محلہ

قاضی
عبد الوحید سلمہ
لودی کٹرہ

مسماۃ حسین مرحومہ
زوجہ مولانا فرحت حسین
مرحوم صادقپوری
پٹنہ

بی بی لطیفن مرحومہ
زوجہ قاضی تفضل حسین
مرحوم لاولد

قاضی احمد بخش
مرحوم

مسماۃ
سنجید در
طفلی مرد

مولوی
عبد الرؤف
مرحوم

مسماۃ
حسینہ

مسماۃ
سلمو زوجہ ابو
یوسف فرید

مسماۃ فہمو
زوجہ شاہ محمد
کاکو

مسماۃ
سنجیدہ
مرد سنجید

مسماۃ حمو
زوجہ مولوی ظفر امام
سغلپورہ

محمد الیاس
مرعمرہ

مولوی
فضل امام
سلمہ

سید افضل امام
سلمہ

غفور الرحمن

مسماۃ میمونہ
زوجہ محمد حسن کفیف
مرعمرہا

مولوی قاضی
فرزند احمد خان بہادر
سلمہ

بی بی استہ الفاطمہ
زوجہ مولوی محمد حسن
مرحوم ڈیانوان

لطف الرحمن
عرف بھگو

بی بی رقیہ حسنہ
زوجہ سید عبد الحفیظ
مرحوم ساکنہ پنجورہ
گیا

عبد الرحمن عرف
عبدو

محمد زکریا
سلمہ

قاضی انوار احمد
مرعمرہ

شیخ ولی الحق
سلمہ

محمد ایوب مرحوم
لاولد

بی بی زہرہ
زوجہ مولوی زبیر صاحب
ڈیانوان

علی حید عرف
محمد صدیق عالم
سلمہ

سید نور حیدر
عرف محمد محبوب عالم
سلمہ

مسماۃ بی بی شہرہ
زوجہ مولوی محمد موسیٰ
صاحب ڈیانوان

بی بی شمس زہرہ
مولوی نصیر الحق صاحب
ڈیانوان

مسماۃ بی بی شریفن مرحومہ مغفورہ

زوجہ سید عبد العلی مرحوم ساکن پنچورہ ضلع گیا آپ کی والدہ ماجدہ بی بی بصیرن مرحومہ اور اہلیہ جناب حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ صادق پوری مسماۃ امیرن مرحومہ یہ دونون اخت عینیہ تھین پس بی بی شریفن مرحومہ اکثر ملاقات کو اپنی خالہ کی صادقپور مین آیا کرتی تھین اور جناب حضرت مولانا ممدوح چونکہ آپکے خالو تھے اکثر اُنکے واعظ و نصائح مین شریک ہوا کرتی تھین اور اسکا اثر یہانتک ہوا کہ آپنے بیعت بھی حاصل کی - مگر یہ امر آپ کے زوج کے خلاف ہوا اور کچھ سختی بھی آپ پر کی مگر آپ نے بخوف آخرت و ابتغاء الوجہ اللہ کل سختیون کو برداشت کیا اور مریم صفت اور آسیہ سیرت تا عمر آپ نے بسر کی اور ہمہ وقت نماز و تلاوت قرآن و دلائل الخیرات وغیرہ درود و وظائف مین اپنی عمر کا بڑے کثیر حصہ کو صرف کیا الدنیا مزرعۃ الاخرۃ پر پورا عمل کیا - اللھم نور مرقدھا و ابدلھا دارا خیرا من دارھا و اھلا خیرا من اھلھا - یہ ایسی نیک چلن و نیک طبیعت و حلیم و سلیم و صاحب خلق عظیم بی بی تھین کہ جسکا بیان یہ خامہ دو زبان کر نہین سکتا آپ ہی کی صحبت با برکت سے سماۃ نجیبن مرحومہ آپ کی حقیقی علاتیہ کو فائدہ پہونچا اور انھین کی طفیل اُنکی آمد و رفت صادقپور مین بکثرت ہوئی مگر افسوس کہ آپ کے کوئی اولاد نہوئی اور آپنے بطیب خاطر اپنے زوج منشی عبید العلی مرحوم کی ایک دوسری شادی برادری مین کردی اور اُنسے جناب سید عبد الحفیظ مرحوم پیدا ہوے جنکا ذکر اوپر گذرا فقط

جناب بی بی نجیبن مرحومہ

عرف بی بی نجو بنت جناب قاضی اسد علی مرحوم ساکن دولت پور مینا نوان ضلع گیا آپ کی اول شادی نہایت کم عمری مین ہوئی اور تھوڑے عرصے مین آپ بیوہ بھی ہوگئین - اُسکے بعد آپکی آمد و رفت صادقپور مین بسبب قرابت قدیمہ کے ہوتی رہی اور آپ فطرتاً نہایت سلیم و متبع سنت و شائق ابتغاء مرضات رب العالمین تھین مرحومہ سے یہان کے وعظ و پند نے بہت کچھ آپ پر اثر کیا - اور اوس زمانہ مین یہان متواتر عقد نکاح بیوگان ہو رہا تھا اور خوب ترغیب عقد ثانی بیوگان ہو رہی تھی من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر ماتۃ شہید کا بیان ہوتا تھا - جسکا بیان کچھ اوپر گذرا ہے اسی ما بین مین حضرت والدہ ماجدہ مؤلف عفی عنہ نے رحلت فرمائی - اور جناب حضرت

والد ماجدم عفراللہ لہ کو فکر ہوئی کہ کسی سن رسیدہ عورت سے عقد کرنا چاہیے کہ انتظام خانہ داری کا درست ہو چنانچہ آپ سے پیغام کیا تو آپ نے اسکو قبول کیا آپ کی عمر اسوقت تخمیناً تیس برس سے کچھ کم ہو گی ۱۲۷۱ھ بارہ سو اکھتر ہجری مین آپ کا عقد ثانی جناب حضرت مولنا فرحت حسین قدس سرہ سے ہوا آپ کے حسن اخلاق و خصائل ستودہ اسقدر ہین جو احاطہ تحریر سے باہر آپ نہایت حلیم و سلیم ذی مروت و سخاوت تھیں تمام مریدان کی عورتین صدہا آپ کے گرد بطور اعتکاف کی ... آپ کے پند و نصائح سے حظ وافی لیتین یہ معلوم ہوتا کہ ماہ کے چوطرف ستارون کا ہجوم ہے آپ کی آمدنی سالانہ خاص ذاتی قریب پندرہ سولہ سو روپیہ کے تھی لیکن آپ کا کپڑا موٹی مارکین کا اور کھانا بھی نہایت مختصر ہوتا تخمیناً پندرہ سولہ روپیہ ماہواری آپ کا خرچ ہوتا باقی کل یا تو مہمانداری یا خفیہ معسرین و مساکین مین خرچ ہوتا لوگون کو گمان تھا کہ آپ بخیل ہین آپ کے پاس بہت کچھ روپیہ جمع ہو گا لیکن بعد انتقال ایک پیسہ بھی آپ کے پاس سے برآمد نہوا وقس الوباتی علیہا آپ اس نکاح سے تین برس متمتع رہین بعد اسکے پھر بیوہ ہو گئین اس عرصے مین آپ کے دو اولادین ہوئین۔

۱۲۷۲ھ بارہ بہتر ہجری مین برادرم عزیز شمس العلما مولوی عبدالرؤف مرحوم پیدا ہوے اُسکے بعد ایک لڑکی مسماۃ سنجیدہ پیدا ہوئی اور وہ چند ماہ کی ہو کر گذر گئی اُسکے بعد ۱۲۷۴ھ بارہ سو چوہتر ہجری مین آپ کے زوج حضرت والد ماجدم مولنا فرحت حسین قدس سرہ نے رحلت فرمائی اُسکے بعد تخمیناً ستائیس برس اور آپ زندہ رہکر کچھ کم ساٹھ برس کی عمر مین ۱۳۰۱ھ تیرہ سو ایک ہجری مین اس خاکدان کو چھوڑکر آپ داخل خلد برین ہوئین اللھم اغفرلھا وارحمھا۔ آپ کی اولاد و احفاد کا نقشہ اوپر گذر چکا ہے لیکن بعد تحریر ما تقدم واحسرتاہ و وا اسفاہ کہ تاریخ آٹھوین شعبان ۱۳۱۸ھ تیرہ سو اٹھارہ ہجری روز شنبہ مطابق یکم دسمبر ۱۹۰۰ء اُنیس سو عیسوی مین قوت بازوے من ناتوان قرۃ عینی برادرم عزیز مولوی عبدالرؤف مرحوم نے لبیک اجل کہی انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہ۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ والحقہ عن آبائہ الصالحین

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات برادر مرحوم از نتیجۂ فکر صاحب ادراک عالی بلند پرواز اوج نازک خیالی قرۃ عینی مولوی محمد یوسف جعفری ابقاہ اللہ

بالعزو السرور ما دامت الظلمۃ و النور

وہ شمس عالمان عبدالرؤف آہ	جو تھے ہمدرد قوم و صاحب راے
مسلمانون کو دیگر داغ ہجران	ہوے ملک عدم کو راہ پیما ہے
نہ کیونکر اقربا کا ہو جگر خون	جب ایسا مایہ فخر اُٹھ جاے
امیدین جبکہ ساری قطع ہو جائین	کلیجا پھر نہ کیونکر منھ تک آے
ہلاکت کا ہوا طاعون باعث	خدا خلد برین مین اُنکو پہنچاے
ہوئی تاریخ رحلت عیسوی مین	غروب آفتاب عالمان ہاے
	۱۹۰۰ء

جناب مولوی قاضی احمد خان بہادر سلمہ اللہ تعالےٰ فرزند

ابن قاضی احمد بخش مرحوم بن جناب قاضی اسد علی مغفور ساکن قدیم دولت پور مینانوان پرگنہ اوگری ضلع گیا۔ حال مقامی خاص صاحب گنج گیا آپ یکے از روسا سے عظام اس ضلع کے ہین آپ کے اخلاق کریمہ و شمائل ستودہ مشہور آفاق مستغنی عن البیان ہین آپ کی قومی ہمدردی و بلند ہمتی اسقدر ہین کہ ہر کہ و مہ و ہر ملت و مذہب والون مین آپ عزیز الوجود ہین۔ اور گورنمنٹ بھی نہایت راضی و خوش آپ سے ہے یہی وجہ ہوئی۔ کہ بلا کسی تحریک کے آپ خان بہادر کا خطاب گورنمنٹ نے عطا کیا اور یہ عزت افزائی ہم مسلمانون کی فرمائی شکریہ اس موہب عظمےٰ کا یہ ہے کہ ہم پائداری دولت و سلطنت کی دعا کرتے رہین۔ آپ کے اسوقت تک صرف ایک فرزند قاضی انوار احمد مد عمرہ فی طاعۃ اللہ تعالےٰ پیدا ہوے۔

نقشہ اولاد کا اوپر گذر چکا ہے۔ فقط

نسبنامہ ابوالاب مولوی عبدالقادر صاحب ساکن قدیم عظیم آباد پٹنہ حال متائی گیا۔

نمبر۱	مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ	نمبر۲۰	شیخ موسیٰ سلیمان مرحوم
نمبر۲	حکیم مولوی فیاض علی مرحوم	نمبر۲۱	شیخ شعیب مرحوم
نمبر۳	مولوی افضل علے مرحوم	نمبر۲۲	شیخ احمد مرحوم
نمبر۴	مولوی فضل علی مرحوم	نمبر۲۳	شیخ یوسف مرحوم
نمبر۵	ملا شرف الدین المخاطب بہ ملا مجد خان مرحوم	نمبر۲۴	شیخ محمد مرحوم
نمبر۶	قاضی ملا یار محمد مرحوم	نمبر۲۵	شیخ شہاب الدین احمد معروف بہ فرخ شاہ کابلی مرحوم
نمبر۷	شیخ فرید مرحوم	نمبر۲۶	شیخ نسیمان شاہ مرحوم
نمبر۸	شیخ عثمان مرحوم	نمبر۲۷	مسعود شاہ مرحوم
نمبر۹	قاضی اسمعیل مرحوم	نمبر۲۸	شاہ عبداللہ مرحوم
نمبر۱۰	قاضی عبدالغنی مرحوم	نمبر۲۹	شاہ واعظ الاصغر مرحوم
نمبر۱۱	قاضی شیخ حامد مرحوم	نمبر۳۰	شاہ واعظ الاکبر مرحوم
نمبر۱۲	شیخ علی شیر مرحوم	نمبر۳۱	شاہ ابوالفتح کابجی مرحوم
نمبر۱۳	شیخ اسمعیل مرحوم	نمبر۳۲	شاہ اسحاق مرحوم
نمبر۱۴	شیخ نصر الدین مرحوم	نمبر۳۳	سلطان ابراہیم ادھم مرحوم
نمبر۱۵	شیخ نجم الدین مرحوم	نمبر۳۴	شاہ ناصر مرحوم
نمبر۱۶	شیخ تاج الدین معروف بہ تاج سرور مرحوم	نمبر۳۵	حضرت عبداللہ زاہد رض
نمبر۱۷	شیخ بدرالدین سلیمان مرحوم	نمبر۳۶	حضرت امیرالمومنین عمر خلیفہ دوم رض
نمبر۱۸	شیخ فریدالدین مسعود شکر گنج مرحوم	نمبر۳۷	خطاب
نمبر۱۹	شیخ جمال الدین مرحوم	نمبر۳۸	نفیل

نسب نامہ ام الاب مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

نمبر۱	مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ	نمبر۱۹	سید فضل اللہ مرحوم
نمبر۲	حکیم مولوی فیاض علی مرحوم	نمبر۲۰	سید یوسف مرحوم
نمبر۳	مولوی افضل علی مرحوم	نمبر۲۱	سید نظام مرحوم
نمبر۴	مولوی فضل علی مرحوم	نمبر۲۲	سید علی مرحوم
نمبر۵	مسماۃ صفیہ مرحومہ بنت	نمبر۲۳	سید محمد اشرف مرحوم
نمبر۶	سید خلیل الرحمن مرحوم	نمبر۲۴	سید محمد اعرج مرحوم
نمبر۷	سید محمد آفاق مرحوم	نمبر۲۵	سید احمد المکی مرحوم
نمبر۸	سید نصیب شاہ مرحوم	نمبر۲۶	سید موسیٰ ذکی رح
نمبر۹	سید محبوب مرحوم	نمبر۲۷	سید امام محمد تقی رح
نمبر۱۰	سید عبدالرحمن مرحوم	نمبر۲۸	سید موسیٰ علی رضا رح
نمبر۱۱	سید سلطان مرحوم	نمبر۲۹	سید امام موسیٰ کاظم رح
نمبر۱۲	سید شہاب الدین مرحوم	نمبر۳۰	سید امام جعفر صادق رضہ
نمبر۱۳	سید شمس الدین مرحوم	نمبر۳۱	امام محمد باقر رضہ
نمبر۱۴	سید محمود مرحوم	نمبر۳۲	امام زین العابدین رضہ
نمبر۱۵	سید سراج الدین مرحوم	نمبر۳۳	امام حسین رضی اللہ عنہ شہید
نمبر۱۶	سید کبیر الدین مرحوم	نمبر۳۴	حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نمبر۱۷	سید حمید مرحوم	نمبر۳۵	ابوطالب
نمبر۱۸	سید اسحاق مرحوم	نمبر۳۶	عبدالمطلب

مولوی افضل علی مرحوم

بن مولوی فضل علی مرحوم ساکن خواجہ کلان گھاٹ منجملات شہر پٹنہ آپ کے پانچ بیٹے ہوئے (اول) مولوی شرف الدین مرحوم یہ لاولد رخصت ہوئے - (دوم) مولوی اسمٰعیل مرحوم زوج مسماۃ فہیمن بنت مولوی احمد علی مرحوم ساکن ڈمری - انکے ایک بیٹا مولوی احمدی مرحوم اور ایک بیٹی کبیرن زوجہ سید سعید الدین ساکن موضع نظام پور ضلع گیا ہوئین - مولوی احمدی کے ایک بیٹا شمس العرب اور مسماۃ کبیرن کے تین بیٹے ہوئے سید منظاہر حسن و سید مولوی دلاور حسن و سید حکیم مولوی محافظ حسن سلمہم (سوم) جناب حکیم مولوی فیاض علی مرحوم - انکی شادی مسماۃ فضل النسا مرحومہ بنت شاہ ابو تراب مرحوم ساکن محلہ نموہیہ سے ہوئی - انکے تین بیٹے ہوئے مولوی عبد القادر صاحب سلمہ اللہ تعالے حال مقامی گیا اور حافظ ابو محمد مرحوم انھون نے لاولد رحلت کی - و فضل اللہ کہ سات آٹھ برس کی عمر مین مہد مادر کو چھوڑ کر راہی علیین ہوئے - (چہارم) جناب مولوی محمد فرید صاحب مدظلہ العالی انکی تین شادیان ہوئین - اول مسماۃ فضل النسا مرحومہ بنت شاہ ابو تراب مرحوم موصوف الصدر انسے کوئی اولاد نہین ہوئی - بہت قلیل عرصہ زندہ رہکر اس قفس خاکی کو چھوڑا اور داخل خلد برین ہوئین - تب دوسری شادی آپ کی مسماۃ شریفۃ النسا بنت سید خیرات علی مرحوم ساکن موضع کروتی ضلع گیا سے ہوئی - یہ بھی لاولد رخصت ہوئین - تب تیسری شادی آپ کی مسماۃ نذیرن مرحومہ بنت میر لیہنہ علی مرحوم سے ہوئی - انسے ایک بیٹا حکیم مولوی سید عبد الحفیظ سلمہ اللہ تعالے ہوئے - انکی شادی مسماۃ امۃ الرسول بنت انور حسین ساکن میران بیگہ ضلع گیا سے ہوئی (پنجم) مولوی فدا حسین صاحب خلف مرحوم آپ کی تین شادیان ہوئین - محل اول مسماۃ منیرن مرحومہ بنت میر تراب علی مرحوم انسے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور شیرخوارگی بعد وفات انکے محل ثانیہ مسماۃ مالی مرحومہ بنت شاہ وجہ اللہ مرحوم انسے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور دو سال قضا کی محل ثالثہ غیر برادری انسے پانچ اولاد ہوئین تین بلا شادی گذر گئے دو موجود ہین مبارک حسین و کاظم حسین سلمہا اللہ تعالی -

نقشہ آپ کی اولاد کا حسب ذیل ہے

مولوی افضل علی مرحوم

حکیم مولوی اخلاص علی مرحوم

مولوی اسمعیل مرحوم

مولوی شرف الدین مرحوم لاولد

مولوی محمد فرید صاحب مدظلہ

مولوی فدا حسین مرحوم

کاظم حسین سلمہ

مبارک حسین سلمہ

حکیم مولوی سید عبدالحفیظ صاحب سلمہ

مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ

حافظ ابو محمد مرحوم لاولد

فضل اللہ در طفلی مرد

مسماۃ کبیرن مرحومہ

مولوی احمدی مرحوم

شمس العرب سلمہ

مولوی [illegible] حسن حافظ

مولوی دلاور حسین سلمہ

سید مظاہر حسن سلمہ

محمد مسلم مدعمرہ

مولوی عبدالغفور سلمہ

مولوی روح اللہ سلمہ

مولوی محمد صادق سلمہ

مسماۃ صغری سلمہا

محمد مدعمرہ

احمد مدعمرہ

مسماۃ سلیمان بیبی فاطمہ لاولد

فطرت اللہ مرحوم

عطیفہ مدعمرہا

لطیف حسین مرحوم لاولد

نسبنامہ عزیزی سید محمد یوسف سلمہ

ساکن موضع جگدیشپور ضلع بھاگلپور بن سید محمد ہارون بن سید سجاد حسین مرحوم

نمبر۴	سید جواد علی مرحوم	نمبر۷	سید محمد مرحوم
نمبر۵	سید عظمت اللہ مرحوم	نمبر۸	سید ماہرو مرحوم
نمبر۶	سید الہ بخش مرحوم	نمبر۹	سید محبوب مرحوم

نمبر۱۰	سید قطب الدین مرحوم	نمبر۲۶	سید ابوالفرح مرحوم
نمبر۱۱	سید ہاشم مرحوم	نمبر۲۷	سید امام حسن عسکری رح
نمبر۱۲	سید چاند مرحوم	نمبر۲۸	سید امام نقی رح
نمبر۱۳	سید معروف مرحوم	نمبر۲۹	سید امام تقی رح
نمبر۱۴	سید بو حسن مرحوم	نمبر۳۰	امام موسی الرضا رح
نمبر۱۵	سید حاجی یونس مرحوم	نمبر۳۱	امام موسی کاظم رح
نمبر۱۶	سید بزرگ مرحوم	نمبر۳۲	امام جعفر صادق رح
نمبر۱۷	سید زیرک مرحوم	نمبر۳۳	امام محمد باقر رح
نمبر۱۸	سید رکن الدین مرحوم	نمبر۳۴	امام علی زین العابدین رح
نمبر۱۹	سید جمال الدین مرحوم	نمبر۳۵	امام حسین شہید رض
نمبر۲۰	سید احمد مرحوم	نمبر۳۶	حضرت علی خلیفہ چہارم رضی اللہ تعالی عنہ
نمبر۲۱	سید محمد مرحوم	نمبر۳۷	ابی طالب
نمبر۲۲	سید محمود مرحوم	نمبر۳۸	عبدالمطلب
نمبر۲۳	سید داؤد مرحوم	نمبر۳۹	ہاشم
نمبر۲۴	سید فضل مرحوم	نمبر۴۰	عبدمناف
نمبر۲۵	سید فضیل مرحوم	نمبر۴۱	قصیؒ

سید جواد علی مرحوم کے تین بیٹے (اول) جناب مولانا شیخ المحدثین بیہقی زمان دارقطنی دوران شمس العلما محمد نذیر حسین مدظلہ و دامت شموس انوارہ علی رؤس الطالبین جو اب عرصہ زائد از پنجاہ سال سے مقیم دہلی ہین - (اور دوسرے) سید سجاد حسین مرحوم اُنکے ایک بیٹا سید محمد ہارون مرحوم - اُنکے ایک بیٹا عزیزی محمد یوسف مدعمرہ فی طاعۃ ربہ (سوم) سید توسّل حسین مرحوم - اُنکے تین بیٹے ہوے مولوی سید عبدالرزاق صاحب سلمہ اللہ تعالے و مولوی سید عبدالحفیظ صاحب سلمہ اللہ تعالی و عزیزی سید عبدالحکیم مدعمرہ فی طاعۃ اللہ تعالی چنانچہ بتاریخ بارھوین جمادی الاخری ۱۳۱۵ھ تیرہ سو پندرہ ہجری

مطابق آٹھوین نومبر ۱۸۸۱ء اٹھارہ سو اکاسی عیسوی مین شادی عزیزی سید عبدالحکیم موصوف کی مسماۃ کبریٰ مرحومہ بنت شمس العلما مولوی محمد حسن مرحوم سے ہوئی - یہ لڑکی قریب دو برس کے زندہ رہکر تاریخ پندرھوین شعبان ۱۳۱۷ھ تیرہ سو سترہ ہجری مین داخل جنت الفردوس ہوئی - اور عزیزی سید محمد یوسف مدعمرہ کی شادی ساتھ مسماۃ آسیہ مدعمرہا بنت حکیم مولوی عبدالحکیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہوئی - چنانچہ تاریخ ساتوین شعبان ۱۳۱۶ھ تیرہ سو سولہ ہجری مطابق اکتیسوین دسمبر ۱۸۹۸ء اٹھارہ سو اٹھانوے عیسوی مین اس عزیز کے گھر مین لڑکا پیدا ہوا - اُسکا نام محمد یونس رکھا گیا - مدعمرہ سفے لما عۃ اللہ تعالےٰ - نقشہ اُسکا یہ ہے -

سید جواد علی مرحوم ساکن سورج گڈہ ضلع بہاگلپور

سید توسل حسین مرحوم

سید سجاد حسین مرحوم

مولانا نذیر حسین محدث دہلوی

مولوی شریف حسین مرحوم

سید محمد ہارون مرحوم

سید محمد یوسف مدعمرہ

مولوی سید عبدالرزاق صاحب سلمہ

مولوی سید عبدالحفیظ صاحب سلمہ

سید عبدالحکیم سلمہ

خاتمہ

اسمین شجرۂ بیعت خاندانی وچند امور متفرق کا بیان ہے - شجرہ جناب حضرت امیر المومنین سید احمد صاحب بریلوی لازالت برکاتہ علے رؤس الطالبین - المفتقر الی اللہ الکریم ابوالفتح محمد عبدالرحیم عفی اللہ عنہ عارف رموز خفی وجلی حضرت مولانا ولایت علی ومولانا عنایت علی ومولانا فرحت حسین ومولانا شاہ محمد حسین قدس اللہ اسرارہم خلفاے امیر المومنین ہیں اور جد حضرت سید احمد

مجدد مأتہ ثالث عشر ما زالت برکاتہم خلیفہ مسند المحدثین خاتم المفسرین حضرت **شاہ عبدالعزیز** محدث دہلوی رح خلیفہ حجۃ اللہ علی العالمین قطب الملۃ والدین **شاہ ولی اللہ** محدث دہلوی رح خلیفہ حضرت والد بزرگوار خود مولانا **شاہ عبدالرحیم** قدس اسرارہم۔

	طریقہ عالیہ چشتیہ	طریقہ عالیہ قادریہ	طریقہ نقشبندیہ ومجددیہ
۵	آپ شیخ رفیع الدین احمد رح کے	آپ سید عبداللہ اکبرآبادی کے رح	آپ سید عبداللہ اکبرآبادی رح کے
۶	آپ شیخ قطب عالم رح کے	آپ سید آدم رح بنوری کے	آپ سید آدم رح بنوری کے
۷	آپ شیخ نجم الحق چاپین لدہ کے رح	آپ امام مجدد الف ثانی احمد رح سرہندی کے	آپ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے
۸	آپ شیخ عبدالعزیز کے رح	آپ اپنے والد شیخ عبدالاحد رح کے	آپ خواجہ باقی باللہ رح کے
۹	آپ قاضی یوسف خان ناصحی کے رح	آپ شاہ کمال رح کے	آپ خواجہ امکنگی رح کے
۱۰	آپ شیخ حسن طاہر کے رح	آپ شاہ فضیلی رح کے	آپ مولانا درویش محمد کے
۱۱	آپ سید راجہ حامد شاہ کے رح	آپ شاہ گدا رحمان رح کے	آپ مولانا زاہد رح کے
۱۲	آپ شیخ حسام الدین مانکپوری کے رح	آپ سید شمس الدین عارف رح کے	آپ خواجہ عبیداللہ احرار رح کے
۱۳	آپ خواجہ نور قطب عالم کے رح	آپ سید گدا رحمان بن ابی الحسن رح کے	آپ مولانا یعقوب رح چرخی کے
۱۴	آپ شیخ علاء الحق کے رح	آپ شیخ شمس الدین صحرائی رح کے	آپ خواجہ بہاء الدین نقشبندی رح کے
۱۵	آپ اخی سراج کے رح	آپ سید عقیل رح کے	آپ خواجہ محمد باباسماسی رح کے
۱۶	آپ سلطان الاولیاء نظام الدین کے رح	آپ سید بہاء الدین رح کے	آپ خواجہ علی رامیتنی رح کے
۱۷	آپ امام الزاہدین حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر کے رح	آپ سید عبدالوہاب رح کے	آپ خواجہ محمود انجیر فغنوی رح کے
۱۸	آپ خواجہ قطب الدین کاکی کے رح	آپ سید شرف الدین قتال رح کے	آپ خواجہ عارف ریوگری کے
۱۹	آپ خواجہ معین الدین چشتی کے رح	آپ سید عبدالرزاق رح کے	آپ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح کے
۲۰	آپ خواجہ عثمان ہارونی رح کے	آپ حضرت محی الدین سید عبدالقادر کے	آپ خواجہ یوسف ہمدانی رح کے
۲۱	آپ حاجی شریف زندنی رح کے	آپ شیخ ابوسعید مخدومی کے	آپ خواجہ ابوعلی فارمدی رح کے

۲۲	آپ خواجہ مودود چشتی رح کے	آپ شیخ ابوالحسن قریشی کے	آپ امام ابوالقاسم قشیری رح کے
۲۳	آپ خواجہ یوسف چشتی رح کے	آپ شیخ ابوالفرح طرطوسی کے	آپ شیخ ابوعلی دقاق رح کے
۲۴	آپ خواجہ محمد رح چشتی کے	آپ شیخ ابوالفضل عبدالواصلی کے	آپ شیخ ابوالقاسم نصیرآبادی رح کی
۲۵	آپ خواجہ ابواحمد چشتی رح کے	آپ شیخ عبدالعزیز رح یمنی کے	آپ شیخ ابوبکر شبلی رح کے
۲۶	آپ خواجہ ابواسحاق چشتی رح کے	آپ شیخ ابوبکر شبلی رح کے	آپ سیدالطائفہ جنید بغدادی رح کے
۲۷	آپ خواجہ شیخ علو دینوری رح کے	آپ سیدالطائفہ جنید بغدادی رح کے	آپ شیخ ابوالحسن سری سقطی رح کے
۲۸	آپ خواجہ ابوہبیرہ بصری رح کے	آپ شیخ ابوالحسن سری سقطی کے	آپ شیخ معروف کرخی رح کے
۲۹	آپ خواجہ حذیفہ مرعشی رح کے	آپ شیخ معروف کرخی رح کے	آپ امام علی رضا رح کے
۳۰	آپ حضرت ابراہیم ادھم رح کے	آپ امام علی رضا رح کے	آپ امام موسی کاظم رض کے
۳۱	آپ فضیل بن عیاض رح کے	آپ موسیٰ کاظم رض کے	آپ امام جعفر صادق رض کے
۳۲	آپ عبدالواحد بن زید رح کے	آپ امام جعفر صادق رض کے	آپ قاسم ابن محمد رض کے
۳۳	آپ حضرت حسن بصری رح کے	آپ امام محمد باقر رض کے	آپ حضرت سلمان فارسی رض کے
۳۴	آپ امام الاولیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے	آپ امام زین العابدین رض کے	آپ امیرالمومنین خلیفہ اول ابوبکر صدیق رض کے
۳۵	آپ امام الانبیا سید ولد آدم محمد مصطفےٰ صلعم کے	آپ حضرت امام حسین شہید علیہ السلام کے	آپ سید ولد آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلعم کے
۳۶		آپ امام الاولیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے	
۳۷		آپ سیدالانبیا احمد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے	

شجرہ قدیمہ خاندان محلہ نموہیہ و دیورہ و بھاگلپور —

نمبر ۱ حضرت جناب شاہ محمد حسین قدس سرہ نموہیوی	نمبر ۴ حضرت شاہ ابوالخیر محمد انور قدس سرہ
نمبر ۲ حضرت شاہ محمد کریم قدس سرہ	نمبر ۵ حضرت شاہ ابوتراب محمد منور قدس سرہ
نمبر ۳ حضرت شاہ ابوالبرکات محمد عزیز قدس سرہ	نمبر ۶ حضرت شاہ ابوالبرکات محمد فایق رح دیوروی

نمبر ۷	حضرت شاہ باز محمد بھاگلپوری قدس سرہ
نمبر ۸	حضرت مخدوم سید محمد یونس قدس سرہ چشتی
نمبر ۹	حضرت مخدوم شاہ وجیہ الدین بن سفر اسد علوی قدس سرہ
نمبر ۱۰	مخدوم حاجی حمید عرف محمد غوث قدس سرہ
نمبر ۱۱	حضرت مخدوم شاہ ظہور خادمی حضور قدس سرہ
نمبر ۱۲	مخدوم ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست قدس سرہ
نمبر ۱۳	مخدوم شاہ محمد فاضل قادری قدس سرہ
نمبر ۱۴	حضرت شیخ عبدالوہاب قادری قدس سرہ
نمبر ۱۵	حضرت شیخ عبدالرؤف قادری قدس سرہ
نمبر ۱۶	حضرت شیخ محمود قادری قدس سرہ
نمبر ۱۷	حضرت شیخ عبدالغفار صدیقی قدس سرہ
نمبر ۱۸	حضرت شیخ محمد قادری قدس سرہ
نمبر ۱۹	حضرت شیخ علی چشتی قدس سرہ
نمبر ۲۰	حضرت شیخ جعفر احمد چشتی قدس سرہ
نمبر ۲۱	حضرت شیخ ابراہیم چشتی قدس سرہ
نمبر ۲۲	حضرت خواجہ عبدالقادر جیلانی رح بن شیخ المشائخ ابوصالح محمد موسیٰ
نمبر ۲۳	حضرت ابوالخیر ابوسعید مبارک سنی المخرمی قدس سرہ
نمبر ۲۴	شیخ ابوالحسین علی القرشی قدس سرہ
نمبر ۲۵	خواجہ محمد بن خواجہ یوسف طرطوسی رح
نمبر ۲۶	شیخ احمد بن شیخ عبدالعزیز یمنی رح
نمبر ۲۷	خواجہ شیخ ابوالقاسم احمد رح
نمبر ۲۸	خواجہ ابوبکر شیخ عبداللہ شبلی رح
نمبر ۲۹	سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی رح
نمبر ۳۰	خواجہ سری سقطی رح
نمبر ۳۱	خواجہ معروف کرخی رح
نمبر ۳۲	امام محمد علی موسیٰ رضا رض
نمبر ۳۳	امام موسیٰ کاظم رض
نمبر ۳۴	حضرت امام جعفر صادق رض
نمبر ۳۵	حضرت امام محمد باقر رض
نمبر ۳۶	حضرت امام علی زین العابدین رض
نمبر ۳۷	حضرت سیدنا امام حسین شہید رض
نمبر ۳۸	حضرت امام الاولیا خلیفہ چہارم علی کرم اللہ وجہہ
نمبر ۳۹	حضرت سید ولد آدم امام الانبیا احمد مجتبیٰ صلعم

محمد مصطفےٰ خاتم النبیین رسول رب العالمین صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہ واصحابہ وسلم وعلے جمیع عباد اللہ الصالحین وعنا معہم برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

نقل بعض مضامین از بیاض جناب حکیم محمد نصیر صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ شیخ شہاب الدین جگجوت رح شاہزادۂ کاشغر بودند ترک سلطنت کردہ بذوق الٰہی مشغول شدند و بعد چندے در حضرت شیخ شہاب الدین رح

سہرور دبیعت حاصل کردند و زوجۂ شان کہ نام ملکہ خاتون بود نیز بیعت حاصل نمودند و نام ملکہ خاتون ملکہ جہان نیز مشہور است پس شیخ شہاب الدین جگجوت رح بہ بلاد ہند تشریف آوردند قصہ مختصر اینکہ پیر جگجوت را چہار دختر بودند۔ بی بی رضیہ معروف بڑی بوا از حضرت احمد یحییٰ منیری منسوب شدند۔ (دوم) دختر شان بی بی حبیبہ از سید موسیٰ ہمدانی منسوب شدند۔ ازان یک پسر مخدوم احمد چرم پوش تیغ برہنہ کہ مزار شان محلہ انبیر قصبہ بہار است تولد شدند۔ مخدوم احمد چرم پوش رایک پسر شاہ عبدالستار و ازان دو پسر ملا امان اللہ و ملا شکر اللہ رح (سوم) دختر شان بی بی ہدیہ معروف بی بی کمال از شاہ سلیمان لنگر زمین بن شاہ عبدالعزیز منسوب شدند۔ ازان یک پسر مخدوم شاہ عطاء اللہ رح و یک دختر بنام مادر نو دمزار شان بموضع کاکو است ازان یک پسر شاہ حسین غریب دھوکر پوش شدند۔ (چہارم) دختر بی بی جمال از شاہ حمید الدین پسر مخدوم شاہ آدم صوفی کہ مزار شان بمقام کھٹلی است منسوب شدند۔ ازان یک پسر مخدوم شاہ نعیم اللہ سفید باز مزار شان بر حوض علاء الدین جنوب از درگاہ مخدوم الملک بہار است حضرت پیر جگجوت بن حضرت سلطان محمد تاج بن سلطان شاہ احمد بن سلطان سید ناصر الدین بن سلطان یوسف بن سلطان سعید حسن بن سلطان سید قاسم بن سلطان سید موسیٰ بن سلطان سید حمزہ ابن سید داؤد ابن سید رکن الدین ابن سید قطب الدین ابن سید اسحاق ابن سید اسمٰعیل ابن امام جعفر صادق رض ابن امام محمد باقر رض ابن امام زین العابدین الی آخرہ بودند۔ مخدوم شاہ نعیم اللہ سفید باز ابن مخدوم حمید الدین ابن مخدوم آدم صوفی ابن سید ابراہیم ابن سید جلال الدین ابن سلطان حسن ابن سید محمود ابن سلطان ابراہیم ادھم بلخی ابن سید یعقوب ابن سید احمد ابن سید اسحاق ابن زید شہید ابن حضرت زین العابدین الی آخرہ بودند۔ وحضرت امام محمد تاج فقیہ امام محمد غزالی از مدینہ بہند تشریف آوردند و بہ منیر استقامت ورزیدند بعد مدت اسرائیل و اسمٰعیل پسران را بمنیر داشتہ بمدینہ تشریف بردند۔ درین عرصہ زوجۂ امام محمد تاج فقیہ رحلت کردند امام موصوف از خواہر اہل خانہ خود نکاح کردند ازان یک پسر شیخ عبدالعزیز تولد شدند۔ بعد بلوغ از مدینہ تشریف آوردند۔ پس امام مذکور راسہ پسر شدند۔ شیخ اسرائیل پسر اول رایک پسر مخدوم احمد یحییٰ منیری شدند از ایشان چہار پسر شدند۔ شیخ شرف الدین بہاری و شیخ جلال الدین و شیخ خلیل الدین و شیخ حبیب الدین۔ و شیخ اسمٰعیل پسر دومی را چہار پسر منہاج الدین لاولد شیخ ضیاء الدین لاولد و شیخ صلاح الدین و شیخ ابراہیم شیخ صلاح الدین رایک پسر شاہ قاضن شطاری مزار شان بضلع ترہت است از ایشان دو پسر

شاہ مخدوم وشاہ ابوالفتح سرست مزارشان بموضع تنگول است قریب حاجی پور لاولد وشاہ مخدوم را
یک پسر دیوان شاہ علی وشیخ ابراہیم کہ پسر شیخ اسمعیل اند از ایشان یک پسر عیسے فرزندان ایشان
بموضع کجاوان ہستند واز شیخ عبدالعزیز دو پسر شیخ جلال الدین منیری وشیخ سلیمان لنگر زمین ۔
واز جلال الدین منیری یک پسر مخدوم شاہ شعیب مزارشان شیخپورہ است وشیخ سلیمان لنگرزمین
رایک پسر شاہ عطاء اللہ مزارشان بموضع کجاوان است ویک دختر بی بی کمال مادر شاہ حسین دھوکرپوش
وشاہ عطاء اللہ را شش پسر سراج الدین شمس الدین صلاح الدین تاج الدین شریح الدین قطب الدین
سراج الدین رایک پسر شاہ احمد وازان یک پسر شاہ نظام الدین وازان یک پسر شاہ محمد حاجی
بایشان سہ پسر شاہ محمد مظفر شاہ فضل از محل اولی وشاہ کبیر الدین از محل ثانیہ وشاہ محمد مظفر رایک پسر
شاہ ابراہیم بایشان یک پسر حاجی محمود دانشمند مزارشان بقصبہ باڑھ است وشاہ حسین را سوای
پسر دو دختر نیز بودند ۔ دختر اول از شیخ زکی الدین بن مخدوم شرف الدین بہاری منسوب بودند دختر
دوم از مخدوم بدر عالم زاہدی منسوب بودند ۔ ومخدوم زکی الدین بن حضرت شاہ شرف الدین بہاری
رایک دختر بی بی بارکہ از شاہ وحید الدین جلکش منسوب بودند شاہ وحید الدین بن شاہ علاء الدین بن
سید حسین بن سید عباس بن سید موسی بن سید محمد تقی بن علی موسی رضا بن موسی کاظم بن جعفر صادق
بن محمد باقر بن زین العابدین الخ وله مولوی عطاء الحق مرحوم ساکن محلہ بخشی قریب چیلی پاڑی
منجملات شہر پٹنہ ثم مہاجر مکہ معظمہ ولد مولوی امین الحق ولد مولوی کمال الحق بن ملا غلام یحیی بن ملا
غلام اشرف بہاری بن ملا عبدالرقیب بن ملا عبدالحلیم بن ملا عبدالشکور ۔ ملا غلام اشرف از بی بی
سودہ بنت شاہ نظام الدین بہاری منسوب بودند وملا غلام یحیی از بی بی حمیدہ بنت حاجی سید محمد
منسوب بودند وازین چہار پسر شیخ احمد وشیخ جمال الحق وشیخ اسعد ومولوی کمال الحق ودو دختر بی بی بیگو
زوجہ میر مظہر علی لاولد وبی بی سہمو زوجہ مولوی رحمان حسین پسر قاضی محمد حسین وبی بی سہمو را دو پسر
یک قاضی اصغر حسین پدر قاضی عابد حسین پدر قاضی یوسف حسین زوج مسماۃ کنیز فاطمہ بنت شیخ شمس الدین حسن
ساکن مغلپورہ دوم شاہ درگاہی ویک دختر بی بی دھون زوجہ میر اشرف علی ودختر کلان بی
بی بی وحدو زوجہ میر یار علی پسر مہدی ۔ ودختر جواد بی بی نجو زوجہ قاضی محمد علی بن قاضی غلام اشرف
بن قاضی سید احمد کہ یکے از سادات بارہ بودند قاضی سید محمد را سہ پسر قاضی سید حسین لاولد

دوم قاضی سید عوض ازان یک پسر قاضی شرف جہان پدر قاضی احمد علی او پدر قاضی محمد اجمل ساکن قصبہ باڑھ کہ از مسماۃ شبراتن بنت مولوی سید قادر احمد منسوب شد ند سوم قاضی غلام اشرف ازان یک پسر قاضی محمد علی پدر قاضی محمد تقی ساکن قصبہ باڑھ ۔ وقاضی محمد عوض را پنج دختر بودند بی بی علیمن مادر میر ڈوما و بی بی واصلہ مادر میر ابوالقاسم پدر مولوی سید قادر احمد مرحوم مذکور و بی بی مہرن زوجہ میر لطف علی ساکن موضع آنگلہ ضلع گیا و بی بی حسین زوجہ میر حاتم علی ساکن موضع او کھڑ ضلع ترہت و بی بی بجو زوجہ مولوی کمال الحق ۔ و بی بی علیمن را یک پسر میر ڈوما و یک دختر بی بی بھو جا خوشدامن مولوی عبد الغنی ساکن پھلواری ۔ و شیخ احمد پسر کلان ملا غلام یحیی از بنت قاضی حسن رضا موسومہ بی بی انپا منسوب بودند ازان یک دختر بی بی واصلہ زوجہ قاضی اصغر حسین پسر بی بی سہمو مذکورہ ۔ و شیخ جمال الحق را دو پسر شیخ مدد علی ازایشان یک پسر شیخ منعم الحق عرف گھسیٹا ساکن قصبہ باڑہ ازایشان دو پسر احمد حسین داماد مولوی وجیہہ ساکن پھلواری و محمد اسحاق داماد میر جنگلی حاجی پوری پسر دوم شیخ جمال الحق میان لکمو داماد شیخ دھومن ساکن موضع بلیا ضلع ترہت ازایشان یک پسر مولوی کمال الحق جد مولوی واعظ الحق از بی بی بچورہ بنت قاضی محمد عوض منسوب بودند ازایشان دو پسر مولوی امین الحق و قاضی تبشیر الحق کہ از خواہر قاضی محمد تقی منسوب بودند لاولد و چہار دختر یکے بی بی دلھن کہ از قاضی احمد علی منسوب بودند لاولد و بی بی جمارن زوجہ شیخ مدد علی مذکور سوم جدہ فاسدہ میر مظہر علی کہ بقصبہ باڑھ موجود اند ۔ مادر میر مظہر علی زوجہ اولی میر ابوالقاسم مذکور بودند ۔ چہارم شاہ احسان علی پدر لطافت حسین اوشان پدر ابوالحسن ساکن شیخپورہ ۔ و مولوی امین الحق را دو پسر مولوی اکرم الحق کہ از خواہر محمد منعم الحق موسومہ بی بی عیدن منسوب بودند ۔ ازان دو پسر قاضی محمد ابراہیم داماد قاضی محمد تقی ساکن محلہ نمونیہ لاولد دوم قاضی محمد اسمعیل و یک دختر زوجہ شاہ غلام شرف برادر خورد شاہ علیم الدین ساکن رائے پورہ ازان یک دختر مسماۃ بتولن ۔ وقاضی محمد اسمعیل را از محل اولی کہ صبیہ قاضی اسعد علی دولت پوری بودند یک پسر قاضی محمد حمید مرحوم و از محل ثانیہ کہ صبیہ شاہ علیم الدین مذکور بودند یک پسر محمد رشید ۔ و مولوی واعظ الحق پسر دوم مولوی امین الحق از دختر کلانی شاہ یار علی ساکن موضع برایان منسوب بودند ازان یک پسر مولوی عبد الحق و یک دختر مسماۃ مدینہ کہ با پسر خورد قاضی طہارت التوحید مسمی سید امین الدین منسوب بودند ازان یک پسر امین الدین لاولد و یک دختر مسماۃ ہاجرہ ۔ مولوی واعظ الحق را دختر دوم

*

کلانی زوجہ شیخ نوازش حسین ساکن موضع اتھوہ ازان یک پسر شیخ ولایت حسین - داماد مولوی آلہی بخش مرحوم صادق پوری - ازان یک پسر شیخ عبدالصمد مرحوم ازان یک پسر شیخ عبدالماجد مرحوم از بطن غیر برادری دسہ دختر - شریفن - حمیدن حفیظن - و دختر خرد مولوی امین الحق مسماۃ وصیفن زوجہ قاضی محمد تقی ساکن محلہ نمو ہیہ ازان یک دختر مسماۃ زینب زوجہ قاضی محمد ابراہیم مذکور لاولد و یک پسر مولوی عبدالعزیز داماد قاضی قمر علی مہدانوان ازان یک پسر شیخ عبدالحی داماد حکیم وجاہت حسین پسر حکیم احمد علی صادقپوری -

معذرت یہ عبارت جو اوپر منقول ہوئی جا بجا سے بے ربط ہی اور ایک کا دوسرے سے لگاؤ نہین تھا - ہرچند سعی و کوشش کی کہ اسکو صحیح و مربوط کرون بعض جگہ کچھ خفیف کامیابی بھی ہوئی مگر اکثر جگہ گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا - ناچار نقل مطابق اصل کر دیا حضرات ناظرین مؤلف عفی عنہ کو آمین عنہ کا تصور فرماوین - اور چونکہ اس منقول عنہ مین بعض اہل براوری کا تذکرہ ہی کہ جسکا پتہ عمدہ طور سے سلسلہ وار جیسا کہ مین اوپر لکھ آیا ہون نہین ملا - اور ان لوگون کا ذکر بالکل ترک کر دینا بھی قرین مصلحت نہین سمجھا - لہذا بفحوائے مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ یہان نقل کر دیا ہی -

انتباہ اے حضرات ناظرین آپ کو اپنی عالی خاندانی اور شرافت نسبی پہ ہرگز تکبر و غرور و فخر نکرنا چاہیے - جائے غور ہی کہ آخر یہ شرافت آئی کہان سے کل بنی نوع انسان شریف و رذیل سب ایک ہی مشت خاک اور ایک ہی قطرہ ناپاک کے بنے ہوئے ہین - پھر اسوقت بھی لوازمہ بشری مثل بھوک اور پیاس اور پاخانہ اور پیشاب وغیرہ مین کل بنی آدم کیا شریف کیا رذیل سب مساوی طور پر حصہ لے رہے ہین - پھر یہ شرافت و عالی نسبی کیا چیز ہے اصل یہ ہی کہ اگر قوم مین سے کسی ایک نے خدا کو پہچانا اور اُسکے حکمون کی بجا آوری کی - اور عمل صالح کیا - اور منکرات و منہیات سے بچا وہ شریف اور سید کہلایا - اُسی کی بدولت اُسکی اولاد بھی سید و شیخ کہلانے لگی - کہ جسکے معنی سردار قوم کے ہین - پس اس بیان سے معلوم ہوا کہ اعمال نیک ہی سے آدمی شریف ہوتا ہی اور بدکرنے سے رذیل و کمینہ جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم - دیکھو حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند خاص کا حال کہ اللہ تعالے قرآن مین اُسکی نسبت یون فرماتا ہے - انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح دیکھو اسجگہ اللہ تعالی نے اُنکے بیٹے کو بسبب بدکرداری اُسکے اُنکے اہل سے خارج کر دیا اور دوسری جگہ اللہ تعالے قسم کھا کر فرماتا ہی والعصر ان الانسان

لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصلحت اللہ تعالی نے فرمایا کہ قسم ہے زمانہ کی کہ تمام انسان نقصان مین ہین۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اچھے آخرت مین بھی جنہون نے جنکا راعمال صالح ہی سے ہوگا۔ نہ شرافت نسبی سے جیسا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حکم ہوا وانذر عشیرتک الاقربین۔ آپنے اپنے تمام قرابت مندون کو اور کل قریش کو جمع کیا اور خطبہ کیا ہر ایک قبیلہ کا نام لے لے کر ڈرایا اور اپنے خاص برادری والون کا نام لیکر ہر ایک کو ڈرایا اور فرمایا یا بنی ھاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمۃ انقذی نفسک من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئا۔ غیر ان لکم رحما سابلھا ببلالھا رواہ مسلم اور متفق علیہ مین ہے۔ قال یا معشر قریش اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا عباس ابن عبد المطلب لا اغنی عنک من اللہ شیئا ویا صفیۃ عمۃ رسول اللہ لا اغنی عنک من اللہ شیئا ویا فاطمۃ بنت محمد سلینی ما شئت من مالی لا اغنی عنک من اللہ شیئا۔ جبکہ سید ولد آدم محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی محبوبہ صاحبزادی سیدۃ نساء اہل الجنۃ کو صاف فرمادیا کہ بغیر عمل صالح مین تمھارے کچھ کام نہ آؤنگا تب پھر ہم لوگون کا جو بیسیون پشت مابعد پیدا ہوے ہین کہان ٹھکانا ہے۔ اور اللہ پاک نے صاف فرمادیا ہے یوم ینفخ فی الصور فلا انساب بینھم جسدن پھونکا جاویگا صور مین تو نسب کچھ کام نہ آویگا۔ الحضرات ناظرین اس تالیف کا یہ موضوع ومنشا نہین ہے کہ آپ اسکو پڑھکر اپنی عالی خاندانی وو الانسبی پر فخر کرین۔ حاشا وکلا ثم حاشا وکلا بلکہ مقصود اصلی وعلت غائی اس تالیف کی یہ ہے۔ کہ حکم نبوی صلعم کو بجا لاؤن حدیث قال عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاھل مثراۃ فے المال منساۃ فی الاثر اخرجہ الترمذی۔ مین نے اس حکم کی بجا آوری مین دور و دراز کے شہرون وقصبون اور دیہاتون سے لاکر تمام اہل برادری کو ایک سطح پر آپکے آنکھون کے سامنے جمع کردیا اور آپ اپنے برادری والون کو پہچانین اور اُنکے ساتھ صلہ رحم کرین اور اللہ تعالے اسکا نفع دنیا وعقبی مین آپ کو بخشے اور درصورت خلاف اسکے حدیث شریف مین وعید سخت آئی ہے۔ چنانچہ آپنے فرمایا ہے الرحم شجنۃ من الرحمن من وصلھا وصلہ اللہ ومن قطعھا قطعہ اللہ اے میرے پیارو

اللہ سے ڈرو اور صلہ رحم کرو تو بموجب بشارت اس حدیث کے مستحق صلہ رب العالمین کے ہو آج کل کا وہ زمانہ ہی کہ نفاق شقاق گھر گھر مین پھیلا ہوا ہی۔ بھائی کو بھائی سے اور بیٹے کو باپ سے اور جورو کو شوہر سے مخالفت وعداوت ودشمنی پڑی ہوئی ہے ایک دوسرے کی تکلیف دہی وآزار رسانی مین ہمہ تن شب وروز مصروف ہی۔ خدا سے نہین ڈرتے کہ فرمایا ہی جسنے قطع رحم کیا اللہ اُس سے قطع کریگا۔ نعوذ باللہ منہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

التماس ۔ یہ نسب نامہ چودہ پندرہ برس کی محنت شاقہ مین جابجا سے جمع کیا گیا ہی۔ کہ جسکا حوالہ بھی اکثر جگہ دیدیا گیا ہی کیونکہ ہمارے گھر کا کتب خانہ وفرامین شاہی ونسب نامہ وغیرہ سب تلف ہوگیا جسکا ذکر اوپر دیباچہ ہو چکا ہی لہذا مجھکو دوسرے لوگون کی دریوزہ گری کرنی پڑی۔ پس اگر کہین اسمین غلطی واقع ہوئی ہو تو براہ عنایت وکرم قلم اصلاح سے مزین فرماوین یا فقیر کو اطلاع بخشین کہ مین خود اُسکی تصحیح کرودن۔ اور عیب چینی کو کام مین نہ لاوین کہ انسان سے خطا ہوتی ہی ہی۔ یہ لازمہ بشری ہی خصوصًا ایسی حالت مین کہ باعث لحوق عوارض وتوالی ہموم وغموم تواتر حوادث جانکاہ دل ودماغ بالکل ازکار رفتہ ہورہے ہین۔ نسیان بدرجۂ غایت غالب۔ ہاتھون مین رعشہ کہ اپنے ہاتھ سے لکھنا نہایت مشکل وہ بھی دوچار سطر سے زیادہ نہین۔ بصارت مین ضعف مصنفین ومولفین کا دستور ہی۔ کہ ہاتھ مین قلم وکاغذ لیے ہوے بیٹھے ہین اور مضمون سوچ رہے ہین جب کوئی بات خیال مین آئی۔ فے الفور اُسکو لکھ لیا۔ پھر اُسکے بعد بھی اُسمین محو واثبات کرتے رہتے ہین۔ زیادت ونقصان عمل مین لاتے رہتے ہین۔ مجھکو یہ سب میسر نہین۔ مین دوسرے کا محتاج جب کوئی بات یاد آئی کاتب موجود نہین اور جب کاتب میسر ہوا وہ بات دماغ سے جاتی رہی باعث ضعف بصارت نظر ثانی سے بھی مجبور رہا بالجملہ اس قسم کی بہت سی مجبوری اس کتاب کی تحریر کے اثنا مین میرے پیش پا افتادہ رہی پس اے حضرات وقت ملاحظہ اس کتاب کے جو کوئی غلطی آپ کو معلوم ہو اُسمین مجھکو معاف رکھین۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔ **قصیدہ**

من کان یرغب فی النجاۃ فما لہ	غیر اتباع المصطفی فیما اتی
ذاک السبیل المستقیم وغیرہ	سبل الغوایۃ والضلالۃ والردی
فاتبع کتاب اللہ والسنن التی	صحت فذاک اذا اتبعت ھو الھدی
ودع السؤال بکم وکیف فانہ	باب یجر ذوی البصیرۃ للعمی

الذین ما قال النبی صحبه	والتابعون ومن مناہجهم قفا

مناجات

یا من یری ما فی الضمیر ویسمع	انت المعد لکل ما یتوقع
یا من یرجی للشدائد کلها	یا من الیه المشتکی والمفزع
یا من خزائن رزقه فی قول کن	امنن فان الخیر عندك اجمع
ما لی سوی فقری الیك وسیلة	فبالافتقار الیك فقری ادفع
ما لی سوی قرعی لبابك حیلة	فلئن رددت فای باب اقرع
ومن الذی ادعو واهتف باسمه	ان کان فضلك عن فقیرك یمنع
حاشا لجودك ان یقنط عاصیا	الفضل اجزل والمواهب اوسع
یا رب ان ذنوبی قد جلت بها	علما دہی وبا علاونی واسراری
انا الموحد لکن المقر بها	فهب لی ذنوبی لتوحیدی واقراری

سہ اول ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ تیرہ سو اٹھارہ ہجری مین لکھا گیا تھا بعد اُسکے بوجہ وقوع حادثہ جانکاہ اعنی ارتحال برادرم عزیزم مولوی عبد الرؤف غفر الله له ونور مرقدہ کے دل ودماغ بیکار محض ہوگیا۔ کچھ بھی صلاحیت دماغ مین باقی نرہی کہ کسی کام پر غور وفکر کرون لہذا تحریر اس کتاب کی چندے موقوف رہی مگر چونکہ اسکا مادہ وماخذ سب تیار وموجود تھا صرف صفحۂ کاغذ پر تحریر کرنا باقی تھا لہذا خیال مین یہ بات گذری کہ جب سالہا سال کی دوادوش وتگاپو سے ایک چیز جمع کی گئی ہے۔ تو اُسکو ضرور لائق کام کے بنا دینا چاہیے۔ پس الحمد لله ثم الحمد لله کہ آج بتاریخ ۸ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ تیرہ سو انیس ہجری نبوی صلی الله علیه وآله وسلم مین یہ کتاب ختم ہوئی۔ رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل عملا صالحا ترضىه وادخلنی برحمتك فی عبادك الصلحین واخر دعولنا ان الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی خیر خلقه وصفیه وحبیبه وخلیله محمد المصطفی واحمد المجتبی شفیع المذنبین ورحمة للعلمین ورسول رب العلمین وعلی اله واصحابه وعلی جمیع عباد الله الصلحین وعنا معهم برحمتك یا ارحم الرحمین ٥

ریویو

برکتاب مستطاب تذکرۂ صادقہ

از

مجمع فضائل و محاسن شاعر باکمال سخنور بیمثال مولوی ابوالکلام محی الدین احمد صاحب
آزاد دہلوی مقیم کلکتہ صانہ اللہ عن شرور الحساد

حمدا لمن جعل کلامہ تذکرۃ لاولی الابصار۔ واودع البواطن القدسیۃ
خزائن الاسرار۔ ونصلی علی صاحب الکتاب المبین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

وضع زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست
رو پس نہ کرد ہر کہ ازین کاروان گذشت

"تذکرۃ الاسلاف لتبصرۃ الاخلاف" عربی کا ایک اعلی درجہ کا مقولہ ہی جسکا سچا مصداق یہ "تذکرۂ اہل صادقپور" ہے۔ اسکے مولف اس خاندان کے یادگار جناب مولانا عبدالرحیم صاحب صادقپوری ہین۔ جنھون نے اپنی لائف اس کتاب کے صفحہ ۱۳۰ سے صفحہ ۱۵۸ تک درج کی ہی۔

فاضل مولف نے اس تذکرہ مین اس خاندان کی تمام کیفیت اور تمام اہل خاندان کے حالات نہایت عمدگی سے تحریر کیے ہین۔ بالخصوص ایسی حالت مین کہ تمام خاندان کا شیرازہ پریشان ہوچکا ہو۔ اور واقفیت و تحقیق کے بہت کم ذرائع باقی رہگئے ہون۔ انکی یہ کتاب نہایت مفید اور خاندان کے بقاے دوام کا عمدہ ذریعہ ہے۔

غور سے دیکھو تو جسقدر یہ تذکرہ عبرت کا یقین دیتا ہی۔ او جسقدر اس خاندان کے تمام واقعات انسان کی طبیعت کو موثر کرتے ہین۔ غالباً بہت کم ایسے تذاکرا ور ایسے واقعات ہونگے۔

اول تو "عروج و زوال" کی تصویر جسقدر بہتر اس تذکرہ سے کھنچ سکتی ہی کسی واقعہ سے نہین کھنچ سکتی۔

ایک خاندان کا یہانتک ترقی کرنا کہ دولتِ علم اور دولت و مال مین اُنکی نظیر نہو۔ ہزارون اُنکے کھانے والے ہون۔ ہزارون جان نثاری کے پے موجود ہون۔ خاندان کا خاندان ایک موقع پر مسکن گزین ہوجائے۔ اور اتفاقی صورت کا نام "صادقپور" اختیار کرے۔ باوجودیکہ یہ نام ایک شہر کے کسی حصہ سے تعلق رکھتا ہو مگر اسکے ترقیات جزئی شہرت سے بڑھکر کلی شہرت سے بھی بڑھ جائے۔ علمی حیثیت سے دیکھو! تو بڑے بڑے مصنف اعلیٰ درجہ کے واعظ خاندان مین موجود ہون۔ دولت کے لحاظ سے دیکھو تو تمام موجودہ دولتمندون مین اُنکے ڈنکے بجتے ہون۔ پھر یکایک اُس خاندان کا ایسے ورطۂ تنزل مین آپڑنا۔ جس سے اُسکی تمام ترقیات پر پانی پھر جائے۔ یعنی سرے سے بیڑاہی ڈوب جائے۔ کوئی نام لیوا نہ نظر آئے۔ کوئی جان نثار جان نثاری نہ کرے۔ خود حاکم وقت بخت برگشتہ پھر جائے۔ خود اپنے پرائے ہوجائین۔ دم کے دم مین کارخانہ ہی پلٹ جائے۔ اور ایک آنکھ بند کرنے والا جب ایک پل کے بعد آنکھ کھولے۔ تو اُسے بجائے ایک خوبصورت محل کے ایک دشت بے لق و دق میدان چٹیل نظر آئے۔ نہ اُسکے سر بفلک محلون کا کچھ نشان معلوم ہو۔ اور نہ اُس صادقپوری دیوارون کی کچھ یادگار باقی ہو۔ پس ایک انقلابی صورت دیکھنے والے کو حیرتی اور مبہوت بنادیے!!! اے آن صادقپور بہ کجاست! واہل صادقپور بہ کجا اند! نہ مکان راتمکنے! و نہ مکین راتمکنے! آلہی این چیست!!

یہ سب کچھ کیون ہوا؟ کس لیے ہوا؟ بس بس! یہ کچھ نہین معلوم! ہان اُس حکیم علی الاطلاق خالق دوجہان کی یہ بے انتہا قدرتون مین سے ایک انقلاب کنندہ قدرت ہی۔ کہ اقبال کو تنزل سے بدل دینا،، !! مگر اسکا سبب ظاہری بجز اتفاقی کے اور کچھ نہین قرار پاسکتا!

اب دیکھو!! کہ یہ بیان انسان کو اُسکی بے انتہا قدرت کا اور ان اتفاقی کارروائیون کا یقین دلاتا ہے! اور سننے والے کو کسقدر موثر کرتا ہی! ہان! اور نہین تو تم ذرا اپنے ہی دل پر ہاتھ رکھکر دیکھو کہ کیسا کانپ رہا ہی۔! کیسی ہولناک کیفیت پیدا کررہا ہے! اس سے بہتر اور اس سے بڑھکر اور کیا حالت موثر ہوگی۔!؟ =۔

پھر اُس خاندان کے جو پس ماندہ تھے۔ اُنکے ساتھ کسطرح یہ فلک کجرفتاری سے پیش آیا؟ وہ کونسی مصیبت تھی کہ اُنپر نہ آئی ہو! اور وہ کونسی سختی تھی کہ اُنھون نے جھیلی نہو۔! مگر ساتھ ہی اُنکا بے نظیر

صبر و تحمل۔ اور اس جانگداز حالت مین بھی اللہ کا شکر ادا کرنا۔ صبر و شکر کی ایسی عمدہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اس سے بہتر اور کوئی نہین ہوسکتی۔!:۔

اسکے بعد پھر اتفاق اور استقلال کا ساتھ دینا۔ ایک کوشش کرنے والے کی کوشش سے خاندان کا پھر ترقی کرنا اسکول کا جاری ہونا علم کا ساتھ دینا۔ اس سب کچھ کا ایک اتفاق کی بدولت ہونا۔ کیا اتفاق کی تعلیم نہین دیتا ؟!

واقعی یہ کتاب اول سے آخر تک خاص خاص کیفیتون اور حالتون کا فوٹو پیش نظر کرتی ہے۔ اللہ تعالی مولف موصوف کو جزاے خیر عطا فرمائے کہ اُنھون نے یہ کتاب تالیف فرمائی ادھر اُدھر سے کوشش کرکے واقعات اکٹھا کیے۔ ہمنشیون کے ذریعے سے شکر جمع کرکے لڈو تیار کیا۔ اور ہم لوگون کو مستفیض ہونے کا موقع دیا۔ میرے مکرم دوست جناب مولانا محمد یوسف صاحب خطیب مولوی بورڈ اف اکزامینرس کلکتہ کی فرمائش سے مین نے ایک مثنوی فارسی تقریظ مین نظم کی تھی جو وقت گنجائش کے سبب سے یہان درج نہوسکی تین قطعات تاریخ درج کرتا ہون۔

قطعہ تاریخ تصنیف تذکرہ صادقہ

مژدہ اے والہان صادقپور
حضرت مولوی عبد رحیم
تذکرہ یہ اُنھون نے لکھا ہے
نقطہ نقطہ ہے خال روی بتان
واقعات صحیح سے لکھے ہین
تذکرہ یہ وطن کا لکھا ہے
اسمین لکھا ہے حال صادقپور
جو بزرگون کا تھا کبھی ملجا

مژدہ اے عاشقان روے وطن
صاحب علم و ماہر ہر فن
جسکی تعریف مین زبان الکن
صفحہ صفحہ بیاض صحن چمن
جسمین کچھ بھی نہین ہی جاے سخن
اسپہ شیدا ہین عاشقان وطن
جو کبھی تھا علوم کا گلشن
جو بزرگون کا تھا کبھی مسکن

عالم و فاضل و ادیب و حکیم — الغرض کاملون کا تھا مخزن
شمع بزم کمال کہیے اُنھین — جنسے بیت العلوم تھا روشن
اسکو کہیے زر کمال اگر — اُسکو کہیے کمال کا معدن
ہائے دیکھو یہ گردش دوران! — ہائے دیکھو زمانہ کے یہ چلن!
اک خزان لوٹ لیگئی سب کچھ — اب نہ وہ پھول ہین نہ وہ گلشن
ہان فقط یادگار ہین باقی — جنسے اب نام اُنکا ہے روشن
میرے مخدوم حضرت رنجور — جنکی توصیف اے یقینی ناممکن
اُنکا ارشاد تھا لکھو تاریخ — اُنکا اصرار تھا کہ تعجیلن
تھی اسی فکر مین پریشانی — غور مین تھا کہ ناگہان فوراً
دل سے آزاد کے ملی تاریخ — ہے طراز ندہ ذکر اہل وطن
۱۳۱۹ھ

ولہ

اس رسالے کی کس سے ہو تعریف — واقعی فیض کا مقالہ ہے
ہر روایت ہے مستند اسکی — معتبر اُس کا ہر حوالہ ہے
سر سے ازاد لکھد ہجری سال — خبر آفاق یہ رسالہ ہے
۱۳۱۹ھ

ولہ

قطعۂ تاریخ طبع کتاب مذکور

چھاپ کردند این کتاب نفیس — فکر شان را صد آفرین بادا
از سروش ہاتف این ندا آمد — سرمۂ چشم ناظرین بادا
۱۳۲۰ھ

قطعۂ تاریخ از شاعر بے نظیر جامع کمالات منبع حسنات ذوی المناقب والمفاخر
جناب مولوی شاہ محمد اکبر صاحب۔ اکبر ابو العلائی داناپوری عظیم آبادی دام فیضہ

مولوی کریم عبد رحیم نے — خود کریم اور باکرم اجداد
ورراونکی کتاب ہے کیا خوب — میری آنکھوں کے بھی ہین دو مرے صاد
شرفای وطن اسسے دیکھین — ہے توی اسکی کس قدر اسناد
تابہ آدم ملا دیا ہے نسب — اسمین کیا شک ہی ہم ہین آدم زاد
آپ ہین یادگار تاج فقیہ — تھے جو اس صوبہ کے امام جہاد
یہی حضرت ہمارے جد بھی ہین — ہم ہین عبد العزیز کی اولاد
پسر خورد تھے یہ حضرت کے — ہوے یہ بھی منیر مین آباد
یہ گھرانا بڑا اکرم ہے — اسمین عباد اس مین ہین زہاد
اولیا اسمین غوث و قطب اس مین — اس مین ابدال اس مین ہین اوتاد
اسمین مخدومون کی جماعت ہے — جس کا ہر فرد اہل رشد و رشاد
کاکو مین آکے ان بزرگون نے — بعض نومسلمون کی کی امداد
پھر بہار اور نواده ان سے بسا — پڑی دونون جگہ نئی بنیاد
پھر یہ پھیلے تمام صوبے مین — ہر جگہ پہونچے یہ فرشتہ نژاد
تھوڑے سے میرے جد یہان آئے — دانا پور مین رہے وہ بادل شاد
اسی نسخہ مین انکی ہے تفصیل — جمع ہین اس مین ان کے سب افراد
زیر خالص یہ ہے کتاب نفیس — اس کی پرکھی ہوئی ہے ہر روداد
غل و غش سے ہو پاک یہ اکبر — ہے دعائیہ سال "بے غش باد"
۱۳۱۹

سٹ بہار سے ادترا ایک بستی ہے جسمین حضرت سید لطیف الدین دانشمند کی اولاد بستی ہی آپ کے پوتے حضرت شاہ سیف اللہ قدس سرہ تھے وہ نواسے تھے حضرت شاہ دولت منیری قدس سرہ کے اون کے نواسے فقیر محمد اکبر کے پردادا حضرت شاہ طیب اللہ قدس سرہ میرے دادا حضرت شاہ تراب الحق قدس کی شادی حضرت شاہ غلام حسن قدس سرہ خلیفہ شاہ محمد منعم قدس سرہ کی دختر سے ہوئی اوریہین رہگئے فقط۔

سٹ دانا پور قدیم سادات باقری کی بستی ہی یہان پانچسو برس سے سادات کی بستی ہے اوران کا نسب بہت پاک ہے صرف نوآبادہ اور موضے سے قرابت رہی مگر اس تیس برس سے بعض پیوند نسب اچھے نہین ہوے ۱۲ محمد اکبر ابوالعلائی۔

قطعۂ تاریخ از جامع علوم ظاہریہ و باطنیہ مقبول بارگاہ رب العرش جناب مولوی الٰہی بخش خانصاحب بڑاکری بہاری

پٹنہ کہ بود مسکن و ماوائے کاملین
بودند اہل فضل ازان شہر خوشہ چین

تعلیم یافتند ازان درسگاہ خبیر
توحید و اتباعِ سنن جملہ مومنین

جاری شدہ از وہمہ انہار اہتدا
زان سان کہ چشمہ جنان پی جاتیان معین

آب زلال او ہمہ صافی ز کدر حدث
دُر خوشاب او ہمہ یک دانۂ ثمین

ہر لحظہ ریختے از و آبِ حیات مجید
تازہ دم از وی کام و دہان موحدین

دارو زمانہ یاد سبے وارِدات او
اذکار و بار علم و سنان مجاہدین

روح روان چشمہ ولایت علی بنام
پیر ہدائے نمونۂ اخلاق مرسلین

مستِ میِ الست بذات احد فنا
یحییٰ علی صبور چو یحییائے اولین

ضرغام نیستان رضا احمد اللہ
ثابت بہ امتحان چو قدمہائے مرسلین

مولائے من جناب عنایت علی ولی
سیفی زبان چو سیفِ نجا و مہاجرین

فرحت حسین کہ صدق صفا زہد اتقا
بودند جا کرانش ولی نیک کمترین

رہنمایان بسے گذشتہ در وصاحبان فضل
الا حقین ولی بقدمہائے سابقین

در زہد و اتقا ہمہ مسند نشین مجید
در علم و فضل آن ہمہ بودند کاملین

در رزمگاہ و غزو ہمہ رایت ظفر
در بحث گاہ علم ہمہ آیت مبین

زانفاسِ پاک انہمہ شاہان فخر فقر
حق حق شنیدہ شد ز صفحہائے چین

از فیض پائے ہمچو بزرگان پر ضیا
زیباست گر نہد بفلک پای خود زمین

دین خدا کہ احمد مرسل رسول اوست
مخلوط بدع بود زاو ہام پیش ازین

توحید پر ز شرک ریا جز و از خلوص
اعمال پر ز ریو چو اطوار کافرین

آخر گہان یگان کمر خویش بست و جست
بہر علوم دین بطلب شد چو سابقین

مستانہ وار بے خبر از جادہ ناسبق
مال و منال و جان ہمہ کردہ فدای دین

در راه حق ز لومۂ لائم نہ ہیچ باک
جان ہدر کردہ راہ خدا پاک بخیتند
صور صدای حق بدمیدند در جہان
معمور گشت ہند ز انوار اہتدا
آباد گشت مسجد و خمخانہا خراب
ذکر خدا بکوچہ و برزن شدہ بلند
ہر خانہ گشت مجلس قدوسیان جواب
آخر زمانہ طرح دگر ریخت بعد ازان
یعنی بحسب عادت خود از زمان صدر
ای پٹنہ ای سرای علوم و فنون مجد
بعد از خروج روح جسد میشود خراب
لیکن بدانم اینکہ تو از بہر گیتے
یعنی نشان قافلہ رفتہ تاکنون
عبدالرحیم فرع درخت آسمان سما می
بر مسند افاضہ چو باران محط سال
علامۂ زمانہ و فخر زانۂ جہان
اینک نوشتہ است بحال اکابران
نطقش چنان نہاد کہ میگفت کہکشان
جستم چو سال طبع ز ارباب علم و ہوش

صرف از جناب حضرت داد ار خائفین
از نوث و درد ریو شیاطین ملحدین
گویا کہ بود بہر ضلالت دم پسین
لطف خدا خروج نمود آخر از کمین
شبحہ بدست آمدہ در جای ساتگین
نام خدا بجا تم دلہا شدہ نگین
القصہ ز انچنان شدہ اہل جہان چنین
گو را بود بطبع چنین شیوۂ حسین
این گنجہا نمودہ بزیر زمین دفین
شرط وفا نہ ہست بقای تو بعد ازین
افتد ز پا مکان چو نباشد در و مکین
در خلعت وجود باین حالت غمین
باقیست در سرای تو با فر سالفین
حق گوی نیکخوی بصدق و صفا قرین
ریزد بکام اہل جہان شیر و انگبین
قسطے بذات پاک او از علم راسخین
خوشتر رسالۂ کہ کند جان عنبرین
من بندہ اش شوم چو ہدہد جابجا کرین
از مان شنید و گفت چہ تاریخ اہل دین
۱۳۱۹ھ

قطعۂ تاریخ از طبع ذکی عالم و صوفی و متقی مولوی سید حاجی شاہ اقبال علی
صاحب قادری البہاری متخلص بہ بحر۔ دام فیوضہ

نذر اونکی سب سے لاکھ تسلیمات
ہر گھڑی اونپر لاکھ لاکھ سلام
حال انساب اہل صادق پور
یعنی عالی جناب تاج فقیر
لائے تشریف سوی ہندستان
فیض اون کا ہوا وہ عالمگیر
فضل حق سے جہا مین تھے دلیر
اونکے فرزند شاہ یحییٰ کام
ہے مزار آپ کا منیر منیر
آپ مخدوم دہر ہین مشہور
نسل کا اُنکے دور دور ہے نور
کیا لکھون وصف اہل صادق پور
مالک ملک علم تھا ہر کس
مصدر امر مسلک اسلام
تھے ولایت علی کریم زمان
مولوی احمد اللہ مرحوم
اور یحییٰ علی علی الاطلاق
مختصر یہ کہ آفتاب تھے سب
تھے یہ اسلاف سب ہوئے مغفور
صاحب عز وجاہ و فضل و کمال
جتنے موجود ہین رہین آباد
دولت وصولت وعلوم ونسب
عالم باعمل حلیم وحشیم

جنکو حاصل ہے عز و تکریمات
اور اصحاب و آل پر بھی مدام
ہے زمانے مین اس طرح مشہور
اہل مکہ مین تھے شریف وجیہ
آیا اُنکے قدوم سے ایمان
ہوگئے اہل دین صغیر وکبیر
راجہ مُنیر سے لے لیا تھا منیر
ہے منیری لقب اسی سے ہوا
بھوکھے عرفان کے ہوتے ہین وان سیر
اسکی تفصیل اب نہین منظور
ہین خلف اونکے اہل صادقپور
ان مین ہر ایک تھا دُرِ منثور
سالک سلک حق ہر ایک نفس
مطلع مہر طور علم کلام کا
تھی ولایت علی کی اونسے عیان
صاحب عز وجاہ و بحر علوم
مظہر عشق جلوۂ خلاق
اس زمین پر فلک رکاب تھے سب
انکے اخلاف بھی ہین سب مشہور
ہے ہر اک فرد بے نظیر و مثال
سب رہین فضل حق سے خرم وشاد
سب ہین بے مثل و بے نظیر ہین سب
شاہ عبد الرحیم بالتکریم

نذر اونکی ہے لاکھ تسلیمات
ہر سحر اونپر لاکھ لاکھ سلام
حال انساب اہل صادق پور
یعنی عالی جناب تاج فقیر
لائے تشریف سوی ہندستان
فیض اون کا ہوا وہ عالم گیر
فضل حق سے جہا دین تھے دلیر
اونکے فرزند شاہ یحیے کام
ہے مزار آپ کا منیر منیر
آپ مخدوم دہر ہین مشہور
نسل کا اونکے دور دور ہے نور
کیا لکھون وصف اہل صادق پور
مالک ملک علم تھا ہر کس
مصدر امر مسلک اسلام
تھے ولایت علے کریم زمان
مولوی احمد اللہ مرحوم
اور یحیے علی سے علے الاطلاق
مختصر یہ کہ آفتاب سے تھے سب
تھے یہ اسلاف سب ہوئے مغفور
صاحب عز و جاہ و فضل و کمال
جتنے موجود ہین رہین آباد شہر
دولت وصولت وعلوم و نسب
عالم باعمل حلیم و حشیم

جنکو حاصل ہے عز و تکریمات
اور اصحاب و آل پر بھی مدام
ہے زمانے مین اس طرح مشہور
اہل مکہ مین تھے شریف وجیہ
آیا اونکے قدوم سے ایمان
ہوگئے اہل دین صغیر و کبیر
راجہ منیر سے لے لیا تھا منیر
ہے منیری لقب اسی سے ہوا
بھوکھے عرفان کے ہوتے ہین وان سیر
اسکی تفصیل اب نہین منظور
ہین خلف اونکے اہل صادقپور
ان مین ہر ایک تھا دُر منثور
سالک سلک حق ہر ایک نفس
مطلع مہر طور علم کلام کے
تھی ولایت علی کی اونسے عیان
صاحب عز و جاہ و بحر علوم
مظہر عشق جلوہ خلاق
اس زمین پر فلک رکاب تھے سب
انکے اخلاف بھی ہین سب مشہور
ہے ہر اک فرد بے نظیر و مثال
سب رہین فضل حق سے خرم و شاد
سب مین بے مثل و بے نظیر ہین سب
شاہ عبد الرحیم بالتکریم

یہ وہ بیسر آثر احباب
اک نسب نامہ خوب لکھا ہے
بن گیا سبحۂ دُرِ شہوار
دل نے چاہا لکھوں سنِ تالیف
فکر کیا ہے لکھو سنِ نایاب

خاندان کے ہیں کاتب الانساب
دُرِ منثور کو پرو یا ہے
یا ہے اک بحر مجمع الانہار
کہا ہاتف نے اے بشیر لطیف
باغ انساب عالمان باداب
۱۳۱۹ھ

وله مع صنعت توشیح

۸	حمد سزا دار خدائے جہان	۵۰	۶۰۰	خالق افلاک و زمین و زمان	۵۰
۵۰	نعت بود لایق محبوب حق	۱۰۰	۱۰	یمن جہان طالب و مطلوب حق	۱۰۰
۱	از پسِ تحمید احد والسلام	۴۰	۴۰	مقصد دل عرض کنم بالتمام	۴۰
۵	ہست بہ پٹنہ چو محلّ نکو	۶	۹۰	صادق و پور است بہم نام او	۶
۲	بود دران مسکن اہل وفا	۱	۲	بُد صدفِ گوہر صدق و صفا	۱
۳	جملہ کہ در علم علَم داشتند	۴	۴۰	مورد الام و جفا ما شدند	۴
۴۰	مطلع اوصاف حمیدہ بُدند	۴	۴۰	مقطع اثمار رسیدہ شدند	۴
۸	حیف کہ آن مجمع اہل کرم	۴۰	۱	از ستم دہر شدہ کالعدم	۴۰
۲۰۰	رفت کتب خانہ و مال و حشم	۴۰	۷	زیر زمین شد نسب محترم	۴۰
۴۰	مولوی معنوی عبد الرحیم	۴۰	۵	ہست بہ پٹنہ چو بستان عظیم	۴۰
۷۰	عالم ذی منصب و عالی حسب	۲	۲۰	کرد رقم تذکرہ عالی نسب	۲
۶۰۰	خیر شد این تذکرۂ صادقان	۵۰	۵۰	نسبت اموات پئے لاحقان	۵۰
۱۰۰	قوم خود و ہم نسب و اصل خویش	۳۰۰	۲۰	کس نہ بُد آگاہ از نیہا ز پیش	۳۰۰
۳۰۰	شکر کہ شد فیض بزرگی بمن	۵۰	۴	داد خبر از نسب خویشتن	۵۰
۲۰	گلشن انساب ہمان اہل دین	۵۰	۳۰	شد سبب فرحت قلب حزین	۵۰
۴	داد چہ این دولت معدوم ما	۱	۶۰۰	خواند دلم بر کرمش مرحبا	۱

٢٠٠	رسم نسب کرد کہ گوہر بسفت	٤٠٠	١٠	یافتم از ہمت او مال مفت	٤٠٠
٣٠٠	شد پئے این تذکرہ چون فکر سال	٤٠	٢	بود بدل زمزمۂ این خیال	٣٠
٧	نو دو بشیر آمدہ ہاتف برفق	١٠٠	٦٠	سال بگو اعظم انساب صدق	١٠٠
سمت ١٩٥٨		فصلی ١٣٠٨	عیسوی ١٩٠١	ہجری ١٣١٩	بنگلہ

ولہ در تاریخ طبع

مولوی سلیمے سے تقی و ذکی — اسمش عبد الرحیم با توقیر
خوش رقم کرد یک نسب نامہ — کرد انساب پاک را تفسیر
صاف شد حال اہل صادق پور — روشن اندر جہان چو ماہ منیر
چون نسب نامہ طبع شد سالش — ذکر ارباب صدق گفت بتشیر
١٣٢٠ھ

قطعۂ تاریخ از شاعر یکتا و فرید جناب قاضی محمد عبد الحمید صاحب حمید محمدن میرج رجسٹرار متوطن کلکتہ

مژدہ اے والہان حسن قدم — مژدہ اے طالبان سر وجود
مژدہ اے سرخوشان جام صفا — مژدہ اے میکشان بزم شہود
از حریم جمال صادق پور — شاہدے دل فروز جلوہ نمود
کلک معنی نگار نکتہ شناس — گرہ کار دل ز لطف کشود
آنکہ عبد الرحیم بحر صفاست — سالک راہ حضرت معبود
آنکہ از علم اوست شان ہنر — آنکہ از فیض اوست رونق جود
آنکہ از نسل ہاشم ست و زبیر — مخزن سر فضل رب ودود
داد ترتیب تازہ تذکرہ — کہ ازان سہل شد رہ مقصود
حال صاحبدلان صادقپور — بہ تمام و کمال شرح نمود
خلف اصغر مشار الیہ — آنکہ نور الہدےٰ بود مسعود
آنکہ کرسی نشین صدق و صفاست — آنکہ از وے فروغ دین افزود

گرد ایما بہ طبع آن زخلوص	اہل دین را نشاط دل بخشود
للہ الحمد آن صحیفۂ فیض	للہ الحمد آن سفینۂ جود
شدہ آراستہ بہ حلیۂ طبع	شائقان را جمال خود بنمود
ہان بیائید و نقد جان آرید	بخر بیداری دُرِ مقصود
اینچنین یوسفے دلارائی	کس ندیدہ ست گہے بمصر شہود
سال طبعش حمید نکتہ سرا	"مظہر حسن بے زوال" سرود
	۱۳۱۹ھ

رباعی تاریخ منہ

این نامہ کہ کردہ نظر افروزی دل	باشد ہمہ اخلاق و سیر را شامل
کلک سخن آفرین پئے سال حمید	بنوشت کہ ـ "تاریخ ادیب کامل"
	۱۳۱۹ھ

قطعۂ تاریخ طبع از شاعر خوش فکر جادو بیان جناب مولوی شاہ سید نذر الرحمن صاحب حفیظ عظیم آبادی سلمہ المنان

آن عبد رحیم صاحب علم	یکتائے زمان و فخر دوران
چون تذکرہ نوشت بے مثل	ز احوال گذشتگان ذیشان
ہاتف چو شنید وصف طبعش	مانند حفیظ شاد و فرحان
گفتا کہ چہ سال ہجریش بود	گفتم کہ ـ نوادرات اخوان
	۱۳۲۰ھ

دیگر

نایاب چھپا یہ تذکرہ خوب	کہیے دُرِ بے عدیل جسکو
پوچھے جو کوئی حفیظ تاریخ	گلشن فیض ہے ـ یہ کہدو
	۱۳۲۰ھ

دیگر مادۂ تاریخ

وجود مناجسرین

۱۳۲۰ھ

قطعہ تاریخ از شاعر طباع و ذہین منشی زین العابدین صاحب متخلص بہ حزین عظیم آبادی شاگرد مولوی محمد یوسف صاحب جعفری رنجور عظیم آبادی

وہ عبد الرحیم اہل تقوٰے و علم
محقق محدث مفسر فقیہ
امام زمان عالم باخبر
غرض جس قدر انکی تعریف ہے
کتاب ایک تصنیف کی آپ نے
لکھی مرحبا ایسی (تاریخ حق) ۱۳۱۹ھ
یہ چھپنے کو کلکتہ مین آئی جب
حزین تو بھی لکھ اس کی تاریخ طبع
بفحوائے الامر فوق الادب
مین تھا سوچ ہی مین کہ بن ناگہان

مطیع خدا پیرو مصطفٰے
موحد ولی سالک رہنما
شریعت کی جان صوفی باصفا
ادا مجھسے ہو وہ مرا منھ ہے کیا
کہ اللہ والون کا ہے تذکرا
نہین جس مین کچھ جائے چون وچرا
تو اُستاد نے حکم مجھکو دیا
ہے اورون نے بھی سال اسکا لکھا
عمل حکم پر مجھکو کرنا پڑا
تو ارخ اہل اللہ آئی ندا ۱۳۱۹ھ

قطعۂ تاریخ از عالم علوم مشرقی ماہر فنون مغربی عندلیب گلستان شاعری ہمشیرزادہ ام عزیزی و نور عینی مولوی محمد یوسف جعفری متخلص بہ رنجور دامہ اللہ بالعز والوقار مادام اللیل و النہار در سنہ ہجری

خال اقدس جناب عبد رحیم
جن سے روشن ہے شمع بزم دین
تذکرہ خاندان کا اپنے
خاندان ہو اگر تو ایسا ہو

جن کے ہے علم و فضل کا شہرا
جن سے اسلام کا چمن ہے ہرا
للہ الحمد انھون نے لکھ ڈالا
کہ ہو یکتا ہر ایک فرد اُس کا

خاندان یہ نہیں گلستان ہے	جس کے ہر گل کا رنگ و بو ہی جدا
کوئی ہے موتیا کوئی ہے گلاب	کوئی ہے یاسمین کوئی لالا
اس رسالے کو پڑھ لیا جس نے	باغ کی سیر اُسنے کی گویا
مین نے تاریخ دل سے جب پوچھی	ہے یہ گلگشت بوستان ۔ بولا
	۱۳۱۹ھ

وله درسنه عیسوی

جتنے تھے اسلاف و اخلاف اہل صادقپور کے	صاحب علم و عمل اہل ہنر اہل کمال
تذکرہ اُن صاحبون کا خال اقدس نے لکھا	اُس مین ظاہر کر دیا اُن مین سے ہر واحد کا حال
تذکرہ اسکو نہ کہیے بلکہ آئینہ ہے یہ	جس مین آتا ہے نظر اُن کا جمال و خط و خال
قدر دانون کے لیے پیشکش ہے بے بہا	اسکے آ سکتا نہیں یا سنگ مین قارون کا مال
واسطے تاریخ کے رنجور نے جب فکر کی	دل یہ بولا ۔ واہ وا وا ارمغان بے مثال
	۱۹۰۱ء

ازشاعرخوش بیان جناب ابوالمظفر مولا بخش صاحب رضوان آروی مالک رضوانی پریس کلکتہ شاگرد حضرت حمید دام فیوضہ

عالم باعمل صادقپور	مولوی عبد رحیم اہل صفا
جامع تذکرۂ اہل حدیث	مہبط رحمت رب علا
اُنکے اوصاف لکھے کیا کوئی	اونکی مدحت ہو رقم کس سے بھلا
تذکرہ اونکا یہ ہے کیا جامع	ایک عالم ہے خریدار اُسکا
کلک رضوان سخن گستر نے	سال گلشن کدۂ فیض ۔ لکھا
	۱۳۱۹ھ

ازشاعرسخندان جناب سید محمد عثمان صاحب سید ۔ مالک عثمانی پریس کلکتہ

جمع تھے اتقیا ذوی الاجلال	تھے ہر اک آفتاب اوج کمال

سبھی ذی عزو جاہ تھے یکسر
رشک گلزار ہے عظیم آباد
سب گئے اس جہان سے اک بار
مٹ گیا خاندان عالی جاہ
اون مین باقی ہین ایک یہ ذیجاہ
مولوی معنوی کریم و حشیم
انھین ذی علم نے لکھا اچھا
ذکر انساب اہل صادق پور
طبع ہو کر وہ ہو گیا تیار
دل مین تاریخ کا خیال ہوا
سال تالیف صاف لکھا اونے
اور تاریخ طبع لکھ یہ شتاب

اوج حشمت پہ تھے مہ انور
اس مین اون اتقیا کی تھی بنیاد
بکھرے جس طرح موتیون کا ہار
گئے ملک عدم کو ہو کے تباہ
ہین جو تسلیم اتقا کے شاہ
یعنے عبد الرحیم ذی تکریم
تذکرہ صادقان والا کا
تھے جو مقبول خاص رب کے حضور
صاف و پاکیزہ عبرت گلزار
دلِ سید نے صاف حکم دیا
ذکر انساب صادقین یہ ہے
۱۳۱۹ھ
کہ ہو محبوب خاص و عام کتاب
۱۳۲۰ھ

از شاعر سخنور جناب محمد نذیر صاحب صابر شاگرد حضرت بشیر پھلواروی مدظلہ

عالم و فاضل جناب مولوی عبدالرحیم
تذکرہ انساب کا یہ خوب لکھا شوق سے
احرف منقوط سے صابر لکھو تاریخ طبع

اتقا سے اونکی صورت یہ ہے عالم نور کا
چھپ کے اسنے رنگ دکھلایا در منشور کا
تذکرہ سچ - حق - بجا ہے اہل صادق پور کا
۱۳۲۰ھ

قطعہ تاریخ از مجمع فیوض و اکرام واعظ الاسلام جناب ابوالحسنات مولوی محمد عبدالغفور صاحب داناپوری

شد طبع حال پاکان آنانکہ شد زاوشان
کردند فرق ظاہر در امر حق و باطل
شد منہدم ز اوشان بنیان کفر و بدعت
دادند جان شیرین در راہ خالق جان

رائج حدیث و فقہ و توحید و شوکت و خیر
شد مرتفع ضلالت ویران گشت چہ دیر
معدوم شد ز گیتی شرک و عبادت غیر
کردہ بحکم سرورا در بحر و دشت ہا سیر

مطبوع شد کتابے در ذکر حال آنہا	باصحت ولطافت خالی ز علت وضیر
فارغ بصد مسرت گفتا ز روے ابجد	تاریخ طبع او زہے حالات اہل خیر

وله ایضاً در بحر دیگر

لکم یا ایها الخلاون بشہ سے	کہ ریحانی ز باغ حق شگفتہ
جناب شیخ وقت عبد الرحیم	بیغما داد خوش سے گنجے نہفتہ
چنان تحریر کردہ حال پاکان	کہ دیگر مثل او ہرگز نگفتہ
بیان اوست گویا چشم دیدہ	خس وخاشاک شک را پاک رفتہ
چو جستم سال طبع او ز ہاتف	کہ تا گردد عیان آن دُر کہ سفتہ
ز روی استقامت قلب فارغ	زہے "تاریخ اہل خیر گفتہ"
	۱۳۰۹ھ

از بلبل بوستان سخنوری جناب مولوی حافظ سید عبد الرزاق صاحب کلامی ساکن حال ٹونک و متوطن قصبہ رائے بریلی دام فیوضہ

ہین جو مرد راہ مولا مولوی عبد الرحیم	سرگروہ اہل درد واہل دل ہین انتخاب
شاہباز اوج ذکر حق نہنگ بحر عشق	رنگ وبوے باغ ایمان بحر دین کے دُرِ ناب
خود سے فانی باخدا باقی سراپا سوز ودرد	روے انور سے خجل جنکے ہر روے آفتاب
رہتے ہین جو رات دن مست شراب بیخودی	آتش عشق حقیقی سے ہے دل جنکا کباب
وہ زبیری اور وہ خورشید افلاک علوم	ایک پٹنہ کیا کہ جنسے ہند کو ہے آب وتاب
خاندان مین جنکے لیکر ابتدا سے آجتک	اہل حق ہوتے رہے ہین مرجع ہر شیخ وشاب
یہ اُنھین کے حال ہین لکھا اُنھون نے تذکرہ	اہل ایمان اسکو جانین بے تصنع صدق ماب
خاندان مین اپنے تھے اسلاف جتنے باخدا	ذکر اونکا لکھدیا بے بیش وکم بہر ثواب
داور عالم کرے مقبول خاص وعام اسے	شوق سے جو اسکو دیکھے بیگمان ہو فیضیاب
از سر ہوش ای کلامی بہر سال احمدی	بولا ہاتف "یہ بیان ہے بے نظیر ولاجواب"
	۱۳۱۹ھ

فہرست مضامین تذکرہ صادقہ

تصحیح اغلاط تذکرہ صادقہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	الدرر	الدرر	۳۵	۱۲	کروہ	وہ
〃	۶	ارقاہ اللہ	رقاہ اللہ	۳۷	۱۹	مقابضت	قبضہ
۲	۳	ادجوہ	ارجو	〃	۲۱	مقابضت	قبضہ
〃	۶	السباق	السبّاق	۳۸	۷	اولاد	از اولاد
۳	۷	الدرر	الدرر	〃	۱۸	متعلقان	از متعلقان
〃	۱۶	سورہ	سُوَرُ	۳۹	۵	فرزند	فرزندان
۱۲	۲۲	دوبیٹی	دوبیٹیان	۴۱	۵	کی گئی تھی	کیا گیا تھا
۱۴	۱۳	چودہ پشت	چودہ پشتون	۴۲	۴	رحمہ اللہ	رحمہ اللہ
۲۷	۵	محمد یوسف	محمد شریف	〃	۶	کھلوایا	کھوایا
۳۰	۶	میدانوان نے	میدانوان	〃	〃	جنکا نام دو صاجزادی	دو صاجزادے جنکے نام
۳۱	۲	اور بیٹا ہوا	اور ایک بیٹا ہوا	〃	۷	تھا	تھی
〃	۳	اس نے	اس فقیر نے	〃	۱۷	نکاح ہے	نکاح بیوہ ہے
〃	۱۳	جو	جسپر	〃	۲۰	بڑے حضرت کے	بڑے حضرت کے لقب تھے
〃	۲۰	تھا	تھے	۴۳	۲۲	آپ کی	آپ نے
〃	۲۲	تفور تام رہا	نفرت تام رہی	۴۴	۱	کتاب	کتب
〃	۲۴	حاصل کی تھی	حاصل کی	〃	۱۲	کیاست	کیاست
۳۲	۷	جو	جنکی	〃	۱۷	تھی	تھا
〃	〃	نہین کرسکتے	نہین ہے	〃	۲۲	ہوتا	ہوتی
〃	۱۰	تجاوز ہوگی	کچھ کم ہوگی	۴۵	۱۸	کہ	کہ جنکی
۳۵	۱۱	جو وقت	وقت	〃	۲۳	برافروختہ ہوا	وہ برافروختہ ہوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۲۳	باطن مین	بباطن
۴۶	۱	گزنده	وگزنده
"	۹	چغل	چغل خور
"	"	رہائی ہوئی	رہا ہوئے
"	۱۲	عنادکی	عنادکا
۴۸	۵	پورٹ بیر	پورٹ بلیر
۵۲	۳	نکرسکین	نکرسکے
"	۱۱	ایساہی	ایسے ہی
۵۵	۲۱	سنبھاکر	سنبھالکر
۵۶	۱۲	ہم چارہ	ہم چارون
۵۷	۶	خافوالفتا	خافوالفتنا
"	۱۴	بعمر چودہ پندرہ برس	بعمر انیس برس
۶۱	۱۷	بتادیا	بتادی
۶۲	۲۰	درستگی	درستی
۶۳	۱۶	رحمتہ اللہ	رحمہ اللہ
۶۷	۳	ماابالی	ولست ابالی
"	۴	ممزعی	ممزع
"	۶	کرناتو یہہ ایک	کرناتو ایک
۶۹	۱۲	الناظرین	الناظرون
۷۱	۳	چور ڈاکو	چورون ڈاکوؤن
"	۴	صدہا چور	صدہا چورون
۷۴	۱۵	وفانش چو	وفانش چون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۶	۷	المومنین	امیرالمومنین
۷۸	۶	وھوھذہ	وھی ھذہ
"	۷	الفاضل	صورۃ ما کتبہ الفاضل
۸۱	۱	آرہ سے ہوئی	آرہ کے ہوئی
۸۳	۱۷	عشرا	عشر
"	۱۹	عبدکموا	عبدکم
۸۴	۱	لایترا موا	لایراموا
"	۲	علیک السلام	لیوم القیام
"	۱۷	مذاق	مذاق علمی
۹۰	۱۳	صبیہ	مسماۃ بنیہ صبیہ
۹۱	۸	روشنی مین بہی	روشنی مین
"	۱۵	انصادین	انصاد
۹۹	۹	اس نکاح ثانی	اس نکاح ثانی سے
۱۰۵	۱۳	منزل	منازل
۱۰۹	۵	اکثر آپ	چونکہ اکثر آپ
۱۱۱	۱۴	آپ نے	آپ
۱۱۲	۱۹	اتقوابفراسۃ	اتقوا من فراسۃ
۱۱۴	۳	ہوا	آپکا نکاح ہوا
۱۲۱	۲۲	اورکمرکو	اوپر کمر کے
۱۲۹	۲	ازبطن اولی	ازبطن محل اولی
"	۶	اوس ملک مین	اوس ملک افغانستان مین
۱۳۳	۱	سکھر کا لشکر ہے	سکھر کا شہر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۴	۹	اخ ا البلیہ	اخا البلیہ	۱۷۰	۲۲	مسماۃ صبیحہ زوجہ حکیم وجاہت حسین مرحوم	حکیم وجاہت حسین مرحوم زوج مسماۃ صبیحہ
۱۳۵	۵	کہ جب طوفان	کہ طوفان	〃	〃	مسماۃ سلیمہ زوج حکیم ارادت حسین مرحوم	حکیم ارادت حسین مرحوم زوج مسماۃ سلیمہ
۱۳۷	۱۶	دکاندار پاکے	دکاندار گئے	۱۷۶	۲۰	منسوب بلائین	منسوب ہوئین
۱۳۸	۳	رپورٹ وغیرہ کے	رپورٹ وغیرہ وہان کے	۱۷۹	۶	مایوس العلاج	مایوس العلاج نے
〃	۹	برا تھا	بڑا تھا	۱۸۰	۳	لاکھون ادمی	لاکھون آدمیون
۱۴۰	۱	دن بعد	دنون بعد	〃	۱۶	چار آنہ کے	چار آنہ کو
۱۴۳	۶	پہونچکر	پہونچکر وہ مسودہ	۱۸۱	۲۱	بنظر تزویج	بنظر ترویج
۱۴۴	۲	مرا بیت	مرا بیتے	۱۸۲	۱	وھو ھذہ	وھو ھذا
۱۴۵	۲۰	ری ۵ ا اللہ	رقّاہ اللہ	〃	۵	رقم گرد	رقم کرد
۱۴۷	۱۶	بحر عرب	بحر ہند	〃	۱۴	مرحوم سے	مرحوم کے
〃	۱۹	تین دن	تین دنون	۱۸۳	۶	قہر شریعت	مہر شریعت
۱۴۹	۱۲	ایک گھڑے مین	ایک گڈھے مین	〃	۹	عن المہاجرین	بالمہاجرین
۱۵۴	۹	اس عرصہ مین بھی	اس مرتبہ بھی	۱۸۹	۲۲	پہرلا اسلام	پہرا اسلام
۱۵۶	۲۲	بحر عرب	بحر ہند	۱۹۲	۹	اوسی خچر پر	اوسی خچر پر ابوسفیان کو
۱۶۳	۶	ممدوح الیہ	ممدوح	۲۰۰	۱۷	یہہ آخر	یہہ خبر
۱۶۶	۳	مولوی فرحت حسین سلمہ	مولوی فرحت حسین قدس سرہٗ	〃	۱۹	مگر آپ نے اس	مگر آپ نے ان
〃	〃	شاہ عبدالخالق سلمہ	شاہ عبدالخالق مرحوم	۲۰۲	۶	پس تینون	ان تینون
〃	۵	نصیر	نضر	۲۰۴	۷	اپنے چچیرے بھائی	اپنے چچا
〃	۷	نصیر	نضر	۲۰۶	۸	معاشہ	معاشیہ
۱۶۸	۲	وفقوا	وقفوا	۲۰۸	۱	تھا	تھی
〃	۴	کالجمل	کالجبل	۲۱۱	۱۴	بلند	ناک بلند
〃	۵	قوی امر دینہ	قوی فی امر دینہ	۲۱۲	۴	کہ جسکو	کہ اوسکو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۴	۱۴	ستاے	ستائے	۲۵۴	۱۴	آپ	آپ کو
۲۱۵	۷	مولوی افضل علی مرحوم	مولوی [illegible] مولوی افضل علی مرحوم	۲۶۱	۱	مازالت	لازالت
〃	〃	ملا محمد خان	ملا مجد خان	۲۶۳	۱۹	وعنا معهم	وعلینا معهم
۲۱۶	۷	ولالت	وکالت	۲۶۶	۷	قاضی اسعد علی	قاضی اسد علی
〃	۱۴	مکہ	امکنہ	۲۶۸	۸	تنفق علیہین ہے	تنفق علیہین یون ہے
۲۱۷	۲	ان الله	انا الله	〃	۲۱	اور آپ	تاکہ آپ
〃	۵	سنہ ۱۳۰۳ھ	سنہ ۱۳۰۳ھ	۲۶۹	۷	اوپر دیباچہ ہو چکا ہے	اوپر دیباچہ مین ہو چکا ہے
۲۲۰	۷	سنہ ۱۲۸۱ یا ۸۲	سنہ ۱۲۷۷ یا ۷۸	〃	۱۸	افتادہ رہی	افتادہ رہی ہین
۲۲۱	۱۵	هذه	هذا	۲۷۰	۳	یترقع	یتوقع
۲۲۴	۲	۱۱۶۵	۱۲۶۵	۲۷۱	۹	رویس	رویس
۲۲۹	۱	موجود ہے	موجود ہین	۲۷۲	۸	بخت برگشتہ	بخت برگشتہ کیطرح
〃	۳	وهو هذه	وهو هذا	〃	۹	آنکھ کیطرح	آنکھ
〃	۱۱	فروتر	فزون تر	۲۷۳	۹	میرے	اپنے
۲۳۰	۱۶	تلمیذ	تلمذ	۲۷۴	۸	تعجیلن	تعجیلاً
〃	۴	کی	کیا	۲۷۵	۲۰	حصرت	حضرت
۲۳۳	۵	لودیکٹرہ پسر	لودیکٹرہ اور بیٹا	〃	〃	قدس	قدس سرہ
۲۳۵	۲۰	ازشاد	ارشاد	۲۷۶	۱۹	دبن	دین
۲۳۶	۸	تطاق	نطاق	۲۷۸	۴	چوشد	چہ شد
۲۳۹	۴	شاہ ہبازی	شاہبازی	۲۸۱	۱۷	ورود	وورود
۲۴۰	۸	وهو هذه	وهی هذه	۲۸۳	۲	شاگر	شاگرد
۲۴۳	۱۵	تغمد الله	تغمده الله بالغفران	۲۸۵	۹	عیرت	غیرت
۲۵۳	۲۰	عن آبائه	بابائه				تمام شد

نہایت عجیب و غریب جدید قابل دید

کلکتہ کی سیر

دو درویشوں کی ملاقات

تیسری جلد

کلکتہ کی سیر دو درویشونکی ملاقات نایاب لاجواب کتاب کے دو حصونکا دلربا ڈھنگ اور نیا رنگ جو دنیا بھر کے ناولون سے اپنا آپ ہی نظیر ہے پبلک کی نظرون سے گذر چکا اسکی فرحت آمیز تحریر اور لطف آمیز تقریر کا سمان اور بے تکلفانہ بول چال اور ناصحانہ قیل و قال کا لطف نکتہ سنجان زمانے ملاحظہ فرما کر لطف اٹھالیا اوسکا ذکر کرنا فضول ہے اس کتاب کے تیسرے حصہ کے خواستگارون نے بہت درخواستین بھیجین مگر بسبب کثرت اشغال طبع مین تیسرے حصہ کے تعویق ہوئی آخر شایقین کے اصرار نے مجھپر لازم کر دیا کہ تیسرا حصہ کلکتہ کی سیر کا بھی جلد شایع کرون چنانچہ بفضلہ تعالی زیور طبع سے آراستہ ہو کر اپنا جلوہ باصفا اور انداز دلربا دکھانیکو تیار ہے اس تیسرے حصہ مین جو کچھ ہے اوسکا مجملاً نقشہ کھینچ کر دکھلاتا ہون۔

پٹنہ عظیم آباد محلہ صادقپور کی سرا مین دو درویشونکا قیام رہنا منو بھٹیارے اور اوسکے بیٹے کی لڑائی سید ہادی کا سمجھا کر دونون مین صلح کرا دینا اور بزبانی منو بھٹیارے کے شہر پٹنہ کے ایک شیخصاحب کی ناانصافی سے بڑے بیٹے کو کل جایداد لکھ دینا اور چھوٹے بیٹے کو کچھ نہ دینا بڑے بیٹے کی بے اعتنائی اور باپ کو مکان سے نکال دینا اور اوسی چھوٹے بیٹے کا باپ کی خدمت کرنا اور بیان سید ہادی وجوب اطاعت والدین مین بموجب آیات قرآن و حدیث کے جو بطور خود ایک نصیحت نامہ ابنائے زمانہ کیواسطے ہے۔ اور اہل ہند کیلیے الڑکونکو لندن بھیجکر بارسٹری کا نتیجہ بعدہ سید ہادی بخاری اور قلندر بخش کا اجمیر شریف جانا وہان شاہزادہ فیروز شاہ سے ملاقات ہونا شاہزادے کیکئی روز تک سید ہادی کا بیان جسمین ذکر معرفت نفس اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت اور خلافت قدسیونکا سجدہ کرنا اور شیطان کا انکار کر کے طوق لعنت گلے مین پہننا اسکے ذیل مین فوائد کثیرہ کا ذکر آگیا ہے۔ پھر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان مختصر۔ انسان کیلئے عدل کرنا اور ظلم کرنیسے بچنا لازم اور حکایت ایک شاہ مردم ظالم کی۔ سلطان مظفر کا آنا اوسکے ملک پر قبضہ کرنا اوسکو ظلم کا نتیجہ دکھانا۔ پھر اخلاق و تمدن کا بیان۔ اہل چین کے تمدن اور شاہ و رعیت کی نسبت اتحاد۔ سکندریہ کی فوج کشی چین اور مجبور و نادم ہو کر واپس آنا۔ اسیکے ضمن مین قصہ ایک شاہزادہ چین کا اور لطف حسن و عشق کا نئے رنگ کی جنگ کا ڈھنگ۔ کوہ قاف کی سیر اور طلسمات کا شاہ پری سے شادی کر کے واپس آنا شاہ روس کی لڑکی سے شادی کرنا اور لشکر فارسیان اور لشکر چینیان کا مقابلہ اور رنقلا وزیر حکیم چینی کی حکمت عملی سے فارسیون کا خستہ و تباہ ہونا و بعدہ فغفور چین کا وطن پہونچنا والدین سے ملنا اس کتاب مین بڑی آب و تاب سے لکھا گیا ہے یہ فقط قصہ یا ناول نہین ہے افراد زمانہ کیلئے ایک ادیب و استاد ہے۔ فواید بیشمار نصایح کے گہر آبدار اسقدر جمع ہین گویا کوزہ مین دریا کو بند کر دیا ہے ساتھ اسکے دلچسپی ایسی ہے کہ جسنے پہلی اور دوسری جلد پڑھی ہین وہ بھی پڑھ جائیگا اور جو لوگ نئے سرے شروع فرمائینگے بغیر ختم کرے رکھدین ممکن نہین گوناگون فوائد اور نصایح ادب و غیرہ کا ایک خزانہ ہے جو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ آخر مین ایک قصیدہ لامیہ ہے جسکی تشبیب مین گردشونکا سمان دکھایا ہے اور قصیدہ نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہے۔ شایقین منگوائین اور لطف تازہ اٹھائین۔ بنظر رفاہ عام قیمت محض کم رکھی گئی ہے۔ قیمت فی جلد دس آنے ۱۰/

جلد اول ۱۴/ جلد دوم ۱۴/

کلکتہ ہیرسن روڈ نمبر ۱۸ ہادی پریس سے طلب فرمائیں

افسوس کہ یہ کتاب بہت غلط چھپی ہے چند کہ
بہت نامہ اسکا لکھا گیا مگر بخوف طوالت بہت مختصر ورنہ یہ بھی ایک رسالہ ہوجاتا ہے
لیکن اگر حیات مستعار باقی ہے اور اسکے طبع ثانی کی نوبت آئی تو انشاء اللہ تعالی
صحیح کردیجائیگی اور نیز بہت کچھ اسمین الحاق بھی ہوگا جو بعد کو معلوم ہوتا گیا ہے

اعلان

جن حضرات کو اس کتاب کی خریداری منظور ہو قیمت عہر علاوہ محصول ڈاک کے
فقیر مؤلف عبدالرحیم عفی عنہ ساکن محلہ میر شکار ٹولہ ڈاکخانہ گلزار باغ پٹنہ
سے نقد بھیجکر یا بذریعہ وی۔پی۔ طلب فرماوین ورنہ تعمیل حکم کی نہوگی
دس جلد کے خریدار کو ایک نسخہ بطور کمیشن کے دیا جائے گا۔
نوے ۹۰ جلدون تک فی دہائی ایک نسخہ کمیشن ملے گا۔ اور سو
جلدون کے خریدار کو اور زیادہ
رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت یا
بالمشافہہ طے ہوسکتی ہے
فقط